

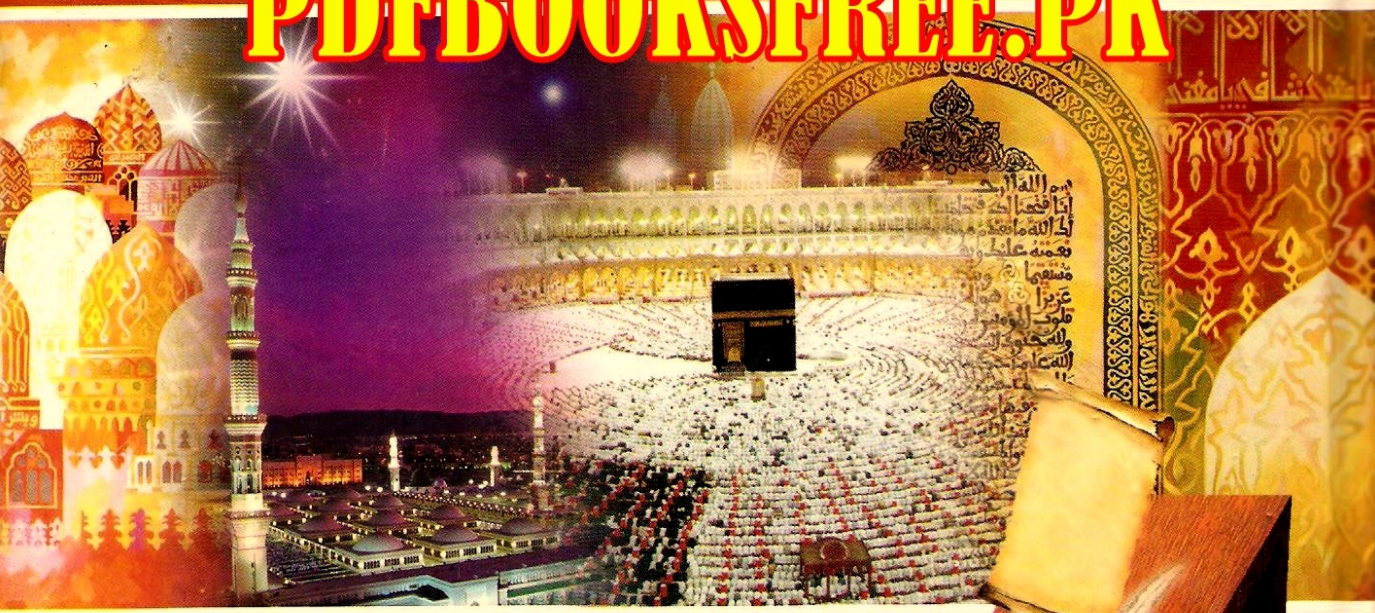


تاریخ ابن کثیر الْبَدَائِيَّةُ وَالْاٰخِرَةُ

جلد نمبر 15

PDFBOOKSFREE.PK

علامہ دیوبند کے علوم کا پاسان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حقی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل



نفس اک اُردو بازار کراچی طبعی

علامہ حفظہ ابوالفدا اعماد الدین ابن کثیر دمشقی

courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَادِقٍ شَاكِرٍ

سالحجۃ الدین کثیر

شہرہ آفاق عربی کتاب

الْبَيْتُ الْإِسْلَامِيُّ

کا اردو ترجمہ

جلد نمبر ۱۵

علامہ دیوبند کے علوم کا پاسان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حقی کتب خانہ محمد معاذ خان

درس نکھائی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں، حضور ﷺ کی پیش گوئیوں کا ظہور و وقوع،
علامات قیامت، مسیح دجال کی فتنہ انگیزیاں، مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، مہدی موعود کا
ذکر اور قرب قیامت سے متعلق دیگر اسلامی تعلیمات قرآن و سنت کی روشنی میں

تصنیف * علامہ حافظ ابوالفدا اعماد الدین ابن کثیر (۷۷۴-۷۷۷ھ)

ترجمہ * حافظ عبد المنان فاضل جامعہ مدنیہ لاہور

نفسِ اکیس

البداية والنهاية

مصنفہ علامہ حافظ ابوالفدا اعماد الدین ابن کثیر کے جلد نمبر ۱۵-۱۶ کے اردو ترجمے کے جملہ
حقوق اشاعت و طباعت تصحیح و ترتیب و تبویب قانونی بحق

طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب	تاریخ ابن کثیر (جلد نمبر ۱۵)
مصنف	علامہ حافظ ابوالفدا اعماد الدین ابن کثیر
ترجمہ	حافظ عبدالمنان فاضل جامعہ مدنیہ لاہور
ضخامت	۲۴۰ صفحات
ٹیلیفون	۰۲۱-۷۷۲۲۰۸۰

فہرست عنوانات

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۱	بہترین زمانہ رسولی ہے اور اس کے بعد اس سے متصل زمانہ اور پھر اس سے متصل زمانہ اس کے بعد فسادات پھیل جائیں گے	۱۳	امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت
۲۲	قیامت سے ایک ہزار سال پہلے ہی نبی کریم ﷺ زمین پر نہ رہیں گے یہ حدیث صحیح نہیں اور نہ ہی آپ نے قیامت کا وقت متعین فرمایا	۱۴	متعلق آ حضرت ﷺ کی پیشینگوئیاں
۲۳	ارض حجاز میں ایک بڑی آگ کی پیشینگوئی	۱۵	ابن بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ
۲۴	۶۶۳ھ میں مدینہ منورہ میں آگ کا ظہور	۱۶	نبوی ﷺ
۲۵	نبی کریم ﷺ کا آنے والے واقعات کی خبر دینا	۱۷	مصر کی فتح سے متعلق آ حضرت کی پیشینگوئی
۲۶	قیامت تک آنے والے اور گزشتہ واقعات کی طرف اشارہ نبوی	۱۸	روم و فارس سے متعلق آ حضرت ﷺ کی پیشینگوئی
۲۷	دنیا تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے ارشاد نبوی	۱۹	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق پیشینگوئی
۲۸	قیامت کی تعیین اور دنیا کی تحدید پر مشتمل اسرائیلی روایات بے بنیاد ہیں	۲۰	حضرت عثمان پر آنے والی مصیبت کی پیشینگوئی
۲۹	قیامت کا قرب	۲۱	حضرت عمار بن یاسر کی شہادت کی پیشینگوئی
۳۰	مسلمان کا حشر اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہوگا	۲۲	نبی کریم ﷺ کا خلافت کو تیس سال تک محدود بتانا
۳۱	جو مر گیا اس کی قیامت آگئی	۲۳	حضرت حسن کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کا اشارہ
۳۲	پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا	۲۴	بحری جہاد میں ام حرام بنت ملحان کی شہادت
۳۳	رسول اللہ ﷺ کو بھی وقوع قیامت کا وقت معلوم نہ تھا	۲۵	مسلمانوں کے لشکر کے سندھ اور ہند تک پہنچنے کا اشارہ
۳۴	فتنوں کا اجمالی ذکر اور پھر اس کی تفصیل	۲۶	نبوی
۳۵	اسلام کا جیسے آغاز اجنبی حالت میں ہوا تھا اختتام بھی اجنبی حالت میں ہوگا	۲۷	ترکوں سے جنگ کے بارے میں اشارہ نبوی
۳۶		۲۸	حکومت پر نوجوانوں کا تسلط اور اس کے نتیجے میں ہونے والے فساد کی طرف اشارہ نبوی
۳۷		۲۹	بارہ قریشی خلفاء امت مسلمہ کے حکمران ہوں گے
۳۸		۳۰	بارہ قریشی خلفاء بھی مراد نہیں جو نبی کریم ﷺ کے بعد مسلسل خلیفہ بنے

۲۵	مشرق کی سمت سے قہر کا ظہور	امت کا تفرق
۳۸	فساد کی کثرت زندہ لوگ مہربوں پر رشک کریں	فتنوں سے امت کے تقسیم ہونے اور نجات کے لیے
۳۹	عرب کے بعض گنہگاروں پر بت پرستی اور آئے کی	مسلمانوں کی جماعت سے جوڑے ہوئے کافرانہ رویہ کی
۴۰	سونے کے پیاز کے ظہور اور اس کے نتیجے میں قتل و قتال	امت محمدیہ گمراہی پر چل نہیں ہوگی
۴۱	کی پیشینگوئی	خواہشات اور فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ
۴۲	دجالوں کی کثرت اور قیامت کے اچانک آنے کا	تھلگ رہنے کا حکم
۴۳	اشارہ نبویؐ	موت کی آرزو کرنے کی ممانعت
۴۴	اہل جہنم کی دو قسموں کے ظہور کا اشارہ نبویؐ	علماء کی وفات کے ذریعے علم کا اٹھایا جانا
۴۵	بڑوں میں فحاشی کے شیوع اور حکومت کے چھوٹے	ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہنے والی موجود
۴۶	لوگوں کے قبضے میں جانے کی پیشینگوئی	رہے گی
۴۷	دین اسلام سے بڑی تعداد میں لوگوں کے نکل جانے	ہر سو سال بعد ایک مجدد کی پیدائش کی پیشینگوئی
۴۸	کی پیشینگوئی	قیامت کی بعض علامات
۴۹	ایسا فتنہ کہ دین کو تھامنے والے کو انگارے کو پکڑنے	آخری زمانے میں لوگوں سے علم کا اٹھ جانا
۵۰	والے جیسا بنادے گا	آخری زمانے میں رونما ہونے والی چند برائیوں کا
۵۱	مسلمانوں کو کمزور کرنے کے یا دوسرے لالچ کی وجہ	ذکر اگرچہ ان میں سے بعض ہمارے زمانے میں بھی
۵۲	سے مسلمانوں کے خلاف دوسری قوموں کے متحد ہونے	پائی جاتی ہیں۔
۵۳	کی پیشینگوئی	جنت میں امیروں سے پہلے غریبوں کے داخل ہونے کا بیان
۵۴	ہلاکت خیز فتنہ کی پیشینگوئی جس سے نجات علیحدگی میں ہوگی	فصل
۵۵	ایسا فتنہ جس میں اپنے ہم نشین بھی خطرہ ہوں گے	آخری زمانے میں ”مہدی“ کی پیشینگوئی
۵۶	فتنوں کی کثرت اور ان سے نجات کا طریقہ علیحدگی میں	حضرت مہدی کی آمد کی احادیث
۵۷	ہونے کا اشارہ نبویؐ	اہل بیت پر ہونے والے مظالم کی پیشینگوئی
۵۸	فتنوں کے وقت تکلیف برداشت کرنے اور برائی میں	فتنوں کی مختلف انواع کا بیان
۵۹	شرکت نہ کرنے کی نصیحت	اسلام کے درمیانی دنوں میں فتنوں کی سرکشی کی پیشینگوئی
۶۰	بعض مسلمانوں کے بت پرست بن جانے کی پیشینگوئی	گزر رہا ہوا زمانہ آنے والے سے بہتر ہوتا ہے
۶۱	فتنہ الاحلاس	آئندہ پیش آنے والے فتنے اور ان سے بچنے کی تلقین نبویؐ
۶۲	ایسا فتنہ جس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ	دلوں سے امانت اٹھ جانے کا بیان

۵۵	دجال کے بعض خصائص کا ذکر	۴۴	نخت ہوگا
	دجال کی ایک اس میں جنت اور اس کی بت (مستم)	۴۵	روم سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہونے کی پیشینگوئی
۵۶	یہوگی		مختلف علاقوں کی تباہی کی پیشینگوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
	دجال کی قوت اور نقتے سے سرعوب ہو کر اس کا ساتھ نہ	//	کی طرف منسوب ہے (یعنی حدیث مستند نہیں ہے)
//	دینا (ارشاد نبوی)	//	
//	ابن صیاد اصل دجال اکبر نہیں	//	فصل
۵۷	دجال کے بارے میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث	۴۶	قیامت کی نشانیاں متعدد ہیں
۵۸	حدیث فاطمہ بنت قیس کے مزید طرق	۴۷	قیامت کی نشانیاں
۶۰	ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا	//	قیامت سے قبل دس نشانیاں
۶۳	نواس بن سمان کلابی کی روایت	//	سرزمین عدن سے آگ کا نکلنا
	عجیب و غریب روایات جن کی نسبت آپ کی طرف کی	//	رومیوں کے ساتھ جنگ کا بیان آخر میں قسطنطنیہ فتح ہوگا
۶۸	گئی ہے	۴۸	قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ حضرت
//	وہ روایت جس کی تاویل کرنا ضروری ہے		عیسیٰ دجال کو قتل نہ کر دیں
۶۹	دجال کے بارے میں کئی ایک روایتیں ہیں	۴۹	کچے عزم اور سچے ایمان سے ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“
//	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت	//	کہنا قلعوں کو گرا دے گا اور شہروں کو فتح کرادے گا
//	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت	//	رومی علاقوں کی فتح اور مسلمانوں کے قبضے کی پیشینگوئی
//	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت	۵۰	بعض بحری جزیروں روم فارس کے علاقوں اور دجال
۷۰	حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت	//	کے خلاف جنگ کی پیشینگوئی
//	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت	//	اہل روم کی بعض عادات حسنہ
//	حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت	۵۱	قیامت کے وقت اہل روم سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے
//	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایات	//	بیت المقدس کی مضبوط تعمیر مدینہ کی خرابی کا سبب ہوگی
//	پہلا طریق	//	مدینہ منورہ طاعون اور دجال سے محفوظ رہے گا
۷۱	دوسرا طریق	۵۲	مدینہ منورہ کی آبادی پھیل جائے گی
//	تیسرا طریق	۵۳	اہل مدینہ مدینے سے نکل جائیں گے
//	چوتھا طریق	۵۴	قیامت سے پہلے کئی کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے
//	پانچواں طریق	//	امت مسلمہ میں جہنم کی طرف بلانے والے بھی آئیں گے
			ابن صیاد کے بارے میں وارد شدہ احادیث کا تذکرہ

۸۳	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۷۲	حضرت عیینہ کی روایت
۸۴	ایک اور روایت	۷۳	حضرت معاویہ بن جبلہ کی روایت
۸۵	اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے زمین کی حفاظت کرتے رہیں گے	۷۴	حضرت سمرہ بن جندب کی روایت
۸۶	حضرت عبادہ بن صامت کی روایت	۷۵	حضرت سمرہ سے ایک اور روایت
۸۷	بنو تمیم کی فضیلت	۷۶	حضرت جابر کی روایت
۸۸	حضرت عمران بن حصین کی روایت	۷۷	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کا ایک اور طرق
۸۹	حضرت مغیرہ بن شعبہ کی روایت	۷۸	روایت جابر رضی اللہ عنہ کا ایک اور طرق
۹۰	دجال کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے لیے بہت آسان ہے	۷۹	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت
۹۱	مذکورہ بالا احادیث کا ماحصل	۸۰	دنیا میں دجال کے فتنے سے بڑا کوئی فتنہ نہیں
۹۲	دجال کے بارے میں تصریح قرآن کریم میں کیوں نہیں؟	۸۱	ہشام بن انصاری کی روایت
۹۳	ایک شبہ کا ازالہ	۸۲	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت
۹۴	دجال کے شر سے حفاظت کے لیے بیان کئے گئے اور	۸۳	حضرت ابن عمر کی روایت سالم کے طریق سے
۹۵	اورادو کا رکابیان	۸۴	یہودیوں سے جنگ اور مسلمانوں کی مدد کا اشارہ
۹۶	سورہ کہف کی آخری دس آیات	۸۵	حضرت ابن عمر کا ایک اور طریق
۹۷	حریم کے رہائشی بھی دجال کے فتنے سے محفوظ رہیں گے	۸۶	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت
۹۸	دجال کی سیرت	۸۷	سند و متن کے لحاظ سے ایک غریب حدیث
۹۹	دجال کی علامات	۸۸	حضرت اسماء بنت یزید بن سکن الانصاریہ کی روایت
۱۰۰	قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول	۸۹	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات
۱۰۱	کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں یا زندہ	۹۰	دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا
۱۰۲	آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں	۹۱	ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت
۱۰۳	بعض دیگر احادیث	۹۲	حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۰۴	قیامت سے پہلے کے بعض عجائبات	۹۳	عبداللہ بن بسر کی روایت
۱۰۵	قیامت سے پہلے عبادت کم اور مال زیادہ ہو جائے گا	۹۴	حضرت سلمہ بن الاکوع کی روایت
۱۰۶	انبیاء کرام آپس میں علاقائی بھائی ہیں	۹۵	حضرت محجن بن الادرع کی حدیث
۱۰۷	نبی کریم کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قرابت	۹۶	بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو

۱۰۱	حضرت علامہ اللہ بن مسعودؓ کی روایت	۱۰۱	ان امام کما ذکر جن سے پہلے قیامت نہیں آکتی
۱۰۲	حضرت عیسیٰ مسیحؑ کی علامات	۱۰۲	بلند و بالا عمارات کی تعمیر بھی قیامت کی نشانیوں میں
۱۰۳	ایک اشکال اور اس کا حل	۱۰۳	سے ہے
۱۰۴	یا جوج ماجوج کے خروج کا تذکرہ	۱۰۴	قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی علم کی کمی اور
۱۰۵	عرب کے قریب آچکنے والے ایک شرکی طرف اشارہ نبویؐ	۱۰۵	جہالت کی زیادتی بھی ہے
۱۰۶	یا جوج ماجوج کا خروج	۱۰۶	سرزمین عرب کا مال و دولت خیر و برکت سے بھر جانا
۱۰۸	ذوالسوفتین کے ہاتھوں کعبہ شریف کی بربادی کی پیشینگوئی	۱۰۸	بھی قیامت کی نشانی ہے
۱۰۹	حج و عمرہ کرنے والے یا جوج ماجوج کے بعد بھی ہوں گے	۱۰۹	قیامت سے پہلے بعض عربوں کے مرتد ہونے کی طرف
۱۱۰	قیامت سے پہلے حج موقوف ہو جائے گا	۱۱۰	اشارہ نبویؐ
۱۱۱	انہدام کعبہ کی پیشینگوئی	۱۱۱	قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ امانتوں کو
۱۱۲	قیامت سے پہلے فحطان سے ایک ظالم کے ظہور کی	۱۱۲	ضائع کیا جانے لگے گا
۱۱۳	پیشینگوئی	۱۱۳	قرب قیامت میں وقت سے برکت کے خاتمے کی
۱۱۴	فصل	۱۱۴	طرف اشارہ نبویؐ
۱۱۵	دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا	۱۱۵	نہایت معمولی چیزوں کا بولنا بھی قیامت کی نشانیوں
۱۱۶	فصل	۱۱۶	میں سے ہے
۱۱۷	دابۃ الارض کا خروج	۱۱۷	آخری زمانے والوں کی علامات
۱۱۸	فصل	۱۱۸	قیامت موحّد پر قائم نہ ہوگی
۱۱۹	سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۱۱۹	قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو نہ نیکی کا حکم دیتے ہوں
۱۲۰	مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کے بعد کسی کی توبہ	۱۲۰	گے اور نہ ہی برائی سے روکتے ہوں گے
۱۲۱	فائدہ مند نہیں	۱۲۱	قیامت بدترین لوگوں پر واقع ہوگی
۱۲۲	جس کو علم ہو وہ بات کرے جسے نہ ہو وہ خاموش رہے	۱۲۲	حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ”مجھے اور قیامت کو اس
۱۲۳	جب دشمن برسرِ پیکار ہو تو ہجرت کرنے والوں کی	۱۲۳	طرح (یعنی آگے پیچھے) بھیجا گیا ہے“
۱۲۴	ہجرت مقبول نہ ہوگی	۱۲۴	حضرت انس کی روایت
۱۲۵	قیامت سے پہلے دھویں کا ذکر	۱۲۵	دوسرا تیسرا طریق
۱۲۶	قیامت کے قریب بجلیاں کثرت سے گریں گی	۱۲۶	چوتھا طریق
۱۲۷	قیامت سے پہلے شدید بارش کا ذکر	۱۲۷	پانچواں طریق

۱۶۴	قیامت کے روز نگہ پانگے ہوں اور غیہ مخنیوں میں گئے	۱۶۴	پھنا طریق
۱۶۶	فصل	۱۶۶	حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایات
۱۶۸	فصل	۱۶۸	پہلا طریق
۱۶۹	فصل	۱۶۹	حضرت سہل بن سعد کی روایات
۱۷۱	تیسری اور آخری مرتبہ (نقذ البعث) پھونکا جانا	۱۳۳	حضرت ابو ہریرہ کی روایات
۱۷۲	دو بارہ زندہ ہونے سے متعلق احادیث	۱۳۴	باقی گزرے ہوئے زمانوں کی نسبت قرب قیامت کے بارے میں حدیث
۱۷۸	قیامت جمعہ کے دن آئے گی	۱۳۴	حضرت ابن عمرؓ سے ایک اور طریق
۱۷۸	قیامت کس وقت آئے گی	۱۳۴	ایک اور طریق
۱۷۹	انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی	۱۳۵	تیسرا طریق
۱۸۰	قیامت کے دن سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ اپنی قبر سے نکلیں گے	۱۳۶	اپنے زمانے کے لوگوں کے بارے میں آپ کا ارشاد کہ ”سو سال کے بعد ان میں کوئی فرد موجود نہیں رہے گا“۔
۱۸۳	قیامت کے دن لوگ ننگے پیڑ ننگے بدن اٹھائے جائیں گے	۱۳۶	حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی ایک اور روایت
۱۸۳	قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا	۱۳۶	حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی ایک اور روایت
۱۸۷	قیامت کے دن انسان اپنے عمل خیر یا عمل شر کے لباس میں اٹھایا جائے گا	۱۳۷	قرب قیامت کا بیان
۱۸۸	قیامت کے بعض وہ ہولناک واقعات جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے	۱۳۷	قرب قیامت کا تذکرہ اور یہ کہ وہ بلاشبہ آئے گی اور اچانک آئے گی نیز یہ کہ اس کا معین وقت اللہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں
۱۹۹	فصل	۱۳۹	دنیا کے جانے اور آخرت کے آنے کا بیان
۱۹۹	قیامت کی ہولناکیوں اور اس میں پیش آمدہ بڑے واقعات پر دلالت کرنے والی آیات اور آیات اور احادیث کا ذکر	۱۴۹	قیامت کا لہجوں میں آ جانا
۲۰۰	سات آدمی اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے	۱۵۱	صور کے متعلق تفصیلی روایت
۲۰۱	قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سائے میں پہلے کون آئے گا	۱۵۹	فصل
۲۰۱	مصنف کہتے ہیں	۱۵۹	صور کا پھونکا جانا
۲۰۲	مومنین کے لیے عظیم بشارت	۱۶۰	قیامت کی ہولناکی
		۱۶۲	لوگوں کو دھکیلنے والی
		۱۶۲	میدان حشر میں لوگوں کو تین گروپوں میں جمع کیا جائے گا

۲۰۳	حضرت انس بن تميمی حدیث	قیامت کے دن کھنکھانے والوں میں سے ایک کا بیان
۲۰۴	حضرت انس کی روایتیں حدیث	فصل
۲۱۹	حضرت انس کی انھوں نے حدیث	روز قیامت کی طوائف کا ذکر
۲۰۸	حضرت انس کی نوے حدیث	زکوٰۃ نہ دینے والوں کو عذاب
۲۰۹	حضرت جابر بن عبد اللہ بن حبیب اسلمی کی روایت	قیامت کا دن کتھکا روں کے لیے مشکل اور طویل ہوگا
۲۱۰	حضرت ثوبان کی روایت	اور تقویٰ والوں کے لیے طویل اور مشکل نہ ہوگا
۲۲۰	حضرت عمر بن عبد العزیز کا خشیت و خوف	شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کا ذکر جو رسول اکرم ﷺ
۲۲۱	حضرت ثوبان کی روایت کا ایک اور طریق	کا خاص دولت کدہ ہے
۲۱۰	حضرت جابر بن سمرہ کی روایت	شفاعت ہی ”مقام محمود“ ہے
۲۱۲	حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت	وہ پانچ انعامات جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی
۲۲۲	روایت جابر رسول اکرم امت کی کثرت پر فخر کریں گے	کو عطا نہیں ہوئے
۲۲۳	حضرت جندب بن عبد اللہ الجلی کی روایت	نبی کریم قیامت کے دن تمام بنی آدم کے سردار ہوں گے
۲۱۶	حضرت جابر بن عبد اللہ کی حدیث	قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ تمام نبیوں کے بھی
۲۱۷	حضرت حذیفہ بن اسید کی حدیث	امام ہوں گے
۲۱۸	حضرت حذیفہ بن یمان عسلی کی حدیث	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۲۱۹	حضرت زید بن ارقم کی حدیث	بھکاری کے چہرے سے قیامت کے دن گوشت اتار لیا
۲۲۰	نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والا جہنمی ہے	جائے گا
۲۲۱	حضرت سلمان فارسی کی حدیث	اس حوض محمدی کا ذکر جس سے قیامت کے دن اللہ
۲۲۲	فصل	تعالیٰ ہمیں سیراب فرمائیں گے
۲۲۳	ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور آنے والوں کی کثرت پر	سب صحابہ رضی اللہ عنہم حوض کوثر کی تصدیق کرتے اور اس
۲۲۴	ایک دوسرے سے فخر کریں گے	کے وجود پر ایمان رکھتے تھے
۲۲۵	حضرت سمرہ کی روایت	حضرت ابی بن کعب انصاری کی حدیث
۲۲۶	حضرت سہل بن الساعدی کی روایت	حضرت انس بن مالک انصاری کی حدیث
۲۲۷	حضرت عبد اللہ بن زید بن عاصم مدنی کی روایت	حضرت انس بن مالک کی دوسری حدیث
۲۲۸	حضرت عبد اللہ بن عباس کی روایت	حضرت انس کی چوتھی حدیث
۲۲۹	حضرت عبد اللہ بن عباس کی دوسری روایت	حضرت انس خادم رسول کی پانچویں حدیث

۲۲۵	حضرت ابو بکرؓ کی تیسری روایت	ایک باغیچہ ہے
۲۳۲	حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت	حضرت ابو بکرؓ کی دوسری روایت
۲۳۳	حضرت ابن عمرؓ کی ایک اور روایت	حضرت ابو ہریرہؓ کی تیسری حدیث
۲۳۶	حضرت ابن عمرؓ کی ایک اور روایت	حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت
۲۳۷	حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت	حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت
۲۳۸	حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت	حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی روایت
۲۳۹	حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت
۲۴۰	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت	ام المومنین حضرت سلمہؓ کی روایت
۲۴۱	حضرت ابن مسعودؓ کی دوسری روایت	خلاصہ
۲۴۲	حضرت عقبہ بن عبدالمسلمیؓ کی حدیث	ہر نبی کا ایک حوض ہے اور ہمارے نبی کا حوض دوسرے
۲۴۳	حضرت عمر بن الخطابؓ کی حدیث	انبیاء کے حوض سے بڑا ہے اور اس پر زیادہ لوگ پیاس
۲۴۴	حضرت نواس بن سمانؓ کی حدیث	بجھانے آئیں گے
۲۴۵	حضرت ابوامامہؓ کی روایت	اللہ تعالیٰ کے اولیاء انبیاء کرام کے حوضوں پر تشریف
۲۴۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	لائیں گے
۲۴۷	حضرت ابوامامہؓ کی روایت	فصل
۲۴۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	حوض پر لوگوں کا ورود پل صراط سے پہلے ہوگا
۲۴۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	فصل
۲۵۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	حوض میزان قائم ہونے سے پہلے ہے
۲۵۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	فصل
۲۵۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	نبی کریم ﷺ نے فاصلے بیان کرنے میں مختلف جگہوں
۲۵۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	کا نام کیوں لیا
۲۵۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	یہ زمین فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزول کے
۲۵۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	لیے پاک کی جائے گی
۲۵۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	فصل
۲۵۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کرنے کے لیے نزول و اجلال فرمانا
۲۵۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۵۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۶۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۷۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۸۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۱	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۲	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۳	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۴	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۵	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۶	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۷	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۸	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۲۹۹	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	
۳۰۰	حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرب قیامت کے حالات و واقعات

تمام تر اتریف اور حمد و ثنا، اس خالق کائنات و رب العالمین نے اپنے جس با اتم ذات و جلال اللہ ہے اللہ تعالیٰ رحمت و ملامتیں نازل فرمائے ہمارے سردار محمد ﷺ اور ان کی آل و اصحاب پر۔

اما بعد! یہ کتاب آخری زمانے میں ظاہر ہونے والے فتنوں، پیش آنے والی بڑی بڑی جنگوں، قیامت کی نشانیوں اور قیامت سے پہلے رونما ہونے والے ان حوادث عظیمہ و واقعات جلیلہ کے بیان میں ہے جن پر ایمان رکھنا واجب ہے۔ اس لیے کہ ان کی خبر خبر صادق و مصدوق ﷺ نے دی ہے جو اپنی ذات خواہش سے کچھ نہیں فرماتے جو کچھ فرماتے تھے وحی الہی کی بنیاد پر ارشاد فرماتے تھے۔

امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت:

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت مرحومہ (رحمت کی ہوئی) ہے آخرت میں اس پر عذاب نہ ہوگا۔ البتہ دنیا میں اس پر فتنوں، حوادث اور قتل و غارت کی صورت میں آزمائشیں آئیں گی۔ (ابوداؤد شریف کتاب الفتن والملاحم)

مستقبل میں پیش آنے والے حوادث و واقعات کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشینگوئیاں:

پہلے ان احادیث کا ذکر ہوا تھا جو نبی کریم ﷺ نے گزشتہ زمانے سے متعلق ارشاد فرمائیں تھیں اور ہم نے انتہائی شرح و بسط کے ساتھ ابتدائے خلق انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات اور نبی کریم ﷺ کے زمانے تک کے لوگوں کے حالات اور ان کی جنگیں ذکر کی تھیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ، غزوات، شمائل و خصائل اور معجزات کا ذکر ہوا اور اب ہم ان اخبار و احادیث کا تذکرہ کریں گے جو نبی کریم ﷺ نے زمانہ مستقبل سے متعلق ارشاد فرمائیں اور وہ ان کے حالات و واقعات پر صادق و منطبق بھی ہو گئیں۔ جیسا کہ ہم سے پہلے ان کا عیاں مشاہدہ ہو چکا ہے۔ آخر کتاب میں ہم تمام تر دلائل نبوت جمع کریں گے اور حوادث و جنگوں کے ذکر کرتے وقت اس پیرائے میں جو خاص حدیث وارد ہوئی ہے اس کا ذکر بھی ہوگا جیسا کہ ہم نے انتہائی تفصیل کے ساتھ سالوں کی ترتیب سے ان باتوں کو جو خلفاء و وزراء، امراء، فقہاء، صلحا، شعراء، تجار، ادباء، متکلمین، اصحاب دانش اور دیگر عقلائے علم کے متعلق ظاہر ہوئی تھیں بیان کیا اور ہم گزشتہ احادیث کا اعادہ کریں تو کتاب بہت طویل اور مبسوط ہو جائے گی۔ البتہ ان کی طرف ہلکا سا اشارہ کریں گے اور پھر اپنے مقصود کی طرف لوٹ آئیں گے اور ظاہر ہے یہ سب اللہ کی مدد و توفیق سے ہوگا۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی طرف اشارہ نبوی ﷺ

اس موضوع پر احادیث میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ

نے فرمایا کہ ابھی لوٹ جاؤ پھر آنا۔ اس نے عرض کیا کہ اگر میں اس وقت آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤں تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس چلی آنا۔^①

فرمان کے بعد کویت خلافت کا فیصلہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں جوں یا اور اسی طرح جب بنی اوسینہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے لیے باقاعدہ کچھ لکھوانے کا ارادہ فرمایا تو اس خیال سے اس کو ترک فرمایا کہ آپ کے اصحاب ابو بکر کے علم فضل اور اس کی سبقت فی العلم والدین کی وجہ سے ان کے انتخاب سے پہلے ہی نہ کریں گے اور آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی اس کا شاہد و دلیل ہے۔
یابیی اللہ والمؤمنون الا ابابکر۔^② ”اللہ اور مومن ابو بکر کے سوا کسی پر راضی نہ ہوں گے۔“

جو صحیح بخاری میں ہے: اور فرمان

بالذین من بعدی ابی بکر و عمر۔^③ ”میرے بعد ان دونوں ابو بکر اور عمر کی اتباع کرنا۔“

جس کو احمد ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کو حسن قرار دیا ہے۔ ابن یمان نے بھی اس روایت کی تصحیح کی ہے اور ابن مسعود ابن عمر اور ابو الدرداء سے بھی اس باب میں روایات منقول ہیں اور ہم نے ”فضائل صحیحین“^④ میں اس تفصیل سے کام کیا ہے جس کا حاصل مقصود یہ ہے کہ اسی ارشاد نبوی کے مطابق رسول اکرم ﷺ کی رحلت کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور ان کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور ارشاد نبوی ﷺ حرب بہ حرف پورا ہو کر رہا۔

مصر کی فتح سے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی:

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مصر کو فتح کرو تو قبیلہ قوم کے متعلق میری نصیحت پر عمل کرنا ان کے ساتھ بہتر سلوک کرنا اور ایک روایت میں ہے کہ اہل مصر کے حق میں خیر و بھلائی کو قبول کرو اس لیے کہ ہم پر ان کی ذمہ داری ہے نیز ہمارا ان کے ساتھ قربت کا بھی تعلق ہے۔^⑤

① بخاری شریف باب الاختلاف، مسلم شریف باب فضائل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔^② پورا جملہ اس طرح ہے ”و یقول قائلاً انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر“ یہ اصل میں ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے اور وہ یہ ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اپنے والد ابو بکر اور بھائی (عبدالرحمن بن ابی بکر) کو بلاؤ تاکہ میں انہیں (امر خلافت کے بارے میں) کچھ لکھوا دوں۔ اس لیے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا (خلافت کی) تمنا کرے اور کہنے والا کہے کہ میں (اس خلافت کا) زیادہ مستحق ہوں لیکن ”ویابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر“ یعنی اللہ اور مومنین اس کا انکار کریں گے اور ابو بکر کے سوا کسی پر راضی نہ ہوں گے۔ (بخاری شریف باب الاختلاف، مسلم شریف باب فضائل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

③ مکمل حدیث یہ ہے: ”اقتلوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر“ یعنی میرے بعد ان دونوں یعنی ابو بکر و عمر کی اقتداء کرنا۔ (ترمذی شریف باب مناقب ابی بکر و عمر)۔^④ صحیحین سے مراد درج بالا بخاری و مسلم کی دو روایتیں ہیں۔

⑤ اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت باجرہ چونکہ قوم مصر سے تعلق رکھتی تھیں اس طرح گویا عربوں کی مصریوں کے ساتھ قربت و رشتہ داری قائم ہوگئی۔ اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کی والدہ ماجدہ ماریہ قبیلہ بھی قوم مصر سے تعلق رکھتی تھیں۔

روم و فارس کی فتح سے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی:

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی دوسرا قیصر نہ بن سکے گا اور عقبہ بن نحران نے خزانے راہ خدا میں نقل کر کے لے کر مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ اترتا ہوں ﷺ بھی عرفہ، عرف پر راہ اور ابو بکر و عمر و عثمان کے زمانوں میں بتدریج ملک شام اور جزیرہ کے تمام علاقے قیصر روم (برقل) کے ہاتھ سے نکل گئے اور اس کی حکومت صرف روم کے بعض علاقوں تک محدود ہوئی حالانکہ اہل عرب اس بادشاہ کو قیصر کا لقب دیتے تھے اور اس کی حکومت روم کے ساتھ ساتھ شام اور جزیرہ پر بھی قائم تھی۔ اس حدیث مبارکہ میں اہل شام کے لیے بشارت عظمیٰ ہے کہ شاہ روم کا دوبارہ شام پر قبضہ ابداً باقیامت تک بھی نہ ہوگا اور یہ حدیث ہم انشاء اللہ آگے چل کر سند و متن کے ساتھ ذکر کریں گے اور رہا کسریٰ تو اس کی مملکت کا اکثر حصہ تو دور فاروقی ہی میں اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا اور بقیہ دور عثمانی میں مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ تمام تر فتوحات ۲۳ھ تک پایہ تکمیل پہنچ گئیں اور کسریٰ سے متعلق ہم کلام انتہائی شرح و بسط کے ساتھ اس سے پہلے کر چکے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک اس کے پاس پہنچا تو اس نے اسے چاک کر دیا۔ آپ ﷺ نے اطلاع پانے پر اس کے لیے بد عافرومانی کہ اللہ تعالیٰ اس کا ملک بھی اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق پیشین گوئی:

حضرت شقیق بن مسلمہ حذیفہ بن یمانؓ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرؓ فاروقؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ فتنوں سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی احادیث تم میں سب سے زیادہ کس کو یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم بڑے دلیر شخص ہوں۔^① وہ احادیث بیان کرو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کی آزمائش ہوتی ہے اس اہل و عیال اس کے مال اس کی جان اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں (یعنی آدمی ان کے حقوق ادا کرتا ہے یا نہیں اور جو کچھ غفلت و کوتاہی ہوتی ہے تو) نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ عمر و فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ میرا یہ مطلب نہیں بلکہ میں وہ فتنے مراد لے رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح یکے بعد دیگرے اور ہلاک کرنے والے ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین! آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک مقفل دروازہ^② حائل ہے (آپ کو ان سے کیا اندیشہ؟) عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر رحم فرمائے یہ بتاؤ کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ میں نے کہا کہ توڑا جائے گا انہوں نے فرمایا کہ پھر تو وہ کبھی بھی بند نہ ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حذیفہ سے پوچھا کہ کیا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ حذیفہ

① یہ جملہ ذمہ معنی ہے اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ دیگر اصحاب کے برخلاف تم بڑے دلیر و جری ثابت ہوئے کہ بڑے وثوق سے احادیث فتن کو جاننے کا دعویٰ کر رہے ہو اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فتنوں سے متعلق سوالات و احادیث پوچھتے رہنے کے اعتبار سے دلیر و جری ہو کہ دیگر اصحاب ایسی جرأت نہ کرتے تھے۔

② بند دروازے سے مراد خود عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے کہ جب تک حیات تھے فتنے سر نہ اٹھا سکے لیکن شہادت کے فوراً بعد فتنوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔

نے کہا کہ ہاں۔ میں نے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جس میں کچھ غلطی نہیں ہے۔ شفیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم حذیفہ سے اس دروازے سے متعلق پوچھتے ہوئے در رہے تھے۔ ہم نے مسروق سے کہا کہ آپ اس بارے میں سوال کریں۔ چنانچہ مسروق نے سوال کیا۔ حدیث یہ ہے کہ دروازے سے مراد حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۲۳ھ میں حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ کی شہادت کے بعد لوگوں کے درمیان فتنے پھیل چکے تھے اور ان کی شہادت لوگوں میں انتشار و اختراق کا سبب بن گئی۔

حضرت عثمانؓ پر آنے والی مصیبت کی پیشین گوئی:

نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے بارے میں جنتی ہونے اور ان پر مصیبت آنے کی خبر دے دی تھی چنانچہ ان پر سخت مصیبت آئی اور وہ گھر میں محصور کر دیئے گئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں پہلے ذکر کر چکے ہیں اور وہ انتہائی صبر اور اللہ پر اپنا معاملہ چھوڑ کر شہادت پا گئے۔ اس بارے میں ہم وہ احادیث ذکر کر چکے ہیں جو حرف بحرف پوری ہوئیں۔ اسی طرح ہم نے جنگ جمل اور جنگ صفین کے بارے میں بھی آنے والی احادیث کو ذکر کیا جن میں اس فتنے اور ان واقعات کی طرف اشارہ موجود تھا۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی شہادت کی پیشین گوئی:

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث جن میں حضرت عمار کی شہادت کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خوارج کے خروج اور حضرت علیؓ کے ہاتھوں ان کے قتل کے بارے میں احادیث ذکر ہوئیں۔ (جو کہ تمام تاریخ ابن کثیر میں ذکر ہو چکی ہیں) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا بھی ذکر احادیث میں آیا ہے جو ہم اس حدیث کے مختلف طرق اور الفاظ کے ساتھ وہاں بیان کر چکے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا خلافت کو تیس سال تک محدود بتانا:

اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے جسے احمد ابوداؤد و نسائی اور ترمذی نے سعید بن جہان کے طریق سے روایت کیا ہے۔ حضرت سفینہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی اور اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔“^① یہ تیس سال چاروں خلفاء حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور چھ ماہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ملا کر پورے ہو جاتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہؓ کے ہاتھ پر سب نے بیعت کر لی اور اس سال کو عام الماتۃ (اتحاد کا سال) کہا جاتا ہے۔ اس بارے میں بحث گزر چکی ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کا اشارہ:

بخاری میں حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، اس وقت حضرت حسن بن علی بن ابی طالبؓ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے فرمایا: ”یہ میرا بیٹا سردار ہے اللہ امت کے دو بڑے گروہوں میں اس کے ذریعے صلح کروائے گا۔“^② اور بالکل اسی

① ابوداؤد کتاب السنۃ حدیث (۴۶۴۶، ۴۶۴۷) ترمذی کتاب الفتن حدیث (۲۲۲۶) مسند احمد صفحہ ۲۲۰/۵

② بخاری کتاب الصلح حدیث (۴۳) مسند احمد صفحہ ۴۹/۵) بیہقی دلائل النبوة (صفحہ ۴۴۲/۶)

وقوع پذیر ہوا۔

بحری جہاد میں ام حرام بن ملکان کی شہادت:

صحیحین کی روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بحری جہاد و مرتبہ ہوگا اور پہلے گروہ میں ام حرام شریک ہوں گی۔ ۵۲ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عثمان غنی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو بحری جہاد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ انہوں نے مجاہدین کو جہازوں میں سوار کرایا اور قبرص پر چڑھائی کر کے اسے فتح کر لیا۔ حضرت ام حرام حضرت معاویہ کی زوجہ فاختہ بنت قرضہ کے ہمراہ تھیں۔

دوسرا غزوہ بحری ۵۲ھ میں حضرت امیر معاویہ کے دور میں ہوا جس میں انہوں نے اپنے بیٹے یزید بن معاویہ کو امیر بنا کر قسطنطنیہ پر چڑھائی کے لیے بھیجا تھا۔ اس معرکہ میں کبار صحابہ میں سے حضرت ابویوب انصاری، حضرت خالد بن یزید بھی شامل تھے وہاں حضرت ابویوب انصاری کی وفات ہوئی اور انہوں نے وصیت فرمائی کہ یہاں سے جتنا دور لے جاسکتے ہو لے جاؤ اور وہاں گھوڑوں کے پاؤں کے نیچے (گزرنے کی جگہ) دفن کرنا۔ چنانچہ یزید نے ان کی وصیت پر عمل کیا۔

بخاری نے ام حرام سے یہ روایت تفرداً ثور بن یزید عن خالد بن معدان کے طریق سے نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے میری امت کا جو پہلا گروہ سمندر کے راستے جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔ ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان میں شامل ہوں گی؟ آپ نے فرمایا ہاں تم شامل ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: ”میری امت کا وہ پہلا گروہ جو قیصر کے شہر میں حملہ کرے گا اس کی مغفرت کر دی گئی ہے۔“ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ آپ نے فرمایا نہیں؟^①

مسلمانوں کے لشکر کے سندھ اور ہند تک پہنچنے کا ارشاد نبوی ﷺ:

مسند احمد میں یحییٰ بن اسحاق کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میرے سچے دوست رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اس امت کے لشکر سندھ اور ہند کی طرف بھیجے جائیں گے۔“ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں نے اس جہاد کو پایا اور اس میں شہید ہو گیا تو یہ تو (سعادت) ہے ہی اور اگر لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا مجھے رب تعالیٰ جہنم سے نجات دے چکا ہوگا۔“^②

مسند احمد میں ہی ہشیم کی سند سے سیار جبر بن ابوعبیدہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ہم سے نبی اکرم ﷺ نے غزوہ ہند کا وعدہ فرمایا ہے ”اور اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں خیر الشہداء میں سے ہوں گا اور اگر زندہ لوٹ آیا تو میں آزاد ابو ہریرہ ہوں گا۔“

نسائی میں بھی ہشام اور زید بن ابی انیسہ کی سند سے سیار جابر سے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہی حدیث مروی ہے۔ مسلمانوں نے ہند پر حضرت معاویہؓ کے دور ۴۳ھ میں جہاد کیا تھا جسے ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ غزنی کے عظیم بادشاہ محمود بن سبکتگین نے بھی ہند پر جہاد کیا تھا اور وہاں عظیم الشان کارنامے انجام دیے۔ سومات جیسا بڑا مندر اور بت توڑا وہاں کے سونے اور

① بخاری کتاب الجہاد حدیث نمبر ۲۹۲۳، مستدرک حاکم صفحہ ۵۵۶/۴، بیہقی دلائل النبوة صفحہ ۳۵۲/۶۔

② ترکوں سے مراد ان کی نسل ہے جو روس، چین، کوریا، ترکی وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ ضرب لگی ڈھال کا مطلب دھنسی ہوئی ہے۔

تلواریں کو لئے کر صحیح سلامت غزنی پہنچا۔ بنو امیہ کے نائبین نے سندھ اور چین کے آخری حصوں میں ترکوں سے جنگیں لڑیں اور ”قال“
”اقتسم“ نامی بادشاہ کو زیر کیا اس کی افواج کو اس نے اس لیے اموں اور وسائل پر قبضہ کیا۔ اس بارے میں بھی احادیث بویہ مروی ہیں
جن میں یکجہ کا ہم یہاں ذکر کرتے ہیں۔

ترکوں سے جنگ کے بارے میں اشارہ نبوی ﷺ:

بخاری میں ابو الیمان ابو شعیب ابو الزناد اعرج کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا:
”اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم بالوں کی جوتیاں پہننے والی قوم سے جنگ نہ کرو اور جب تک تم چپٹی ناک
لال چہرے اور چھوٹی آنکھوں والے ترکوں سے جنگ نہ لڑو۔ گویا کہ ان کے چہرے ضرب لگی ہوئی ڈھال کی طرح
ہیں۔ اور تم اچھے لوگوں کو اس بات کے شدید مخالف پاؤ گے حتیٰ کہ وہ اس میں داخل ہو جائے اور لوگوں کی مختلف اقسام ہیں۔
ان کے جاہلیت کے اچھے لوگ اسلام کے بھی اچھے لوگ ہوں گے۔“^①

بخاری نے اس حدیث کو تفرداً بیان کیا ہے پھر یحییٰ عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منہ، کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث
نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم عجم سے خوز اور کرمان سے جنگ نہ کرو جن کے
چہرے لال ناکیں چپٹی جوتیاں بالوں کی ہوں گی اور گویا ان کے چہرے دھنچی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے۔“

اس حدیث کو نسائی کے علاوہ بے شمار لوگوں نے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے اور مسلم نے اسماعیل بن ابی خالد سے نقل کیا ہے اور
یہ دونوں قیس بن ابی حازم سے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث نقل کرتے ہیں۔ مسند احمد میں عفان کی سند سے حضرت عمر بن ثعلب
سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم چوڑے چہرے والوں سے قتال کرو گے گویا
کہ ان کے چہرے بہت زیادہ دھنچی ہوئی ڈھال ہیں۔“ بخاری عن جریر بن حازم۔ حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ صحابہ کرام ترکوں سے
لڑیں گے اور ان پر فتح حاصل کر کے مال غنیمت اور قیدی حاصل کریں گے۔ حدیث کا ظاہر بتاتا ہے کہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب
نشانی ہے تو اسے قیامت کے قریب واقع ہونا چاہیے اور یہ ایک مرتبہ پھر ہوگا اور اس کے آخر میں یا جوج ماجوج کا خروج ہوگا (جن کا
تذکرہ آگے آنے والا ہے) اور اگر صرف نشان ہی ہے تو پھر صرف واقع ہونا ضروری ہے چاہے پہلے ہو یا بعد میں۔ یہی بات احادیث پر
غور کرنے سے معلوم ہوتی ہے۔ جیسا کہ تفصیلی تذکرہ بعد میں آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہم خلفاء بنو امیہ اور بنو عبدالمطلب کے نوجوانوں
کے ہاتھوں میں وارد شدہ احادیث کے ذیل میں حضرت حسین بن علیؓ کی کربلا میں شہادت کا ذکر کر چکے ہیں۔

حکومت پر نوجوانوں کا تسلط اور اس کے نتیجے میں ہونے والے فساد کی طرف اشارہ نبوی ﷺ:

امام احمد نے روح کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ مجھ سے رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
”میری امت کی ہلاکت نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔“

① بخاری (حدیث نمبر ۲۹۲۷)، مسلم کتاب الفتن (حدیث نمبر ۷۲۳۱)، ابوداؤد (حدیث نمبر ۴۳۰۳)

راوی کہتا ہے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ بنی مروان کے پاس جاتا تھا ان کو اقتدار مل چکا تھا اور وہ بعض نوعمر لڑکوں کے ہاتھوں پر بیعت کر رہے ہوتے تھے تو میں ان سے کہا کہ کیا تمہارے یہ دوست اس قول کے مطابق نہیں ہو گئے ہوتے؟ حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا تھا کہ یہ بادشاہان ایک دوسرے کے مشابہہ ہیں۔ اس موضوع پر بخاری کے علاوہ اور بھی روایات ہیں جو دلائل النبوة میں لکھ چکے ہیں۔ ایک حدیث کذاب ثقیف اور میسر (برباد کرنے والے) کے بارے میں گزری ہے تفتیش کا کذاب تو مختار بن ابی عبیدہ ثقیفی تھا اور میر حجاج بن یوسف تھا جس نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تھا جیسا کہ گزر چکا۔

اسی طرح ایک حدیث کا لے جھنڈوں کے بارے میں آئی یہ جھنڈے بنو عباس لے کر آئے تھے جب انہوں نے مروان بن محمد بن مراد بن حکم بن ابوالعاص سے خلافت چھین کر بنو امیہ کی خلافت کا ۳۰۲ھ میں خاتمہ کر دیا تھا۔ یہ مروان، مروان حمار اور مروان معدی سے بھی مشہور تھا اس لیے کہ یہ (بیوقوف اور) جعد بن درہم معتزلی کا شاگرد تھا۔ اسی طرح سفاح کے بارے میں بھی واضح حدیث آتی ہے جسے مسند احمد میں نقل کیا گیا ہے۔ سفاح، ابوالعباس عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھا جو بنو عباس کا پہلا خلیفہ تھا جیسا کہ گزر چکا۔ ابوداؤد طیالسی نے جریر بن حازم کی سند سے حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے اس کام (دین اسلام) کو نبوت اور رحمت سے شروع فرمایا ہے اور عنقریب خلافت اور رحمت ہوگی اور عزت و حرمت بھی اور ظلم و فساد والی ملوکیت بھی امت میں فساد ہوگا اور لوگ شرمگاہوں، شراب اور ریشم کو حلال کر لیں گے اور اس پر ان کی مدد ہوگی اور انہیں (ان فاشیوں کے باوجود) رزق بھی دیا جائے گا حتیٰ کہ وہ وقت پورا کر کے اپنے رب سے جا ملیں“^①

بیہقی نے عبداللہ بن حارث کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”انبیاء کرام کے بعد خلفاء ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کریں گے اور اللہ کے بندوں میں انصاف کریں گے۔ پھر ان کے بعد بادشاہ ہوں گے جو انتقام پرست ہوں گے لوگوں کو قتل کریں گے اور اموال پسند کر کے چلیں گے۔ لہذا کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے تبدیلی لانے والے ہوں گے کچھ لوگ زبان سے اور کچھ دل سے مگر ان (تین درجات) کے علاوہ کچھ ایمان (کوئی درجہ ایمان کا) نہ ہوگا۔“^②

بخاری شریف میں امام شعبہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”بنی اسرائیل کے انبیاء مسلسل آتے رہے اگر ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی مبعوث ہو جاتا اور بے شک میرے کوئی نبی نہیں آئے گا البتہ خلفاء بہت سے ہوں گے۔“

صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! پھر ہمارے لیے آپ کا حکم کیا ہے؟ فرمایا کہ پہلی بیعت سے وفا کرنا اور ان کا حق ادا کرنا کیونکہ

① بیہقی دلائل النبوة صفحہ ۳۴۰/۶، مسند ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۲۲۸، کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۸۷۔

② دلائل النبوة بیہقی صفحہ ۳۳۰/۶، البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۵/۷۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحمت کے بارے میں پوچھے گا۔^① صحیح مسلم میں ابورافع کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”ہر بی نے نواری ہوتے ہیں جو ان کی سنت اور طریقے پر پڑتے ہیں پھر ان حواریوں کے بعد خلف لوگ آجائے ہیں جو قول کے مطابق عمل نہیں کرتے اور عمل کرتے ہیں جسے جانتے نہیں۔“^②

بارہ قریشی خلفاء امت مسلمہ کے حکمران ہوں گے:

صحیحین میں حضرت جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریشی ہوں گے۔“^③ یہی روایت ابوداؤد میں دوسری سند سے حضرت جابر سے ہی مروی ہے فرمایا: ”یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ بارہ خلیفہ ہوں۔“..... ایک اور روایت میں آیا ہے کہ ”یہ امت اپنی حالت پر اس وقت تک برقرار رہے گی اور دشمنوں پر غالب رہے گی جب تک ان میں بارہ خلیفہ نہ گزر جائیں جو سب قریشی ہوں گے۔“ صحابہ نے عرض کیا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس کے بعد ”ہرج“ ہوگا۔^④ (یعنی فرقہ بندی کے عواہل اور نفوس میں کمزوری آجائے گی)

ان حدیثوں میں جن میں بارہ خلفاء کا تذکرہ ہے وہ بارہ امام نہیں جنہیں روافض نے گمان کر رکھا ہے ان کے بارے میں وہ جھوٹ اور بہتان سے کام لیتے ہیں اور ان کے بارے میں معصوم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں کیونکہ ان بارہ بزرگوں میں سوائے حضرت علیؓ اور ان کے صاحبزادے حضرت حسنؓ کے علاوہ کوئی اور بزرگ نہ تو خلیفہ بنے اور نہ ہی کسی علاقے یا شہر کے سربراہ بنے (اور حدیث میں لفظ خلفاء آیا ہے)

بارہ قریشی خلفاء بھی مراد نہیں جو نبی اکرم ﷺ کے بعد مسلسل خلیفہ بنے:

ان سے وہ بارہ خلفاء بھی مراد نہیں جو نبی اکرم ﷺ کے بعد سے مسلسل آئے اور بنو امیہ کے دور میں بارہ مکمل ہوتے ہیں کیونکہ حضرت سفینہؓ کی حدیث میں ہے کہ: ”میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی۔“^⑤ وہ اس کی تردید کرتی ہے اگرچہ یہی اس کو رائج قرار دیتے ہیں۔ ہم نے ان کے بارے میں ”دلائل النبوة“ میں خوب بحث کی ہے اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ جو بارہ خلفاء ہیں ان میں سے چار تو خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ نیز حضرت بن علیؓ بھی ہیں۔ ان میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ بھی ہیں جیسا کہ اکثر ائمہ اور جمہور امت کا موقف ہے۔ اسی طرح چند خلفاء خلفاء بنو عباس میں پائے جاتے ہیں اور باقی آئندہ زمانوں سے متعلق ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں حضرت امام مہدیؑ بھی ہوں گے جن کی بشارت احادیث میں آئی ہے

① بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۲۵۵، مسلم کتاب الامارۃ حدیث نمبر ۴۷۵۰۔

② مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر ۱۷۸، طبرانی کبیر صفحہ ۱۰/۱۰، البدایہ والنہایہ صفحہ ۶/۲۲۲۔

③ بخاری کتاب الاحکام باب نمبر ۵۲ حدیث نمبر ۲۲۲۶، کتاب الامارۃ حدیث نمبر ۳۶۸۶، ابوداؤد کتاب المہدی باب نمبر ۱۰ حدیث نمبر ۴۲۸۰۔

④ ابوداؤد کتاب المہدی (حدیث نمبر ۴۲۷۹) مسند احمد صفحہ ۹۲، دلائل النبوة بیہقی صفحہ ۵۲۰۔

⑤ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۵۷۔

جن کا ذکر آنے والا ہے اور یہ بات ہمارے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں نے بیان کی ہے۔

(۱) سن دو سو کے بعد نشانیاں (صحابہ) ظاہر ہوں گی۔^①

(۲) سن دو سو کے بعد لوگ اچھے ہوں گے جن کا اہل و عیال نہ ہوں مگر یہ دونوں احادیث صحیح نہیں۔

ابن ماجہ میں حسن بن علی بن خمال کی سند سے عون بن عمار، عبداللہ بن ثنی بن شامہ بن عبداللہ بن انس بن مالک (عن ابیہ بن جدہ) کے حوالے سے یہ روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سن دو سو کے بعد نشانیاں ظاہر ہوں گی۔“

یہ روایت ابن ماجہ میں مزید دو طریق سے مروی ہے لیکن یہ روایت صحیح نہیں اور اگر صحیح ہو بھی تو وہ ان واقعات پر محمول ہے جو ”مسئلہ خلق قرآن“ کے فتنے میں حضرت امام احمد بن حنبل اور ان کے رفقاء کو پیش آئے۔ رواد بن جراح نے (یہ روا منکر الروایۃ ہے) سفیان ثوری، ربیع اور حذیفہ کے حوالے سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ: ”سن دو سو کے بعد تم میں بہتر شخص وہ ہوگا جو ”خفیف الحاذ“ ہو۔ صحابہ نے پوچھا ”خفیف الحاذ“ کیا ہے؟ فرمایا کہ جس کے اہل و عیال نہ ہوں یہ حدیث منکر ہے۔^②

بہترین زمانہ ”زمانہ رسول“ ہے اور اس کے بعد اس سے متصل زمانہ اور پھر اس سے متصل زمانہ اس کے بعد فسادات پھیل جائیں گے:

صحیحین میں حضرت شعبہ کی سند سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”بہترین امت میرے زمانے کے لوگ ہیں اور پھر اس کے بعد والے“ (عمران بن حصین فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اس کے بعد آپؐ نے دو زمانے شمار فرمائے یا کہ تین) پھر تمہارے بعد ایسے لوگ آجائیں گے جو تم کھائیں گے مگر پوری نہیں کریں گے خیانت کریں گے امانت داری نہیں کریں گے نذر کریں گے مگر پوری نہیں کریں گے اور ان میں ظاہر ہوگی۔ (بخاری)^③

حدیث میں پانچ سو سال کا ذکر:

سنن ابی داؤد میں عمرو بن عثمان کی سند سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی حدیث منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں یہ امید رکھتا ہوں کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے بچ جائے گی کہ اسے آدھے دن مؤخر کر دیا جائے۔“ لوگوں نے پوچھا یہ آدھا دن کتنا وقت ہوگا؟ حضرت سعد نے فرمایا کہ پانچ سو سال۔^④

”قیامت سے ایک ہزار سال پہلے ہی نبی اکرم ﷺ زمین پر نہ رہیں گے“ یہ حدیث صحیح نہیں نہ ہی آپؐ نے قیامت کا وقت متعین فرمایا:

بہت سے عام لوگوں نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ زمین کے نیچے نہ رہیں گے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور با اعتماد

① کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۳۰۲ الدر المنثور حدیث نمبر ۷۸، البدایہ والنہایہ (صفحہ ۲۸۵)

② بخاری، کتاب الشہادات حدیث نمبر ۲۶۵۱، مسلم فضائل الصما بر حدیث نمبر ۶۲۲۲۔

③ ابوداؤد کتاب الملام باب قیام الساعة حدیث نمبر ۴۳۵۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۳۸۶ مشکوٰۃ شریف حدیث نمبر ۵۵۱۴۔

کتب حدیث میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں اور نہ ہی ہم نے کسی مختصر یا بڑی کتاب کے حوالے سے سنی اور یہ بات بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے کہ آپ نے قیامت کا کوئی وقت متعین فرمادیا ہو۔ البتہ آپ نے کچھ آثار و علامات ذکر فرمائی ہیں جن کا ذکر آئے رہا ہے۔ (انشاء اللہ) ارض حجاز میں ایک بڑی پیشین گوئی۔

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ارض حجاز سے ایسی آگ نہ نکلے جو بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں روشن کر دے گی۔“^①

۶۵۴ھ میں مدینہ منورہ میں آگ کا ظہور:

شیخ شہاب الدین ابوشامہ جو کہ اپنے زمانے کے شیخ المحدثین اور استاد المومنین تھے فرماتے ہیں کہ ۶۵۴ھ میں مدینہ کی سرزمین پر بعض وادیوں میں سے آگ نکلی جس کی لمبائی چار فرسخ اور چوڑائی چار میل تھی وہ چٹانوں پر بہتی آئی حتیٰ انہیں گھلے ہوئے سیسے کی طرح کر دیا اور پھر کاڈے امر کی طرح کر کے چھوڑتی اس کی روشنی اتنی زیادہ تھی کہ لوگ اس آگ کی روشنی میں تینا تک سفر کرتے جاتے یہ آگ تقریباً ایک ماہ تک رہی۔ اہل مدینہ نے اس واقعے کو محفوظ رکھا اور اس پر اشعار بھی کہے ہیں۔

مجھے (ابن کثیر کو) قاضی القضاہ صدر الدین علی بن قاسم حنفی قاضی دمشق نے اپنے والد شیخ صفی الدین جو مدرسہ حنیفہ بصرہ میں مدرس تھے کے حوالے سے بتایا کہ انہیں ایک اعرابی نے صبح اس رات کا قصہ بتایا کہ وہ بصرہ میں موجود تھا اور اس نے کئی لوگوں نے اس رات میں اس آگ کی روشنی میں جو حجاز سے ظاہر ہو رہی تھی بصرہ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن دیکھا۔

نبی اکرم ﷺ کا آنے والے واقعات کی خبر دینا:

مسند احمد میں حضرت ابو یزید انصاری (عمرو بن الخطاب بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ ہمیں فجر کی نماز پڑھا کر منبر پر تشریف لائے اور ظہر تک پھر عصر اور پھر مغرب کی نماز تک منبر پر خطاب فرمایا اور ہمیں آنے والے واقعات کے بارے میں بتایا ہم میں زیادہ جاننے والے وہ رہے جن کا حافظہ اچھا تھا۔“

قیامت تک آنے والے اور گزشتہ واقعات کی طرف اشارہ نبوی ﷺ:

بخاری کتاب ”بدائع“ میں حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ ”ایک دن نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر ابتداء خلق سے لے کر آخر تک کے حالات و واقعات ہمیں سنائے حتیٰ کہ اہل جنت اور اہل جہنم کے اپنے اپنے ٹھکانوں میں دخول تک کے حالات سنائے جو ہم سے بعض کو یاد رہے اور بعض کو بھول گئے۔“

ابوداؤد میں بھی کتاب الفتن کے شروع میں یہ روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سوائے تذکرہ قیامت کے آپ نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی جو بیان نہ فرمائی ہو کچھ کو یاد رہا کچھ بھول گئے۔

① بخاری: کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۱۸، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۷۱۸۔

② مسلم شریف کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۱۹۶۔

آپؐ کے صحابہ کو وہ بات اس طرح یاد رہی کہ جب وہ پیش آئے تو یاد آجائے جیسے کوئی شخص کسی کا چہرہ جانتا ہو اور پھر بہت عرصے کے بعد اسے دیکھتے تو یاد آجائے۔^①

دنیا تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے ارشاد نبوی ﷺ

بخاری و مسلم میں جریر بن الأسد کے طریق اور مسند احمد میں عبد الرزاق کی سند سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ نے بیس عصر کی نماز پڑھائی اور پھر غروب شمس تک وعظ فرمایا اور اس میں قیامت تک کے واقعات بیان کئے۔ یاد رکھنے والوں نے یاد رکھا اور بعض لوگ بھول گئے۔ آپؐ نے جو فرمایا اس کے کچھ الفاظ یہ تھے:

”اے لوگو! یہ دنیا بڑی میٹھی اور سرسبز ہے اللہ نے تمہیں یہاں بسایا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو..... پھر فرمایا: ”سورج غروب ہونے کے قریب ہے اور دنیا کے ختم ہونے میں اتنا وقت باقی ہے جتنا سورج غروب ہونے میں باقی ہے۔“^②

قیامت کی تعیین اور دنیا کی تحدید پر مشتمل اسرائیلی روایات بے بنیاد ہیں

اس طرح دنیا کے گزشتہ ایام کی مقدار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بعض اسرائیلی روایات جن میں گزشتہ ایام کی تحدید چند ہزار اور چند سو سالوں کے ساتھ کی گئی ہے وہ سب بے بنیاد ہیں بے شمار علماء نے ان روایات کے بے بنیاد ہونے پر بحث کی ہے اور ایسی روایات غلط کہلائے جانے کی لائق بھی ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ”قیامت دنیا کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔“^③ اسی حدیث کی سند صحیح نہیں ہے اور اسی طرح قیامت کے وقت کی تعیین والی احادیث بھی صحیح نہیں ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ لوگ آپؐ سے قیامت کے وقوع کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ انہیں کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو بس میرے پروردگار کے ہی پاس ہے اسے اس کے وقت پر سوائے اللہ کے کوئی ظاہر نہیں کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری حادثہ ہے وہ تم پر محض اچانک آئے گی یہ لوگ تو آپؐ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے کہ گویا آپ کو اس کی پوری تحقیق ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ (یہ بھی) نہیں جانتے۔“ (الاعراف آیت نمبر ۱۸)

قیامت کے قرب کے بارے میں آیات قرآنیہ بکثرت وارد ہوئی ہیں مثلاً:

سورہ قمر میں ہے قیامت نزدیک آگئی اور چاند شق ہو گیا۔ اس طرح صحیح حدیث شریف میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ میں اور قیامت اس طرح (اس فاصلے سے) بھیجے گئے ہیں (یہ کہہ کر آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو کھول کر ارشاد فرمایا)^④

① بخاری کتاب القدر حدیث نمبر ۶۶۰۴، مسلم حدیث نمبر ۱۹۲۱۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۴۰۔ ② ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۱۲۱۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۰۰، مسند احمد

نمبر ۷۳/۱۹، طبری صفحہ ۱/۱۰۔ ③ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۰۴، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۳۰، ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۴۔

قیامت کا قریب:

ایک روایت میں ہے کہ: ”قریب تھا کہ قیامت بھٹ پڑے ہی آجاتی اس ارتداد سے کہ تہذیب ایمان کی بہت آئے والے وقت کی کمی کا اشارہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”لوگوں کے حساب کا وقت آگیا اور وہ من موڑے غفلت میں پڑے ہیں۔ (سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کا حکم آنے والا ہے لہذا اسے جلدی مت مانگو۔ (انحل آیت نمبر ۱) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”قیامت کو لوگ جلدی مانگتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ حق ہے۔ (الشوریٰ آیت ۱۸)

مسلمان کا حشر اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ ہوگا:

صحیح حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے نبی اکرم ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”وہ آنے والی ہے تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی؟ تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے بہت سی نمازوں اور اعمال کے ذریعے تو تیاری نہیں کر رکھی مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا: ”جن کو تو پسند کرتا ہے قیامت کے دن ان کے ساتھ ہوگا۔“^۱ مسلمان جتنے خوش یہ ارشاد سن کر ہوئے اتنے کسی چیز سے نہیں ہوئے۔

جو مر گیا اس کی قیامت آگئی:

بعض احادیث میں آتا ہے کہ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کسی مرنے والے کو پکڑتی ہے تو تمہاری قیامت تم تک پہنچ جاتی ہے۔^۲ اس حدیث کا مطلب دنیاوی دور ختم ہونا اور عالم آخرت میں داخل ہونا ہے یعنی جو شخص مر گیا وہ آخرت کے حکم میں داخل ہو گیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو مر گیا اس کی قیامت آگئی۔ یہ بات اس معنی میں درست ہے مگر بعض ملحدین یہ الفاظ کہتے ہیں اور اس سے دوسرا باطل مطلب لیتے ہیں لیکن ساعت عظمیٰ یعنی قیامت پہلے اور بعد والے تمام لوگوں کے ایک جگہ اجتماع کا وقت ہے۔ بس اتنی بات اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کے بارے میں فرمائی ہے۔

پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا:

جیسا کہ حدیث میں ہے فرمایا پانچ چیزیں ایسی ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔^۳ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہ ہی بارش نازل کرتا ہے اور پیٹ کے اندر موجود بچے کے بارے میں جانتا ہے کسی نفس کو یہ علم نہیں کہ وہ کھل کر آئے گا اور کوئی نفس یہ نہیں جانتا کہ وہ کس جگہ مرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والے باخبر ہیں۔“ (لقمان آیت نمبر ۳۲) رسول اللہ ﷺ کو بھی وقوع قیامت معلوم نہیں تھا:

ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نے ایک دیہاتی کی شکل میں آ کر آپ ﷺ سے اسلام ایمان اور پھر احسان کے بارے میں سوال کیا

۱ بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۷۱، مسلم حدیث نمبر ۶۱۶۷، بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۶۷، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۳۸۸، مسند احمد صفحہ ۳۵۳/۴۔

۲ بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۷۱، مسلم حدیث نمبر ۶۱۶۷، بخاری کتاب الادب حدیث نمبر ۶۱۶۷، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۳۸۸، مسند احمد صفحہ ۳۵۳/۴۔

آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا پھر انہوں نے قیامت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ: ”جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سبک سے زیادہ نہیں جانتا۔“^۱ تو فریقوں نے رال کیا کہ بھئی مجھے اس کی نشانیوں سے کیا پتہ چلے؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا جو کہ تفصیل سے آگے آ رہا ہے۔

فتنوں کا اجمالی ذکر اور پھر اس کی تفصیل:

بخاری میں ابوادریس خولانی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت حذیفہ یمانی کو یہ کہتے سنا کہ: لوگ رسول کریم ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا مجھے خوف تھا کہ کہیں میں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں چنانچہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ پہلے جاہلیت اور شر میں مبتلا تھے اللہ نے یہ خیر (اسلام) عطا فرمادی۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر آئے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا پھر اس شر کے بعد خیر آئے گی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ہاں مگر اس میں دخن (اخلاص کی کمی) ہوگی۔ پوچھا کہ دخن کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ قوم میرے راستے کو اختیار کئے بغیر چلے گی اور جانے انجانے پر عمل کرے گی۔ میں نے پوچھا کیا پھر اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ لوگ جہنم کے دروازے پر کھڑے ہوں گے اور دوسروں کو طرف اپنی طرف بلائیں گے اور جب کوئی ان کے پاس جائے گا تو وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ان کی نشانی بتا دیجیے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ہمارے قبیلے سے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے۔ پوچھا کہ میں اگر ان کو پالوں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ جڑے رہنا۔ میں نے پوچھا اگر مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو تو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے الگ رہنا اور اگر کسی درخت کی جڑ میں بھی پناہ مل سکے تو وہیں رہنا حتیٰ کہ تجھے موت آجائے اور تو اسی حال پر ہو۔“ بخاری و مسلم میں یہ روایت محمد بن ثنی کی سند سے بھی آئی ہے۔

اسلام کا جیسے آغاز اجنبی حالت میں ہوا تھا اختتام بھی اجنبی حالت میں ہوگا:

صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کا جس طرح اجنبی حالت میں آغاز ہوا تھا دوبارہ اجنبی حالت میں لوٹے گا جیسا کہ اپنے آغاز میں تھا لہذا ”غرباً“ اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔ آپ نے فرمایا مختلف قوموں سے اسلام آہستہ آہستہ یوں ختم ہو جائے گا جیسے کنوؤں سے پانی ختم ہوتا ہے۔

امت کا تفرقہ:

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ یہ روایت ابو داؤد میں بھی ہے۔

فتنوں سے امت کے تقسیم ہونے اور نجات کے لیے مسلمانوں کی جماعت سے جڑے رہنے کا اشارہ نبوی ﷺ:

ابن ماجہ ہی میں حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے ان کا

ایک فرقہ جنت اور باقی ستر جہنم میں گئے۔ انصاری بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے۔ اکہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں گیا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری۔ ”یقیناً بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی ایک فرقہ جنت میں اور باقی بہتر جہنم میں جائیں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! جنتی فرقہ آپ کے سمجھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا (مسلمانوں کی) جماعت کو اس حدیث کی سند مناسب ہے۔ اگرچہ ابن ماجہ اس میں منفرد ہیں۔ ابن ماجہ کی سند سے حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی اور ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے اور وہ فرقہ جماعت ہوگی۔“^① اس روایت کی اسناد بھی قوی اور شرط صحیح پر ہیں ابن ماجہ اس میں منفرد ہیں۔ امام ابو داؤد نے امام احمد بن حنبل کی سند سے نقل کیا ہے کہ: حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے ایک دن خطبے میں فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مرتبہ خطاب فرمایا کہ:

”تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ ملت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، بہتر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ (جماعت) ہے۔“^②

مستدرک حاکم میں یوں ہے کہ جب صحابہ نے پوچھا کہ جنتی فرقہ کون لوگ ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ”وہ اس طریقے پر ہوں گے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔“ اس سے پہلے حضرت حذیفہ کی حدیث گزر چکی ہے کہ فتنوں سے بچنے کا راستہ جماعت کی اتباع اور فرمانبرداری کا التزام ہے۔

امت محمدیہ گمراہی پر جمع نہیں ہوگی:

ابن ماجہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ اگر تم کوئی اختلاف دیکھو تو تم پر سواد اعظم کی اتباع لازم ہے۔“^③ لیکن یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ معاذ بن رفاعہ سلامی کو بہت سے ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض روایات میں ”السواد الاعظم الحق واحلہ“ کے الفاظ آئے ہیں اور اہل حق امت کی اکثریت کا نام ہے۔ پہلے زمانے میں تو ایسا کوئی گروہ نہیں ہوتا تھا جو بدعت پر قائم ہو مگر بعد کے زمانوں میں ہے اور ایک جماعت حق کو قائم رکھے گی منہدم ہونے نہ دے گی۔

خواہشات اور فتنوں کے دور میں لوگوں سے الگ تھلگ رہنے کا حکم:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ الفاظ گزر چکے کہ: ”اگر ان کا امام اور جماعت نہ ہو تو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا اور اگر تجھے کسی درخت کی کھوپ بھی پناہ ملے تو لے لینا حتیٰ کہ اسی حالت میں موت آ جائے۔ ایک حدیث صحیح بھی گزری کہ اسلام کا اجنبی حالت میں آغاز ہوا تھا اور عنقریب اجنبی ہو کر لوٹ جائے گا۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک روئے زمین پر ایک بھی شخص اللہ اللہ کہنے والا باقی ہے۔“^④ مقصود یہ ہے کہ جب فتنے ظاہر ہوں تو لوگوں سے الگ ہونا ہی بہتر ہے جیسا کہ

① ترمذی کتاب الایمان، ابن ماجہ کتاب الفتن، مسند احمد صفحہ ۱۳۵/۳۔ ② ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵۹۷، سنن داری صفحہ ۲۳۱/۲ کتاب السیر۔

③ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۹۵۰، کنز العمال حدیث نمبر ۹۰۹۔ ④ مسلم شریف کتاب الامارۃ۔ حدیث نمبر ۴۷۶۱۔

مندرجہ ذیل حدیث بھی ہے کہ: جب کینوں کو حاکم بنے، خواہشات پر عمل ہوتے اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز کرتے دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ اپنی فکر کرو اور عوام کے معاملے کو چھو دو۔^① بخاری میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: غفیریہ مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا ریز ہوگا جسے لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے جہاں بارش کا پانی میسر ہوتا کہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھے۔^② ایسے وقت میں فتنوں سے بچنے کے لیے: موت کی دعا بھی مانگی جاسکتی ہے اگرچہ عام حالات میں منع ہے۔

موت کی آرزو کرنے کی ممانعت:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے، موت کو اس کے وقت سے پہلے نہ مانگے کیونکہ اگر وہ مر گیا تو اعمال منقطع ہو جائیں گے اور مومن کی عمر کا زیادہ ہونا بھلائی ہی بڑھائے گا۔“^③

فتنوں کے وقت موت مانگنے کے جواز کی دلیل مسند احمد کی حدیث ہے جو حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے اس میں ہے:

”اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نیک اعمال کا اور یہ کہ مجھ پر رحم کر دے اور یہ کہ جب تو کسی قوم پر فتنے کا ارادہ کرے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر اٹھالے (موت دے دے) اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت سے قریب کرنے والے ہر عمل کی محبت۔“^④ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ ایک سخت زمانہ آئے گا جس میں حق قائم کرنے والی جماعت نہ ہوگی یا تو پوری زمین پر کہیں نہ ہوگی یا کچھ علاقوں میں نہ ہوگی۔

علماء کی وفات کے ذریعے علم کا اٹھایا جاتا:

حدیث صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ علم کو اچانک یونہی نہیں اٹھائے گا کہ وہ لوگوں کے اندر سے علم کو کھینچ لے بلکہ علم کو علماء کی صورت میں اٹھائے گا حتیٰ کہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا اور لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو بنالیں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔^⑤

ایک جماعت قیامت تک حق پر قائم رہنے والی موجود رہے گی:

ایک اور حدیث میں ہے: ”میری امت میں ایک ایسی جماعت موجود رہے گی جو حق پر قائم ہوگی ان کو رسوا کرنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی حالت پر موجود ہوگی۔“^⑥ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں کہ وہ لوگ اسی (حق) پر ڈٹے ہوں گے۔

① تفسیر طبری صفحہ ۶۳/۳۔ مستدرک حاکم صفحہ ۴۹۵/۴ اتحاف سادات المتقین صفحہ ۴۰۸/۴۔ بخاری کتاب الایمان ابوداؤد کتاب الملائم۔ نسائی کتاب الایمان۔ ابن ماجہ المتقین۔ ③ مسلم شریف کتاب الذکر والدعاء۔ مسند احمد صفحہ ۳۵۰/۲۔ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۲۳۶۔ ④ ترمذی کتاب التفسیر (سورۃ ص) مؤطا مالک کتاب القرآن۔ مسند احمد صفحہ ۳۳۴/۵۔ بخاری کتاب العلم، مسلم حدیث نمبر ۶۷۳۷۔ ⑥ بخاری (کتاب الاعتصام بالکتاب النبی) مستدرک حاکم صفحہ ۵۲۲/۲۔

ہر سو سال بعد ایک مجدد کی پیدائش کی پیشین گوئی:

عبداللہ بن مبارک اور دیگر سند سے نیز ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر سو سال کے بعد اس شخص کو بھیجے گا جو اس دین کے کام کی تجدید کرے گا۔“^① ہر قوم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ان کا سردار (یا بوا عالم) مجدد ہے ظاہری بات یہ ہے (اور اللہ ہی کو اس کا صحیح علم ہے) کہ حدیث اس طرح عام ہے کہ ہر جماعت کے اہل علم ہر صنف کے علماء مفسرین محدثین فقہاء نحویین وغیرہ مراد ہو سکتے ہیں۔ قبض علم کی حدیث میں یہ جو کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے سینوں سے نہیں کھینچے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ علم ہبہ کرنے کے بعد واپس نہیں لے گا۔

قیامت کی بعض علامات:

ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ارشاد منقول ہے کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی اور میرے بعد تمہیں کوئی اور بیان نہ کرے گا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ قیامت کی علامات میں سے چند یہ ہیں کہ علم اٹھ جائے گا جہالت ظاہر ہوگی زنا عام ہو جائے گا شراب پی جائے گی مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔ حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی کفالت ایک مرد کرے گا۔^② صحیحین میں یہ حدیث حضرت عبدالربہ کے حوالے سے آئی ہے۔

آخری زمانے میں لوگوں سے علم اٹھ جانا:

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھ جائے گا جہالت پھیل جائے گی اور ہرج و مرج کی کثرت ہوگی اور ہرج و مرج“^③ (بخاری و مسلم عن الأعمش ایضاً)

نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کا اثر اس طرح (آہستہ آہستہ) ختم ہوتا چلا جائے گا جیسا کہ کپڑوں (سے تیل بوٹوں) کے نشانات۔ حتیٰ کہ کسی کو روزہ نماز اور عبادات کا پتہ نہ ہوگا اور نہ صدقے کا۔ کتاب اللہ کو ایک رات میں اٹھالیا جائے گا۔ چنانچہ زمین پر ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی لوگوں کے بہت سے گروہ بوڑھوں اور بوڑھیوں کے ہوں گے جو کہیں گے کہ ہم نے اپنے ماں باپ کو کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتے دیکھا تھا اور انہیں پتہ نہ ہوگا کہ نماز روزہ عبادت اور صدقہ کیا ہے؟ اس پر حضرت حذیفہؓ نے تین مرتبہ سوال کرنے کی کوشش کی مگر آپؐ نے یہی جواب دیا مگر تیسری مرتبہ فرمایا کہ (یہی چیز) ان کو جہنم سے نجات دلا دے گی“ (یعنی ہمیشہ جہنم میں رہنے سے بچالے گی) (کلمہ کی پہچان) تین مرتبہ فرمایا۔^④

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری زمانے میں علم اٹھ جائے گا حتیٰ کہ قرآن کو سینوں اور مصاحف سے ختم کر دیا جائے گا اور لوگ بغیر علم کے رہ جائیں گے اور کچھ بوڑھے لوگ کہیں گے کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا تھا جو ”لا الہ الا اللہ“ اللہ کے قرب

① ابو داؤد کتاب الملائم مستدرک حاکم صفحہ ۴۲۲/۴۔ بخاری کتاب العلم حدیث نمبر ۸۱، مسلم حدیث نمبر ۶۷۲۷۔ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۶۰۶۲

مسلم حدیث نمبر ۶۷۲۹ ترمذی کتاب الفتن۔ ④ حلیۃ الاولیاء صفحہ ۱۲۶/۷ اسماء وصفات بیہقی صفحہ ۱۰۵۔

کے لیے پڑھتے تھے یہ بھی کہنا ان کو فائدہ دے جائے گا حالانکہ ان کے پاس کوئی نیک عمل یا علم نافع نہ تھا۔

حدیث میں جو نجات کا ذکر ہے اس سے یہ جہنم بھی ہو، کتاب کے جنم میں سے بالکل دور کر دی جائے گی کہ وہ علم نہ دے کے باعث مکلف نہیں رہے۔ واللہ اعلم اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ دخول جہنم کے بعد نجات مل جائے۔ یہ قول اس حدیث قدسی کے مطابق ہے جس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ”میری عزت و جلال کی قسم میں ہر اس شخص کو جہنم سے نکال دوں گا جس نے بھی بھی ”لا ایلہ الا اللہ“ کہا ہو۔^① اس کا ذکر شفاعت کے بیان میں تفصیل سے آئے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی دوسری قوم ہو۔ واللہ اعلم۔ بہر حال مقصود یہ ہے کہ آخر زمانہ میں جہنم کی کثرت ہوگی اور علم اٹھ جائے گا۔ اس حدیث میں اس بات کی اطلاع ہے کہ جہنم پھیل جائے گا یعنی اس زمانے کے لوگوں میں جہنم ڈال دیا جائے گا اور یہ رسوائی کی بات ہے (نعمو باللہ منہ) اور یہ لوگ اسی حالت میں (جہالت کے اندھیرے) میں رہیں گے حتیٰ کہ دنیا ختم ہو جائے گی جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک اللہ اللہ کہنے والا بھی زندہ رہے اور یہ برے لوگوں پر قائم ہوگی۔^②

آخری زمانے میں رونما ہونے والی چند برائیوں کا ذکر اگرچہ ان میں سے بعض ہمارے زمانے میں بھی پائی جاتی ہیں:

(۱) ابن ماجہ کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا:

”اے مہاجرین کی جماعت! پانچ خصلتیں اگر تم ان میں مبتلا ہو گئے تو ”اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم اس میں مبتلا ہو جاؤ“ کوئی فاشی کسی قوم میں اس وقت تک نہیں پھیلی حتیٰ کہ وہ اسے علانیہ نہ کریں (جب ایسا ہوگا) تو ان میں ایسے طاعون اور قحط واقع ہوں گے جو پہلے ان کے اسلاف میں واقع نہ ہوئے ہوں گے۔ جب لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر آفات قحط، سختی اور بادشاہوں کے ظلم کے عذاب واقع ہوں گے۔ جب لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں گے تو آسمان سے بارشیں بند ہو جائیں گی اور اگر زمین پر جانور نہ ہوتے تو کبھی بارش نہ ہوتی اور لوگ جب اللہ کے عہد کو توڑیں گے تو اللہ ان پر ان کے غیر میں سے دشمن مسلط کر دے گا جو ان کے اموال چھین لے گا اور جب حکمران حکم کے مطابق فیصلے نہ کریں گے اور اللہ کے نازل کردہ احکام کا مذاق اڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو خانہ جنگی میں مبتلا فرما دے گا۔“^③

(۲) ترمذی میں محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب میری امت پندرہ خصلتیں اختیار کر لے گی تو ان پر مصائب آئیں گے پوچھا گیا (یا رسول اللہؐ) وہ خصلتیں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ”جب غنیمت چند ہاتھوں میں رہ جائے امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے زکوٰۃ کو نیکی سمجھا جائے مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے دوست سے نیکی کرے باپ سے جفا کرے مسجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں قوم کا سردار سب سے برا انسان ہو اور اس کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے شراب پی جانے لگی ریشم پہنا جائے“

① دیکھئے ابوالعاصم کی ”السنۃ“ ص: ۳۹۶/۲۔ اسماء وصفات بیہقی صفحہ ۱۳۵۔ ② مسلم شریف کتاب الایمان۔ مسند احمد: ۱۶۲/۳۔ مستدرک: ۴۹۵۔

③ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۱۹۔

گانے بجانے والیاں اور گانے کے آلات رکھے جائیں اس امت کے بعد والے پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی یا دھنسنے کے عذاب یا پھروں کے مسخ ہونے کا اتھاڑ کرو“۔^① (ہذا حدیث غریب)

حافظ ابو بکر بزار زید بن علی بن حسین کے حوالے سے حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی نماز کے بعد ایک شخص نے آپؐ سے بلند آواز سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے اس شخص کو ڈانٹ دیا اور نا موش ہو گئے۔ پھر جب اجالا ہو گیا تو آپؐ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا کہ: ”وہ ذات مبارک ہے جس نے اسے بلند کیا اور اس کا نظام بنایا۔“ پھر آپؐ نے زمین کی جانب نظری اور فرمایا کہ ”زمین کو پھیلانے والی ذات مبارک ہے۔“ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ”سوال کرنے والا کہاں ہے؟“ وہ شخص آپؐ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور کہا: ”میرے ماں باپ آپؐ پر قربان“ میں نے آپؐ سے سوال کیا تھا؟ آپؐ نے اسے جواب دیا کہ: ”قیامت اس وقت آئے گی جب حکمرانوں کے ظلم و ستم بڑھ جائیں گے ستاروں کی تصدیق کی جائے اور تقدیر کو جھٹلایا جائے امانت کو غنیمت سمجھ لیا جائے صدقہ کو ٹیکس سمجھا جائے فحاشی بڑھ جائے تو اس وقت تیری قوم ہلاک ہو جائے گی۔“^②

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب غنیمت چند ہاتھوں میں رہ جائے امانت غنیمت سمجھی جائے زکوٰۃ کو ٹیکس جانا جائے دین کے ماسوا کی تعلیم حاصل کی جائے مرد بیوی کا مطیع اور ماں کا نافرمان ہو جائے دوست سے نیکی کرے باپ سے سختی کرے قبیلہ کی قیادت ان کے فاسق کے ہاتھ میں ہو قوم کا سردار سب سے بچ شخص ہو اور آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف سے کی جائے گانے والیاں اور گانے کے آلات عام ہو جائیں شرابیوں پی جائیں اس زمانے کے لوگ پہلے زمانے کے بزرگوں پر لعن طعن کریں تو اس وقت لال آندھی دھنسنے کے عذاب پھروں کے مسخ ہونے یا پتھروں کی بارش کا اور ان مصائب کا انتظار کرو جو اس طرح پے درپے آئیں گے جیسے لڑکا دھاگہ لٹوٹنے سے موتی پے درپے گر رہے ہیں۔“^③ (ہذا حدیث غریب)

ترمذی ہی میں حضرت عمران بن حصینؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”اس امت پر دھنسنے کا عذاب مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے عذاب آئیں گے۔ ایک مسلمان نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا کب ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جب گانے بجانے والیوں اور گانے کے آلات کی کثرت ہو اور شرابیوں پی جائیں۔“^④ (ہذا حدیث غریب) ترمذی ہی میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جب میری امت متکبرین کی چال چلنے لگے اور ان کا انداز فارس و روم کے شہزادوں جیسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ برے لوگوں کو اچھے لوگوں پر مسلط کر دے گا۔^⑤ صحیحین اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہم قیامت کے دن پہلے لوگوں میں آخری لوگ ہوں گے اور جنت میں لوگوں سے پہلے داخل ہونے والے ہوں گے۔ صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں کہ ہم وہ پہلے ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے۔“^⑥

① ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۰۔ ② مسند بزار حدیث نمبر ۳۳۰۹، مجمع الزوائد صفحہ ۳۲۸/۷، کنز العمال حدیث ۳۸۵۹۰۔

③ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۱۔ ④ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۱۲۔ ⑤ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۶۱۔

⑥ بخاری کتاب الجمعہ حدیث نمبر ۲۱۲۲، مسلم حدیث نمبر ۱۹۷۷۔

حافظ ضیاء نے حضرت عمرؓ بن خطاب سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ”جنت تمام انبیاء پر میرے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے اور تمام انہوں پر میری امت کے داخل ہونے سے پہلے حرام ہے۔“ ابوداؤد میں نصرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”میرے پاس جبریل آئے اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں میری امت جنت میں داخل ہوگی۔“^① حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری خواہش ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوں تاکہ اسے دیکھ لوں تو آپ نے فرمایا ابوبکر میری امت کے تم پہلے شخص ہو گے جو جنت میں داخل ہو گے۔^② (بخاری میں اس جگہ یہ الفاظ ہیں) کہ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیری امت کے جن لوگوں کا حساب کتاب نہیں ہوگا انہیں دائیں دروازے سے داخل کر دو اور دوسرے باقی دروازوں میں وہ لوگوں کے شریک ہوں گے۔^③

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرے گا وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ جنت کے کئی دروازے ہیں نماز کی کثرت کرنے والوں کو باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا۔ اہل صدقہ کو باب الصدقہ سے اور اہل جہاد کو باب الجہاد سے اور روزہ داروں کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابوبکرؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ ضروری ہے کہ ہر ایک کو اس کے دروازے سے بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو گے جنہیں ہر دروازے سے بلایا جائے گا۔“^④ صحیحین میں حضرت سہل بن سعدؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک باب الریان ہے جس میں کثرت سے روزے رکھنے والے ہوں گے اور ان کے داخل ہونے کے بعد دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اس میں داخل نہ ہوگا۔“^⑤

جنت میں امیروں سے پہلے غریبوں کے داخل ہونے کا بیان:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”غریب مسلمان جنت میں امیروں سے آدھا دن پہلے داخل ہوں گے اور آدھا دن پانچ سو سال کا ہے۔“^⑥ (یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے) غریب مومن امیروں سے آدھے دن پہلے جنت میں جائیں گے اور (آدھا دن) پانچ سو سال کا ہوگا۔ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”غریب مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے سبقت لے جائیں گے (یعنی جنت میں) چالیس سال پہلے (جائیں گے)۔“^⑦

مسلم شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ جنت کے دروازے پر دو مومنوں کی ملاقات ہوگی۔ ایک غریب اور ایک مالدار کی۔ غریب تو جنت میں داخل ہو جائے گا مگر امیر کو روک لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ مرضی کے مطابق جتنے بھی عرصے کے بعد وہ جنت میں داخل ہوگا۔ پھر وہاں اس غریب سے ملے گا تو غریب پوچھے گا کہ بھائی تم کہاں رہ گئے تھے میں تمہارے بارے میں ڈرنے لگا تھا وہ کہے گا کہ تمہارے جانے کے بعد مجھے روک لیا گیا اور اندر داخل ہونے تک کے زمانے میں میرا اتنا پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ

① الحادوی للفتاویٰ ”سیوطی“ صفحہ ۱۲۹۔ ② ابوداؤد کتاب السنۃ حدیث نمبر ۴۶۵۲۔ ③ بخاری۔ احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۶۱، مسلم شریف حدیث

نمبر ۲۳۳۳۔ ④ بخاری حدیث نمبر ۱۸۹۷، مسلم حدیث نمبر ۲۳۶۸۔ ⑤ بخاری حدیث نمبر ۱۷۹۶، مسلم حدیث نمبر ۲۷۰۳۔ ⑥ ترمذی کتاب الزہد حدیث

نمبر ۲۳۵، مسند احمد صفحہ ۲/۲۳۳۔ ⑦ مسلم کتاب الزہد حدیث نمبر ۷۳۸۸، مسند احمد صفحہ ۳/۱۶۹۔

کھٹے پودے اور گھاس کھا کر پانی پیتے تو ان کی کھٹاس کو وہ پانی دور کر دیتا۔^① صحیحین میں حضرت اسامہ بن زیدؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑا ہو کر دیکھا تو جنت میں زیادہ مسکین (غریب لوگ) تھے اور پھر جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اکثریت عورتوں کی تھی۔^② بخاری میں حضرت عمران بن حصینؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ میں نے جنت میں دیکھا تو زیادہ تر مسکین کو پایا اور جہنم میں دیکھا تو زیادہ تر عورتوں کو پایا۔^③ مسلم شریف میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے: ”موطاء امام مالک میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب تمہارے امراء تمہارے اچھے لوگوں میں سے ہوں نقباء بنی ہوں اور معاملات مشوڑے سے ملے ہوتے ہیں تو زمین کے اوپر کا حصہ اس کے اندر سے اچھا ہے اور جب امراء برے لوگوں میں سے ہوں مالدار کنجوس ہوں اور معاملات عورتوں کے حوالے ہو جائیں تو زمین کا پیٹ اس کے اوپر سے بہتر ہے۔“^④

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”مضر (قبیلہ) اللہ کے بندوں کو ضرور ماریں گے حتیٰ کہ اللہ کی عبادت نہ کریں گے اور پھر مؤمنین قبیلہ مضر والوں کی چٹائی کریں گے حتیٰ کہ وہ انہیں روک نہیں سکیں گے۔“^⑤ مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مساجد میں فخر نہ کرنے لگیں۔“^⑥ یہ حدیث ابوداؤد نسائی اور ابن ماجہ میں حماد بن سلمہ کی سند سے مروی ہے ابوداؤد میں قتادہ کی سند سے اتنی بات زیادہ منقول ہے کہ ”مخراہوں کو سجایا جائے اور دل فخر و تکبر سے بھر جائیں۔“ مسند احمد میں عظیم نامی راوی سے مروی ہے کہ ہم کسی جگہ بیٹھے تھے وہاں ایک صحابی (راوی یزید بن مروان کہتے ہیں کہ وہ میرا خیال ہے کہ غنص غفاری ہیں) بھی تھے لوگ طاعون کی وجہ سے جا رہے تھے تو غنصؓ کہنے لگے۔ اے طاعون مجھے پکڑ لے (تین مرتبہ کہا) تو عظیم نے کہا ایسا تم کو کیا تم نے رسول کریم ﷺ کی وہ حدیث نہیں سنی؟ کہ کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ موت کے بعد عمل منقطع ہو جاتے ہیں، تو حضرت غنصؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”جلد موت کو ترجیح دو جب بے وقوفوں کی حکومت ہو پولیس کی کثرت ہو حکموں کی خرید و فروخت ہو برائی کو ہلکا سمجھا جائے، قطع رحمی کی جائے اور ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو قرآن کریم کو گانے بجانے کے آلات کی طرح بنالیں اور لوگوں کے سامنے اس سے کھیل کود کے لیے لائیں اگرچہ یہ لوگ ان سے سمجھ میں کم ہوں۔“^⑦

فصل

آخری زمانے میں ”مہدی“ کی پیشین گوئی:

یہ مہدی خلفاء راشدین اور ائمہ مہدیین میں سے ہیں۔ یہ وہ منتظر مہدی نہیں جسے روافض نے گھڑ رکھا ہے جو ان کے خیال میں سامرا کے ایک غار سے برآمد ہوگا۔ اس عقیدے کی کوئی حقیقت اور کوئی نقلی آثار موجود نہیں۔ البتہ جسے ہم بیان کر رہے ہیں اس کا ذکر بے شمار احادیث میں موجود ہے کہ وہ آخری زمانے میں ہوگا اور غالب یہ ہے کہ اس کا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔

حضرت مہدی کی آمد کی احادیث:

مسند احمد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (آخری زمانے میں) اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی ہوگا اللہ تعالیٰ

① مسند احمد صفحہ ۳۰۴/۱۔ ② بخاری کتاب الزکاح حدیث نمبر ۵۱۹۶، مسلم حدیث نمبر ۶۸۷۲۔ ③ حوالا بالا۔

④ ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۶۶۶۔ ⑤ مسند احمد صفحہ ۸/۳۔ ⑥ ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر ۴۳۹۔ ⑦ مسند احمد صفحہ ۴۹۴/۳۔

ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس دنیا کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جیسے اس سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔^① ابو نعیم نے حدیث ۱۱۱۱۱ میں اور امام ابو داؤد نے سنن میں اور امام احمد نے مسند میں محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ حضرت علی سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مندی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں اس اگلی صبح کے لئے“^② ابن ماجہ اور مسند و غنیمہ میں ابو اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علی نے مذکورہ الفاظ ارشاد فرمائے اور پھر حضرت ابن کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ”میرے یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار فرمایا ہے۔ اس کی صلب سے ایک شخص جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا جو اخلاق میں نبی کریم کے مشابہ ہوگا البتہ صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔“ (پھر آپ نے زمین کو عدل سے بھر دینے والا ارشاد فرمایا)

امام ابو داؤد جستانی نے باقاعدہ اس موضوع پر الگ باب قائم کر کے اس کے شروع میں حضرت جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دین اس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ تم پر بارہ خلیفہ نہ آجائیں۔ ان میں سے ایک ہر ایک امت کو مجتمع کر کے رکھے گا۔“^③ ایک اور روایت میں ہے قائم کے بجائے عزیز حادی کے الفاظ آئے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر لوگوں نے تکبیر کہی اور شور مچانے لگے۔ پھر آپ نے بہت ہلکے الفاظ ادا کئے تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے فرمایا تھا ”وہ سب قریش سے ہوں گے۔“ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ گھر تشریف لے گئے تو قریش کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ ”پھر لوگوں میں ضعف آجائے گا۔“ سنن ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ:

”اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل فرما کر اس میں ایک شخص کو جو مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ہوگا“ مبعوث فرمائیں گے اس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے موافق ہوگا (قطر کی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“

حضرت سفیان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک بن جائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔^④ اسی طرح مسند احمد اور ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”میرے اہل بیت میں سے ایک شخص والی ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔“^⑤ عاصم کہتے ہیں کہ ابو عاصم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے کہ: ”اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اسے طویل کر دیں گے حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص والی بنے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ (ہذا حدیث حسن صحیح) ابو داؤد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”مندی مجھ سے ہوگا چوڑی پیشانی، اونچی ناک والا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ وہ سات سال تک زمین پر حکومت کرے گا۔“

① ابو داؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۲۸۲، مسند احمد صفحہ ۹۹/۱ ترمذی ما جاء فی المہدی حدیث نمبر ۲۲۳۔ ② ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۵۸/۲۰ الدر المنثور صفحہ ۸/۶۔ ③ سنن ابو داؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۳۱۱، بیہقی دلائل النبوة صفحہ ۵۲۰/۶۔ ④ سنن ابو داؤد کتاب المہدی حدیث نمبر ۲۸۲ ترمذی مسند احمد صفحہ ۹۹/۱۔ ⑤ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۶۱ شرح السنۃ حدیث نمبر ۳۸۶/۱۔

”فتن ابوداؤد میں حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فتنے سن کر ”مہدی میرے سامنے ان میں سے“^① ابن ماجہ اور ابوداؤد میں حضرت ام سلمہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ:

”غیبت کی وفات کی وجہ سے اختلاف ہو جائے گا تو ایک شخص اہل مدینہ میں سے جہاک کہہ دیا جائے گا پھر تہجد کے بعد اسے زبردستی نکال کر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کر لیں گے۔ پھر اس کے خلاف شام سے ایک لشکر بھیجا جائے گا جسے ”بید النامی“ مقام پر جو نادر مدینہ کے درمیان ہے زمین میں اھلداد یا جائے گا۔ جب لوگ یہ صورتحال دیکھیں گے تو شام سے ابدال اور اہل عراق سے جماعتیں آکر اس سے بیعت کر لیں گی۔ پھر قریش کا ایک شخص جو ان ہوگا جس کا ننھیال قبیلہ کلب ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے خلاف لشکر بھیجے گا جو ان پر غالب آ جائے گا اور یہ کلب والوں کا لشکر ہوگا اس شخص کے لیے ناکامی ہے جو کلب والوں کی بیعت میں شامل نہ ہو پھر وہ مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں اپنے نبی کی سنت والے کام کرے گا اور اسلام کو مضبوط کرے گا وہ سات سال رہ کر انتقال کر جائے گا پھر مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“^②

ابوداؤد میں حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وراء النہر سے حارث بن حران نامی آدمی ایک شخص منصور نامی کے لشکر کے مقدمے پر متعین نکلے گا اور آل محمد کے موافق ہوگا یا فرمایا ان کی موافقت کرے گا جیسا کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کی موافقت کی ہر مومن پر اس کی مدد کرنا (یا فرمایا اس کی تابعداری کرنا) واجب ہے۔^③ ابن ماجہ میں عبد اللہ بن حارث بن جزاء الزبیدی سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے اور مہدی کی حکومت کی موافقت کریں گے۔“^④

اہل بیت پر ہونے والے مظالم کی پیشین گوئی:

ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں اور چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات ہے کہ ہم آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ: ”ہم وہ اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے آخرت کو دنیا پر (ترجیحاً) چن لیا ہے اور میرے اہل بیت کو میرے بعد بڑے مصائب اور آلام کا سامنا کرنا ہوگا حتیٰ کہ مشرق کی جانب سے ایک جماعت کالے جھنڈوں کے ساتھ آئے گی۔ وہ (راستے میں) روٹی مانگیں گے مگر لوگ نہیں دیں گے لہذا وہ لڑیں گے اور فتح پائیں گے پھر انہیں مطالبہ کی چیز دی جائے گی مگر وہ قبول نہ کریں گے حتیٰ کہ وہ اسے میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے حوالے کر دیں۔ چنانچہ وہ اس (زمین) کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی اگر تم میں سے کوئی اسے پائے تو چاہیے وہ ان کے پاس آ جائے چاہے اسے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے۔“^⑤

اس سیاق میں بنی عباس کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ پہلے تنبیہ گزر چکی اور اس حدیث میں اس بات پر بھی دلالت ہے کہ مہدی بنو عباس کی حکومت کے بعد آئیں گے اور اہل بیت سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے اور پھر حضرت حسن اور حسینؓ بنیں گے۔

① ترمذی کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۳۱ کنز العمال الحدیث نمبر ۳۸۶۷۲۔ ② ابوداؤد کتاب المہدی ابن ماجہ کتاب الفتن کنز العمال الحدیث نمبر

۳۸۶۶۲۔ ③ ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۹۰ کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۷۸۰۔ ④ ابن ماجہ کتاب الفتن حدیث نمبر ۴۰۸۸ کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۲۲۲۔

⑤ ابن ماجہ خروج المہدی حدیث نمبر ۴۰۸۲۔

کی اولاد میں سے انہوں نے جیسا کہ حضرت علیؓ سے روئے سابق حدیث میں گزر چکا ہے۔ (واللہ اعلم)

ان ماجہ میں سترتِ قربان کے مرنے کے بعد ان کے گھر میں وہ سب سے بڑا فرمایا کہ: "تمہارے اڑاکے پاس تین افروقتی ہوں۔
تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے اور حکومت کی کوئی نہ لے گی پھر ایک کا لئے چندوں والی جماعت ائے گی۔ مشرق سے اور وہ قس سے ایسے
لڑے گی کہ اس بیٹا پہلے کوئی بھی نہ لڑا ہوگا۔" (روای کہن ہے کہ پھر آپ نے کہا: فرمایا ہو مجھے یا نہیں! پھر فرمایا کہ اگر تم نہیں، لیکن تو ان
سے بیعت کر لینا چاہے برف پر گھسنا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔" ^(۱) اس حدیث کی سند صحیح ہیں۔ ظاہر یہ ہے کہ اس خزانے سے
مراد عقبہ کا خزانہ ہے جہاں خلفاء کے تین بیٹے مارے جائیں گے حتیٰ کہ آخری زمانہ آجائے گا اور مہدی نکل آئے گا اس کا ظہور مشرقی
علاقوں سے ہوگا نہ کہ سامرا کے غاروں جیسے کہ جبلِ رافضیوں نے خیال گھر رکھا ہے کہ وہ اب بھی ان غاروں میں موجود ہے اور وہ آخر
زمانے تک اس کے خروج کے منتظر ہیں۔ یہ عقیدہ ہذیان کی اقسام سے اور رسوائی کا بڑا سرمایہ اور شیطانی شدید ہوس ہے کیونکہ اس عقیدے
پر کوئی دلیل و برہان موجود نہیں نہ قرآن سے نہ سنت سے اور نہ عقل صحیح کے اعتبار سے اور نہ اتھمان کے اعتبار سے درست ہے۔

ترندی میں حضرت ابو جریہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے تو انہیں کوئی نہ روک سکے گا حتیٰ کہ انہیں ایلیاء پر نصب کر دیا جائے گا۔^{۴۰} ان کالے جھنڈوں سے ابو مسلم خراسانی کے جھنڈے مراد نہیں جو وہ ۳۲ھ میں لایا تھا اور بنو امیہ کی حکومت گرا دی تھی بلکہ یہ دوسرے جھنڈے ہیں جو مہدی کی مصاحبت میں لائے جائیں گے یہ مہدی محمد بن عبد اللہ العلوی الفاطمی الحسنی ہوگا جسے اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس لائق بنائے گا اور وہ پہلے اس لائق نہیں ہوگا اور اہل مشرق کے کچھ لوگوں کے ذریعے اس کی تائید ہوگی جو اس کی حکومت قائم کر کے اس کے پاؤں مضبوط کریں گے ان کے جھنڈے بھی کالے ہوں گے اور ان کا حلیہ باوقار ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا رنگ بھی کالا تھا اور اسے عقاب کہا جاتا تھا اور اسے پہلے حضرت خالد بن ولیدؓ نے دمشق کی مشرقی چوٹی پر لہرایا تھا اور آج بھی وہ پہاڑی ’’نندیۃ العقاب‘‘ کے نام سے مشہور ہے اور یہ کافروں اور عرب و روم کے نصاریٰ پر عذاب تھا اور اس کے بعد مہاجرین اور انصار کی عاقبت اچھی ہوئی اور ان کے ساتھ بعد والوں کی بھی قیامت تک عاقبت خیر ہوگی۔ پھر جب نبی کریم ﷺ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا جو کہ کالا تھا بعض روایات میں ہے آپ نے خود پر کالا غماہ پہنا ہوا تھا۔ اس تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ مہدی جس کا آخری زمانے میں وعدہ کیا گیا ہے اس کا اصل خروج و ظہور بلاد مشرق سے ہوگا اور بیت اللہ کے نزدیک اس کی بیعت کی جائے گی جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے۔

ابن ماجہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں ایک شخص مہدی نام کا ہوگا جس کا زمانہ حکومت سات یا نو سال ہوگا۔ اس کے زمانہ حکومت میں میری امت اتنی خوشحال و آسودہ ہو جائے گی کہ اتنی آسودہ سمجھی نہ ہوگی ہوگی زمین اپنے خزانے نکال باہر کرے گی اور کوئی چیز اپنے اندر چھپانہ رکھے گی اور مال و متاع کے انبار لگا دیئے جائیں گے۔ ایک شخص

① ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۸۴، الإلبانی سلسلۃ الصحیحہ حدیث نمبر ۸۵۔

② ترمذی کتاب الفتن باب نمبر ۷۹، مسند احمد صفحہ ۲۳۶۵، البدایہ والنہایہ صفحہ ۶۱۲۔

کہے گا اے مہدی مجھے مال، مہدی کہیں کے لے لو (جو چاہو)۔ اس سند میں علی بن زیاد یحیانی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن زیاد بھیجی ہے میں کہتا ہوں کہ اس طرح بخاری نے تاریخ میں ذکر کیا ہے ابن حاتم نے اخرج واسعد میں میں کہا ہے کہ یہ "مہول تھیں" ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔ اس باب میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "مہول" میں صرف شتہ ہی آئے گی اور دنیا میں نزول لوگوں میں بے جبری ہی ہو جائے گی اور قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی اور مہدی صرف ابن مریم ہیں۔^① یہ حدیث مشہور ہے محمد بن خالد جندی صنعانی سے جوش شافعی کے مؤذن ہیں اور بے شمار لوگوں نے ان سے روایت کی ہے لہذا یہ مہول نہیں جیسا کہ حاکم کا خیال ہے بلکہ ابن حسین نے اسے ثقہ کہا ہے اور اس حدیث کا ظاہر ان روایات کے خلاف معلوم ہوتا ہے جن میں مہدی کا حضرت عیسیٰ کے سوا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ بہر حال نزول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے تو ظاہر ہے کہ مہدی وہی ہیں البتہ نزول عیسیٰ کے بعد غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ اس میں کوئی منافات نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ مہدی نے ایک اور مہدی کو ثابت کر دیا جو کہ عیسیٰ بن مریم ہیں اور اس سے یہ نفی نہیں ہوتی کہ محمد مہدی کے علاوہ کوئی اور مہدی نہ ہو۔

فتنوں کی مختلف انواع کا بیان:

بخاری میں حضرت زینب بنت جحش سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ تھیں اور وہ فرما رہے تھے: "لا الہ الا اللہ" عرب کے لیے ہلاکت ہے نزدیک آ جانے والے شر سے آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ کھل گیا ہے۔" یہ کہہ کر آپ نے نوے یا سو کا اشارہ فرمایا۔ بعض صحابہ نے سوال کیا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں جب فساد و شر زیادہ ہو جائے گا (تو ایسا ہوگا)۔^② بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ آج کے دن یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے (اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) جس سے نوے کا عدد مراد ہوتا ہے۔^③ بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ گھبرا کر بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ آج کی رات کیا خزا ئن نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فتنے نازل فرمائے ہیں؟ کون ہے جو حجروں میں رہنے والیوں کو بیدار کرے کہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی کپڑے پہننے والیاں آخرت میں تنگی ہوں گے۔^④

اسلام کے درمیانی دنوں میں فتنوں کی سرکشی کی پیشین گوئی:

بخاری و مسلم میں حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینے کے ایک قلعے پر آئے اور فرمایا کہ: "کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں۔"^⑤ بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد مروی ہے کہ: "قیامت کے نزدیک علم کم ہو جائے گا" شور شرابہ رہ جائے گا" فتنے ظاہر

① ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۵۶۔ ② بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۶، مسلم اشراط الساعة حدیث نمبر ۴۱۶۴۔

③ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴۷، مسلم اقتراب الفتن حدیث نمبر ۴۱۶۸۔ ④ بیہقی معرفۃ السنن والآثار صفحہ ۴۵۵/۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۴۱۔

⑤ البخاری آطام المذینہ حدیث نمبر ۱۸۷۸، مسلم حدیث نمبر ۴۱۷۴۔

ہوں گے اور ہرج زیادہ ہو جائے گا پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا ہے: آپ نے فرمایا: قتل، ❶
گنہگار ہو کر مارتے آنے والے سے بدتر ہونا ہے۔

بخاری میں عدی سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حارث حجاج کے مظالم کا شکوہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ
لوگوں پر بوزمانہ آتا ہے اس کے بعد ۱۰۰ سال اس سے بھی بدتر ہوتا ہے (اور یہ ۱۰۰ سال اس وقت تک جاری رہے گا) حتیٰ کہ تم اپنے رب سے
جانو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔ ترمذی نے یہ حدیث بیان کر کے کہا ہے کہ عوام اس حدیث کو دوسرے الفاظ سے
بیان کرتے ہیں کہ ہر آنے والا شخص بد سے بدتر ہوتا جائے گا۔

آئندہ پیش آنے والے فتنے اور ان سے بچنے کی تلقین نبوی ﷺ:

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ سے مروی ہے کہ: ”عنقریب بہت سے فتنے ہوں گے جن میں بیٹھے والا
کھڑے ہونے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا اس دروازے والے سے جو اس سے مقابلے کے لیے کھڑا
رہے بہتر ہوگا جس کو بھی ان فتنوں کے دوران کوئی پناہ گاہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ وہاں چلا جائے۔ ❷ مسلم میں یہ روایت حضرت ابو بکرؓ
کے حوالے سے کچھ تفصیل سے آئی ہے۔

دلوں سے امانت اٹھ جانے کا بیان:

بخاری میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں دو باتوں کے وقوع کے بارے میں ارشاد فرمایا جن میں سے
ایک تو میں نے دیکھی اور دوسری کا منتظر ہوں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ: ”بے شک امانت لوگوں کے دلوں میں گہرائی میں اتاری گئی اور پھر
قرآن نازل کیا گیا چنانچہ انہوں نے قرآن سیکھا اور پھر سنت کی تعلیم حاصل کی اور آپ نے ان کے اٹھائے جانے کی بابت ارشاد فرمایا
کہ: ”ایک شخص سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر شخص کچھ سیاہی کی طرح رہ جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا تو اس
کے دل سے پھر اٹھائی جائے گی کہ اس کا اثر شخص آبلے کی طرح رہ جائے جیسے کہ کوئی انگارہ تیرے پاؤں میں لگ جائے اور پھول جائے
تجھے لگے کہ پھولا ہوا مگر اس میں کچھ نہ ہو۔ چنانچہ لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ معاملات کریں گے مگر ان میں سے کوئی امانت کا حق ادا کرنے
والا نہ ہوگا۔ کہا جائے گا کہ فلاں قوم میں ایک امانت دار موجود ہے یا فلاں بڑا ہی عقل مند و وسیع الظرف اور بہادر ہے مگر اس کے دل میں
رائی کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ راوی کہتے ہیں مجھ پر ایسا زمانہ آیا تھا کہ مجھے یہ پرواہ نہیں ہوتی تھی کہ میں کس سے خرید و فروخت کر رہا
ہوں اور اب وہ زمانہ ہے کہ میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔

مشرق کی سمت سے فتنہ کا ظہور:

بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ منبر کے برابر میں کھڑے ہوئے اور آپ کا رخ مشرق کی جانب تھا۔

❶ بخاری کتاب العلم حدیث نمبر ۸۵، مسلم شریف حدیث نمبر ۱۸۴۔

❷ بخاری فضائل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۷۸، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۱۷۶۔

آپ نے فرمایا کہ تم وارفتہ رہاں سے اٹھو جہاں سے شیطان کا سینک (یا فرمایا کہ) سورن کی زبان طلوع ہوتی ہے۔^①
فساد کی کثرت کی وجہ سے زندہ لوگ مردوں پر رت تک کریں گے۔

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ایک شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: ہاں (معاذ قبر) کی قبر میں ہوتا۔“^②
عرب کے بعض کناروں سے بت پرستی لوٹ آئے گی:

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی سرین ذی اخلصت (نامی بت) کے گرد حرکت (ظواف) نہ کریں۔ ذوالخلصت میں دوس قبیلہ کا بت تھا جسے وہ پوجتے تھے۔^③
سونے کے پہاڑ کے طور اور اس کے نتیجے میں قتل و قتال کی پیشین گوئی:

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ”فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا اور جو بھی وہاں جائے گا کچھ حاصل نہ کر سکے۔“^④ ایک اور روایت میں ”جو عقبہ عبداللہ الواتر نادا اعرج عن ابی ہریرہ کی سند سے ہے“ آیا ہے کہ سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ فرات ایک سونے کا پہاڑ نہ ظاہر کر دے جس پر لوگ قتل و قتال کریں گے سو میں سے ننانوے قتل ہوں گے اور ہر شخص امید کرے گا کہ شاید وہ کامیاب ہو جائے۔“^⑤ مسلم ہی میں عبداللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ کے ہمراہ ایک اونچی جگہ کے سامنے میں کھڑا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ: ”لوگ دنیا کی طلب میں اپنی گردنیں ہلاتے رہیں گے۔“ میں نے عرض کیا جی ہاں بالکل! تو وہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”عنقریب فرات سونے کا پہاڑ ظاہر کرے گا جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس طرف جائیں گے تو جو اس کے پاس موجود ہوں گے وہ کہیں گے کہ اگر ہم نے لوگوں کو یہاں سے سونا لے جانے دیا تو وہ سب کا سب لے جائیں گے چنانچہ وہ قتال کریں گے اور ہر سو میں ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے۔“^⑥
دجالوں کی کثرت اور قیامت کے اچانک آنے کا اشارہ نبوی ﷺ:

بخاری میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ایک ہی دعویٰ کرنے والے دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں یہ بڑی زبردست خونریزی ہوگی اور جب تک تمیں کے قریب بڑے دجال جو کہ خود کو اللہ کا رسول سمجھتے ہوں گے“ نہ آجائیں اور جب تک ہم نہ اٹھالیا جائے زلزلوں کی کثرت ہو جائے زمانہ قریب آجائے فتنہ ظاہر جائے اور ہرج جو کہ قتل ہے زیادہ ہو جائے اور جب تک کہ مال کی اتنی کثرت نہ ہو جائے کہ صدقہ لینے والا ڈھونڈے سے نہ ملے اور ملے تو وہ کہہ دے

① بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۹۳، مسلم حدیث نمبر ۲۲۱، مستدرک احمد صفحہ ۹۲/۲۔ ② بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۱۱۵، مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۳۔ ③ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۲۲، مستدرک احمد صفحہ ۹۲/۲۔ ④ بخاری کتاب الفتن حدیث نمبر ۱۱۹، مسلم حدیث نمبر ۲۰۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۳۔ ⑤ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۰۱، مستدرک احمد صفحہ ۳۳۲/۲۔ ⑥ مسلم حدیث نمبر ۲۰۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۲۵۶۹۔

دست میں جائیں گے اور نہ اس کی خوشبو سونگھیں گی حالانکہ ہنت کی خوشبو تو اتنے اتنے کوئی بہت زیادہ مسافت فاصلے سے سونگھیں ساسکتی ہے۔^①
 بڑوں میں فحاشی اور حکومت کے چھوٹے لوگوں کے قبضے میں جانے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ سوال کیا گیا کہ ”یا رسول اللہ! ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا پھور دیں؟ تو آپؐ نے جواب دیا: ہاں تمہارے درمیان وہ کیفیت ظاہر ہو جائے، بونی اسرائیل کی تھی اور سب تمہارے بڑوں میں فحاشی آ جائے علم ذلیل لوگوں کے پاس ہو اور حکومت چھوٹے لوگوں کے قبضے میں ہو۔^②

دین اسلام سے بڑی تعداد میں لوگوں کے نکل جانے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت جابر بن عبد اللہ کے ایک پڑوسی سے منقول ہے کہ میں ایک سفر سے واپس آیا تو حضرت جابرؓ میرے گھر ملنے آئے تو میں نے انہیں لوگوں کے تفرقے اور ان کی نئی نئی باتوں کے بارے میں بتایا تو حضرت جابرؓ رونے لگے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”لوگ دین میں جوق در جوق داخل ہوئے تھے اور جوق در جوق نکل بھی جائیں گے۔“^③
 ایسا فتنہ کہ دین کو تھامنے والے کو انکارے کو پکڑنے والے جیسا بنادے گا:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ ”عرب کے لیے قریب آ جانے والے فتنہ سے ہلاکت ہے جو اندھیری رات کی طرح ہے صبح کو آدمی مومن اور شام کو کافر ہوگا“ بہت سے لوگ معمولی سی دنیا کے لیے اپنا دین بیچ دیں گے ان دنوں دین پر عمل کرنے والا انکارے ہاتھ میں لینے والے کے مترادف ہوگا (یا فرمایا کہ کانٹے ہاتھ میں لینے کے مترادف ہوگا)^④ ایک حدیث میں کانٹوں پہ چلنے والے کے مشابہہ کہا گیا ہے۔

مسلمانوں کو کمزور کرنے کے یا دوسری لالچ کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف دوسری قوموں کے متحد ہونے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت ثوبانؓ سے یہ فرماتے سنا کہ ”ثوبان تم کیسا محسوس کرو گے جب تمہارے خلاف قومیں ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسا کہ کھانے والے پلیٹ پر ایک دوسرے کو بلا تے ہیں“ حضرت ثوبانؓ نے عرض کی ”یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا ہم اس وقت قلت میں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم لوگ اس وقت کثرت میں ہو گے مگر تمہارے دلوں پر ”وہن“ طاری ہوگا۔“ پوچھا کہ وہن کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا ”دنیا کی محبت اور جنگ سے نفرت۔“^⑤

ہلاکت خیز فتنہ کی پیشین گوئی جس سے نجات علیحدگی میں ہوگی:

مسند احمد میں ہے کہ عمرو بن وابصہؓ رہنے والے سے نقل کرتے ہیں کہ میں کوفہ میں تھا کہ دروازے سے کسی نے مجھے سلام کیا میں نے وعلیک السلام کہا تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اندر داخل ہوئے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبد الرحمن اس وقت آپ کی زیارت کیسے ہوگئی؟

① مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۳۵۶، مسلم کتاب اللباس حدیث نمبر ۵۵۴۔ ② مسند احمد صفحہ ۳/۱۸، فتح الباری صفحہ ۱۳/۳۰۱۔ ③ مسند احمد صفحہ ۳/۳۲۳، مجمع الزوائد

صفحہ ۲۸۱۔ ④ بخاری احادیث نمبر ۳۳۴۶، حدیث نمبر ۳۳۴۶، مسلم حدیث نمبر ۱۶۲۷۔ ⑤ مسند احمد صفحہ ۲/۳۵۹، کنز العمال حدیث نمبر ۶۳۱۹۔

یہ وقت انتہائی گرم دو پہر کا تھا۔ فرمایا کہ ”دن بڑا ہلکا رہا تھا لہذا میں نے سوچا کہ کسی سے بات چیت ہی کر لی جائے۔“ پھر وہ مجھے ارشاد فرمایا کہ: ”مگر کبھی کہیں نہ جانا۔“ فرمایا کہ ”ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ اس میں سونے والا لٹنے والے سے بہتر ہوگا اور لٹنے والا بیٹھنے والے سے اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا سوار سے اور سوار ڈوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں مرنے والے سب جہنم میں جائیں گے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے دلوں میں جب کوئی شخص اپنے ہم نشین سے بھی امن میں نہ ہوگا۔“ میں نے عرض کیا ”میرے لیے ایسا وقت میں آپ کا کیا حکم ہے؟“ آپ نے فرمایا ”اپنے آپ کو اور اپنے ہاتھ کو روک رکھنا اور گھر میں رہنا۔“ میں نے عرض کیا اگر کوئی میرے گھر میں آنے لگے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنا دروازہ بند کر لینا۔“ میں نے عرض کیا کہ گھر میں گھس گیا تو آپ نے فرمایا گھر کی مسجد میں داخل ہو کر اس طرح کرنا (یہ کہہ کر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی پکڑ لی) اور یہ کہنا کہ میرا رب اللہ ہے حتیٰ کہ اس حالت میں تجھے موت آجائے۔

ایسا فتنہ جس میں اپنے ہم نشین بھی خطرہ ہوں گے:

سنن ابوداؤد میں حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ (اس کے بعد حضرت ابو بکرہ والی حدیث کا کچھ حصہ بیان فرمایا اور کہا) اس فتنہ کے سب مقتول جہنمی ہوں گے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے پوچھا کہ یہ کب ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہرج کے دنوں جب اپنے ہم نشین سے بھی کوئی محفوظ نہ ہوگا۔“ میں (راوی) نے پھر پوچھا کہ میرے لیے اس وقت کیا حکم ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو روک کر رکھنا اور گھر میں رہنا۔“ راوی یعنی عمرو بن وابصہ کہتے ہیں حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت سے میرا دل اچاٹ ہو گیا اور میں سوار ہو کر دمشق آ گیا وہاں میں حضرت حذیم بن فاتک اسدیؓ سے ملا تو انہوں نے فرمایا تم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہی حدیث رسول اکرم ﷺ سے سنی تھی۔

فتنوں کی کثرت اور ان سے نجات کا طریقہ علیحدگی میں ہونے کا ارشاد نبوی ﷺ

ابوداؤد میں (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث کی طرح) ایک حدیث اور ہے کہ مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ایک ایسا فتنہ ہوگا جس میں لینے والا بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔“ (ابو بکرہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اس وقت کے لیے کیا حکم دیتے ہیں؟) آپؐ نے فرمایا جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اونٹوں کے ساتھ رہے جس کے پاس بکریاں ہوں وہ ان کے ساتھ رہے اور جس کی کوئی زمین ہو وہ اس میں لگ جائے اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ اپنی تلوار کی دھاتھر سے خراب کر دے اور اپنی استطاعت کے مطابق فتنہ سے بچنے کی کوشش کرے۔^①

ابوداؤد میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے اسی حدیث میں یہ مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتائیے اگر کوئی میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے قتل کرنے لگے تو میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے اس بیٹے کی طرح ہو جانا جس

① مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۱۷۹۷ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۶۔

سے مغرب تک نہر دیکھا اور مسلمانوں کی ممکنات وہاں تک پہنچنے لگی جہاں تک زمین سمیٹی گئی اور مجھے سونے یا نمدی کے خزانے ملنا کہے گئے۔ میں نے سبب پوچھا تو کہا کہ یہ میری سزا ہے کہ میں اپنی قوم کو اپنی آفتوں سے محفوظ رکھوں اور ان سے ان کی عزت و حکومت چھینوں۔ تو میرے رب نے فرمایا: ”اے مہماتیں! فیصلہ کر دیا یہ تہدیں نہیں ہوگا اور میں نے تیری امت کے لیے (یہ ۲۰۰۰) تھے دلا دیا کہ انہیں قتل میں مبتلا نہیں ہوں گا اور ان پر کوئی دشمن نہیں کے گا۔ انہیں اس کا پابند نہ ہوگا۔ ان کے خلاف قلعہ ہو کر آجائیں حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قیدی بنا لیں۔ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا) اور مجھے اپنی امت پر ہمراہ پیشواؤں سے خوف ہے اور جب میری امت میں تلوار آپس میں نفل پرے لی وہ قیامت تک وہاں نہیں جائے گی اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکوں سے مل جائیں۔ حتیٰ کہ وہ بتوں کی عبادت کریں گے اور میری امت میں تمیں کذاب ہوں گے ہر ایک خود کو نبی کہتا ہوگا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت میں سے ایک جماعت حق پر ہمیشہ قائم رہے گی جسے کسی کی مخالفت نقصان نہیں پہنچائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (قیامت) واقع ہو جائے۔“^۱ مسلم ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

فتنة الاحلاس :

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے منقول ہے کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے انہوں نے بہت سے فتنوں کے بارے میں بتایا اور فتنۃ الاحلاس کا بھی ذکر کیا تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ فتنۃ الاحلاس کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ جنگ اور افراق فری ہے اور پھر ایک چھپا فتنہ ہے جس کا دھواں میرے اہل بیت کے ایک شخص کے قدموں سے اٹھے جو خود کو مجھ میں سے سمجھے گا حالانکہ وہ مجھ میں سے نہیں ہوگا (کیونکہ) میرے (اولیاء) دوست تو متقی ہی ہوتے ہیں۔ پھر لوگ اس شخص کے پیچھے اٹھ آئیں گے جیسے پھر ایک مصیبت کی طرح فتنہ ہوگا۔ کوئی شخص ایسا نہ بچے گا جو فتنے سے متاثر نہ ہو حتیٰ کہ یوں کہا جائے گا کہ گزر گیا لوٹ آیا۔ صبح آدمی مومن ہوگا شام کو کافر ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے دو گروپ بن جائیں گے ایک گروپ ایمان والوں کا جن میں نفاق نہ ہوگا۔ دوسرا نفاق والوں کا جن میں ایمان نہ ہوگا اگر تم اسے پاؤ تو اس دن سے یا دوسرے دن سے دجال کا انتظار کرنا۔^۲

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تمہارا کیا حال ہوگا اور ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں لوگ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور ان کے معاہدے خالص نہ رہیں گے اور ان میں اختلاف ہو جائے گا اور وہ اس طرح ہو جائیں گے (یہ فرما کر آپؐ نے انگلیوں کو ایک دوسرے میں پیوست کر لیا) صحابہ نے عرض کیا ہم اس وقت کیا کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا: ”جس چیز کو تم جانتے ہو اسے لینا اور جسے نہیں جانتے چھوڑ دینا اور اپنے خواص کے حکم پر آنا عام کے حکم کو چھوڑ دینا۔“^۳ ابوداؤد کے علاوہ یہ روایت ابن ماجہ میں ہشام بن عمار کی سند سے اور مسند احمد میں حسین بن محمد کی سند سے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے منقول ہے۔ ابوداؤد میں ہارون بن عبداللہ کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے منقول ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگرد بیٹھے تھے کہ آپؐ

۱۔ مسلم حدیث نمبر ۱۸۷۷ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲ مسند احمد صفحہ ۱۲۲/۲۔ ۲۔ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲۔ ۳۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۵۷ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲۔

کے سامنے فتنوں کا کرچہ چرایا آپؐ نے خود بیان لیا کہ ”اور تم لوگوں کو، کچھ گئے کہ ان کے معاہدے (وعدے) خالص نہیں رہے امانت ان کی ہے وزن جوتی ہے اور وہ اس میں ہو جائیں گے (یہ جہد آپؐ سے اپنی اشیوں و ایک دوسرے میں بیعت فرمادیا میں نے اٹھے کہ پوچھنا مجھے آپؐ پر تو ہاں ہے۔ فرمایا: ”جائے تمہارے ہم ان وقت میں کیا کریں؟“ آپؐ نے فرمایا اپنے گھ کو اور میکڑ تازمان پر قابو رکھنا جس بات نہ جانتے ہو اسے لینا اچالی کو پھوڑ دینا حاس اپنے معاملات و زمینوں دوسرے سے معافے و چھوڑ دینا۔^① مسند احمد اور نسائی میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

ایسا فتنہ جس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت ہوگا:

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”عنقریب ایک فتنہ اٹھے گا جس میں سرب مبتلا ہوں گے اور اس کے مقتولین جہنمی ہیں۔ اس میں زبان کھولنا تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت (گناہ) ہوگا۔“^② مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جو کعبۃ اللہ کے سائے میں بیٹھے لوگوں کو حدیث سنارہے تھے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں جاتے ہوئے کسی جگہ پڑاؤ کیا۔ اتنے میں منادی نے آواز لگائی کہ نماز تیار ہے۔ چنانچہ میں نماز کی جگہ پر پہنچا تو نبی کریم ﷺ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔“ اے لوگو! مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ پر یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے علم کے مطابق خیر کی طرف راہنمائی کرے اور اپنے علم کے مطابق شر سے ان کو خبردار کرے۔ سنو اس امت کی عافیت ابتدائی دور میں ہے اور آخری دور میں بلائیں اور فتنے ہوں گے جو ایک دوسرے ساتھ آئیں گے ایک فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا کہ یہ مجھے ہلاک کرنے والا فتنہ ہے۔ پھر وہ ختم ہوگا تو دوسرا آجائے گا اور مومن کہے گا کہ یہ فتنہ مجھے ہلاک کرنے والا ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ جو چاہتا ہے کہ وہ آگ سے بچ کر جنت میں چلا جائے تو وہ اسکو اس حال میں لوٹ آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کو وہ دے جو وہ خود اپنے لیے چاہتا ہے اور جس نے کسی امام (بادشاہ) سے بیعت کی اور اپنا ہاتھ اور دل کا شمرہ اسے دے دیا تو اسے چاہیے کہ اگر ممکن ہو سکے تو اس کی اطاعت کرے^③ اور ایک مرتبہ فرمایا کہ جتنی استطاعت ہو اطاعت کرے۔

عبدالرحمن راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے اپنا سراپنی ٹانگوں میں دے دیا اور کہا کہ تمہارا یہ بچا زاد بھائی تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھائیں اور آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے دونوں ہاتھ جمع کر کے اپنی پیشانی پر رکھے اور پھر سر جھکا لیا اور پھر سر اٹھا کر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس کی اطاعت کر اور اللہ کی نافرمانی میں اس کی اطاعت نہ کر۔“ میں نے عرض کیا کہ تم نے یہ اللہ کے رسول ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے کانوں نے اسے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ کیا۔“ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”جب میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ کہنے سے ڈرنے لگی ہے کہ ”تو ظالم ہے“ تو ان کو الوداع کہہ دو“^④

① مسند احمد صفحہ ۲۱۲/۲۔ ② ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۶۵ ترمذی حدیث نمبر ۲۱۷۸۔ ③ مسند احمد صفحہ ۲/۶۳ و صفحہ ۲/۱۹۰، عقیلی نے الضعفاء میں ذکر کیا ہے صفحہ

۲۹۱/۴ اسی طرح علامہ البانی نے سلسلۃ الضعیفہ میں نقل کی ہے صفحہ ۵۷۷۔ ④ مسند احمد صفحہ ۲/۱۹۰، مستدرک حاکم صفحہ ۲/۹۶۔

(یعنی اب ان کی اصلاح سے مایوس ہو کر ان سے دور ہو جاؤ) ایک اور ارشاد نبویؐ ہے کہ ”میری امت میں پتھروں کی بارش زمین میں داخلے اور پیرے گرنے کے عذاب ہوں گے“^① ان ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ان کے قریب ایک مدحاکو کا بہرہ فتنہ اٹھنے کا جو اس کے قریب جانے کا وہ اسے پیٹ میں لے لے گا اور اس میں زبان کھول کر تلوار اٹھانے سے زیادہ سخت (برا) ہوگا۔^② روم سے پہلے قسطنطنیہ فتح ہونے کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں ابو قتیل سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ کون سا شہر فتح ہوگا۔ قسطنطنیہ یا روم؟ چنانچہ انہوں نے ایک صندوق منکویا اور اس میں سے ایک کتاب نکالی اور پھر فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ارد گرد بیٹھے لکھ رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ پہلے کون سا فتح ہوگا؟ قسطنطنیہ یا روم؟ آپؐ نے جواب دیا کہ ہر قل کا شہر پہلے فتح ہوگا۔^③ (یعنی قسطنطنیہ)

مختلف علاقوں کی تباہی کی پیشین گوئی جو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب ہے (یعنی حدیث مستند نہیں ہے):

قرطبہ نے تذکرہ میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے ارشاد نبویؐ نقل کیا ہے کہ: ”زمین کے اطراف میں بربادی کا آغاز ہوگا حتیٰ کہ مصر تباہ و برباد ہو جائے گا اور مصر بربادی سے مامون ہے حتیٰ کہ بصرہ غرق ہو کر تباہ ہو جائے گا اور مصر نیل کے سوکھنے سے تباہ ہوگا“ مکہ مکرمہ اور مدینہ کی تباہی بھوک سے ہوگی اور یمن کی خرابی ٹڈی دل سے اور ”ابلہ“ (بصرہ کا ایک علاقہ) کی تباہی حصار سے ہوگی۔ فارس کی تباہی گجوں سے ترک کی تباہی دیلم کے ہاتھوں اور دیلم کی تباہی ارمن اور ارمن کی تباہی خزر سے اور خزر کی تباہی ترک سے اور ترک کی تباہی آسمانی بجلی سے اور سندھ کی تباہی ہند سے اور ہند کی تباہی چین کے ہاتھوں اور چین کی تباہی رمل سے ہوگی۔ حبشہ کی تباہی زلزلے سے اور زوراء (مدینہ کا علاقہ) کی تباہی اور عراق کی تباہی قتل و قتل سے ہوگی۔ قرطبہ کہتے ہیں کہ امام جوزی نے اس کو نقل کر کے لکھا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ اندلس کی تباہی آندھی سے ہوگی۔

فصل

قیامت کی نشانیاں متعدد ہیں:

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں گیا وہ اس وقت سر جھکائے وضو میں مصروف تھے انہوں نے سر اٹھا کر مجھے دیکھا اور فرمایا اے امت! قیامت کی چھ نشانیاں تم میں ظاہر ہوں گی جن میں ایک تمہارے نبی کی موت ہے وہ کہتے ہیں یہ سن کر مجھے لگا جیسے میرا دل اچھل کر باہر آ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک تو یہ نشانی بتائی اور فرمایا کہ اول تم میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا کہ اگر ایک شخص کو دس ہزار بھی دیے جائیں تو وہ اسے کم سمجھے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دو ہونئیں اور فتنہ اموات بکریوں کے گھنے بالوں کے گرنے کی طرح واقع ہوں گی۔ فرمایا یہ چار ہونئیں اور تمہارے اور بنی اسفہر (روم والے) کے درمیان ہوگا وہ

① ابوداؤد حدیث نمبر ۴۶۱۳، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۵۲۔ ② ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵، کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۸۸۴۔

③ مسند احمد صفحہ ۱۷۶/۲، مستدرک حاکم صفحہ ۴۲/۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۵۵۳۔

تیار کر لیے، مہینے میں سات سال کے بار فوج جمع کر رکھیں گے اور پھر ۱۰۰ قمر سے زیادہ انصاف والے بہ جاگیر کے پھر آپ نے فرمایا یہ نشانیاں مارا پانچ ہوں گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تھیں۔^۱

اس حدیث کی سند میں راویوں کی وجہ سے کچھ اختلاف ہے لیکن اس حدیث کا ایک شاہد دوسری حدیث ہے جو کہ گت سے بیٹا بنی شریف میں منقول ہے کہ جلدی کی حد سے حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس وقت آپ غزوہ تبوک کے دوران پھر سے کے خیمے میں تشریف فرما رہتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ”قیامت کی چھ نشانیاں تمہیں سنو“ ہوں۔ (۱) میری وفات (۲) بیت المقدس (۳) و باء جو تمہیں بکریوں کے بالوں کے کتے وقت گرنے کی طرح پکڑے گی (۴) مال کا زیادہ ہو جانا حتیٰ کہ ایک شخص کو سودینا رو دیئے جائیں گے اور وہ ناراض ہوگا (۵) فتنہ جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہوگا (۶) جو تمہارے اور بنی اسفر کے مابین ہوگی اور وہ اسی جہنم کے ماتحت تم پر حملہ آور ہو گے اور ہر جہنم کے نیچے بارہ افراد ہوں گے۔^۲ یہ روایت ابوداؤد ابن ماجہ اور طبرانی میں بھی ہے۔

قیامت کی نشانیاں:

مسند احمد میں حضرت عوف بن مالک انصہبی سے مروی ہے کہ میں نے خدمت نبویؐ میں حاضر کر سلام عرض کیا۔ آپ نے پوچھا عوف ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا پورا یا کچھ؟ آپ نے فرمایا ہاں مکمل آ جاؤ۔ پھر فرمایا: اے عوف قیامت کی چھ نشانیاں سن لو۔ ان میں سے پہلی نشانی میری وفات ہے (یہ سن کر میں رونے لگا آپ نے مجھے چپ کر لیا اور فرمایا) کہو ایک ”میں نے کہا ایک“ (ہوئی) فرمایا دوسری نشانی بیت المقدس کی فتح ہے۔ کہو دو۔ (میں نے کہا دو) پھر فرمایا تیسری نشانی ”و باء“ ہے جو میری امت کو اس طرح پکڑے گی جیسے بکریوں کے بال کتے ہوئے گرتے ہیں کہو تین (میں نے کہا تین) چوتھی نشانی یہ کہ بہت بڑا فتنہ ہوگا کہو چار (میں نے کہا چار) پھر فرمایا پانچویں نشانی تمہارے پاس مال بہت زیادہ ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص کو سودینا رو دیئے جائیں گے مگر وہ اس پر بھی ناراض ہوگا۔ کہو پانچ (میں نے کہا پانچ) پھر فرمایا چھٹی نشانی یہ ہے کہ تمہارے اور بنی اسفر کے مابین ایک جنگ ہوگی وہ اسی (۸۰) جہنم کے ماتحت تم پر حملہ کریں گے اور ہر جہنم کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے اور مسلمانوں کی جماعت اس وقت ”غوطہ“ نامی جگہ پر دمشق شہر میں ہے۔“ ہوگی۔^۳

ابوداؤد میں یہ روایت حضرت ابودرداء سے مروی ہے اور اس میں یوں ہے کہ ”اس جنگ کے دن مسلمانوں کی جماعت ”غوطہ“ نامی جگہ میں ہوگی جو کہ شام کے اچھے شہر دمشق کی طرف واقع ہے۔“^۴ مسند احمد بھی روایت حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ اور اس میں بنی اسفر کے بجائے ”روم“ کا نام صراحت سے آیا ہے۔^۵ چھ باتوں کے ظہور سے پہلے مومنین نیک اعمال کرنے میں جلدی کریں۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: چھ باتوں کے وقوع سے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کرا

① مسند احمد صفحہ ۷۴۱ الدر المنثور حدیث نمبر ۶/۵۹- ② بخاری کتاب الجزیہ حدیث نمبر ۳۱۷۶ ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۰۰ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۴۲

③ مسند احمد صفحہ ۲۱۵- ④ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۸- ⑤ مسند احمد صفحہ ۲۲۹/۵ السلسلۃ الصحیحۃ لابن ابی شیبہ حدیث ۱۸۸۳۔

(1) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے (2) دجال کی آمد سے پہلے (3) دھوکوں کے ظہور سے پہلے (4) اداسہ الارض سے نکلنے سے پہلے (5) اپنی موت سے پہلے (6) قیامت سے پہلے۔ قیامت سے پہلے میں کہ حدیث میں "اموالیہ" (کاغذی اس) سے مراد قیامت ہے۔^① مسند احمد میں یہ روایت موجود ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ان کا بیان مروی ہے کہ یہ چیزوں سے پہلے جدی جدی ٹیک اٹھائے گا (اس سے پہلے کہ) مغرب سے سورج صبح ہو جائے (دھواں) (جائے) (نکلے) اتم میں سے کسی کو موت آئے اور قیامت آجائے (مسلم میں بھی اسماعیل بن جعفر سے یہ حدیث مروی ہے)

قیامت سے قبل دس نشانیاں:

مسند احمد میں حضرت حذیفہ بن اسیدؓ سے مروی ہے کہ ہم قیامت کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے فرمایا کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں دیکھ نہ لو۔ (1) دھواں (2) دجال (3) جانور (4) سورج کا مغرب سے نکلنا (5) حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نزول (6) یاجوج ماجوج (7) تین جگہ زمین کا دھنسا، مشرق میں (8) مغرب میں اور (9) جزیرہ عرب میں (10) آخری نشانی یہ ہے کہ ایک آگ مشرق سے نکلے گی جو لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ) تک پہنچا دے گی۔^②

سرزمین عدن سے آگ کا نکلنا:

مسند احمد میں یہی مذکورہ روایت نقل کرتے ہوئے (سفیان ثوری اور شعبہ کے طریق والی روایت میں) آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک آگ سرزمین عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو بیاہک کر لے جائے گی جہاں وہ رات رہیں گے ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جہاں وہ قبولہ کریں گے وہ قبولہ کرے گی۔^③ شعبہ کہتے ہیں مجھے ایک اور شخص نے یہ روایت غیر مرفوع بیان کی اور ان دونوں میں سے ایک نے نزول عیسیٰ کو نشانی بتایا۔ دوسرے نے مسند میں ایک آدھی اٹھنے کا ذکر کیا۔ یہ روایت مسلم اور ابن اربعہ میں مختلف طرق سے آئی ہے۔

رومیوں کے ساتھ جنگ کا بیان جس کے آخر میں قسطنطنیہ فتح ہوگا:

اس واقعے کے بعد دجال نکل آئے گا اور حضرت عیسیٰ آسمان دنیا سے زمین پر اتر آئیں گے۔ ان کا نزول دمشق میں نماز فجر کے وقت مشرقی سفید مینارے پر ہوگا جیسا کہ آگے صحیح احادیث کی روشنی میں اس کا بیان آ رہا ہے۔ مسند احمد میں ذی قمر سے ارشاد نبویؐ ہے کہ تم لوگ روم سے امن کی صلح کرو گے اور تم غالب ہو گے اور وہ اس کے بعد بھی دشمن ہوں گے تم صلح کر کے غنیمت لے کر ٹیپوں والی چراگاہ میں پڑاؤ کرو گے پھر روم کا ایک شخص کھڑا ہو کر صلیب کے غالب ہونے کا اعلان کرے گا اور مسلمانوں سے ایک شخص جا کر اسے قتل کر دے گا اس کے بعد رومی حملہ کریں گے اور جنگیں ہوں گی چنانچہ وہ لوگ اسی جھنڈوں کے ماتحت فوج لائیں گے ہر جھنڈے کے نیچے دس ہزار دشمن ہوں گے۔^④ مسند احمد کی ایک روایت کے الفاظ "یجمعون الملحمة" کے ہیں اور ابن ماجہ اور ابوداؤد میں بھی اوزاعی سے یہ الفاظ

① مسلم حدیث نمبر ۲۸۱۴، مسند احمد صفحہ ۳۳۷، ② مسلم کتاب التثن حدیث نمبر ۲۸۱۳، ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۱، ③ مسلم حدیث نمبر ۲۸۱۵،

ترمذی کتاب التثن حدیث نمبر ۲۸۱۳، ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۱، ④ مسند احمد صفحہ ۳۹۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۲۔

مروی ہیں۔ اسی طرح عوف بن مالک کی روایت میں غایہ (جہنڈا) کے الفاظ ارشاد کی روایت ”بندا“ کے الفاظ آئے ہیں جو جہنڈے کو کہا جاتا ہے۔ مسند احمد میں اسیر بن جابر سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوے میں سخت الٹ آنکھی پی ایک شخص آندھی سے بے پروا نہ صرت عبد اللہ بن مسعود کو پکارا ہوا ان کے پاس پہنچا اور کہا کہ اسے ہر گز نہ سمجھو قیامت آگئی وہ اس وقت تک لگائے مٹائے تھے یہ سن کر بیٹھ گئے اور فرماتے تھے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ میراث تقسیم نہ کی جائے اور غنیمت کی خوشی نہ ہو (پھر انہوں نے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ) دشمن اہل اسلام کے خلاف جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام بھی جمع ہو جائیں گے (میں نے کہا روم والے مسلمانوں کے خلاف) آئیں گے؟ فرمایا ہاں اس وقت شدید قسم کا قتلہ (اور) ارتداد ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے مزید فرمایا کہ: ”چنانچہ مسلمان ایک خدائی لشکر تیار کریں گے جو سوائے فتح کے واپس نہیں آئے گا چنانچہ وہ لڑے گا حتیٰ کہ رات ہو جائے گی اور یہ دونوں لشکر بغیر فتح کے رہ جائیں گے اور یہ لشکر بکھر جائے گا“ مسلمان پھر ایک خدائی لشکر تیار کریں گے جو بغیر لڑے واپس نہ آئے گا مگر اسے بھی لڑتے لڑتے رات ہو جائے گی اور یہ دونوں (مسلمان اور کافر) فتح کا فیصلہ کئے بغیر رہ جائیں گے اور پھر یہ خدائی لشکر بکھر جائے گا اس کے بعد پھر مسلمان ایک خدائی لشکر بنائیں گے (اور اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا) جب چوتھا دن ہوگا باقی مسلمان ان کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے اور پھر اللہ ان پر ابتلاء نازل فرمادیں گے اور ایسی جنگ ہوگی جو ہم نے پہلے نہیں دیکھی ہوگی (یا فرمایا کہ اس جیسی کبھی دیکھی نہیں گئی ہوگی) حتیٰ کہ جو پرندہ ان کے قریب سے گزرے گا وہ بھی مارا جائے گا اور بنو ارب جو سوتھے ان میں سے صرف ایک شخص باقی بچے گا جب یہ حالت ہوگی تو کس کو غنیمت پر خوشی ہوگی یا کون سی میراث تقسیم کی جائے گی۔

اسی دوران وہ ایک ہنگامے کی آوازیں سنیں گے جو اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی؟ ایک پکارنے والا ان کے پاس آئے گا کہ دجال ان کے پاس ظاہر ہو کر قبضہ کر چکا ہے چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس بہترین شہسوار بہادروں کو اس کی طرف روانہ کریں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ان دس بہادروں کے نام ان کے آباء کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ تک جانتا ہوں اور وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین شہسوار ہوں گے۔^① جبیر بن نفیر کی سند سے حضرت عوف بن مالک سے مروی ایک روایت قیامت کی نشانیوں کے بارے میں گزر چکی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”چھٹی نشانی یہ ہے کہ تمہارے اور بنو اصف کے درمیان جنگ ہوگی“ اور وہ تمہارے خلاف اسی جہنڈوں کے ماتحت فوج لے کر آئیں گے اور جہنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہوں گے جو مسلمانوں کی جماعت اس وقت شام کے شہر دمشق کے علاقے غوطہ (نامی) میں ہوگی۔^② جبیر بن نفیر کی سند سے ہی ایک روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جنگ کے دن مسلمانوں کی جماعت غوطہ نامی جگہ میں“ جو شام کے بہترین شہر دمشق کی جانب واقع ہے“ ہوگی (اس کے علاوہ قسطنطنیہ کی حدیث حضرت عبد اللہ بن عمر کے حوالے سے بھی گزر چکی ہے) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل نہ کر دیں:

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک روم

① مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۲۱، مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۵/۱، تخریج گزر چکی ہے۔

والے (شام کے علاقے) اعماق یا دابق میں آ کر نہ پڑاؤ کر لیں۔ چنانچہ روئے زمین کے اس وقت بہترین لوگوں کا ایک لشکر ان کے پاس جائے گا اور جب لڑائی کی صفیں بن جائیں گی تو اہل روم کہیں گے کہ ہمارے مائے سے آتے جاؤ اور ہمیں ہمارے اور ہمارے قونی (مگر مسلمان) بھائیوں سے لڑنے دو۔ وہ (مسلمان) کہیں گے کہ ہم اپنے بھائیوں سے تمہیں لڑنے نہیں دیں گے۔ پھر زبردست جنگ ہوگی جس میں سے ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں کرے گا اور ایک تہائی شہید ہو جائیں گے جو افضل الشہداء ہوں گے اور ایک تہائی کبھی شکست نہیں کھائیں گے اور وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے۔ جس وقت وہ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے ان کے قریب شیطان پکارے گا کہ دجال نے ان کے گھروں پر قبضہ کر لیا ہے چنانچہ وہ وہاں سے نکل پڑیں گے اور یہ خبر غلط ہوگی اور جب یہ شام پہنچیں گے تو دجال نکل آئے گا چنانچہ یہ جنگ کے لیے تیاری کے لیے نماز کی صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور ان کی امامت کرائیں گے۔ جب وہ اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو اس طرح پکھلنا شروع ہو جائے گا جیسے پانی میں نمک پکھلتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں تو وہ خود بخود ہلاک ہو جائے مگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے نیزے پر لگا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔^①

پکے عزم اور سچے ایمان سے ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہنا قلعوں کو گرا دے گا اور شہروں کو فتح کرادے گا:

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے پوچھا کہ: ”کیا تم نے اس شہر کے بارے میں سنا ہے؟ جس کے ایک طرف خشکی اور دوسری طرف سمندر ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ اس شہر پر بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد حملہ نہ کریں۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے تو وہاں اتر کر کسی اسلحہ یا تیر سے لڑائی نہیں لڑیں گے بلکہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو اس شہر کی ایک جانب (کی دیوار یا فیصل) گر جائے گی (راوی ثور یہ کہتے ہیں کہ غالباً انہوں نے یہ کہا تھا کہ) وہ جانب جو سمندر کی جانب ہے دوسری مرتبہ کہنے سے ایک اور جانب گر جائے گی اور تیسری مرتبہ میں شہر ان کے لیے کھل جائے گا اور یہ اس میں داخل ہو کر غنیمت حاصل کریں گے اور جس دوران وہ غنیمت تقسیم کریں گے ایک شخص چیتا ہوا وہاں آ کر کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر لوٹ جائیں گے۔^②

رومی علاقوں کی فتح اور مسلمانوں کے قبضے کی پیشین گوئی:

ابن ماجہ میں کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف سے (اپنے دادا کے حوالے سے) ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں کا چھوٹے سے چھوٹا شیخ بھی والی نہ بن جائے (پھر آپؐ نے آواز دی اے علی! اے علی! حضرت علیؓ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان“ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ بنو اسغر سے جنگ کرو گے تمہارے بعد والے ان سے جنگ کریں گے حتیٰ کہ اسلام کے بہترین لوگ ان کے خلاف جنگ کے لیے نکلیں گے جو اہل جہاز ہوں گے اور وہ اللہ کے (دین کے) معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہ کریں گے پھر وہ تسبیح و تکبیر کے ذریعے قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ خوب غنیمت

① صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۰۷۷ مستدرک حاکم صفحہ ۴۸۲-۴-② صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۶۲۶۔

ملے گی ایسی غنیمت پہلے نہ ملی ہوگی حتیٰ کہ وہ ڈھالوں تک کو تقسیم کریں گے۔ اتنے میں ایک شخص آ کر کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے ”سنو یہ خبر جھوٹ ہوئی اس پر ٹل کر نے والا اور نہ کرنے والا دونوں نامم ہوں گے۔“^①

بعض بحری جزیروں، روم فارس کے علاقوں اور دجال کے خلاف جنگ کی پیشین گوئی

مسلم شریف میں حضرت نافع بن عیینہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ تم لوگ سمندری جزیروں پر جنگ کرو گے اور اللہ اسے فتح کرائے گا پھر فارس سے جنگ کرو گے اسے بھی اللہ فتح کرائے گا۔ پھر روم سے جنگ کرو گے اسے بھی اللہ فتح کرائے گا پھر تم دجال سے لڑو گے چنانچہ اللہ اس کے خلاف بھی کامیابی دے گا۔^②

اہل روم کی بعض عادات حسنہ:

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ مستور دقرشی نے حضرت عمرو بن عاص کے پاس کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: جس وقت قیامت قائم ہوگی اہل روم سب سے زیادہ ہوں گے۔ اس پر حضرت عمرو نے فرمایا: ”غور کرو تم کہہ کیا رہے ہو؟ انہوں نے کہا میں نے جو رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے وہی کہہ رہا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمرو نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو ان میں چار خصائل ہوں گے: (1) وہ فتنہ کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ مضبوط ہوں گے (2) مصیبت کے بعد سب سے جلدی سنبھلنے والے ہوں گے (3) فرار کے بعد سب سے پہلے لوٹ آنے والے ہوں (4) وہ مسکینوں، یتیموں اور ضعیفوں کے حق میں سب سے بہتر ہوں گے اور پانچویں اچھی صفت یہ کہ وہ بادشاہ ہوں گے ظلم کو سب لوگوں سے زیادہ روکنے والے ہوں گے۔“^③

قیامت کے وقت اہل روم سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے:

صحیح مسلم میں حضرت مستور دقرشی سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: قیامت قائم ہوگی تو اہل روم کثرت میں ہوں گے۔ راوی کہتا ہے کہ یہ حدیث جب حضرت عمرو بن عاص کو پہنچی تو انہوں نے مستور سے کہا کہ یہ کیا احادیث تمہارے حوالے سے ذکر کی جا رہی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے وہ بات کہی جو رسول اللہ ﷺ سے سنی تو حضرت عمرو نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو (ان کے بارے میں یہ بات بھی ہے کہ) وہ فتنہ کے وقت سب سے زیادہ مضبوط مصیبت کے وقت سب سے زیادہ برداشت کرنے والے اور اپنی قوم کے ضعیفاء اور مساکین کے لیے سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے ہوں گے۔^④ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری زمانے میں اہل روم مسلمان ہو جائیں گے اور قسطنطنیہ کی فتح انہی کے ہاتھوں سے ہوگی جیسا کہ پہلے ایک حدیث میں گزرا کہ بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد قسطنطنیہ پر حملہ کریں گے (اور یہ لوگ عیسیٰ بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے ہوں گے) انہی میں سے بنی اسرائیل کے چچا کی اولاد ہوگی (اسرائیل حضرت یعقوبؑ ہیں) اہل روم آخری زمانے میں بنی اسرائیل سے بہتر ہوں گے کیونکہ اصہبان کے ستر ہزار یہودی دجال کے متبع بن جائیں گے اور اہل روم کی اس حدیث میں تعریف کی گئی ہے شاید یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ پر

① ابن ماجہ باب الملاحم حدیث نمبر ۷۰۹۳۔ ② مسلم شریف حدیث نمبر ۷۲۱۳ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۹۹ باب الملاحم۔

③ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۰۸۔ ④ صحیح کتاب الفتن حدیث نمبر ۷۰۹۔

مسلمان ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ ابن ماجہ میں کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف (ان کے والد کے موالے سے ان کے دادا سے) یہ روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ خواہ تم سے جنگ کرو گے اور ان سے تمہارے بعد جبارے مسلمان جنگ کریں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور روم کو فتح اور تکبیر کے ذریعے فرمادیں گے ان کا قلعہ سر جائے گا اور ان کو وہ پیچھے ملے گا جو پہلے کبھی نہیں ملتا تھا حتیٰ کہ وہ دھانوں تک کو تقسیم کر لیں گے۔ اتنے میں ایک شخص چپے گا کہ: اے اہل اسلام مسیح و جال تمہارے علاقوں اور تمہارے بیٹوں کے پاس پہنچ چکا ہے چنانچہ وہ لوگ ان اموال سے اپرواہ ان اموال سے اپرواہ ہو جائیں گے کچھ لوگ مال لے لیں گے کچھ چھوڑ دیں گے لینے والے بھی نادم اور چھوڑنے والے بھی نادم ہوں گے۔ یہ لوگ کہیں گے کہ آواز لگانے والا کون تھا؟ مگر پتہ نہ لگے گا کہ وہ کون ہے؟ چنانچہ کہیں گے کہ جاسوسوں کا ایک دستہ ایلیاء بھیجا اگر دجال آگیا ہے تو وہ اس کی اطلاع دے دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ آکر دیکھیں گے کہ کچھ نہیں ہوا لوگ آرام سے رہ رہے ہیں۔ وہ کہیں گے کہ چیخنے والے نے خطرناک خبر دی تھی اس لیے سب عزم کر کے ایلیاء (بیت المقدس) چلو اگر دجال ہوا تو ہم اس سے لڑیں گے حتیٰ کہ اللہ ہمارا اور ان کا فیصلہ کر دے ورنہ وہ سب ہمارے علاقے اور ہمارے گھر ہیں اگر تم پہنچو گے تو اپنے گھر پہنچو گے۔^①

بیت المقدس کی مضبوط تعمیر مدینہ کی خرابی کا سبب ہوگی:

مسند احمد میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ بیت المقدس کی تعمیر یثرب کی خرابی (کا سبب) ہے اور جنگجوؤں کا خروج قسطنطنیہ کی فتح ہے اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنے کا سبب ہے (یہ فرما کر آپؐ نے اس شخص کی ران یا اس شخص کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا) یہ سب ایسا سچ ہے کہ تو یہاں ہے یا جیسا کہ تو بیٹھا ہے۔^② اس حدیث سے مراد یہ نہیں کہ مدینہ منورہ بالکل خراب ہو جائے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ بیت المقدس کی تعمیر مدینہ منورہ کی خرابی کا سبب ہوگی اور جیسا کہ آگے صحیح احادیث کے حوالے سے آنے والا ہے کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا کیونکہ مدینے کے دروازوں پر تلواریں لیے فرشتے موجوں ہوں گے۔

مدینہ منورہ طاعون اور دجال سے محفوظ رہے گا:

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”مدینہ (منورہ) میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو سکیں گے۔“^③ جامع ترمذی میں اس کے بعد یہ ہے کہ ”حضرت عیسیٰ ابن مریم بعد از وفات حجرہ نبویؐ میں دفن کئے جائیں گے۔

مدینہ منورہ کی آبادی پھیل جائے گی:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”مدینہ منورہ کی آبادی اباب یہاب تک پہنچ جائے گی۔“^④ اس حدیث کے راوی زہیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سہیل سے پوچھا کتنی عمارت ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ اتنی ہیں۔ یہ حدود کی توسیع یا تو بیت المقدس کی تعمیر سے پہلے ہوگی اور پھر ایک زمانہ گزرنے کے بعد یہ بالکل تباہ ہو جائیں گے جیسا کہ ہم احادیث ذکر کریں گے۔

① ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۹۲، طبرانی کبیر صفحہ ۲۲/۱۷۔ ② ابوداؤد فی الامارات الملامہ حدیث نمبر ۲۹۹۲، مسند احمد صفحہ ۲۳۲/۵، مستدرک حاکم صفحہ ۴۲۰/۴۔

③ بخاری حدیث نمبر ۱۳۳۳، مسلم شریف حدیث نمبر ۳۳۳۷۔ ④ مسلم حدیث نمبر ۲۱۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۲۸۴۷۔

اہل مدینہ مدینے سے نکل جائیں گے:

قرطبی نے ولید بن مسلم کے طریق سے جابر سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو سنا وہ نہر پر ارشاد رسول ﷺ سنا رہے تھے کہ اہل مدینہ مدینے سے نکل جائیں گے اور پھر باہر آکر اس کی تعمیر کریں گے حتیٰ کہ مدینہ بھر جائے گا اس کے بعد پھر نکل جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کر نہ آئیں گے۔^① ایک اور روایت میں حضرت ابوسعیدؓ سے یہ الفاظ زائد مروی ہے کہ: ”مدینہ اس وقت تک اچھا ہے جب تک مربعہ (چوکور) ہے۔ سوال کیا گیا کہ اس (کے پھل وغیرہ) کو کون کھائے گا فرمایا کہ پرندے اور درندے۔“ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ”لوگ مدینہ کو اچھی حالت میں چھوڑ کر جائیں گے اور مدینہ میں صرف پرندوں اور جانوروں کی آمد و رفت رہ جائے گی۔ پھر مزنیہ قبیلے کے دو آدمی اپنی بکریوں کو روتے ہوئے مدینے روتے ہوئے مدینہ کی طرف جائیں گے تو اس کو بر باد اور تباہ دیکھیں گے۔ چنانچہ یہ چلتے چلتے ”ثیہ الوداع“ وداع کی گھاٹیوں تک پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔“^② حضرت حذیفہ کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے بہت ساری باتیں پوچھیں مگر صرف یہ نہ پوچھا کہ اہل مدینہ کو مدینے سے کون سی چیز نکالے گی؟ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ: ”لوگ اس حالت میں مدینے سے نکلیں گے کہ اس کے آدھے پھل پک چکے ہوں گے۔ پوچھا کہ اے ابو ہریرہؓ لوگوں کو کون وہاں سے نکالے گا؟ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا ایک برا حکمران۔“^③ ابوداؤد میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”بڑی جنگ فتح قسطنطنیہ اور دجال کا نکلنا یہ سب سات مہینے میں ہو جائے گا۔“ ترمذی میں یہ روایت اس طریق سے آئی ہے اس کے علاوہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن بسرؓ حضرت صعب بن جشمہ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی منقول ہے۔

مسند احمد اور ابوداؤد میں (واللفظ لہ) حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے ارشاد نبویؐ ہے کہ بڑی جنگ اور شہر (قسطنطنیہ) کی فتح کے درمیان چھ سال کا عرصہ ہے اور ساتویں سال میں دجال نکل آئے گا۔^④ یہی روایت ابن ماجہ میں بھی ہے۔ اس روایت کی تطبیق پہلی روایت کے ساتھ مشکل ہے سوائے یہ کہ ہم کہہ دیں کہ بڑی جنگ کی ابتداء اور انتہاء چھ سال پر محیط ہوگی اور پھر شہر کی فتح قریب ہی کے زمانے میں ہوگی جو خروج دجال کے ساتھ سات مہینے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔ ترمذی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ساتھ ہی ہوگی۔“^⑤ محمود بن غیلان راوی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔ قسطنطنیہ خروج دجال کے وقت فتح ہوگا حالانکہ یہ نبی کریم ﷺ کے بعد صحابہ کے زمانے میں فتح ہو گیا تھا۔

اس بات میں بحث ہے کیونکہ حضرت معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو ایک لشکر دے کر بھیجا تھا جس میں حضرت ابویوب انصاریؓ بھی شامل تھے مگر یزید کامیاب نہ ہوا۔ پھر مسلمہ بن عبدالملک نے اپنے خاندان کے دور حکومت میں اس کا محاصرہ کیا مگر کامیاب نہ ہوا اور ایک مسجد بنانے کی شرط پر ان سے صلح کر لی تھی جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔

① مسند احمد صفحہ ۲۳۲-۲۳۳ ② صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۸۷۴ باب فضائل مدینہ مسند احمد صفحہ ۲۳۲-۲۳۳ ③ فتح الباری فضائل مدینہ صفحہ ۹۱-۹۲

④ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۵ ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۸-⑤ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۹۶ مسند احمد صفحہ ۱۸۹-۱۹۰

قیامت سے پہلے کئی کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے:

صحیح مسلم میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”قیامت کے قریب بہت سے کذاب آئیں گے۔“^① (اس کے بعد حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ ان سے بچو)۔ مسند احمد میں حضرت جابرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”قیامت سے پہلے بہت سے کذاب آئیں گے جن میں پیامد کا ایک شخص صنعا سے غسی، حمیر کا ایک شخص اور دجال بھی ہوگا جو ان سب سے بڑا فتنہ ہوگا۔“^② (حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرے بعض ساتھی بتاتے تھے کہ یہ تقریباً تیس آدمی ہوں گے)۔^③ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تمیں کے قریب جھوٹے دجال نہ آجائیں ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“^④ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے یہی ارشاد نبویؐ مروی ہے (اور اس میں صرف عربی لفظ یبعث کے باب کا فرق ہے اور ایک روایت کے الفاظ مذکورہ بالا روایت کی طرح ہیں)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تمیں دجال ظاہر نہ ہوں ہر ایک ان میں سے یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے مال کی کثرت ہوگی، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج زیادہ ہو جائے گا۔ (کسی نے پوچھا) ہرج کیا ہے؟ فرمایا قتل، قتل، قتل (تین مرتبہ فرمایا)۔“^⑤

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تمیں جھوٹے فریبی شخص نہ نکل آئیں ہر ایک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولے گا۔“ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”قیامت کے قریب تقریباً تیس جھوٹے آئیں گے ہر ایک کہے گا کہ میں نبی ہوں۔“ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”عنقریب میری امت میں کچھ فریبی جھوٹے لوگ تمہارے پاس کتنی نئی نئی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادوں نے، پس ان سے بچو تا کہ وہ تمہیں دھوکا نہ دے سکیں۔“^⑥

صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ کہ بے شک میری امت میں تمیں جھوٹے آئیں گے ہر ایک خود کو نبی خیال کرتا ہوگا حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔^⑦ مسند احمد میں ابوالولید سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے کسی نے متعہ کے بارے میں سوال کیا کہ کیا ان کے نزدیک متعہ کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ”اللہ کی قسم! ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں نہ ہی شک کرنے والے تھے اور نہ ہی بدکار تھے“ پھر فرمایا کہ ”واللہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”قیامت سے پہلے سچ دجال ضرور آئے گا اور تمیں یا اس سے زیادہ جھوٹے آدمی آئیں۔“^⑧

① بخاری: ۳۲۵، مسلم حدیث نمبر ۷۲۶۹۔ ② مسند احمد صفحہ ۳۳۵/۳، طبرانی صفحہ ۲۲۲/۲۔ ③ مسند احمد حدیث نمبر ۱۴۰۷۱۔

④ مسند احمد صفحہ ۳۵۷/۲۔ ⑤ مسند احمد صفحہ ۳۲۹/۲، الدارالمشور صفحہ ۵۱/۶۔ ⑥ بخاری صفحہ ۸/۱۳، مسند احمد صفحہ ۳۳۹/۲۔

⑦ مسلم صفحہ ۲۸۸۹/۱۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۵۲۔ ⑧ مسند احمد صفحہ ۹۵/۲، الدارالمشور صفحہ ۵۲/۲۔

امت مسلمہ میں جہنم کی طرف جانے والے بھی آئیں گے:

طبرانی، مسند احمد اور مسند ابویعلیٰ میں حضرت ابن عمرؓ سے یہ ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”میری امت میں ستر اور پچھ (تہتر) سے اس کے درمیان (ادائی) آئیں گے اور ہر ادائی نام کی صرف بلائے کا گمراہ چاہوں تو تمہیں ان کے نام اور قبیلے بھی بتا سکتا ہوں۔“^① ابن ماجہ میں ابو جلاس نے حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ کا ارشاد نقل کیا ہے: ”مباد اللہ بن سبا (ملعون) سے فرما رہے تھے ”تجھے بلاکت ہو میں نے کوئی بات جو مجھے معلوم تھی لوگوں سے نہیں چھپائی اور میں نے رسول اکرم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ قیامت سے پہلے چند جھوٹے آدمی آئیں گے۔“ (میں کہتا ہوں کہ) اور تو ان میں سے ایک ہے۔“ مسند ابوجہل میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ: دجال سے پہلے ستر سے زائد دجال (فریبی لوگ) آئیں گے یہ حدیث غریب ہے اور صحاح میں آنے والی احادیث ثابت ہیں۔^② واللہ اعلم۔

مسند احمد میں حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے بارے میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”اما بعد اس کے بارے میں (میں کہتا ہوں) جس کے بارے میں تم بہت باتیں کرتے ہو کہ یہ شخص تیس جھوٹوں میں سے ایک ہے جو قیامت سے پہلے نکلیں گے اور یہ کہ کوئی شہر (علاقہ) ایسا نہ بچے گا جہاں مسیح کا رعب نہ پہنچے۔“ مسند احمد میں بھی روایت حضرت ابوبکرؓ سے مروی ہے اور اس میں پہنچنے کے بجائے داخل ہونے کے الفاظ آئے ہیں۔ مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ بن مالکؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ دجال سے پہلے چند سال دھوکے ہوں گے جس میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی خائن پر بھروسہ کیا جائے گا اور امین کو خائن ٹھہرایا جائے گا اور ان میں رویضہ بات کریں گے پوچھا گیا رویضہ کون ہیں؟ فرمایا فساد کی لوگ وہ عوام کے امور میں بات کریں گے۔ ابن صیاد کے بارے میں وارد شدہ احادیث کا تذکرہ:

صحیح مسلم میں ابن شہاب زہری سے مروی ہے کہ مسلم بن عبد اللہ نے انہیں خبر دی کہ عبد اللہ بن عمرؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جماعت میں (گروپ) چلے ابن صیاد سے پہلے۔ حتیٰ کہ ابن صیاد کو بمومخالہ کے قلعے میں بچوں کے ساتھ کھیلتا پایا اس وقت ابن صیاد عمر شعور کے قریب تھا اسے نبی کریم ﷺ کی آمد کا احساس نہ ہوا نبی کریم ﷺ نے قریب جا کر اس کی کمر پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان پڑھ لوگوں کے نبی ہو پھر کہنے لگا (رسول اکرمؐ سے) کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لایا پھر آپؐ نے اس سے کہا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے اس نے کہا میرے پاس سچے جھوٹے سب آتے ہیں، تو آپؐ نے فرمایا تجھ پر معاملہ خلط ملط ہو گیا پھر فرمایا تجھ سے ایک خفیہ بات پوچھتا ہوں۔ اس نے کہا وہ ”رخ“ ہے (رخ کے معنی ایک نرم بوٹی کے ہیں ایک اور روایت میں رخ دال سے آیا ہے اس سے مراد دخان یعنی دھواں جو قرآن کریم میں قیامت کے آثار میں سے شمار کیا گیا ہے لیکن صحیح بات یہ کہ ابن صیاد نے کوئی ایسا جملہ کہا جس کا نجومیوں کی عادت اور طریقے میں کوئی معنی موجود نہیں) چنانچہ آپؐ نے اس سے فرمایا: مسخ ہو جا تو اپنی قدر سے آگے نہ بڑھ سکے گا حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ رسول اللہ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہیں

① الدر المنثور صفحہ ۵۲/۶، مجمع الزوائد صفحہ ۲۹۵/۷۔ ② بخاری حدیث نمبر ۸۷۔ مسند احمد ۱۱۸/۳۔

ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل میں خیر نہیں۔ سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد کا ارشاد نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کے بعد جلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن صعبؓ کے درمیان میں کھڑے ہوئے، اس جہد میں تشریف لے گئے یہاں ابن سیاد تھا آپ اس سے چپ پھپچا کر وہاں گئے تاکہ ابن سیاد کے دیکھنے سے پہلے اس کی کوئی بات سن لیں آپ نے اس کو ایک چٹائی پر لیٹے دیکھ لیا۔ آپ کو اس طرح چھپ کر آتے ہوئے ابن سیاد کی ماں نے دیکھ لیا اور ابن سیاد کو آواز دی اے سائف (ابن سیاد کا اصل نام) یہ محمدؐ تیرے (پچپ) آ رہے ہیں چنانچہ ابن سیاد غصہ میں اٹھ کھڑا ہوا تو آپ نے تاسف سے فرمایا کہ اگر یہ عورت رہنے دیتی تو بات واضح ہو جاتی۔

پھر عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثناء کے بعد لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”میں تمہیں اس کے بارے میں خبردار کر رہا ہوں مجھ سے پہلے جو بھی نبی آیا اس نے اپنی قوم کو اس (دجال) کے بارے میں خبردار کیا (ڈرایا ہے) حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا تھا لیکن میں اس کے بارے میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو پہلے کسی نبی نے نہیں کہی تھی۔ جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ایک اور روایت میں عمر بن ثابت انصاری سے بعض صحابہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو دجال سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جو شخص دجال کے اعمال کو ناپسند کرے گا وہ اس کو پڑھ سکے گا یا فرمایا کہ اسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ آپ ﷺ نے مزید فرمایا کہ جان رکھو! کہ کوئی شخص مرنے تک اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا۔^①

دجال کے بعض خصائل کا ذکر:

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ تو ایسا نہیں ہے مگر دجال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ انگور کے پھولے دانے کی طرح پھوٹی ہوئی ہے۔“^② صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”ہر نبیؐ نے اپنی قوم کو مجھوٹے دجال (کی آمد) سے ڈرایا ہے مگر یہ کہ وہ دجال کانا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔“ بخاری میں بھی ایسی ہی ایک حدیث ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”دجال پھوٹی ہوئی آنکھ والا ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے پھر آپؐ نے اس کے بچے کر کے دکھائے کہ ’ف‘ جیسے ہر مسلمان پڑھ سکتا ہے۔“^④

صحیح مسلم میں حضرت حذیفہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے: ”بے شک وہ چیزیں جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوں گے۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی ایک میں سفید پانی نظر آئے گا اور دوسری میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی اس کو پالے تو وہ اس نہر میں آئے جو آگ نظر آ رہی ہو اور اس میں غوطہ لگا کر سر نکالے پھر پانی پئے تو وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بے شک دجال پھوٹی آنکھ والا ہوگا جس پر موٹا چھلکا ہوگا اور آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ سکے گا۔“^⑤

① بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۷، مسلم حدیث نمبر ۴۸۳۔ ② بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۹۹، مسلم حدیث نمبر ۳۳۸۸، مسند احمد صفحہ ۲/۳۷۔ ③ بخاری حدیث نمبر ۴۱۳۱، مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۰۔ ④ صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۹۲۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۷۔ ⑤ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۵۰، مسلم حدیث نمبر ۲۹۴۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۵۔

دجال کی آگ جنت اور اس کی جنت آگ (جہنم) ہوگی:

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی کہ وہ کانا ہوگا اور جہنم اور جنت جتنی دو پیریں لائے گا تب وہ جنت کے گادہ جہنم ہوگی اور جسے جہنم کے گادہ جنت ہوگی۔“ میں نے تمہیں اس چیز سے خبردار کر دیا ہے جس سے قوم نوح کو خیردار کیا گیا تھا۔^①

دجال کی قوت اور فتنے سے مرعوب ہو کر اس کا ساتھ نہ دینا (ارشاد نبوی):

صحیح مسلم میں مسلم بن منکدر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر یہ فرماتے سنا کہ ”ابن صیاد ہی دجال ہے“ میں نے پوچھا کہ آپ کس بنیاد پر قسم کھا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر نبی کریم ﷺ کے سامنے یہی کہتے سنا مگر نبی کریم ﷺ نے اس پر کبیر نہیں فرمائی۔ حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک مرتبہ مدینے کی کسی گلی میں ابن صیاد مل گیا تو ابن عمر نے اس کو کوئی ایسی بات کہی جس پر اسے غصہ آ گیا اور اس نے یوں سانس کھینچی کہ وہ پھول گیا (ایک روایت میں ہے کہ اس نے گدھے سے بھی زیادہ خرخر اٹ نکالی اور حضرت ابن عمر نے اسے اپنے ڈنڈے سے اتا مارا کہ ان کا ڈنڈا ٹوٹ گیا۔ اس کے بعد وہ اپنی بہن ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور گویا ہوئے کہ میں نے جو کچھ ابن صیاد کے ساتھ کیا اس سے مقصد یہ تھا کہ مجھے یہ پتہ تھا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ”دجال کسی بات پر غصہ کی وجہ سے نکلے گا۔“^②

ابن صیاد اصل دجال اکبر نہیں:

بعض علماء کا قول ہے کہ ابن صیاد کے بارے میں بعض صحابہ کا خیال تھا کہ وہ اصل دجال ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں وہ تو ایک چھوٹا سا آدمی تھا اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعیدؓ سے اس کی مدینے اور مکہ کے درمیان ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سے یہ گفتگو چھیڑی جو لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ دجال ہے تو اس نے حضرت ابوسعیدؓ سے کہا کہ کیا رسول اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ حالانکہ میں تو مدینے میں پیدا ہوا ہوں اور یہ کہ ”دجال کی اولاد نہ ہوگی“ حالانکہ میری اولاد ہے اور یہ کہ ”وہ کافر ہوگا“ حالانکہ میں مسلمان ہوں۔^③ ابن صیاد نے مزید کہا ”اور اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ میں دجال اور اس کے ٹھکانے کے بارے میں لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور یہ اگر مجھے پیشکش کی جائے کہ میں دجال کی جگہ لے لوں (دجال بن جاؤں) تو میں یہ ناپسند نہیں کروں گا۔“

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں ابن صیاد کا ذکر چھڑ گیا تو حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ یہ وہ گمان کرتا ہے کہ ”وہ جس چیز کے پاس سے گزرتا ہے وہ اس سے بات کرتی ہے۔“ مقصود اس کلام کا یہ ہے کہ ابن صیاد قطعاً وہ ”دجال“ نہیں جو آخری زمانے میں نکلے گا اور یہ ہم فاطمہ بنت قیس کی حدیث کی وجہ سے کہہ رہے ہیں جو اس بارے میں فیصلہ کن حدیث ہے۔ واللہ اعلم۔

① بخاری حدیث نمبر ۲۳۸، مسلم حدیث نمبر ۷۲۹۷۔ ② مسلم حدیث نمبر ۲۸۶، مسند احمد صفحہ ۶/۲۸۳۔ ③ صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۲۷۷، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۶۔

دجال کے بارے میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث:

کنجہ سلم میں ماعربن ترا سیں شعی سے مروی ہے کہ میں نے عدنان کو حضرت فاطمہ بنت قیس سے یہ پوچھے سنا کہ ”مجھے کوئی وصیت سنائیے جو آپؐ نے رسول اکرم ﷺ سے سنی ہو“ تو انہوں نے کہنا شروع کیا کہ: میں نے مغیرہ سے نکاح کیا تھا جو قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے ایک تھے پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی محبت میں پہلے بہاد میں جاں بحق ہوئے ان کے انتقال کے بعد مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے ”جو کہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی تھے“ پیام نکاح دیا اور رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید کے لیے پیغام بھیجا اور مجھے آپ ﷺ کا یہ ارشاد پہنچ چکا تھا کہ ”جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسامہ سے محبت کرے“ جب رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے بات کی تو میں نے عرض کیا کہ میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ جس سے چاہیں میرا نکاح فرمادیں تو آپؐ نے فرمایا کہ ”ام شریک کے پاس منتقل ہو جاؤ“ ام شریک انصار کی ایک مالدار اور اللہ کے راستے میں خوب مال خرچ کرنے والی خاتون تھیں۔ ان کے ہاں مہمانوں کی بکثرت آمد و رفت رہتی تھی میں نے کہا کہ میں منتقل ہو جاؤں گی تو فرمایا کہ ”نہیں ان کے ہاں مت جاؤ ان کے ہاں مہمان بہت آتے ہیں مجھے یہ ناپسند ہے کہ کہیں تمہاری چادر ڈھلک جائے یا پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگوں کی نظر پڑے جو تمہیں پسند نہ ہو لیکن اپنے چچا زاد عبداللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔ یہ قریشی قبیلے بنو فہر کے ایک شخص تھے چنانچہ میں نے وہاں عدت پوری کی اور عدت کے بعد نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز میں شریک ہوئی۔

جب نبی کریم ﷺ نے نماز پوری فرمائی تو منبر پر بیٹھ گئے اور ہنس رہے تھے فرمایا کہ ہر شخص اپنی نماز کی جگہ ہی رہے۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ: ”میں نے تمہیں کسی ترغیب یا ترہیب کی بات کہنے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ یہ تمیم داری جو کہ پہلے عیسائی تھے اب مسلمان ہو کر بیعت کر چکے ہیں۔ انہوں نے مجھے ایک بات بتائی ہے جو اس بات کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بتایا کرتا ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ تمیم اور جذام قبائل کے دوسرے آدمیوں کے ہمراہ کشتی میں سوار ہوئے مگر طوفانی لہریں ایک مہینے تک انہیں سمندر میں گھماتی رہیں اور پھر ایک جزیرے کی طرف دھکیل دیا اس سمت میں جہاں سورج غروب ہوتا ہے۔ پھر جزیرے میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت زیادہ بالوں والی مخلوق دیکھی بالوں کی کثرت سے اس کے جسم کے اگلے اور پچھے حصے کا اندازہ نہیں ہو رہا تھا انہوں نے اس سے کہا تیرا ستیاناس ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں تو اس نے کہا لو اس طرف جاؤ وہاں تمہارے شوق کے مطابق کوئی ملے گا۔ تمیم داری نے کہا کہ جب اس نے ہمیں کسی شخص کے بارے میں بتایا تو ہم اس (جساسہ) سے ڈر گئے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔

چنانچہ ہم تیزی سے وہاں پہنچے تو وہاں ایک بہت بڑا انسان دیکھا اتنا لمبا چوڑا انسان ہم نے پہلے نہیں دیکھا تھا اس کے ہاتھ گردن پر بندھے تھے اور وہ سر سے پیر تک زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا جب تم یہاں مجھ تک پہنچ ہی گئے ہو تو بتاؤ کہ تم کون ہو؟ (انہوں نے پورے حالات سمندر اور جساسہ سے ملنے کے بتا دیئے) تو اس نے پوچھا کہ مجھے میسان کے کھجور کے درختوں کے بارے میں بتاؤ؟ تو انہوں نے کہا کیا بتائیں؟ اس نے کہا بتاؤ کہ وہ پھل دے رہے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں دے رہے ہیں۔ اس نے عنقریب وہ پھل نہ دیں گے پھر اس نے پوچھا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے پوچھا کہ کون سی حالت

تائیں؟ کہا کہ بتاؤ اس میں پانی ہے یا نہیں؟ ہم نے کہا ہاں پانی ہے؟ اس نے کہا عنقریب وہ خشک ہو جائے گا پھر اس نے کہا مجھے زنجیر (شام کا ایک علاقہ) کے چشموں کے بارے میں بتاؤ؟ انہوں نے کہا کیا تائیں؟ اس نے کہا کہ یہاں میں پانی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں پانی ہے۔ اس نے پوچھا کیا لوگ اس پانی سے زمیں سیراب کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ پانی بہت زیادہ ہے لوگ اسی سے زمین سیراب کر رہے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کہ مجھے انہیں کے نبی کے بارے میں بتاؤ اس کا کیا کہنا ہے؟ انہوں نے کہا وہ مار سے نکل کر مدینہ (یثرب) پہنچ گیا ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا عربوں نے اس سے جنگ کی؟ ہم نے کہا ہاں کی۔ اس نے پوچھا کیا نتیجہ نکلا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے ارد گرد کے عربوں پر غالب آ گیا ہے اور وہ اس کے مطیع بن گئے ہیں۔ اس نے کہا یہ تو ہونا ہی تھا اور ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں مسیح (دجال) ہوں اور عنقریب ہو سکتا ہے کہ مجھے نکلنے کا حکم دیا جائے اور میں نکل کر چلوں تو میں چالیس میں سے کوئی قصبہ نہ چھوؤں گا جس سے گزرنہ ہو سوائے مکہ اور طیبہ (مدینہ) کے۔ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں اور جب بھی میں ان کے قریب جاؤں گا وہاں فرشتہ میرے سامنے آئے گا جس کے ہاتھ میں چمکتی تلوار ہوگی اور ان کے ہر راستے پر فرشتے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ یہ فرما کر آپ نے نیزے کی نوک سے منبر کو چھوا اور فرمایا کہ یہ طیبہ (مدینہ) ہے۔ سنو کیا میں نے تمہیں یہ بتایا تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ مجھے تمیم کے اس واقعہ سے بڑی حیرت ہوئی کہ یہ اس کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال، مکہ اور مدینہ کے بارے میں بتایا تھا مگر یہ کہ وہ مشرق کی طرف بحر شام یا فرمایا بحر یمن میں ہے۔ یہ فرما کر آپ نے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، فرمایا ”فاطمہ کہتی ہیں کہ یہ ساری حدیث میں نے رسول اکرم ﷺ سے یاد رکھی۔“^۱

حدیث فاطمہ بنت قیس کے مزید طرق:

مسلم میں سیار کی سند سے شعبی سے مروی ہے کہ اس میں صرف یہ فرق ہے کہ فاطمہ کہتی ہیں کہ تمیم داری عزیز و اقارب سمیت اس میں سوار ہوئے اور اس جزیرے کے قریب وہ کشتی جھکے کی وجہ سے گر گئے اور پانی کی تلاش میں اس کے اندر ہو گئے جہاں اسی دجال والی مخلوق سے ملاقات ہوئی الی آخرہ اور پھر رسول اکرم ﷺ نے انہیں لوگوں کے سامنے کہا کہ وہ یہ واقعہ سنائیں اور پھر فرمایا کہ یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔ ابوبکر اسحاق کی سند سے مروی روایت میں الفاظ ہیں کہ: ”اے لوگو! مجھے تمیم داری نے بتایا کہ اس کی قوم کے کچھ لوگ سمندری سفر پر گئے۔ الی آخرہ۔“^۲ مسند احمد میں یحییٰ بن سعید کی سند سے فاطمہ سے مروی ہے کہ:

مجھے عہد رسالت میں میرے شوہر نے طلاق دے دی تھی اسی دوران اسے رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ (فوجی مہم) میں بھیج دیا۔ ادھر میرے دیور نے مجھے کہا کہ گھر سے نکل جا! میں نے اسے کہا کہ جب تک عدت نہیں گزر جاتی مجھے یہاں رہنے کا حق ہے مگر اس نے کہا نہیں ہے۔ چنانچہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی (اور پوری صورتحال بتائی) چنانچہ آپ نے میرے دیور کو بلایا اور پوچھا کہ بیٹی اور تمہارا کیا جھگڑا ہے اس نے کہا ”یا رسول اللہ میرے بھائی نے اسے تین طلاقیں ایک ساتھ دے دی ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دیکھو بنت قیس نفقہ اور رہائش طلاق کے بعد اس عورت کا حق ہوتا ہے جسے طلاق دی گئی ہو اور جب اسے تم سے رجعت کا حق نہیں ہے تو تم وہاں سے نکل کر فلاں خاتون کے پاس چلی جاؤ! پھر فرمایا کہ اس کے ہاں مہمان آتے رہتے ہیں اس لیے تم ابن مکتوم

۱۔ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۱۲۷ ترمذی حدیث نمبر ۲۲۵۳۔ ۲۔ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۱۲۷ ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۲۲۔

کے ہاں چلی جاؤ۔ وہ نابینا ہے تمہیں دیکھ نہیں سکے گا جب تک میں تمہارا نکاح نہ کراؤں تم کسی سے نکاح نہ کرنا۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ: پھر مجھے ترشاش کے ایک ارگردہ شخص نے پیغام نکاح دیا تو میں نے حدیث نبویؐ کیس جابر مرض رو دیا تو آپؐ نے فرمایا کیا تم اس شخص سے نکاح کرنا چاہتی ہو مجھے اس شخص سے زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ آپؐ جس سے چاہیں میرا نکاح فرما دیں چنانچہ آپؐ نے میرا نکاح حضرت اسماء بنت زینبؓ سے فرما دیا۔ راوی عامر کہتے ہیں کہ: جب میں حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے ہاں سے اٹھ کر جانے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ بیٹھو میں تمہیں رسول اکرم ﷺ سے سنی ہوئی ایک اور حدیث بھی سناؤں۔ پھر فرمایا کہ: ایک مرتبہ کرمی کے دنوں میں نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر بیٹھ گئے جب لوگ فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگو اپنی جگہ بیٹھے رہو پھر آپؐ نے فرمایا میں تمہیں کوئی گھبرا دینے والی خبر سنانے کھڑا نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ یہ تمیم داری ہے اس نے مجھے آکر ایک واقعہ سنایا جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قیلولہ کرنے سے روک دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نبی کی خوشی تم پر بھی کھول دوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ:

ان کے عزیزیوں کا ایک گروپ سمندر کے سفر پر روانہ مگر طوفانی لہروں نے ان کی کشتی کو ایک نامعلوم جزیرے پر لاپھٹکا چنانچہ یہ کشتی کے قریب ہی اتر کر بیٹھ گئے۔ اچانک انہیں ایک خوفناک جو بہت زیادہ بالوں والی تھی نظر آئی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت؟ تو انہوں نے اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا: ”انہوں نے پوچھا کچھ بتاؤ؟ تو اس نے کہا مجھے نہ کچھ پوچھنا ہے نہ بتانا ہے البتہ اس جزیرے کے ایک کمرے میں ایک شخص ہے جو تمہارے شوق کی خبریں دے گا۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جسامہ ہوں۔ چنانچہ یہ لوگ اس کمرے (خانقاہ نما) میں گئے تو وہاں ایک شخص کوزنجیروں میں سخت جکڑا ہوا پایا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عرب ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عرب کا کیا بنا؟ ان کا نبی نکل آیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا عربوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا اچھا کیا۔ ایمان لائے اور تصدیق کی۔ اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا پہلے یہ اس کے دشمن اللہ نے اپنے نبی کو ان پر غالب کر دیا۔ اس نے پوچھا کیا عرب کا اب خدا ایک ہی ہے؟ نبی ایک ہی ہے اور کلمہ ایک ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمے کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہاں کے رہنے والے پانی پی رہے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عمان اور بیسان کے درمیان واقع کھجور کے درخت کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اچھے ہیں ہر سال پھل دے رہے ہیں اس نے پوچھا کہ بحیرہ طبر کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے۔ یہ سن کر اس نے لمبی سانس کھینچی اور قسم کھا کر کہا کہ جب میں اس جگہ سے نکلوں گا تو دنیا کا کوئی علاقہ نہ چھوڑوں گا جس میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور طیبہ کے کہ ان پر میرا زور نہیں چلے گا۔“

اتفاقہ بیان کر کے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں میری خوشی کی انتہا ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دجال پر مدینے میں داخل ہونا حرام کر دیا ہے۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی تنگ یا کشادہ آسان اور مشکل کوئی ایسا راستہ نہیں جس پر قیامت تک کوئی فرشتہ تلواریں لے کر نہ ہو۔ دجال اہل مدینہ کے پاس آنے کی طاقت ہی نہ رکھ سکے گا۔“ عامر کہتے ہیں کہ میں پھر قاسم بن محمد (بن ابی بکر) سے ملا تو انہوں نے بھی گواہی دی کہ

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہی حدیث انہیں اسی طرح سنائی تھی صرف اس میں مدینہ کے ساتھ مکہ کے حرام ہونے کے الفاظ بھی تھے۔^①
 من ابی داؤد میں حضرت فاطمہ بنت قیسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک رات ۳۰ تا ۴۰ کی عمر میں فرعون اور فرعون کے
 سے باہر تشریف لا کر فرمایا کہ مجھے اس واقعے نے روکے رکھا جو تمہیں داری نے مجھے سنایا کہ سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرے میں
 ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جس کے بال لمبے لمبے تھے اس نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔ اس طرف محل میں
 جاؤ تو وہاں گیا دیکھا کہ ایک شخص جس کے ہاتھ لٹکے ہوئے تھے اور زنجیروں سے بندھا ہوا تھا جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی تھی
 (وہ کہتا ہے کہ) میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ عرب کا کیا بنانا کا نبی آ گیا؟ میں نے کہا ہاں! اس نے پوچھا
 عربوں نے اطاعت کی یا نافرمانی؟ اس نے کہا کہ اطاعت کر لی ہے تو دجال نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔^② (اس کے بعد وہی روایت
 ہے جو عامر نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے نقل کی ہے)

ابوداؤد ہی میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا کہ: کچھ لوگ سمندر میں سفر پر تھے
 کہ ان کا کھانا سڑ گیا اور ان کے لیے ایک جزیرہ بلند کر دیا گیا تو وہ خوراک کی تلاش میں اندر چلے گئے وہاں انہیں جساسہ ملی (راوی ولید
 کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ جساسہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عورت جس کے سر اور بدن کے بال بہت لمبے تھے) اس
 کے بعد سابقہ حدیث کی طرح الفاظ ہیں۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے کہا کہ وہ دجال تھا اور میں (ابوسلمہ) حدیث کے کچھ الفاظ
 بھول گیا ہوں حضرت جابرؓ نے گواہی دی تھی کہ وہ ابن صیاد تھا۔ میں نے کہا وہ تو مرچکا اور سلام بھی لے آیا تھا۔ حضرت جابرؓ نے کہا اگرچہ
 اسلام لے آیا ہو میں نے کہا وہ تو مدینہ میں داخل ہوا تھا حضرت جابرؓ نے کہا چاہے داخل ہوا ہو۔^③

مسند ابویعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے تمہیں نے ایک واقعہ سنایا
 ہے۔ اتنے میں تمہیں مسجد کے کونے میں نظر آ گئے تو فرمایا کہ تمہیں نبی اللہؐ لوگوں کو وہ واقعہ سناؤ جو تم نے مجھے سنایا تھا۔ چنانچہ حضرت تمیمؓ
 نے سنا شروع کیا۔ ہم ایک جزیرے میں تھے وہاں ہمیں ایک جانور ملا ہمیں اس کے اگلے پچھلے حصے کا پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ تم
 میری خلقت پر تعجب کر رہے ہو یہاں ایک کمرے (غار وغیرہ) میں ایک شخص موجود ہے جو تم سے بات کرنے کا مشتاق ہے؟ ہم وہاں گئے
 تو ایک شخص جو لوہے کی زنجیروں سے بندھا ہوا تھا اس کے ناک کا دہانہ بند اور آنکھ پھوٹی ہوئی تھی۔ اس نے ہم سے پوچھا تم کون ہو؟ ہم
 نے اسے بتایا اس نے پوچھا بحیرہ طبریہ کا کیا بنا؟ ہم نے کہا ویسا ہی ہے؟ اس نے پوچھا کہ بیسان کے کھجور کے درختوں کا کیا بنا؟ ہم نے کہا
 ویسے ہی ہیں تو کہنے لگا کہ میں اپنے پاؤں سے پوری زمین کو روندوں گا سوائے ابراہیم علیہ السلام کے شہر اور طیبہ کے۔^④ رسول اکرم ﷺ نے
 فرمایا کہ طیبہ مدینہ ہے۔ ابوحاتم کہتے ہیں اس کی سند پائیدار نہیں۔

ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا:

امام احمد بن حنبلؓ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ”مدینہ میں رہنے والے یہودیوں میں سے ایک عورت کے ہاں

① ابوداؤد کتاب الطلاق حدیث نمبر ۲۲۸۸ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۰۳۶ مسند احمد صفحہ ۶/۳۷۔

② ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۲۵۔ ③ مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۲۸۔ ④ تاریخ اصحابان ۱/۱۹۳۔

کے ہاں چلی جاؤ۔ وہ نابینا ہے تمہیں دیکھ نہیں سکے گا جب تک میں تمہارا نکاح نہ کروں تم کسی سے نکاح نہ کرنا۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ: پھر مجھے قریش نے ایک سرزدہ شمس سے پیغام نکال دیا تو میں نے مذمت بولی میں جا کر عرض کر دیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اس شمس سے نکاح کرو گی جو مجھے اس شخص سے زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا ما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں۔ آپ جس سے چاہیں یہ نکاح فرمادیں چنانچہ آپ نے میرا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے فرمادیا۔ راوی عامر کہتے ہیں کہ جب میں حضرت فاطمہ بنت قیس کے ہاں سے اٹھ کر جانے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ بیٹھو میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نبی ہوئی ایک اور حدیث بھی سناؤں۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ گرمی کے دنوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر بیٹھ گئے جب لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ لوگو اپنی جگہ بیٹھ رہو پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں کوئی گھبرا دینے والی خبر سنانے کھڑا نہیں ہوا بلکہ بات یہ ہے کہ یہ تمیم داری ہے اس نے مجھے آ کر ایک واقعہ سنایا جس کی خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک نے مجھے قیلولہ کرنے سے روک دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے نبی کی خوشی تم پر بھی کھول دوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ:

ان کے عزیزوں کا ایک گروپ سمندر کے سفر پر روانہ مگر طوفانی لہروں نے ان کی کشتی کو ایک نامعلوم جزیرے پر لاپھونک چنانچہ یہ کشتی کے قریب ہی اتر کر بیٹھ گئے۔ اچانک انہیں ایک خوفناک جو بہت زیادہ بالوں والی تھی نظر آئی پتہ نہیں چل رہا تھا کہ وہ مرد ہے یا عورت؟ تو انہوں نے اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا: ”انہوں نے پوچھا کچھ بتاؤ؟ تو اس نے کہا مجھے نہ کچھ پوچھنا ہے نہ بتانا ہے البتہ اس جزیرے کے ایک کمرے میں ایک شخص ہے جو تمہارے شوق کی خبریں دے گا۔ انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں جسامہ ہوں۔ چنانچہ یہ لوگ اس کمرے (خافاہ نما) میں گئے تو وہاں ایک شخص کوزنجیروں میں سخت جکڑا ہوا پایا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم عرب ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عرب کا کیا بنا؟ ان کا نبی نکل آیا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا عربوں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا اچھا کیا۔ ایمان لائے اور تصدیق کی۔ اس نے کہا یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا پہلے یہ اس کے دشمن اللہ نے اپنے نبی کو ان پر غالب کر دیا۔ اس نے پوچھا کیا عرب کا اب خدا ایک ہی ہے؟ نبی ایک ہی ہے اور کلمہ ایک ہی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمے کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہاں کے رہنے والے پانی پی رہے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کر رہے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ عمان اور بیسان کے درمیان واقع کھجور کے درخت کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اچھے ہیں ہر سال پھل دے رہے ہیں اس نے پوچھا کہ بحیرہ طبر کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا کہ بھرا ہوا ہے۔ یہ سن کر اس نے لمبی سانس کھینچی اور قسم کھا کر کہا کہ جب میں اس جگہ سے نکلوں گا تو دنیا کا کوئی علاقہ نہ چھوڑوں گا جس میں نہ جاؤں سوائے مکہ اور طیبہ کے کہ ان پر میرا زور نہیں چلے گا۔“

اتنا واقعہ بیان کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال مدینے میں داخل نہ ہو سکے گا۔ یہاں میری خوشی کی انتہا ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دجال پر مدینے میں داخل ہونا حرام کر دیا ہے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اس کا کوئی تنگ یا کشادہ آسان اور مشکل کوئی ایسا راستہ نہیں جس پر قیامت تک کوئی فرشتہ تلوار لئے کھڑا نہ ہو۔ دجال اہل مدینہ کے پاس آنے کی طاقت ہی نہ رکھ سکے گا۔“ عامر کہتے ہیں کہ میں پھر قاسم بن محمد (بن ابی بکر) سے ملا تو انہوں نے بھی گواہی دی کہ

بچے کی ولادت ہوئی جس کی آنکھیں مسخ شدہ تھیں اور اگلے دانت باہر کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے جب اس کو دیکھا تو گمان ہوا کہ کہیں یہی دجال نہ ہو؟ چنانچہ ایک دن ابن صیاد کو ایک درخت کے نیچے سوتے ہوئے پایا۔ سوتے ہوئے اس کے منہ سے کٹیوں کی جھنکھناہٹ جیسی آواز نکل رہی تھی۔ جناب نبی کریم ﷺ آہستہ آہستہ اس کے قریب ہو رہے تھے کہ اس کی ماں نے دیکھ لیا اور اسے آپ کے آنے کی خبر دے دی اور کہنے لگی اے عبد اللہ! ابوالقاسم (ﷺ) آ رہے ہیں چار در سے نکل کر ان کی طرف جا۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس کا ستیاناس کرے۔ اس کو کیا ہوا؟ اگر کچھ دیر صبر کر لیتی تو مسئلہ معلوم ہو جاتا، پھر ابن صیاد سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابن صیاد! کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگا مجھے حق دکھائی دیتا ہے اور باطل بھی اور میں عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں پوچھ رہا۔ پھر دریافت فرمایا: ”کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لاتا ہوں“ اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر روانہ ہو گئے پھر دوسری مرتبہ اس کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنے کھجور کے درخت کے نیچے تھا۔ پھر اس کی ماں نے اس کو آگاہ کر دیا، اے عبد اللہ! یہ ابوالقاسم آ گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ ستیاناس کرے اس کو کیا ہوا؟ اگر اس کو چھوڑ دیتی حقیقت معلوم ہو جاتی۔“

پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپؐ چاہتے تھے اس کی کوئی بات سن لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہی دجال ہے یا نہیں؟ پھر ابن صیاد سے دریافت فرمایا کہ اے ابن صیاد کیا دیکھتا ہے؟ کہنے لگا میں حق اور باطل کو دیکھتا ہوں اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں“ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ کہنے لگا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپؐ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔“

اس (ابن صیاد) کے دجال ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ آپؐ پر واضح نہ ہوا چنانچہ آپؐ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑا اور تشریف لے آئے پھر آپؐ (کسی روز) دوبارہ تشریف لائے اس مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کچھ مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے اور میں (حضرت جابر بن عبد اللہ) بھی ساتھ تھا۔ پھر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے اس امید پر آ گئے بڑھے کہ شاید اس کی کوئی بات سن سکیں لیکن اس مرتبہ بھی اس کی ماں آگے بڑھی اور کہنے لگی اے عبد اللہ! یہ ابوالقاسم آ گئے آپؐ نے فرمایا اللہ اس کا ستیاناس کرے اس کو کیا ہوا؟ اگر کچھ دیر رک جاتی تو معاملہ واضح ہو جاتا۔

پھر فرمایا اے ابن صیاد کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگا میں حق دیکھتا ہوں اور باطل بھی اور عرش کو پانی پر دیکھتا ہوں پھر اس نے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ جواب میں آپؐ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر دریافت فرمایا اے ابن صیاد ہم نے تمہارے (امتحان کے) لیے دل میں ایک بات چھپائی ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کیا ہے؟ کہنے لگا ”الدرخ“ تو آپؐ نے فرمایا ”اخشاء اخصاء“ دفع ہو جاؤ دفع ہو جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کر دوں؟ تو جواب میں آپؐ نے فرمایا کہ ”اگر یہ وہی دجال ہے تو پھر آپ اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے بلکہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نقصان پہنچائیں گے اور اگر یہ (یعنی ابن صیاد) وہ (یعنی دجال) نہیں ہے تو پھر ایک ذمی کو قتل کرنے کی ضرورت نہیں۔“

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمیشہ فکر مند رہے کہ کہیں وہ دجال نہ ہو۔^① ایک اور روایت ہے امام احمد حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں ہم بنی مریم بنی قریظہ کے ساتھ ایک بکدے کے روبرو جہاں کچھ بچے نسیل رہے تھے انہیں بچوں میں ابن صیاد بھی تھا تو آپ نے دریافت فرمایا اسے ابن صیاد اتیہ سے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں کیا تو اس مات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے جواب میں کہا ہاں آپ گواہی دیتے کہ میں اللہ کا رسول ہوں! یہ سن کر حضرت عمر بنی اللہ نے فرمایا مجھے اجازت دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں تو آپ نے فرمایا ”اگر یہ وہی ہے جو میں سمجھتا ہوں تو پھر آپ اس کو قتل نہ کریں گے۔“^②

ابن صیاد کے بارے میں بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہے کہ آیا وہ دجال تھا یا نہیں لہذا یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تمام روایات دجال کی وضاحت اور یقین بذریعہ وحی پہلے کی ہوں۔ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ کی فیصلہ کن روایت پہلے گزر چکی ہے۔ وہ روایات جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال نہ تھا ہم عنقریب ذکر کریں گے۔ سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے صحیح فیصلہ کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اسی دوران میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جس کے بال سیدھے اور لٹکے ہوئے تھے اور اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا ابن مریم (مریم کا بیٹا) ہے پھر میں نے دوسری طرف دیکھا تو ایک اور شخص دکھائی دیا جو لمبا چوڑا سرخ رنگ والا تھا سر منڈا ہوا تھا ایک آنکھ سے کاناس کی شکل قبیلہ بنو خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن سے سب سے زیادہ مشابہ تھی۔^③ اس کے علاوہ امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: دجال اس وقت نکلے گا جب دین ہلکا سمجھا جانے لگے گا اور علم سے دوری ہو جائے گی چالیس دن تک (ادھر ادھر) زمین میں گھومتا پھرے گا۔ پہلا دن ان دنوں میں ایسا ہوگا جیسے پورا سال۔ دوسرا دن مہینے جتنا لمبا اور تیسرا دن پورے سات دن پر مشتمل ہفتے جتنا طویل ہوگا۔ پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سوار ہوگا اس کے دونوں کانوں کے درمیان فاصلہ چالیس ذراع ہوگا۔ لوگوں سے کہئے میں تمہارا رب ہوں حالانکہ کانہا ہے اور تمہارا رب کانہا نہیں ہے اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کف رہجوں کے ساتھ تخر ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مؤمن پڑھ لے گا۔ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے علاوہ جہاں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے وہاں جا پہنچے گا کیونکہ حرمین کو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حرام کر دیا ہے حرمین کے دروازوں پر فرشتے گھڑے ہوں گے اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا۔ سب لوگ مشکل میں ہوں گے علاوہ ان لوگوں کے جنہوں نے دجال کی پیروی کی ہوگی۔ اس کے ساتھ دونہریں بھی ہوں گی میں ان دونوں نہروں کو جانتا ہوں۔ ان میں سے ایک نہر کو جنت کہے گا اور دوسری کو نار (دوزخ) اور جس کو اس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جنت ہے تو دراصل وہ آگ ہے اور جس کو اس نہر میں داخل کرے گا جس کا نام جہنم ہے تو وہ دراصل جنت ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے اس کے ساتھ شیاطین ہوں گے لوگوں کے ساتھ بات کرے گا وہ ایک زبردست فتنہ اور آزمائش

① مسند احمد ۱۳۹۳۸۔ ② مسند احمد ۲۳۷۲۔ بخاری کتاب التبعیر باب الطواف بالکعبۃ فی المنام حدیث نمبر ۵۰۲۶ اور مسلم کتاب الایمان باب ذ

المسیح بن مریم والمسیح الدجال حدیث نمبر ۴۲۸ اور مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۲ جلد ۲ اور حدیث نمبر ۱۴۳۔

ہے آسمان کو حکم دے گا تو وہ ایسے دکھائی دے گا جیسے بارش ہونے لگی ہو اور کسی کو قتل کرے گا اور لوگوں کو یوں دکھائی دے گا جیسے اس نے کسی کو قتل کر کے زندہ کیا ہو اور لوگوں سے کہے گا کہ کیا رب کے علاوہ اور کوئی اس طرح کر سکتا ہے؟ لوگ شام میں موجود ہیں وہاں نامی پہاڑ پر بیابانوں کے یہ ان کا ماصرہ کر لے گا ماصرین سخت مشقت اور تکلیف اٹھائیں گے پھر سحر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام تارل دوس گئے اور لوگوں سے کہیں گے "ارے لوگو! اس وجہ سے تم اس نذاب اور ضیعت کے خلاف حرکت نہیں کرتے؟ لوگ کہیں گے یہ شخص زندہ ہے۔ لوگ ان کے پاس پہنچیں گے تو ان کو معلوم ہوگا کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر نماز قائم کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اے روح اللہ آگے تشریف لائیے اور نماز پڑھائیے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تمہارے ہی امام کو آگے آنا چاہیے تاکہ ہم اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ پھر فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دجال سے مقابلے کے لیے جائیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال ایسے پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے، یہاں تک کہ ہر درخت اور پتھر پکارے گا "اے روح اللہ یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے لہذا وہ دجال کی پیروی کرنے والوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑوں گے سب کو قتل کر دیں گے۔"

نواس بن سمعان کلابی کی روایت:

امام مسلم دو مختلف سندوں کے ساتھ حضرت نواس بن سمعان کلابی سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے دجال کا تذکرہ کیا، دجال کی حقارت اور اس کے فتنے کی ہلاکت خیزی کا ایسا تذکرہ کیا کہ ہم سمجھنے لگے جیسے دجال سامنے والے کھجوروں کے جند ہی موجود ہے، جب ہم روانہ ہونے لگے تو آپؐ ہماری گھبراہٹ سے آگاہ ہو گئے اور ہم سے دریافت فرمایا کیا ہوا تم لوگوں کو؟ تو ہم نے جواب میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے دجال کا ایسا تذکرہ کیا ہے کہ ہم سمجھ رہے ہیں کہ دجال سامنے والے درختوں ہی میں موجود ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا دجال کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا خوف نہیں اگر وہ نکل آیا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میں تم میں موجود نہ ہوا تو ہر شخص خود کو خود ہی سنبھالے، ہر مسلمان کی اللہ تعالیٰ خود نگرانی اور دیکھ بھال فرمائیں گے وہ ایک جوان ہے، ناپسندیدہ حد تک گتے ہوئے بالوں والا اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہے، دیکھنے میں وہ عبدالعزیٰ بن قطن کی طرح لگتا ہے، تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے، وہ شام اور عراق کے درمیان خلیہ نامی جگہ پر ہوگا اور دائیں اور بائیں تباہی پھیلانے کا اے اللہ کے بندو غابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دن زمین میں رہے گا؟ آپؐ نے جواب ارشاد فرمایا کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا، پہلا دن سال کی طرح لمبا ہوگا، دوسرا مہینے کی طرح، تیسرا پورے ہفتے کی طرح اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ دن جو سال کے برابر لمبا ہوگا اس دن ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں بلکہ عام دنوں کی طرح نمازوں کے اوقات کا حساب رکھنا اور اپنے وقت پر تمام نمازیں سال بھر کی ادا کرنا۔ ہم نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ زمین میں اس

کا چلنا پھرنا کس طرح ہوگا؟ فرمایا جیسے پانی کا ایک ریلا ہوتا ہے جو ہوا کے زور سے چلا آتا ہے۔ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اپنی اطاعت کی دعوت دیے گا وہ لوگ اس کی اطاعت کریں گے تو وہ اسماں کو حطم دے گا بارش شروع ہو جائے گی زمین و آسمان سے گاؤں گھنٹا کا گانا ترن کر دے گی لہذا وہ لوگ عیش اور مزے میں رہنے لگیں گے۔ پھر ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور ان کو اپنی اطاعت کی دعوت دے گا لیکن وہ اس کی بات ماننے سے انکار کر دیں گے وہ وہاں سے چلا جائے گا تو لوگ بے سرو سامان ہو جائیں گے۔ ان کے پاس کچھ بھی نہ بچے گا۔ پھر وہ زمین سے کہے گا 'اپنے خزانوں کو نکال دے تو زمین کے اندر موجود تمام خزانے باہر نکل آئیں گے اور اس کے پیچھے پیچھے یوں چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے چلتی ہیں' پھر ایک خوبصورت نوجوان آدمی کو بلائے گا اور تلوار سے اس کو قتل کر دے گا اور تیر کے نشانوں کی طرح دو ٹکڑے کر دے گا اور پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکدار چہرے کے ساتھ مسکراتا ہوا آئے گا۔

اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمائیں گے اور وہ دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینار کے پاس نزول فرمائیں گے وہ مینار جن کو زعفران اور درس سے رنگا گیا ہوگا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں (یا پروں) پر رکھے ہوں گے۔ جب اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب اٹھائیں گے تو چاندی کی طرح چمکتے ہوئے موتی جھڑیں گے جس کا فرنگ بھی ان کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی رفتار بھی اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی وہیں پر وہ خود ہوں گے وہ دجال کو تلاش کریں گے اور اس کا پیچھے کر کے اور قدس کے قریب لدنامی شہر کے دروازے پر اس کو قتل کریں گے۔ پھر اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جنہوں نے دجال کی مخالفت کی ہوگی ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت کی بشارت دیں گے اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے کہ میرے بندے یا جوج ماجوج سے لڑنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ لہذا انہیں لے کر طور پر تشریف لے جائیں پھر یا جوج ماجوج آئیں گے۔ ان کے لشکر کا ابتدائی حصہ طبریہ کے پاس سے گزرے گا اور سارا پانی پی لیا جائے گا اور جب لشکر کا آخری حصہ گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں بھی کبھی پانی ہوا کرتا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ ایسا وقت گزاریں گے کہ ایک تیل کا سران کے لیے بہتر گا جسے آج کل تم میں سے کسی ایک کے نزدیک سودینار اچھے ہوتے ہیں پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دیں گے جس کی وجہ سے سب کے سب ایک ہی مرتبہ مر جائیں گے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر مومنین کے ساتھ زمین پر واپس تشریف لائیں گے زمین پر ایک باشت برابر جگہ بھی ایسی نہ ہوگی جہاں ان کی لاشیں اور بدبونہ ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان دوبارہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی لمبی گردنوں والے پرندے بھیجیں گے جو ان کو وہاں لے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برمائیں گے کوئی گھر اور خیمہ ایسا نہ رہے گا جس تک یہ پانی نہ پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو دھو کر ایسا صاف فرما دیں گے جیسے صاف چمکدار پھلوساں فرش پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت ظاہر کرو سو اس دن یہ حال ہوگا کہ پوری جماعت ایک انار سے بخوبی گزارا کر لے لی اور اس کے چھلکے کو سائے کے لیے استعمال کرے گی اور اللہ تعالیٰ اور تمام چیزوں میں بھی برکت فرمائیں گے یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی بہت سی جماعتوں کو کافی ہو جائے گی اور دودھ دینے والی ایک بکری قبیلے کی ایک شاخ کے لیے کافی ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجیں گے جس سے مسلمانوں کو

بغلوں میں کوئی بیماری پیدا ہو جائے گی جس سے تمام مومنوں کا انتقال ہو جائے گا اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح علی بن ابی طالبؑ کا شکار ہو جائیں گے۔ کہانی یہ تھی۔ یہ تو کمالی ❶

ایک دوسری روایت جو عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب یا جوج، جوج کے لشکر کا آخری حصہ تیرہ طہر یہ ہے پاس سے نرے گا اور اسے خشک پائے گا تو بے ہوش پانی تھا تیرہ ۱۰۰۰ ہاں سے ۱۰۰۰ سالہ اور جن نعمتیں پہنچے گی جو بیت المقدس کا ایک پیارے وہاں پہنچ کر کہیں کے ہم نے تمام اہل زمین کو تفتیش کر دیا ہے اب آؤ آسمان و اہل کو قتل کریں ہمدانہ آسمان کی طرف تیرہ برسائے شروع کر دیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے واپس چھینک دیں گے۔ ابن جریر کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ”میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جن کے مقابلے کی طاقت کوئی نہیں رکھتا۔“ ❷ امام مسلم نے اس روایت کو امام بخاری سے نقل کیا ہے ان کے علاوہ امام احمد نے اپنی مسند میں ولید بن مسلم کی سند کے ساتھ یہی روایت کی ہے۔ البتہ اس میں جہاں یا جوج، جوج کی بدبودار لاشوں کو بڑے بڑے پرندوں کے ذریعے اٹھوانے کا کہا ہے وہاں کچھ اضافہ ہے جس کو ابن حجر نے کعب وغیرہ کی روایت سے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ پرندے یا جوج، جوج کی لاشوں کو ”مھیل“ کی طرف پھینک دیں گے۔ ابن جریر نے دریافت کیا کہ مھیل کہاں ہے؟ فرمایا جہاں سورج طلوع ہوتا ہے۔

ابن ماجہ نے زید بن جابر کی سند سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ”لوگ سات سال یا جوج، جوج کے تیروں اور کمانوں وغیرہ کو بطور ایندھن جلا کر استعمال کریں گے۔“ ❸ ابو عبد اللہ بن ماجہ نے حضرت ابو امامہ الباہلیؓ کی روایت سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ہمارے سامنے خطاب فرمایا، خطاب کا اکثر حصہ دجال کے بارے میں اطلاعات پر مشتمل تھا اور ہمیں اس سے ڈرایا فرمایا: ”جب سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا ہے اس وقت سے آخر تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہ ہوگا“ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو لازمی بات ہے کہ اس کا واسطہ اب تم ہی سے پڑے گا۔ اگر وہ (دجال) آگیا اور میں تم میں موجود ہوا تو میں اس کو کافی ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر دجال میرے بعد آیا تو ہر شخص اپنا تحفظ آپ کرے میرے بعد ہر مسلمان کی دیکھ بھال اللہ تعالیٰ خود فرمائیں گے؟ وہ شام اور عراق کے درمیان مقام غلہ سے نکلے گا، دائیں بائیں فساد پھیلاتا آئے گا اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔

میں اس بارے میں تمہیں ایسی تفصیلات بتاؤں گا کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی ہوں گی۔ وہ (دجال) ظاہر ہوگا اور

❶ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفته حدیث نمبر ۲۹۹۹ ابوداؤد کتاب الملاحم الفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۲ اور ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال حدیث نمبر ۲۲۴۰۔ ❷ صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفته وما معہ حدیث ۳۰۰۰ اور ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۳۱ اور ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال حدیث نمبر ۲۲۴۰۔ ❸ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفۃ وما معہ حدیث ۲۹۹۹ اور حدیث نمبر ۳۰۰۰ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث ۴۳۲۱ اور ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی فتنۃ الدجال حدیث ۲۲۴۰ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج ماجوج حدیث ۴۰۷۶۔

کہے گا میں نبی ہوں! حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر اور زیادہ حد سے تجاوز کرے گا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ وفات سے قبل تمہارے اپنے آپ پر اس وقت سے کہ جس نے اس کو پہچان لیا اور ان پر پڑھ سکے گا۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ جنت اور دوزخ آنکھوں کے درمیان لفظ کا فرق ہوگا جس کو ہر پہچان لیا اور ان پر پڑھ سکے گا۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ جنت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گی۔ اس کی دوزخ دراصل جنت ہے اور اس کی جنت دراصل دوزخ ہے لہذا اس کی دوزخ میں دوزخ والوں کو اسے چاہیے کہ اللہ سے پناہ مانگے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات پر تے۔ وہ آگ اس کے لیے ایسے ہی جھنڈک اور سلامتی والی ہو جائے گی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے ہوگئی تھی۔ اس (دجال) کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک اعرابی سے کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو دوبارہ زندہ کروں تو کیا تو مجھے اپنا رب مان لے گا اعرابی کہے گا ہاں۔ اسی وقت دو شیاطین اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور کہیں گے اے بیٹے اس کی اتباع کر بے شک یہی تیرا رب ہے۔

اس (دجال) کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ یہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اور اسے قتل کرے گا آری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ دیکھو میرے بندے کی طرف میں ابھی اس کو زندہ کروں گا پھر بھی یہ سمجھتا ہے کہ اس کا میرے علاوہ بھی کوئی رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ فرما دیں گے اور دجال اس سے مخاطب ہو کر پوچھے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے۔ خدا کی قسم آج تجھے مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص میری امت میں سے جنت کے سب سے بلند درجے پر ہوگا“۔ پھر فرمایا حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا کہ جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات نہ ہوئی ہم یہی سمجھتے رہے کہ یہ شخص حضرت عمرؓ کے علاوہ کوئی اور نہ ہوگا۔ محاربی کہتے ہیں پھر ہم حضرت ابورافعؓ کی حدیث کی طرف واپس آتے ہیں۔ اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش ہو جائے گی۔ زمین کو کھیتی اگانے کا حکم دے گا تو زمین سے نباتات اگنا شروع ہو جائیں گی۔

اس کے فتنوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ ایک محلے سے گزرے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے دجال آسمان کو حکم دے گا تو بارش شروع ہو جائے گی اور زمین کو کھیتی اگانے کا حکم دے گا تو فصلیں اگنا شروع ہو جائیں گی حتیٰ کہ ان کے جانور جب ان فصلوں کو چر کر آئیں گے تو اتنے موٹے تازے ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھے اور دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ زمین پر کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو دجال نے روندا ہوا اور وہاں نہ پہنچا ہو علاوہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے کیونکہ جس گھاٹی سے بھی مکہ مکرمہ آئے گا وہیں اسے فرشتے ملیں گے جو تلواریں لیے ہوئے ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہاں سے سرخ گھاٹی تک پہنچے گا اسی دوران مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوں گے جن سے گھبرا کر ہر منافق مرد و عورت اس کی طرف نکلے گا اور مدینہ منورہ سے خباثت اور برائی بالکل اس طرح نکل جائے گی جیسے بھٹی میں ڈالنے سے لوہے کا زنگ دور ہو جاتا ہے اور اس دن کو نجات کا دن کہہ کر پکارا جائے گا۔ ام شریک بنت ابی العسکر نے پوچھا کہ اس دن عرب کہاں ہوں گے۔ فرمایا وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔ اکثر بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام ایک نیک آدمی ہوگا ان کا امام آگے بڑھ کر فجر کی نماز پڑھانے کو ہوگا کہ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو یہ امام فوراً پیچھے ہٹیں گے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں یہ جماعت آپ ہی کی امامت کے لیے

کھڑی کی گئی ہے ان کے امام نماز پڑھائیں گے نماز کے بعد عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے دروازے کے پاس ٹھہر جاؤ دروازہ کھولا جائے گا دوسری طرف دجال اور ستر ہزار یہودی ہوں گے ان میں سے ہر ایک چمکتی ہوئی تلوار لئے اور چاروں طرف سے ہونے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال یوں پھٹنے پھوٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک پھسل جاتا ہے اور بھاگ کھڑا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے میں تجھے ایسی ضرب لگاؤں گا کہ تھوڑے ہی لمحے میں تجھے مرنے والی حالت میں پاؤں میں شری دروازے کے پاس آئیں گے اور قتل کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دیں گے اور ایسی کوئی بھی چیز جس کے پیچھے یہودی چھپے ہوئے نہ ہو سکتا ہوگا اللہ کی وہی ہوئی طاقت سے بول اٹھے گی خواہ وہ کوئی پتھر ہو یا دیوار جانو یہ کیا کوئی درخت ہاں البتہ غرق نامی پودا ایک ایسا ہے جو نہیں بولے گا کیونکہ وہ بھی یہودی ہے باقی سب اٹھ اٹھ دیں گے اے مسلمان! یہ یہودی ہمارے پیچھے چھپا بیٹھا ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ وہ چالیس دن زمین پر رہے گا سال چھ ماہ کے برابر ہوگا اور سال مہینے کے برابر ہوگا اور مہینہ جمعے کے برابر ہوگا اور اس کے آخری دن بہت چھوٹے ہوں گے تم میں سے ایک شخص مدینہ کے ایک دروازے سے چلے گا اور دوسرے دروازے تک پہنچتے پہنچتے شام ہو جائے گی۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ہم اتنے چھوٹے چھوٹے دنوں میں نماز کیسے پڑھیں گے؟ جواب میں ارشاد فرمایا کہ جس طرح تم ان لمبے دنوں میں نماز کے اوقات کا حساب لگاتے ہو اسی طرح ان چھوٹے دنوں میں بھی لگا لینا اور نماز پڑھ لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم ضرور میری امت میں عادل منصف حکمران ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے جزیہ مقرر کریں گے صدقہ ترک کر دیا جائے گا لہذا کوئی بھی (صدقے کے لیے) بکری یا اونٹ کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ آپس کے جھگڑے اور نفرتیں دور ہو جائیں گی کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچائے گا یہاں تک کہ ایک بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا لیکن سانپ اس کو نقصان نہ پہنچائے گا بچہ شیر کو بھگائے گا لیکن وہ بچے کو نقصان نہ پہنچائے گا بھیریا بکریوں کے ریوڑ کے لیے کتے کا کام دے گا زمین امن و امان سے ایسے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب کی ایک ہی بات ہوگی صرف اللہ ہی کی عبادت ہوگی اور جنگ ختم ہو جائے گی۔ قریش سے ان کا ملک چھین لیا جائے گا اور زمین ہر طرف سے یکساں ہو جائے گی۔ اس کی نباتات اگیں گی جیسے حضرت آدم علیہ السلام کا عہد ہو یہاں تک کہ ایک جماعت انگور کے خوشے سے پیٹ بھر لے گی اور ایک جماعت ایک انار سے پیٹ بھر لے گی نیل اتنے اتنے مال کے بدلے ملے گا (یعنی بہت مہنگا ہوگا) اور گھوڑا چند درہموں کے بدلے۔

کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! گھوڑا اتنا سستا ہو جائے گا؟ فرمایا اس لیے کہ اس کو جنگ میں استعمال نہیں کیا جائے گا پھر پوچھا گیا اور نیل کیوں مہنگا ہو جائے گا؟ فرمایا زمین کی کھیتی بارش کے لیے دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال نہایت سخت قحط زدہ ہوں گے لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا ہوگا اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیں گے کہ تین بارشیں روک لی جائیں گی زمین کو حکم دیں گے اور تین بارشیں روک لی جائیں گی پھر دوسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور دوثلث بارش مزید روک لی جائے گی زمین کو حکم دیا جائے گا اور دوثلث پیداوار مزید روک لی جائے گی پھر تیسرے سال آسمان کو حکم دیا جائے گا اور ساری بارش روک لی جائے گی۔ اسی طرح زمین کو حکم دیا جائے گا اور ساری پیداوار روک لی جائے گی لہذا نہ کہیں سبزہ باقی رہے گا اور نہ کوئی چوپایہ سب مر جائیں گے البتہ جسے اللہ چاہے گا وہی زندہ رہے

پھر فرمایا کہ ”دجال اس سے پوچھے گا کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لیا؟“ فرمایا کہ وہ جواب دے گا کہ ”نہیں“ (یعنی مانع) ہے۔ پھر فرمایا کہ ”دجال اس سے پوچھے گا اور اس سے کہے گا کہ میں نے اس سے کہا کہ ”یہ دجال ہے“۔ پھر فرمایا کہ ”دجال اس کے دونوں ٹھکانوں کو مٹا دے گا اور اس سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ ”مومن! تم اس مومن کا کھینچنا مومنوں کے لیے اور یہ زندہ ہو کر رہا ہوگا۔“ پھر فرمایا کہ ”دجال اس سے پوچھے گا کہ ”یاب کنی“ تو مجھ پر ایمان نہیں لیا تو وہ مومن کہے گا ”اب تو اور زیادہ نصرت کے ساتھ مجھے علم ہو گیا ہے کہ تو دجال ہے۔“ پھر فرمایا کہ وہ مومن لوگوں سے مخاطب ہو کر کہے گا ”لوگو! دجال نے آج جو سونک میرے ساتھ کیا ہے وہ میرے بعد اور کسی کے ساتھ نہ کر سکے گا۔“ پھر فرمایا کہ ”دجال اس کو ذبح کرنا چاہے گا لیکن اس مومن کا جسم گھٹنے سے لے کر کندھے اور زرخرے کے درمیان تک تانبے کا ہو جائے گا اور دجال کچھ نہ کر سکے گا۔“ پھر فرمایا کہ ”دجال اس کے ہاتھ پیر پکڑ کر اس کو آگ میں پھینک دے گا“ لوگ یہی سمجھیں کہ دجال نے اس مومن کو آگ میں پھینک دیا ہے لیکن دراصل وہ جنت میں ڈالا گیا ہوگا۔“ پھر آپ نے فرمایا کہ ”یہ شخص رب العالمین کے ہاں سب سے زیادہ بلند مرتبہ شہید ہوگا۔“^①

دجال کے بارے میں کئی ایک روایتیں مروی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے عمرو بن حریش سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بیماری سے افاقہ ہوا لوگوں میں تشریف لائے اور کچھ عذر معذرت کیا اور فرمایا ہمارا بھلائی کے علاوہ اور کوئی ارادہ نہیں پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دجال مشرق کی خراسان نامی سرزمین سے ظاہر ہوگا ایک قوم اس کی پیروی کرے گی جن کے سر بڑے بڑے منکوں کی طرح ہوں گے۔^②

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے عبداللہ بن یحییٰ کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے کہ ہماری باتیں سن کر اچانک اٹھ بیٹھے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور فرمایا ”دجال کے علاوہ مجھے تمہارے بارے میں کسی چیز کا ذکر نہیں اور کچھ اور بھی ارشاد فرمایا۔“^③

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے مالک سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کے سامنے دجال کا ذکر نہ کیا ہو اور تمہارے سامنے اس کی ایسی تفصیلات بیان کر دوں گا کہ مجھ سے پہلے انبیاء نے بیان نہ کی ہوں گی وہ (دجال) کا نا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں۔“^④

① مسلم کتاب الفتن باب فی صفۃ الدجال و تخریم المدینۃ علیہ حدیث: ۳۰۲۔ کنز العمال حدیث: ۳۸۷۳۳۔ اور مشکوٰۃ حدیث: ۵۴۷۶۔

② ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء من این یخرج الدجال؟ حدیث نمبر ۲۲۳ اور ابن ماجہ کتاب الفتن باب فتنۃ الدجال و خروج عیسیٰ حدیث نمبر ۴۰۷۰ مسند احمد جلد نمبر ۴ اور جلد حدیث نمبر ۷۔

③ مسند احمد جلد ۵ حدیث نمبر ۱۰۰۳ اور جلد ۵ حدیث نمبر ۱۷۸ کنز العمال حدیث نمبر ۲۲۴ مجمع الزوائد جلد ۵ حدیث نمبر ۱۴۳ جلد ۷ حدیث نمبر ۳۳۳ اور جلد احادیث نمبر ۲۳۷۔ ④ مسند احمد جلد ۱۱ احادیث نمبر ۱۷۶۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام ترمذی نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کا فرمان مبارک سنا فرماتے تھے کہ کوئی نبی ایسا نہیں آئے گا جس سے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور جس کی قومیں اس سے ڈراتی ہوں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انیس جہاں کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور فرمایا کہ ”شاید ان لوگوں میں سے بھی کوئی شخص جہاں کو لے جائے جنہوں نے مجھے دیکھا یا میرا کلام سنا ہے“ کسی نے سوال پوچھا یا رسول اللہ اس وقت جہاں کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا ”جیسی آج ہے یا اس سے بھی بہتر“^① امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس باب میں عبداللہ بن بسر، عبداللہ بن معقل اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایات مروی ہیں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں جناب رسول اکرم ﷺ کے سامنے دجال کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: ”اس کی ایک آنکھ شیشے کی مانند ہے نیز فرمایا اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو“^②

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت میں نے اپنے والد صاحب (یعنی امام احمد بن حنبل) کی کتاب میں انہی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی دیکھی جس میں تھا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ابوالوداک سے دریافت فرمایا کیا خوارج دجال سے ملیں گے؟ ابوالوداک کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ ”نہیں“ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”میں ایک ہزار یا اس سے زیادہ کا خاتم ہوں اور کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا گیا جس کی اتباع کی جاتی اور اس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور مجھے اس کے بارے میں وہ سب کچھ بھی بتایا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی اور کو نہیں بتایا گیا وہ کا نا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے اس کی دائیں آنکھ کافی ہے آگے کو بڑھی ہوئی ہے پوشیدہ نہیں ہے بالکل ایسے جیسے کسی چونا لگی دیوار پر بلغم لگا ہو اور اس کی بائیں آنکھ ایسی ہے جیسے کہ چمکتا ہو یا سیاہ اس کو ہر زبان آتی ہوگی اس کے ساتھ ایک جنت نما صورت ہوگی سرسبز و شاداب جس میں پانی جاری ہوگا اور اسی طرح ایک جہنم نما صورت ہوگی بالکل سیاہ دھواں دار“^③

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایات

پہلا طریق:

امام احمد نے ہنز اور عفان کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دجال آئے گا اور مکہ اور مدینہ کے علاوہ دنیا میں ہر جگہ گھومے پھرے گا پھر مدینہ منورہ کی طرف آئے گا اس کو ہر گھائی میں فرشتوں کی صف ملے گی

① ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۳ اور مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۹۰۔

② ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۳ مسند احمد جلد ۱ حدیث نمبر ۱۹۰۔

③ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۷۹ مستدرک حاکم جلد ۲ صفحہ ۵۹۷ کنز العمال حدیث نمبر ۳۲۲۸۱۔

جو مدینہ کی مخالفت یہ مقرر ہو گئی۔ پھر وہ سب طرف کی طرف آئے گا اور اپنا گڑھ مارے گا جس سے مدینہ منورہ تین مرتبہ کانپے گا جس سے ہر من مقلعہ مہمورت مدینہ سے نقل کردجال سے پاس جاپہنچے گا۔^①

سیرا طریق:

امام احمد نے یحییٰ کے طریق سے روایت انس بن عقیل سے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کی بائیں آنکھ کافی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کفر یا کفر تحریر ہوگا۔^②

تیسرا طریق:

امام احمد نے محمد بن مصعب کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال اصہبان کے یہودیوں میں سے نکلے گا اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے اور ان لوگوں نے سبز چادریں اوڑھ رکھی ہوں گی۔

چوتھا طریق:

امام احمد نے عبدالصمد کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”دجال کی آنکھیں مشخ شدہ ہوگی اس کی آنکھوں کے درمیان تحریر ہوگا ”کافر“ پھر اس کے بچے فرمائے ک ف را اور فرمایا کہ اس کو ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مسلمان پڑھ لے گا۔^③

پانچواں طریق:

امام احمد نے حماد بن سلمہ کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ”دجال کا نا ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں جیسا دجال ہے اس (دجال کی) کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔“^④

چھٹا طریق:

امام احمد نے عمرو بن الہیثم کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا گیا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے ڈرایا نہ ہو جان او دجال کا نا ہے اور تمہارا رب کا نا نہیں اور دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے۔“^⑤

① مسلم کتاب الفتن باب قصۃ الجساسۃ حدیث نمبر ۲۱۷۷ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۹۱ کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۸۸۳۲ اور حدیث نمبر ۳۳۸۵۶۔

② مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۱۰ سیوطی نے اس کو جمع الجوامع حدیث نمبر ۵۴۷ اور بغوی نے شرح السنۃ جلد ۱۵ حدیث نمبر ۵۰ پر ذکر کیا ہے۔

③ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفۃ وما علیہ حدیث نمبر ۲۹۲ ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۸ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۲۱۱۔

④ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۷۱۳ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفۃ وما علیہ حدیث نمبر ۲۹۴ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۲۲۸۔

⑤ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳۱ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفۃ وما علیہ حدیث نمبر ۲۹۰ مسند احمد جلد ۳ حدیث نمبر ۱۰۳۔

حضرت انیسٹہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے نبی کریم ﷺ کے آزاد و درود ملازم حضرت سفینہ بنی ہاشم کی ایک روایت میں بت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے کتاب فرمایا کہ ”آزاد و درود ملازم سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس نے اپنی امت کو جہنم کے فتنے سے ڈرا اور یہاں تک کہ اس کی دامیں آنکھ پر ایک جہمی سی چیز لپی ہوئی ہے اس کی منوں آنکھوں کے درمیان خطا کا فضا“ تحریر ہے۔ ”جب اللہ کا تو اس کے ساتھ وہ وادیاں ہوں گی ایک جنت اور ایک جہنم۔ سو اس کی جنت دراصل جہنم ہے اور اس کی جہنم دراصل جنت ہے اس کے ساتھ فرشتے بھی ہوں گے جو اس کے ساتھ دونوں کی صورت میں ہوں گے اگر میں چاہوں تو ان نبیوں اور ان کے باپوں کے نام بھی بتا سکتا ہوں ان میں سے ایک اس (دجال) کے دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف یہ آزمائش ہوگی دجال کہے گا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ نہیں کر سکتا۔ کیا میں موت نہیں دے سکتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ فرشتے کی اس بات کو دوسرے فرشتے کے علاوہ کوئی اور انسان وغیرہ نہ سن سکے گا تو دوسرا فرشتہ پہلے سے کہے گا ”تو نے سچ کہا“ اس دوسرے فرشتے کی بات کو سب لوگ سنیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ دجال کو سچا کہہ رہے ہیں یہ بھی آزمائش ہوگی۔ پھر وہاں سے وہ روانہ ہوگا اور مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا لیکن اس کو مدینہ میں نہیں گھسنے دیا جائے گا یہ دیکھ کر دجال کہے گا کہ یہ تو اس شخص کا علاقہ ہے پھر وہاں سے روانہ ہو کر شام پہنچے گا اور وہاں افسی نامی گھاٹی کے پاس اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔^①

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت:

يعقوب بن سليمان الفسوی نے ابویلی جبارہ بن ابی امیہ کی روایت نقل کی ہے کہ کچھ لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہ سخت بیمار تھے لوگوں نے کہا کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کریں جو آپ بھولے نہ ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ٹھیک سے بٹھاؤ کچھ لوگوں نے حضرت معاذ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور سہارا دے کر بٹھایا اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں اس کے معاملے سے ڈراتا ہوں۔ وہ کاٹا ہے جب کہ میرا رب عز وجل کا نا نہیں ہے۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے اس کو ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ اس کے ساتھ جنت بھی ہوگی اور دوزخ بھی تو اس کی جنت دراصل دوزخ ہے اور دوزخ دراصل جنت ہے۔^②

حضرت سمرہ بن جنادہ بن جندبؓ کی روایت:

امام احمد نے اہل بصرہ میں سے ثعلبہ بن عباد العبدی کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سمرہؓ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے (میں بھی وہیں موجود تھا) انہوں نے سورج گرہن کے بارے میں ایک حدیث نقل کی فرمایا: ”نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں یہ بھی فرمایا کہ ”خدا کی قسم قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس جھوٹوں کا ظہور نہ ہو۔ ان

① مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۱/۵ افسی شام میں حوران کے علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے قصبے کے شروع میں نمود کے راستے میں پڑتا ہے۔

② کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۸۱ الدر المنثور للسيوطی حدیث نمبر ۳۵۳/۵ بغوی کی شرح السنن حدیث نمبر ۶۹۹۔

میں سے آخری کا ۱۱۰ جال ہوگا جس کی بائیں آنکھ مسخ ہوگی جیسے وہ اونٹنی کی آنکھ ہو اور جب وہ نکلے گا فرمایا جب بھی وہ نکلے وہ یہ سمجھے کہ وہ اللہ سے جدا ہو رہا ہے اور یہاں دنیا کی ساری چیزیں اور جان و مال کا یہ سب کچھ اس کی آنکھ سے دور ہے۔ اس کا انکار کیا اور اس کی آنکھ سب کی اس کے کئی عمل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ماز برس نہ ہوں۔ اس فرماتے ہیں کہ اس نے کئی کئی عمل کے بارے میں بار بار سوچا نہ ہوگی۔ وہ غریب ظاہر ہوگا اور اس کا فتنہ پوری دنیا میں پھیلے گا اور وہ زمین اور بیت المقدس کے اور مسلمان بیت المقدس میں حضور ہو جائیں گے۔ زبردست زلزلے آئیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ کڑی ہوئی دیوار اور درخت کی جڑ سے آواز آئے گی اے مومن! یہ یہودی ہے۔ یہ کافر ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو لیکن یہ معاملہ اس طرح اس وقت تک نہ ہوگا جب تک تم آپس میں اس معاملے کو بہت بڑا عظیم نہ سمجھو گے تم لوگ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھو گے کیا تمہارے نبی نے اس سلسلے میں کوئی بات کی تھی؟ اور جب تک پہاڑ اپنی جگہ سے نہ ہٹ جائیں ^۱ اس کے بعد ثعلبہ بن عباد العبدی نے ایک مرتبہ اور بھی حضرت سرہ کے خطبے میں شرکت کی۔ اس مرتبہ بھی بات میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ ہوئی تھی۔

حضرت سرہ سے ایک روایت:

امام احمد نے حضرت سرہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ دجال نکلنے والا ہے وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس پر ایک موٹی جھلی چڑھی ہوئی ہوگی۔ وہ کوڑھی اور اندھے کو شفا دے گا مردوں کو زندہ کر دے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ لہذا جس نے تسلیم کیا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا اور جس نے اپنی موت تک یہی کہا کہ میرا رب تو اللہ ہے وہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ ہوگا یا اس کی کوئی آزمائش ہوگی نہ عذاب۔ پھر وہ زمین میں رہے گا جب تک اللہ چاہیں گے پھر مغرب کی طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں گے وہ آپ کی ملت پر ہوں۔ پھر وہ دجال کو قتل کریں گے اور وہی قیامت کا وقت ہوگا۔ ^۲

حضرت سرہ کی ایک روایت طبرانی نے بھی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس پر ایک موٹی جھلی چڑھی ہوئی ہوگی وہ اندھے اور کوڑھی کو شفا دے گا مردوں کو زندہ کرے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جس نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھا اور کہا کہ میرا رب اللہ ہے اور دجال کا انکار کیا یہاں تک کہ اس کو موت آگئی تو نہ اس کو کوئی عذاب ہوگا نہ ہی وہ کسی فتنے میں پڑے گا اور جس نے دجال سے کہا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے وہ دجال زمین میں رہے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مشرق کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے ان کی تصدیق کرتے ہوئے تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کر دیں گے۔ ^۳

① مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۵/۳ جمع الجوامع للسيوطی حدیث نمبر ۵۴۷۰ درمنثور حدیث نمبر ۳۵۴۱۵۔

② مسند احمد حدیث نمبر ۱۳۱۵ طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۶۲۷/۷ مجمع الزوائد للہیثمی حدیث نمبر ۳۳۶/۷۔

③ مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۵/۳ درمنثور للسيوطی حدیث نمبر ۳۵۴۲/۵ بغوی کی شرح السنۃ حدیث نمبر ۵/۱۵۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ سے حرم نامی بلند جگہ پر پہنچے
تو بھی ان کے ساتھ تھے نبی کریم ﷺ نے اپنے منہ سے یہ منورہ بن زمین تھی اچھی ہوئی: جب وہاں کا ظہور ہوگا۔ اس کی کھائی پر فاش
پہرہ دے رہے ہوں گے۔ وہاں مدینہ منورہ میں داخل نہ ہونے کا۔ جب وہاں مدینہ منورہ کے قریب پہنچے گا۔ مدینہ میں تین زلزلے
آئیں گے۔ ان زلزلوں کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جتنے منافق مرد اور عورتیں ہوں گی سب نکل کر دجال کے پاس جا بیٹھیں گے۔ ان میں
زیادہ تعداد عورتوں کی ہوگی یہ نجات کا دن ہوگا اس دن مدینہ منورہ خباثت کو اس طرح دور کر دے گا جیسے بھٹی لوہے کے رنگ کو دور کر دیتی
ہے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے۔ ہر ایک کے پاس لٹھیاں اور جڑاؤ تلواریں ہوں گی۔ وہ اپنا گز اس طرف مارے گا
جس کو مجتمع السلول کہتے ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ قیامت کے قائم ہونے تک نہ اس سے پہلے کبھی اتنا بڑا فتنہ برپا نہ ہوا نہ اس کے بعد ہوگا جتنا بڑا دجال کا فتنہ
ہے۔ آج تک کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو اس فتنے سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تمہیں ضرور وہ باتیں بتاؤں گا جو ایک نبی اپنی
امت کو بتاتا ہے پھر آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھا اور فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں“^①
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کا ایک اور طریق:

حافظ ابو بکر بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایک ہزار یا زیادہ
نبیوں کا خاتم ہوں اور ان تمام انبیاء میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو۔ میرے سامنے
اس کی وہ علامات بھی ظاہر کی گئی جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں کی گئیں اور (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) وہ کا نا ہے اور تمہارا رب ہر گز
کا نا نہیں ہے۔^② عبداللہ بن احمد نے السنۃ میں جالد کے طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے
دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ: ”وہ کا نا ہے اور تمہارا رب کا نا نہیں“^③

روایت جابر رضی اللہ عنہ کا ایک اور طریق:

امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دجال کا نا ہے اور انتہائی بدترین
جھوٹا ہے۔“ امام مسلم نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”میری امت
میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔“^④
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ ”وہ

① مسند احمد حدیث نمبر ۲۹۲/۳ سیوطی کی الدر المنثور حدیث نمبر ۳۵۳/۲۔ ② بیہقی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۴/۷ سیوطی الدر المنثور حدیث نمبر ۳۵۳/۵
ابن کثیر ہی کی البدایہ والنہایہ حدیث نمبر ۱۵۲/۲۔ ③ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳۱۱ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال صفحہ ۷۸ علیہ
حدیث نمبر ۲۹۴۲ مسند احمد حدیث ۳/۱۰۳۔ ④ مسلم کتاب الامارۃ باب قولہ ﷺ لا تزال طائفتہ فی امتی..... حدیث نمبر ۴۹۳۱۔

اسی روایت کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے جب کہ امام احمد نے عبدالرزاق کے طریق سے ایک اور روایت نقل کی ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ: ”دجال کا سر پیچھے سے ریت کے ٹیلے کی مانند ابھرا ہوا ہے سو جس نے کہا کہ تو میرا رب ہے تو وہ فتنے میں پڑ گیا اور جس نے کہا کہ تو جھوٹا ہے میرا رب تو اللہ ہے اور اسی پر میں توکل کرتا ہوں تو اس کو دجال نقصان نہ پہنچا سکے گا یا کہا کہ وہ فتنے سے بچ گیا۔“⁶

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دجال کا ٹھکانہ اس ٹیلے پر ہوگا اور دجال کے پاس جانے والوں میں زیادہ تر عورتیں ہوں گی یہاں تک کہ ایک شخص اپنی بیوی، ماں، بیٹی، بہن اور بھوپھی کے پاس آئے گا اور ان کو باندھ دے گا کہ کہیں یہ بھی دجال کے پاس نہ چلی جائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس پر اور اس کی جماعت پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان ان سب کو قتل کر دیں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی درخت اور پتھر کے پیچھے چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر کہیں گے کہ اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یا نیچے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر دو۔“⁷

① مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۰/۱ اشعری کی موارد الظمان حدیث نمبر ۱۹۰۰۔ ② مسند احمد حدیث نمبر ۱۳۷۴۔ ③ مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۰/۱ اشعری کی موارد الظمان حدیث نمبر ۱۹۰۰۔ ④ اس کی تخریج پہلے نثریج ہے۔ ⑤ اس کی تخریج بھی پہلے نثریج ہے۔ ⑥ مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۰/۲ مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۰۸/۲ کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۷۷۸۔ ⑦ مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۲۶۷۷ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء في علامة الدجال حدیث نمبر ۲۳۳۶ مسند احمد حدیث ۶۸/۲ اور ۴۱۸/۲ ۳/۳۶۸۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سالم کے طریق سے:

امام احمد نے سالم کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ قیام پذیر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اپنی دعا کی کہ اس کو مستحق بنے پھر وہاں دو کھڑیاں اور فرمایا کہ اس نے دو تھیں وہاں سے وہاں کوئی نبی آیا، نہیں مگر اچس نے اپنی قوم کو جال سے ڈرایا وہ یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو جال سے ڈرایا تھا لیکن میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بتائی ہوگی تم اس سے جال کو پہچان لو گے اور وہ یہ کہ دجال کا نام ہے اور اللہ تعالیٰ ہرگز کانا نہیں ہے۔^①

یہودیوں سے جنگ اور مسلمانوں کی مدد کا اشارہ:

ابن حنیڈ کے ذکر کے دوران یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے پہلے بھی گزر چکی ہے آپ نے فرمایا کہ: ”تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور غالب آ جاؤ گے حتیٰ کہ یہودی کہیں گے کہ اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دو۔“^②

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک اور طریق:

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”ہم حجۃ الوداع کے موقع پر گفتگو میں مصروف تھے اور ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ آپ ﷺ کا آخری حج ہوگا چنانچہ جب آپ نے دجال کا ذکر فرمایا اور تفصیل سے اس کے بارے میں بتایا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو دجال سے ڈرایا تھا اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی تو سن لو ان پر اس دجال کے حالات پوشیدہ نہیں تھے تو تم پر بھی نہ رہیں گے وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔“^③

امام احمد نے یزید کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ”کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال کی علامات نہ بتائی ہوں اور میں تمہیں اس کی ایسی علامات بتاتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائیں بے شک وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں ہے اس (دجال) کی دائیں آنکھ ایسی ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔“ یہی روایت ترمذی نے بھی بیان کی ہے کہ جب آپ سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ”سن لو تمہارا رب ہرگز کانا نہیں جب کہ دجال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ ایسی ہے جیسے ابھرا ہوا انگور کا دانہ۔“^④

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے شہر بن حوشب کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”جب یزید بن معاویہ کی بیعت کی خبر پہنچی تو میں شام آیا مجھے نوف بکائی

① بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۲۷۷ مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن حنیڈ حدیث نمبر ۲۸۳۳ مسند احمد حدیث نمبر ۲۱۳۹/۲- مسند احمد

حدیث نمبر ۱۳۵/۵ کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۹۱۵ حدیث نمبر ۳۸۷۶۸- ③ مسند احمد حدیث نمبر ۳۵/۲ کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۹۱۵ حدیث نمبر ۳۸۷۶۸-

④ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ و ما علیہ حدیث نمبر ۲۸۸۸ امام احمد اپنی مسند میں حدیث نمبر ۱۷۶/۱- ⑤ مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال

وصفہ و ما معہ حدیث نمبر ۲۸۸۸ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی صفۃ الدجال حدیث نمبر ۳۲۳۱ مسند احمد حدیث نمبر ۲۷۷۷/۲ حدیث نمبر ۳۱۳۲/۳

فتنہ یہ ہوگا کہ ایک اعرابی آئے گا اور کہے گا کہ اگر میں تیرے باپ اور بھائی کو زندہ کر دوں تو تو مجھے اپنا رب سمجھے گا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ ہاں تو شیطان اس نے باپ اور بھائی کی سمورت اختیار کر لے گا۔ پھر فرمائے لگیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سمورت یہی فرماتے ہیں۔ تشریف لے گئے تب کہ لوگ یہ باتیں سن رہے وہ دیکھتے تھے اور انتظار میں بیٹھے تھے کہ است میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے گمہ تشریف لائے اور میرے گمہ کے دروازے کا حلقہ کچر کر فرمایا ٹھہر، ٹھہر، یا مبرکہ، اسماء! پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دجال کے فتنے کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ”اگر ۱۰۰ آسمانوں میں تم لوگوں میں موجود جہاد میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا، مگر نہ میرا رب ہر مومن کی بہترین، نیکو بھال کرنے والا ہے۔“

پھر فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم آنا گوندھتے ہیں اور جب تک بھوکے رہتے ہیں روٹی کھاتے ہیں تو اس دن مومنین کا کیا حال ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا جس طرح آسمان والوں (یعنی فرشتوں) کو تسبیح اور تقدیس کافی ہو جاتی ہے اسی طرح مومن بھی اس دن تقدیس و تسبیح سے پیٹ بھر لیں گے۔^۱ امام احمد نے حضرت اسماء بنت یزید کی ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ”جو میری مجلس میں موجود ہو اور میری بات (حدیث) سنے اسے چاہیے کہ اس تک پہنچا دے جو موجود نہیں اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کانائیں بلکہ اس سے پاک ہے دجال کا نا ہے اس کی آنکھیں مسخ شدہ ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ لے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھے۔“^۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات:

امام احمد نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپ نے دجال کے مقابلے میں جدوجہد کا تذکرہ فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت فرمایا اس دن کون سا مال بہتر ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”سیاہ غلام جو اپنے گھروالوں کو پانی پلائے گا رہا کھانا تو وہ ہوگا ہی نہیں، دوبارہ عرض کیا تو اس دن مومنوں کا کھانا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا کہ تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل۔“ ام المومنین نے عرض کیا عرب اس دن کہاں ہوں گے؟ فرمایا تھوڑے سے ہوں گے۔“^۳

ام المومنین سے ایک روایت امام احمد نے نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ ایک دن میں بیٹھی رو رہی تھی کہ آپ تشریف لائے۔ دریافت فرمایا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے جواباً عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے دجال کا معاملہ (یعنی اس کی فتنہ انگیزی) یاد آ گیا اس لیے رونے لگی تو آپ نے فرمایا کہ: ”اگر دجال میرے ہوتے ہوئے نکل آیا تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میرے بعد نکلا تو تمہارا رب کا نا نہیں ہے وہ (دجال) اصفہان کے یہودیوں میں سے ہوگا، مدینہ پہنچے گا اور مدینہ سے باہر ایک طرف اترے گا، ان دنوں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے تمام شرارتی اور بدترین لوگ دجال کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ پھر وہ شام پہنچے گا“

۱ مسند احمد حدیث نمبر ۳۵۵/۶، بغوی شرح السنۃ حدیث نمبر ۹۸/۶، مشکوٰۃ المصابیح ترمذی حدیث نمبر ۵۳۹۱۔ ۲ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال

حدیث نمبر ۳۰، مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفۃ و ما معہ حدیث نمبر ۲۹۳، مسند احمد حدیث نمبر ۲۷۷/۲، حدیث نمبر ۱۱۵/۳، حدیث نمبر ۱۳۰/۶۔

۳ مسند احمد حدیث نمبر ۶/۷، حدیث نمبر ۱۲۵/۶، بیہقی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۲۵/۷۔

فلسطین کے شہر باب لد کے قریب انہیں دنوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجال کا قتل کریں گے چالیس سال تک زندہ رہیں گے وہ بہت انسانیت پرور، مہربان اور حکیم انسان ہوں گے۔^①

دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا:

امام احمد نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دجال مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔^② صلوٰۃ کوف کے بارے میں ایک روایت حضرت امام ربیع بن ابراہیم سے ہے کہ فرماتی ہیں اس دن خطبہ میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس وحی بھیجی گئی ہے کہ غفریب یا فرمایا کہ مسیح دجال کے فتنے سے پہلے فرمایا فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کیا کہا تھا۔ اس کے علاوہ صحیح مسلم میں ام شریک سے ایک روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لوگ دجال سے بھاگ کر اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھیں گے۔“ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب اس دن کہاں ہوں گے؟ فرمایا بہت کم ہوں۔“^③

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

ابن وہب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ فرماتی ہیں کہ ایک رات مجھے دجال کا معاملہ یاد آ گیا تو میں رات بھر سو نہ سکی صبح میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچی اور ساری بات گوش گزار کر دی تو آپ نے فرمایا ایسا مت کرو اگر وہ میری موجودگی میں نکلا تو میں اس کے لیے کافی ہوں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو اللہ صالحین کی طرف سے اس کے لیے کافی ہوں گے۔ پھر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ: ”کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نڈرایا ہو میں بھی تم کو ڈراتا ہوں بے شک وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔“^④

طبرانی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ آپ نے قدیر کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس امت کے زندیق ہیں ان کے زمانے میں بادشاہ ظالم ہوگا، اسی کی بڑائی اور سطوت ہوگی پھر اللہ تعالیٰ طاعون کی بیماری بھیجیں گے عام طور پر اکثر لوگ اس میں مر جائیں گے پھر حصف (زمین میں دھنسا) ہوگا، کم ہی لوگ ہوں گے جو اس سے بچیں گے ان دنوں مومن کی خوشی کم اور غم زیادہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے چہرے مسخ فرما کر بندر اور خنزیر بنا دیں گے اور پھر اس کے کچھ عرصہ بعد دجال نکلے گا۔ یہ فرما کر آپ رونے لگے اور آپ کو دیکھ کر ہم بھی آپ کے ساتھ رونے لگے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ کیوں رونے؟ ارشاد فرمایا: مجھے ان لوگوں پر ترس آ گیا کیونکہ ان میں کمانے والے مختی لوگ بھی ہوں گے۔^⑤

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے ابونضرہ سے نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں جمعہ کے دن ہم حضرت عثمان بن العاص کے پاس آئے تاکہ اپنے اور ان کے

① مسند احمد حدیث نمبر ۵/۷۶، بیہقی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱۰/۳۲۷۔ ② مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۲۳، کنز العمال۔ ③ مسلم کتاب الفتن باب فی البقیۃ

احادیث الدجال حدیث نمبر ۳۱۹، ترمذی کتاب المناقب باب مناقب فی فضل العرب حدیث نمبر ۳۹۳۰۔ ④ مجمع الزوائد، بیہقی حدیث نمبر ۳۵۱۔

⑤ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۱۶، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۴۷۸، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۸۲۹۔

مصحف کا موازہ کر کے دیکھ لیں جب جمعہ کا وقت ہوا تو ہم نے غسل کیا، انہوں نے ہمیں خوشبودی جو ہم نے اگلی پھر ہم مسجد میں آ گئے اور ایک شخص کے پاس ہمارے دوست ہیں، جان ابی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی امت میں آگے ہم لوگ کے سامنے بیٹھے تو ہم بھی بیٹھے اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”مسلمانوں نے تین شہروں کے ایک اس جگہ جہاں دو سمندر ملتے ہیں اور جزیرہ میں اور تیسرا شام میں۔ اس کے میں تین دروازے آئیں گے اور لوگ خوفزدہ ہو جائیں گے۔ پھر دجال ظاہر ہوگا اور شرق کی طرف واہوں کو شکست دے گا سو پہا شہر جس کو وہ فتح کرے گا وہ شہر ہوگا جہاں دو سمندر ملتے ہیں۔ اس شہر سے رہنے والے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے ایک گروہ شام میں رہے گا اور حالات پر نظر رکھے گا دوسرا گروہ احزاب کے ساتھ رہے گا اور تیسرا گروہ اپنے قریبی شہر میں چلا جائے گا۔ جہاں کے ساتھ ستر ہزار افراد ہوں گے جنہوں نے تيجان (سبز چادر) اوڑھ رکھی ہوگی دجال کے اکثر ساتھیوں میں یہودی اور عورتیں ہوں گی پھر وہ دوسرے شہر میں آئے گا۔ اس کے لوگ بھی تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک شام میں چلا جائے گا اور تیسرا گروہ مغربی شام کی طرف چلا جائے گا۔

مسلمان افیق نامی مقام پر جمع ہوں گے اور اپنے مویشی چرنے کے لیے بھیجیں گے۔ وہ دشمن کے ہاتھ لگ جائیں گے اس سے ان پر سختی آئے گی ان کو شدید بھوک اور مشقت کا سامنا کرنا ہوگا۔ یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص اپنی کمان کی رسی کو جلا کر کھائے گا اسی دوران سحر کے وقت ایک آواز دینے والا تین مرتبہ پکارے گا اے لوگو! تمہارے پاس مدد آگئی لوگ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے یہ تو کسی ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس نے خوب پیٹ بھر کر کھایا ہو فجر کی نماز کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے مسلمانوں کے امیر ان سے کہیں گے اے روح اللہ! آگے بڑھیے اور نماز پڑھائیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ اس امت کے لوگ ایک دوسرے کے امیر ہیں پھر مسلمانوں کے امیر نماز پڑھائیں گے نماز کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا نیزہ اٹھائیں گے اور دجال کی طرف روانہ ہوں گے۔ دجال جب ان کو دیکھے گا تو اس طرح کھلے گا جیسے سیسہ پگھل جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو سینے پر نیزہ ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔ دجال کی فوج کو شکست ہو جائے گی۔ اس دن کوئی چیز ان کو پناہ نہ دے گی حتیٰ کہ درخت بھی یہ کہے گا اے مومن! یہ کافر ہے اور اسی طرح پتھر بھی یہ کہے گا اے مومن! یہ کافر ہے۔“ (۱) (اسے قتل کر دو)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ امام احمد کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو شہر بصرہ اور کوفہ ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے جو انہوں نے بصرہ کی مسجد میں بیان فرمائی کہ آپ نے فرمایا کہ: ”میری امت میں سے ایک جماعت ضرور ایسے شہر پہنچے گی جسے بصرہ کہا جاتا ہوگا جہاں ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگی اور کھجوروں کے درخت بھی ہوں گے۔ پھر قنطورا کی اولاد آئے گی جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی یہاں تک کہ وہ دجلہ نامی ایک پل پر پہنچیں گے پھر مسلمانوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی۔ ایک جماعت تو اونٹوں کی دم پکڑ کر جنگوں میں چلی جائے گی اور ہلاک ہو جائے گی اور ایک قوم خوفزدہ حالت میں وہیں ٹھہری رہے گی۔ یہ دونوں جماعتیں برابر ہوں گی اور تیسری قوم اپنے بچوں کو اپنی پشتوں پر اٹھالیں گی اور قتل کریں گے پھر جوان میں مقتول ہوں گے وہی لوگ شہداء ہوں گے۔ ان میں سے جو باقی بچیں گے ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کا میابی عطا فرمائیں گے۔

امام احمد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہمیں بیان کی ہے کہ: "نوقطو را سے مراد 'ترک قوم' ہے۔ امام ابو داؤد نے سرت بریدہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: "تم سے چھٹی آنکھوں والے نہیں کے اتنی ترک۔ ان کو تین مرتبہ وہاں سے چٹکایا جائے گا یہاں تک کہ وہ جزیرۃ العرب پہنچ جائیں گے۔ پہلی دفعہ بھگانے میں جوان سے الگ ہو گیا وہ بچ جائے گا دوسری مرتبہ میں بعض بنک ہو جائیں گے اور بعض بچ جائیں گے اور تیسری مرتبہ میں کوئی ایک بھی نہ بچے گا۔" ^① سفیان ثوری نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ خروج دجال کے وقت لوگوں کی تین جماعتیں بن جائیں گی۔ ایک کروہ تو دجال پر ایمان لے آئے گا دوسرا ایسی سرین کی طرف چلا جائے گا جہاں "شیخ" (گھاس) اتنی ہے اور تیسری جماعت عراق چلی جائے گی جو دجال اور اس کے ساتھیوں سے جنگ کرے گی یہاں تک کہ تمام مومن شام میں جمع ہو جائیں گے پھر وہ مومن اپنا ایک دستہ بھیجیں گے ان میں ایک شہسوار ہوگا جس کا گھوڑا بھورے رنگ کا ہوگا یا چتکبرہ۔ یہ لوگ دجال سے مقابلہ کریں گے اور سب کے سب شہید ہو جائیں گے ایک بھی بچ کر واپس نہ جائے گا۔" ^②

عبداللہ بن بسر کی روایت:

حنبل بن اسحاق نے حضرت عبداللہ بن بسر کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں وہ لوگ دجال کو ضرور پالیں گے جنہوں نے مجھے دیکھا ہے یا یہ فرمایا کہ میرے بعد دجال جلد ہی ظہور کرے گا۔

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام طبرانی نے حضرت سلمہ بن الاکوع کی روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ عقیق سے آ رہا تھا جب ہم ثنیہ پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ: "میں اللہ کے دشمن مسیح دجال کی جگہوں کو دیکھ رہا ہوں وہ آئے گا یہاں تک کہ فلاں جگہ پہنچے گا پھر کچھ دیر ٹھہرے گا۔ سارے آوارہ بدمعاش اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ مدینہ کی کوئی گھاٹی ایسی نہیں بچے گی جہاں دو فرشتے پہرہ نہ دے رہے ہوں دجال کے ساتھ دو صورتیں ہوں گی جنت کی اور جہنم کی۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ شیاطین بھی ہوں گے جو ماں باپ کی صورت اختیار کر لیں گے اور ان کی زندہ اولاد سے کہیں گے کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ میں تیرا باپ ہوں میں تیرا رشتہ دار ہوں اور کیا میں مر نہیں چکا؟ یہ (دجال) ہمارا رب ہے اس کی اتباع کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو اس شخص کے بارے میں فیصلہ کر رکھا ہوگا وہی یہ شخص کہے گا۔ دجال کے لیے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے ایک آدمی مقرر فرمائیں گے جو اس کو خاموش کروادے گا اور مارے گا اور ڈانٹے گا اور کہے گا اے لوگو! یہ جھوٹا ہے تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے بے شک یہ جھوٹا ہے یہ باطل باتیں کرے گا اور تمہارا رب کا نام نہیں ہے۔ دجال اس شخص سے کہے گا تو میرا اتباع کیوں نہیں کرتا؟ یہ کہہ کر اس کو پکڑے گا اور دو ٹکڑے کر دے گا اور لوگوں سے پوچھے گا کیا میں اس کو تمہارے لیے دوبارہ زندہ نہ کر دوں؟ دوبارہ زندہ ہو کر وہ شخص پہلے سے زیادہ سختی سے دجال کی مخالفت شروع کر دے گا اور زیادہ برا بھلا کہنے لگے گا اور کہے گا اے لوگو!

① ابو داؤد کتاب الملاحم باب فی قتال الترمک حدیث نمبر ۴۳۰۵ ابن ماجہ کتاب الفتن باب الترمک حدیث نمبر ۴۰۹۶ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۱۹ حدیث نمبر

۳/۳۱ حدیث نمبر ۳۲۸ ② مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۵۹۸ ③ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۸۰۶۔

تم نے ایک آزمائش دیکھی ہے جس میں تم بتلا کئے گئے ہو اور ایک ایسا فتنہ جس میں تمہیں آزمایا گیا ہے۔ سنو! اگر یہ دجال سچا ہے تو مجھے دوبارہ مار کر زندہ کر دھائے سنو! وہ جھوٹا ہے۔ دجال اس کو اپنی آک میں پھینکنے کا حکم دے گا حالانکہ وہ نشت ہے چہرہ تمام کی طرف روانہ رہے گا۔^①

حضرت مجن بن الادرع رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمدؒ نے حضرت مجن بن الادرع کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اس میں فرمایا ”نجات کا دن، نجات کا دن کیا ہے؟ یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا، عرض کیا گیا۔ نجات کا دن کیا ہے؟ ارشاد فرمایا دجال آئے گا اور احد پر چڑھ جائے گا اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کہے گا ”کیا تم اس سفید محل کے بارے میں جانتے ہو؟ یہ احمد (رضی اللہ عنہ) کی مسجد ہے، پھر مدینہ منورہ آئے گا، مدینہ کے ہر راستے پر فرشتوں کو پہرہ دیتے ہوئے پائے گا جو اپنی تلواریں لہرا رہے ہوں گے یہاں سے دجال جزف کی طرف آئے گا اور اپنا گرز تین مرتبہ زمین پر مارے گا۔ پھر مدینہ منورہ کو تین زبردست جھٹکے لگیں گے۔ ان جھٹکوں کی وجہ سے تمام منافق و فاسق مرد و عورت مدینہ سے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے، یہی نجات کا دن ہوگا۔“^②

بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو:

حضرت مجن بن الادرع رضی اللہ عنہ سے امام احمدؒ نے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور احد پہاڑ پر چڑھ گئے اور مدینہ منورہ کی طرف نظر کی اور فرمایا: ”تباہی ہو! یہ تو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور میں اس کو سب سے بہتر سمجھتا ہوں یا فرمایا کہ سب سے آخری جو ہوگا۔ (دجال) اس مدینہ کی طرف بڑھے گا لیکن ہر راستے پر ایک ایسے فرشتوں کو پہرے دیتا ہوا پائے گا جو اپنی تلواریں سونتیں ہوئے ہوں گے لہذا یہ مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر آپؐ احد سے نیچے تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص کو نماز پڑھے ہوئے پایا، دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے اس شخص کی تعریف کی تو آپؐ نے فرمایا ”خاموش ہو جاؤ“ اس کو مت سنانا کہیں اس کو ہلاک ہی نہ کر دو“ پھر امہات المؤمنین میں سے کسی کے حجرے کے نزدیک تشریف لائے اور میرے ہاتھ کو چھوڑ دیا اور فرمایا: ”تمہارا دین وہ جو آسان ہو تمہارا بہترین دین وہ ہے جو آسان ہو۔“^③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت امام احمدؒ نے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے مقابلہ نہ کر لیں“ مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپیں گے اور وہ درخت اور پتھر پکاریں گے اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے آؤ اس کو قتل کر دو“

① طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۴/۷۱ اور مجمع الزوائد بیہقی کی حدیث نمبر ۳۹/۷۱ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۹۳۔ ② مسند احمد حدیث نمبر ۳۳۸/۴، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۵۴۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۸۳۳۔ ③ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۴۷۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۸/۴، حدیث نمبر ۳۲/۵، کنز العمال حدیث نمبر ۵۳۷۵، سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۱/۱۹۲۔

علاوہ غرق نامی درخت کے یعنی وہ یہودیوں کی نشاندہی نہ کرے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔^① اس کے علاوہ امام مسلم نے اسی سند سے یہ الفاظ کسی روایت سے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک رُوس کے ساتھ قتال نہ ہو۔ (احادیث) یہ ظاہر ہے کہ ترکوں سے مراد بھی یہودی ہیں اور دجال بھی یہودی ہوگا جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزرا ہے جسے احمد ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ایک اور روایت:

امام احمد نے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ: ”دجال ضرور حوران اور کرمان میں سے نکلے گا“ اس کے ساتھ ستر ہزار ساتھی ہوں گے ان کے سر بڑے بڑے منکوں کی طرح ہوں گے۔“^② ایک اور روایت حنبل بن اسحاق نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دجال کا ذکر فرمایا کہ: ”کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو میں تمہارے سامنے اس کی ایسی خصوصیات بیان کروں گا کہ جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے بیان نہ کی ہوں گی وہ کانا ہے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے جسے ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھا۔“^③

اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے حرمین کی حفاظت کر رہے ہوں گے:

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ مدینہ اور مکہ فرشتوں کی حفاظت میں ہوں گے مدینہ آنے والے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے وہاں نہ دجال داخل ہو سکے گا اور نہ طاعون۔“^④

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بن صلت کی روایت:

امام ابوداؤد نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”آپؐ نے فرمایا میں نے تمہیں دجال کے بارے میں بتایا یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ تم اس کی پہچان نہ کر سکو گے سنو مسیح دجال ٹھلٹھا گھنے ہوئے بالوں والا اور کانا ہے۔ اسکی ایک آنکھ مسخ شدہ ہے۔ اگر اس کا معاملہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو جان لو کہ تمہارا رب ہرگز کانا نہیں ہے۔“^⑤

بنو تمیم کی فضیلت:

بخاری اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے تین وجوہات سے بنو تمیم سے محبت ہے۔ آپؐ نے ان

① مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یرجل حدیث نمبر ۲۶۸۱ ابوداؤد کتاب الملاحم باب فی قتال التکرک حدیث نمبر ۴۳۰۳ امام احمد کی مسند حدیث نمبر ۳/۴۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۷۲ مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۵/۷۔ بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۷۱۳۰ کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ وما علیہ حدیث نمبر ۷۲۹۴ مسند احمد حدیث نمبر ۲۷۷۷ حدیث نمبر ۳/۱۱۵ حدیث نمبر ۵/۱۴۰۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۸۳ مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳/۳۰۹ بخاری کی تاریخ کبیر حدیث نمبر ۶/۱۸۰۔ سنن ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۰ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۳۲۳ اور کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۷۶۵۔

کے بارے میں فرمایا کہ وہ دجال کی مخالفت میں بہت سخت ہیں۔^۱ بنو قیس کی طرف سے بھیجے گئے زکوٰۃ و صدقات پہنچ گئے تو فرمایا: ”یہ میری قوم کے صدقات ہیں۔“ بنو قیس والوں کی ٹرکی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی تو آپ نے فرمایا کہ: ”اس کو ازار اور مردہ کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔“^۲

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام ابوداؤد نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ”جس نے دجال کی بات سنی، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، خدا کی قسم ایک شخص اس کے پاس آئے گا اور اس (دجال) کو مومن سمجھتا ہوگا اور اس کو مشکوک جادوئی کمالات کی پیروی کرے گا۔ امام احمد نے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دجال کی بات سنی ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، بے شک ایک شخص اس کو مومن سمجھتا ہوگا اس کے پاس آئے گا اور اس کو مومن ہی سمجھتا ہوگا کیونکہ وہ شخص اس (دجال) کی طرف سے شکوک میں مبتلا ہوگا یہاں تک کہ وہ اس کی اتباع کر لے گا۔“ یزید بن ہارون نے بھی اس طرح روایت کی ہے حضرت عمران بن حصین سے ایک روایت سفیان بن عیینہ نے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں گھومے گا۔“^۴ یعنی دجال انسانوں کی طرح کھائے پئے گا اور بازاروں میں آیا جایا کرے گا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت

دجال کا معاملہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے:

امام مسلم نے ایک روایت حضرت مغیرہ بن شعبہ کی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جتنی معلومات دجال کے بارے میں میں نے نبی کریم ﷺ سے حاصل کی ہیں اور کسی نے حاصل نہیں کیں یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تمہیں اس سے کیا نقصان پہنچے گا؟ وہ (دجال) تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا بھی ہوگا اور پانی کی نہریں بھی ہوں گی فرمایا وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔^۵ یہ روایت شریح بن یونس نے حضرت مغیرہ سے ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں دجال کے بارے میں جتنا آپ سے میں نے پوچھا کسی اور نے نہیں پوچھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارا اس (دجال) کے بارے میں کیا سوال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹیوں اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کی نہریں ہوں گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ (یعنی دجال کو اتنی بڑی مقدار میں کھانا پانی وغیرہ دینا) اس (یعنی دجال کے معاملے) سے بھی زیادہ آسان ہے۔^۶

① بخاری کتاب العقیق باب ملک من العرب حدیث نمبر ۲۵۴۳، مسلم کتاب فضائل الصحابہ غفار و اسلم حدیث نمبر ۶۳۹۸، فتح الباری حدیث نمبر ۸/۸۸۸ حدیث نمبر ۵/۱۷۰ حدیث نمبر ۵/۱۷۲، ایضاً ② ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۹، مسند احمد حدیث نمبر ۴/۴۴۱، مسند احمد حدیث نمبر ۴/۴۴۲، مجمع الکبیر طبرانی حدیث نمبر ۱۸/۱۵۵، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۸/۸۰، مسلم کتاب الفتن باب فی الدجال وهو اھون علی اللہ عزوجل حدیث نمبر ۷۳۰۴ حدیث نمبر ۷۳۰۵، ایضاً ③

یہی روایت مسلم نے بھی کئی طرق سے صحیح مسلم کتاب الاستغناء میں نقل کی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں پہلے گزر چکا ہے نہ اس (دجال) کا پانی دراصل آت سے اور آت دراصل کھنڈ پانی اور بظاہر آنکھوں و ایسا حسوں ہوگا (حقیقت میں نہ ہوگا) اسی روایت سے بعض علماء جیسے ابن حزم، ضحاوی، و غیرہ نے استدلال کیا ہے کہ دجال طمع سازمی، املطہ بندی کا باب کا کج چیزیں لہ گمان کہ کھائے گا ان کی حقیقت میں کوئی حیثیت نہ ہوگی بلکہ یہ صرف خیالات ہوں گے۔

معزز لہ فرقہ کے بڑے شیخ ابو علی الجبائی کہتے ہیں کہ دجال جو کمالات دکھائے گا ان کا حقیقت میں سچا ہونا جائز نہیں کیونکہ اگر اس کو ہم جائز کہیں گے تو جادو گروں کی خارق عادات کی لات اور ہنوت انبیاء کرام علیہ السلام کے معجزات کے برابر ہو جائیں گے۔ قاضی عیاض اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ایسا ہونا ممکن ہے کیونکہ دجال الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور جو الوہیت کا دعویٰ کرے اس سے ایسے اعمال کا صدور ناممکن ہے ورنہ پھر وہ الوہیت کا دعویٰ کیونکر کرے گا۔ دوسری طرف بہت سے باطل فرقوں جیسے خوارج، جمہیہ اور بعض معتزلہ نے دجال کا بالکل ہی انکار کیا ہے اور اس معاملے میں وارد تمام احادیث کو رد کر دیا ہے لہذا ان کے ہاں اس سلسلے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی لہذا اسی وجہ سے یہ لوگ عام اہل سنت والجماعت اور خصوصاً علماء سے کٹ گئے ہیں کیونکہ انہوں نے اس سلسلے میں واردان روایات کا انکار کیا ہے جو آپؐ سے تو اتر کے ساتھ ثابت ہیں جیسے ہم نے ابھی بہت سی بیان کیں اور یہ بھی تمام روایات نہیں بلکہ چند ہیں جو بات سمجھانے کے لیے کافی ہیں۔ مدد اور توفیق تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کا ماحصل:

ان تمام احادیث سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ دجال اور تمام کمالات اور خوارق عادات جو اللہ تعالیٰ نے دجال کو دیئے ہیں دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا امتحان ہوگا جیسے کہ پہلے گزرا کہ جو دجال کی بات مان لے گا وہ خوب خوشحال ہو جائے گا بارشیں ہوں گی، زراعت ہوگی، بہت سے مال مویشی ہوں گے اور خوب پھیلے پھولے گا اور جو اس کی بات نہیں مانے گا اور اس کو دھتکار دے گا وہ تنگی اور قحط سالی کا شکار ہو جائے گا۔ بیماریاں اس پر حملہ آور ہوں گی، مال مویشی ہلاک ہو جائیں گے، عزیز و اقارب مرجائیں گے، پھل زراعت کا روبرو وغیرہ تباہ ہو جائے گا یعنی مختلف آفتیں اس کو گھیر لیں گی۔

زمین کے اندر چھپے ہوئے زمانے دجال کے ساتھ ایسے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے ساتھ چلتی ہیں اور دجال کسی نوجوان کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا۔ یہ سب خوارق اور کمالات حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ دجال کو دیں گے تاکہ اپنے بندوں کا امتحان لیں۔ چنانچہ بہت سے اس کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے اور مومنوں کا ایمان پہلے سے بھی زیادہ آسان ہو جائے گا۔ لہذا یہ جو روایت گزری ’ہو اھون علی اللہ من ذلک‘ (الحدیث) کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے بھی زیادہ آسان ہے تو اس کا یہی مطلب ہے یہ معاملہ کم ہے اس سے کہ دجال کے پاس ایسی چیزیں ہوں جن سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے حالانکہ وہ نقصان فتنہ و فتنہ اور ظلم کے علاوہ کچھ نہ ہوگا اگرچہ اس کے کمالات خوارق عادات میں سے ہوں کیونکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ بھی تحریر ہوگا اور یہ تحریر ایسی ہوگی جو واضح طور پر ایک دکھائی دے گی یعنی حسی ہوگی محسوس کی جاسکے گی اس کو چھو کر بھی دیکھا جاسکے گا کہ معنوی یا خیالی تحریر نہ ہوگی کیونکہ آپؐ نے اس بارے میں تحقیقی خبر دی ہے کہ وہاں کف تحریر ہوگا۔

اس کے علاوہ اس کی ایک آنکھ کافی ہوگی انتہائی کریمہ النظر ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی یہی معنی ہیں اس جملے کے ”کناہا عنبہ طافیہ“ طافیہ اس کچھلی کو کہتے ہیں جو پانی میں مرجائے اور سح نے اوپر آ جائے یہاں روایات میں اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی آنکھ بے نور بھی ہوگی یعنی اس میں روشنی بھی نہ ہوگی اور وہ دیکھ بھی نہ سکتا۔ وگا اور جیہاک ایک روایت میں گزرا کہ اس کی آنکھ ایسی ہوگی جیسے کسی چونانگی دیوار پر سی کے ناک کی گندگی بلغم وغیرہ لگی ہوتی ہے یعنی نہایت بد صورت ہوگی۔ بعض روایات میں یہ آیا ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کافی ہوگی اور دوسری بھی رحمانی پتھر کی طرح ہوگی لہذا یا تو یہ کہ ان میں سے ایک قسم کی روایات محفوظ نہیں رہیں یا یہ کہ کانا پن دونوں آنکھوں میں ہوگا اور کانے پن سے مراد نقص اور عیب ہے۔ اس بات کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”دجال سخت بالوں والا ہے“ کمیہ ہے اس کی آواز ایسی ہے جیسے کوئی ناک سے بولتا ہو (غنی کی مانند) اس کا سر گویا کہ کسی درخت کی ٹہنی ہو اس کی دائیں آنکھ اندر کودھنی ہوئی اور بائیں آنکھ پھولے ہوئے انگور کے دانہ کی طرح ہوگی۔^۱ سفیان ثوری نے بھی سماک سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے لیکن جیسے کہ پہلی روایت میں بیان ہوا ہے کہ اس کی دوسری آنکھ ایسی ہوگی جیسے چمکتا ہوا ستارہ اس بناء پر ایک روایت غلط ہوگی لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی ایک آنکھ تو مکمل طور پر کالی ہو اور دوسری میں کچھ کانا پن ہو حقیقت حال سے تو اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔

دجال کے بارے میں تصریح قرآن کریم میں کیوں نہیں ہے؟

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ دجال انتہائی درجے کا فاسق و فاجر ہے اس کا شروفت بہت عظیم ہے وہ ربوبیت کا دعویٰ کرے گا وہ بڑے چھوٹوں میں سے ہوگا تمام انبیاء کرام نے اپنی اپنی امتوں کو اس سے ڈرایا لیکن پھر بھی قرآن کریم میں اس کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں ملتی؟ اس کا جواب چند مختلف طریقوں سے دیا جاسکتا ہے:

بہرحال: ”جس روز آپ کے رب کی بڑی نشانی آپہنچے گی کسی ایسے شخص کا ایمان جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

امام ترمذی نے اس کی تفسیر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو (ان کے ظہور کے بعد) کسی ایمان لانے والے کو اس کا ایمان کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے گا“ (ان نشانیوں کے ظاہر ہونے کے بعد) کسی ایماندار نے نیک اعمال شروع کئے تو وہ کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں:

(۱) دجال (۲) دابہ اور (۳) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔^۲

دوم:

جیسے کہ پہلے بیان ہوا اور جیسے کہ آگے بھی آ رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے جیسا کہ

① معجم کبیر طبرانی حدیث نمبر ۱۱/۳۷۷۔ ② مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الا ایمان حدیث نمبر ۳۹۶ ترمذی کتاب التفسیر باب نمبر ۱ اور سورۃ الانعام کی تفسیر حدیث نمبر ۳۰۷۷ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۳۵۔

قرآن کریم سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷-۱۰۹ میں ذکر کیا گیا ہے:

ترجمہ: ”اور ان کے لئے بی وجہ سے کہ ہم نے حق عیسیٰ بن مریم کو جو کہ رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آتش مریدا حالانکہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلبہ خیال میں ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں۔ جزئی بینی باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں حکمت والے ہیں اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے۔“

یہ بات ہم اپنی تفسیر میں بتا چکے ہیں کہ لفظ ”قتل موتہ“ میں ”ہ“ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے یعنی عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے۔ ان پر اہل کتاب ایمان لے آئیں گے جو ان کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف رکھتے تھے وہ بھی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا سمجھتے ہیں یعنی عیسائی اور وہ بھی جو معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مشکوک ولادہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں یعنی یہودی چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہوتے ہی یہودیوں اور عیسائیوں کو اس بات کا بخوبی علم ہو جائے گا کہ وہ لوگ اپنے دعوؤں میں جھوٹے تھے جیسا کہ ابھی ہم بیان کریں گے۔ چنانچہ اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول میں اشارہ ہے دجال کے ظہور کی طرف جو گمراہوں کا رہنما ہے اور مسیح ہدایت کا مخالف ہے اور اہل عرب کی عادت ہے کہ بعض اوقات وہ دو ضدوں یا مخالفوں میں سے ایک کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں اور اس سے دوسرے کی طرف بھی اشارہ ہو جاتا ہے جیسے کہ یہ بات اپنی جگہ طے شدہ ہے۔

سوم:

قرآن کریم میں اس (دجال) کے نام کی تصریح اس لیے نہیں ہے تاکہ اس کی حقارت خوب اچھی طرح ثابت و واضح ہو جائے کہ کرتو یہ الوہیت کا دعویٰ رہا ہے اور حقیر اتنا ہے کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی اور یہ بات اللہ بزرگ و برتر کی عظمت و جلالت علو شان اور تمام نامناسبات سے پاکی کے منافی بھی نہیں ہے لہذا دجال کا معاملہ اہل عرب کے نزدیک اس قدر حقیر اور معمولی تھا کہ اس کو ذکر ہی نہیں کیا گیا لیکن انبیاء کرام نے جناب باری میں عرض معروض کر کے دجال کے فتنے اس کے خوارق العادات الاعمال وغیرہ سے آگاہی حاصل کر کے اپنی امتوں کو بتایا اور ہر بات کو اتنا کھول کھول کر بیان کر دیا کہ انبیاء کرام کی مبارک زبانوں سے ہی اس کے ذکر پر اکتفا کر لیا گیا چنانچہ یہ تو اتر کے ساتھ آپ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسی ہر عظمت و جلال ہستی کے مقابلے میں دجال جیسے معمولی اور خسیس کا ذکر قرآن کریم میں ہو اسی وجہ سے یہ کام انبیاء کرام کے سپرد کر دیا گیا۔

ایک شبہ کا ازالہ:

اگر کسی کے ذہن میں یہ شبہ ہو کہ اگر دجال کا ذکر صرف اس وجہ سے قرآن کریم میں نہیں کیا گیا کہ وہ ذات باری تعالیٰ کے مقابلے میں ہر گاہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتا تو فرعون تو دجال سے بھی گزرا ہے۔ اس نے بھی اسی قسم کے جھوٹے دعوے کئے تھے مثلاً اس نے کہا ”انا ربکم الاعلیٰ“^① یا ایک جگہ کہا: ”یا ایہا الملأ ما علمت لکم من الہ غیری“^② پھر اس کا ذکر کیوں قرآن کریم میں کیا

① سورۃ النازعات آیت نمبر ۲۴ (ترجمہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں) ② سورۃ القصص آیت نمبر ۲۸ (ترجمہ: اے اہل دربار مجھ کو تمہارا بچے سوا کوئی خدا معلوم نہیں ہوتا)

کلام سنا ہے۔^① اس روایت سے اس مومن کی تعین حضرت خضر علیہ السلام سے کرنے کی اگرچہ تائید ہوتی ہے لیکن یہ حدیث غریب ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بات آپؐ سے دجال کی تعینات مومنوں سے پہلے فرمائی ہو۔ اب زیادہ بات اسے تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

دجال کے شر سے حفاظت کے لیے بیان کئے گئے اوراد و اذکار کا بیان:

ایک ذکر تو استعاذہ (اموذ باللہ) پڑھنا بھی ہے چنانچہ آپؐ سے صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازوں میں دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اسی طرح آپؐ نے اپنی امت کو بھی اس کا حکم دیا چنانچہ فرمایا اے ہمارے رب ہم جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتے ہیں اور قبر کے فتنے اور صبح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔^②

سورہ کہف کی آخری دس آیات:

ہمارے شیخ 'استاذ ابو عبد اللہ ذہبی نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے استعاذہ متواتر ہے جیسا کہ امام ابو داؤد نے حضرت ابو الدرداء کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: "جس نے سورہ کہف کی آخری دس آیات یاد کیں تو گویا کہ وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو گیا۔"^③ امام ابو داؤد نے قتادہ سے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اس میں "من حفظ من خواتیم" یعنی آخر میں سے کے الفاظ کا اضافہ ہے شعبہ نے قتادہ سے آخر الکہف کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ امام مسلم نے ہمام ہشام اور شعبہ سے مختلف الفاظ سے یہ روایات نقل کی ہیں اور بعض روایات میں ہے کہ "سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات جس نے پڑھیں وہ دجال سے محفوظ ہو گیا۔"^④ اسی طرح شعبہ نے قتادہ سے نقل کیا ہے کہ: "اگر کسی نے سورہ کہف کی آخری دس آیات یاد کر لیں تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہو جائے گا۔"^⑤ جیسے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت پہلے گزر چکی ہے کہ: "جس نے دجال کی بات سنی ہمارا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔"^⑥ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی گزر چکا ہے کہ: "ایک مومن دجال کو مومن سمجھتا ہوا اس کے پاس آئے گا پھر اس کے شبہات کے بعد اس کی اتباع کر لے گا۔" حرمین کے رہائشی بھی دجال کے فتنے سے محفوظ رہیں گے:

دجال سے محفوظ رہنے کے لیے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں رہائش بھی مفید ہے۔ چنانچہ شعبہ (بخاری و مسلم) نے امام مالکؒ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے نہ ہی اس میں طاعون

- ① ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی الدجال حدیث نمبر ۴۷۵۶ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۳ مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۹۵۔ ② بخاری کتاب الجواز حدیث نمبر ۱۳۷۷ مسلم کتاب المساجد باب ما يستعاض منه فی الصلوۃ حدیث نمبر ۱۳۳۲ ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب فی الاستعاذۃ حدیث نمبر ۱۵۴۴۔
- ③ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی حدیث نمبر ۱۸۸۰ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۲۳ ترمذی فضائل القرآن باب وما جاء فی فضل سورۃ الکہف حدیث نمبر ۲۸۸۶۔ ④ مسلم کتاب صلوۃ المسافرین باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی حدیث نمبر ۱۸۸۰۔
- ⑤ ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۹ مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۱۲ مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۳۱۱۔ ⑥ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لا یدخل الدجال المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۰ مسلم کتاب الحکم باب مدینہ المدینہ من دخول الطاعون والدجال لیحا حدیث نمبر ۳۳۳۷ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۳۷۔

داخل ہو سکے گا اور نہ دجال۔^۱ اسی طرح امام بخاری نے حضرت ابوبکرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”مدینہ منورہ میں تسبیح دجال کا رعب داخل نہ ہو سکے گا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے۔“^۲ ہر روایت مختلف طریقوں سے حضرت ابوبکرؓ، حضرت انسؓ، مالکؓ، حضرت سیدہ بن الکوعؓ اور حضرت نخس بن الادرعؓ رضی اللہ عنہم سے بھی منقول ہے جیسے کہ پہلے گزرا۔ ترمذی نے ایک اور روایت حضرت انسؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”دجال مدینہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتا ہوا پائے گا لہذا مدینہ میں نہ ہی دجال داخل ہو سکے گا اور نہ ہی طاعون انشاء اللہ تعالیٰ۔“^۳ صحیح حدیث میں اس طرح بھی ثابت ہے کہ دجال نہ ہی مکہ میں داخل ہو سکے گا اور نہ ہی مدینہ میں فرشتے اس کو روکیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں شہر بہت معزز و مقدس ہیں دجال کے شر سے محفوظ ہیں لہذا جب دجال سختہ مدینہ کے قریب پہنچے گا تو مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے یہ زلزلے یا تو حسی ہوں گے یعنی محسوس کئے جاسکیں گے یا معنوی ہوں گے دونوں طرح کے اقوال موجود ہیں بہر حال ان زلزلوں کی وجہ سے ہر منافق مرد اور عورت مدینہ منورہ سے نکل جائے گا اس دن مدینہ اپنی گندگی (گناہ گار اور منافق لوگوں) کو نکال پھینکے گا اور اپنی نیکی اور بھلائی کو پھیلانے کا جیسے کہ حدیث میں گزرا واللہ اعلم۔

دجال کی سیرت:

دجال عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اس لیے پیدا کیا تاکہ قریب قیامت میں لوگوں کو آزمائش ہو جیسا کہ سورہ بقرہ میں ہے: ”یضل بہ کثیرا ویبہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین“ کہ بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے ہدایت پا جائیں گے اور گمراہ صرف وہی لوگ ہوں گے جو فاسق ہوں۔ حافظ احمد بن علی الابار نے شعبی کے حوالے سے اپنی تاریخ میں دجال کی کنیت ابو یوسف نقل کی ہے۔ حضرت عمرؓ ابو داؤد جابر بن عبد اللہ وغیرہم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ یہ دراصل ابن صیاد ہے جیسا کہ پہلے بھی گزرا ہے۔ امام احمدؒ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”دجال کے والدین کے تیس سال تک لڑکا نہ ہوگا“ آخری ۳۰ سال بعد ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو نقصان دہ زیادہ اور فائدہ مند کم ہوگا اس کی آنکھیں سویا کریں گی لیکن دل بیدار رہا کرے گا۔“^۴ پھر دجال کے والدین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”اس کا باپ مضطرب اللحم یعنی بہت موٹا ہوگا اس کی ناک چونچ کی طرح لمبی ہوگی اور اس کی ماں کے پستان بہت بڑے بڑے ہوں گے۔“ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوا کہ مدینہ میں یہودیوں کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا فرماتے ہیں کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اس کو دیکھنے روانہ ہوئے اور اس کے والدین کے پاس پہنچے جب ہم نے

۱ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لایدخل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۷۹، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴۳، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۴۲/۴۔ ۲ بخاری کتاب فضائل المدینہ باب لایدخل الدجال المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۱، مسلم کتاب الفتن باب قصۃ الحساسة حدیث نمبر ۳۱۶، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴۱۔ ۳ بخاری کتاب الفتن باب لایدخل المدینہ حدیث نمبر ۱۳۷۲، ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی الدجال لایدخل المدینہ حدیث نمبر ۲۲۳۳، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۲۳۔ ۴ ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۳۸، مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴۰، مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۵۰۳۔

اس بچے کی طرف دیکھا تو دھوپ میں زمین پر پڑا سور ہاتھ اور ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس کے پاس سے بھنکناٹ کی سی آواز آرہی تھی۔ ام نے اس کے بارے میں اس کے والدین سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تین سال تک ہمارے ہاں بچہ پیدا نہیں ہوا اور اب ہمارے اور وہ بھی کا نا نقصان اس کا زیادہ سے اور فائدہ کچھ نہیں۔ پھر جب ہم واپسی کے دوران اس کے پاس سے گزرے تو بولا مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں آنے آئے تھے ہم نے پوچھا کیا تو (سوئے ہوئے بھی) ہماری باتیں سن رہا تھا؟ کہنے لگا میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔^۱

یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ابن صیاد مدینہ کے یہودیوں میں سے تھا اور اس کا لقب عبد اللہ تھا جب کہ نام 'صاف' یہ تمام تفصیلات پہلے ذکر جا چکی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا اصل نام 'صاف' ہو اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا نام عبد اللہ رکھا ہو۔ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اس کا بیٹا عمارہ بن عبد اللہ جلیل القدر تابعین میں سے ہے۔ امام مالک وغیرہ نے ان سے روایات لی ہیں اور یہ بات تو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ ابن صیاد دجال نہیں ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ ابن صیاد چھوٹے دجالوں میں سے ہو لیکن بعد میں اس نے توبہ کر لی تھی اور اسلام قبول کر لیا تھا لہذا اس کے مافی الضمیر اور سیرت کے بارے تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

رہا بڑا دجال تو اس کا ذکر حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے جو آپؐ نے حضرت تیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس میں جساسہ کا ذکر ہے اور یہ بھی کہ پھر جب مسلمان روم یعنی قسطنطنیہ فتح کر چکیں گے تو قرب قیامت میں دجال کو نکلنے کی اجازت ملے گی چنانچہ اصہبان کے ایک ایسے علاقے سے نکلے گا جسے 'یہودیہ' کہا جاتا ہوگا۔ اس علاقے کے رہنے والے ستر ہزار یہودی اس کے پیچھے ہوں گے۔ وہ مسلح بھی ہوں گے اور سنہرے رنگ کی چادر لٹے ہوئے ہوں گے۔ اس طرح ستر ہزار یہودی تاری اور اہل خراسان بھی دجال کے ساتھیوں میں سے ہوں گے۔ پہلے تو ایک ظالم بادشاہ کی صورت میں ظاہر ہوگا پھر نبوت کا دعویٰ کرے گا اور پھر خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور اس کے اس دعوے پر جاہل، کمینے اور بدترین فطرت کے گندے لوگ اس کی اتباع کریں گے البتہ وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ ہدایت سے نوازیں گے وہ اس کی مخالفت کریں گے اور اس کو دھتکار دیں گے۔ ایک ایک شہر اور ایک ایک قلعہ ایک ایک صوبہ ایک ایک علاقہ فتح کرے گا۔ مکہ اور مدینہ کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہ رہے گی جس کو اپنے پیروں اور گھوڑوں کی ٹاپوں سے نہ روندے۔

چالیس دن دنیا میں رہے گا پہلا دن سال کے برابر ہوگا دوسرا مہینے کے تیسرا جمعے کے اور پھر باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے اور یہ کوئی سال اور اڑھائی مہینے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر بہت سے عجیب و غریب خوارق عادات معاملات ظاہر کریں گے جس کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور بہت سے مومن ثابت قدم رہیں گے اور ان کا ایمان مزید بڑھ جائے گا۔ ہدایت یافتہ ہو جائیں گے انہی دنوں دمشق کے مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اللہ کے نیک بندے ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور دجال کی طرف روانہ ہوں گے۔ دجال بیت المقدس کی طرف جا رہا ہوگا یہ لوگ اس کو عقبہ اقیق نامی جگہ پر چالیں گے۔ وہاں دجال کو شکست ہوگی دجال بھاگ کر باب لد پر جا پہنچے گا اور جس وقت وہاں داخل ہو رہا ہوگا اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے اور فرمائیں گے کہ میں نے تجھے ایک ایسی ضرب لگانی ہے جس سے تو ہرگز مجھ سے نہیں بچ سکے گا۔ جب دجال

۱ ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۳۸ سند احمد حدیث نمبر ۵۰۴/۵ مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۵۰۴۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھنے کا تو یوں گھٹنے لگے گا جیسے پانی میں نمک حل ہو جاتا ہے۔ بہر حال حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کریں گے جیسے کہ تمام صحیح احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔ مردی نے ایک روایت حضرت یحییٰ بن جابر سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو ناب لد نامی برجہ پر قتل کر دیں گے۔^① امام ابو بکر بن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے دجال کے بارے میں دریافت فرمایا تو اس یہودی نے جواب دیا کہ وہ اس لیے پیدا کیا گیا تاکہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قتل کریں۔^②

دجال کی علامات:

جیسے کہ پہلے احادیث میں گزر چکا ہے کہ وہ کانا ہے کمینہ فطرت ہے اس کے بال بہت زیادہ ہوں گے، بعض احادیث میں ہے کہ وہ ٹھگنا ہے اور بعض میں ہے کہ وہ لمبا ہے یہ بھی گزر چکا ہے کہ اس کے گدھے کے دونوں کانوں کے درمیان ستر گز کا فاصلہ ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور دوسری روایت میں ستر فٹ کا فاصلہ بتایا گیا حالانکہ یہ صحیح نہیں۔ اسی طرح پہلے قول میں بھی اشکال ہے جب کہ عبدان نے اپنی کتاب معرفۃ الصحابہ میں ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار آدمیوں پر سایہ کر سکے گا۔^③ ہمارے استاذ حافظ ذہبی بھی فرماتے کہ اس روایت کی سند میں حوط العبد ہے جو مجہول ہے اور یہ روایت منکر ہے۔ اس کے علاوہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہے جسے ہر مومن پڑھ سکے گا۔ اس کا سر پیچھے سے ایسا ہے جیسا کہ راستوں کا جال، بچھا ہوا ہو۔ امام احمد نے ابوقلابہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے ارد گرد گھیرا ڈالے موجود ہیں اور وہ آدمی کہہ رہا ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ: ”میرے بعد ایک جھوٹا گمراہ کرنے والا ہوگا“ اس کا سر پیچھے سے ایسا ہوگا جیسے راستے بنے ہوئے ہوں۔“^④ روایت میں ”حبک حبک“ کا لفظ ہے جیسا کہ سورۃ زاریات کی ساتویں آیت میں ہے کہ:

﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ﴾

”قسم ہے آسمان کی جس میں راستے بنے ہوئے ہیں۔“

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں تم لوگوں کی طرف آ رہا تھا کیونکہ مجھے لیلۃ القدر اور مسیح الصلالہ (یعنی دجال) کے بارے میں بتایا گیا تھا لیکن میں نے مسجد کے صحن میں دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے پایا تو بھول گیا کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہے لہذا اب اس کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ رہا دجال (مسیح الصلالہ) تو وہ کانا ہے پیشانی چوڑی ہے بڑی گردن ہے اس میں کچھ چیز ہے دیکھنے میں ایسا ہے جیسا قطن بن عبد العزی۔ قطن نے عرض کیا یا رسول اللہ دجال کے میرے ہم شکل ہونے کی وجہ سے مجھے کچھ نقصان تو نہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا، نہیں تم تو مسلمان ہوں

① ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد حدیث نمبر ۲۲۳۸ مسند احمد حدیث نمبر ۵/۴۰ مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر ۵۵۰۳۔

② ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال حدیث نمبر ۲۲۳۴ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۴۲ کنز العمال حدیث نمبر ۳۳۴۵۔

③ ایضاً۔ ④ ابن حجر کی الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۸ مختصر طبقات ابن سعد جلد ۶ صفحہ ۱۳۳۔

اور وہ کافر ہے۔^۱ طبرانی نے ایک روایت عبد اللہ بن مغنم سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کے معاملے میں کسی قسم کا اخفاء نہ ہوگا وہ مشرق کی طرف سے نکلے گا اور لوگوں کو حق کی دعوت دے گا۔ لوگ اس کی اتباع کریں گے۔ پھر یہ مسلمانوں کے لیے جنگ کرے گا اور دشمنوں پر غلبہ پائے گا۔ اسی حالت میں کوفہ پہنچے گا اور امام کا انبیار کرے گا اور اس پر عمل کرے گا۔ پتا نہ لوگ نہ صرف اس کی اتباع کریں گے بلکہ اسے پسند بھی کرنے لگیں گے۔ پھر یہ نبوت کا دعویٰ اس کے اس دعوے کی وجہ سے ہر عقلمند ہر اماں ہو جائے گا اور اس سے الگ ہو جائے گا۔ پھر کچھ عرصے بعد یہ کہے گا کہ میں اللہ ہوں اللہ تعالیٰ اس کی آنکھ کانی کر دیں گے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ لکھ دیں گے اور اس کے کان کاٹ دیں گے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اس سے الگ ہو جائے گا۔ یہودی، عیسائی، مجوسی اور عجمی مشرکین اس کے ساتھی بن جائیں گے۔ پھر ایک آدمی کو بلائے گا اور اس کو قتل کرنے کا حکم دے گا اور اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور اتنی دور دور پھینک دے گا کہ لوگ بخوبی اس بات کو دیکھ اور سمجھ سکیں۔ پھر ان ٹکڑوں کو جمع کر کے اپنے عصا سے ضرب لگائے گا وہ شخص زندہ ہو جائے گا تو دجال کہے گا کہ میں اللہ ہوں زندہ بھی کر دیتا ہوں اور مارتا بھی ہوں۔^۲

در اصل یہ جادو ہوگا جس سے یہ لوگوں کو سحر میں مبتلا کر دے گا حقیقت میں کچھ نہ ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دجال کا نام ”صافی بن ساید“ ہے جو اصہبان کے یہودیوں میں سے ہوگا اور ایک دم کٹے گدھے پر سوار ہوگا جس کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا (وہ اتنا تیز رفتار ہوگا) کہ ایک قدم میں چار راتوں کا فاصلہ طے کرے گا۔ آسمان کو ہاتھوں پر اٹھا لے گا۔ اس کے سامنے دھویں کا پہاڑ ہوگا اور اس کے پیچھے ایک اور پہاڑ ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ”کافر“ تحریر ہوگا کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ سود خوار لوگ اور حرامی (زنا سے پیدا شدہ لوگ اس کی اتباع کریں گے)

نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ: ”دجال کے دونوں کانوں کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا“ اس کا گدھا ایک قدم میں تین دن کا فاصلہ طے کرے گا۔ سمندر میں ایسے غوطے لگائے گا جیسے تم میں سے کوئی نہر میں غوطہ لگائے اور کہے گا کہ میں رب العالمین اور یہ سورج میرے حکم سے چلتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ میں اس کو روک کر دکھا دوں؟ لوگ کہیں گے ہاں تو وہ سورج کو روک لے گا یہاں تک کہ دن ایک مہینے کی طرح لمبا ہو جائے گا اور ایک دن جمعے کی طرح۔ پھر پوچھے گا کیا میں اس (سورج) کو چلا دوں؟ لوگ کہیں گے ہاں لہذا دن کو ایک گھنٹے کی طرح بنا دے گا۔ اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور کہے گی یا رب میرا بھائی اور بیٹا میرا بھائی اور شوہر یہاں تک کہ (اپنے رشتے داروں کے روپ میں) شیطان کے گلے لگے گی۔ ان کے گھر شیطانوں سے بھرے ہوں گے۔ عرب اس کے آس پاس آئیں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے لیے ہمارے اونٹوں اور بکریوں کو زندہ کر دے لہذا دجال شیاطین کو ان کے اونٹوں اور بکریوں کے ہم عمر اونٹوں اور بکریوں کی شکل میں عربوں کے حوالے

۱۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۱، کنز العمال حدیث نمبر ۷۸۷۷۸، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۹۱، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۲۵، کنز العمال حدیث نمبر ۶۲۴۰۷۔

۲۔ فتح الباری کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر ۱۳/۱۹، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۴۰/۷۔

کر دے گا۔ وہ لوگ کہیں گے اگر یہ ہمارا رب نہ ہوتا تو ہم گز ہمارے لیے ہمارے جانوروں کو زندہ نہ کرتا۔ اس کے پاس بجلی وغیرہ کا ایک پہاڑ ہوگا اور ایک پہاڑ گرم گرم گوشت کا جو ٹھنڈا نہ ہوگا اور ایک نہریں جاری ہوئی اور ایک پہاڑ باغات اور سبزے کا ہوگا اور ایک پہاڑ آگ اور دھوئیں کا ہوگا۔ کہے گا یہ میری بستی ہے اور یہ میری آگ (جہنم) ہے۔ یہ میرا کھانا ہے اور یہ میرا پینا۔ حضرت السبع علیہ السلام اس کے ساتھ ہوں گے اور پکار رہے ہوں گے کہ اے لوگو! یہ جھوٹا دجال ہے اس سے بچو اللہ اس پر لعنت کرے۔ اللہ تعالیٰ حضرت السبع علیہ السلام کو زبردست پھرتی اور سرعت عطا فرمائیں گے جو دجال کو نہ ملے گی۔ لہذا جب دجال کہے گا کہ میں اللہ ہوں لوگ کہیں گے کہ تو جھوٹا ہے۔ حضرت السبع علیہ السلام فرمائیں گے کہ لوگوں نے سچ کہا۔ پھر دجال مکہ کی طرف آئے گا اور وہاں ایک زبردست مخلوق کو پائے گا اور پوچھے گا تم کون ہو؟ ان کا سردار کہے گا میں جبرائیل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کے حرم میں داخل ہونے سے روکوں۔ پھر دوسری طرف سے آئے گا وہاں حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے۔ ان کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوگا۔

چنانچہ مکہ اور مدینہ میں موجود تمام منافق لوگ حرمین سے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ اسی دوران ایک ڈرانے والا ان لوگوں کے پاس آئے گا جنہوں نے قسطنطنیہ اور بیت المقدس فتح کیا تھا دجال ان میں سے ایک شخص کو پکڑے گا اور کہے گا کہ یہ شخص سمجھتا ہے کہ میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لہذا اس کو قتل کر دو اور آری سے ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ پھر کہے گا کہ میں اس کو زندہ کر دوں گا اور کہے گا اے شخص! کھڑا ہو تو اللہ کے حکم سے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا کسی اور کو بولنے کی اجازت نہ دے گا اور کہے گا کہ کیا میں نے تجھے مار کر زندہ نہیں کیا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ میں تجھے اچھی طرح جان گیا ہوں۔ تیرے بارے میں مجھے نبی کریم ﷺ نے بشارت دی تھی تو مجھے قتل کر دے گا اور پھر میں اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاؤں گا۔ پھر اس شخص کو تانبے یا پتیل کے کڑے پہنا دیئے جائیں گے۔ دجال کہے گا کہ اس میری جہنم میں پھینک دو۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بدل دیں گے اور لوگ اس شخص کے بارے میں شک شبہ کا شکار ہو جائیں گے اور بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر عقبہ ایتھوپیا پر جا پڑھے گا اور مسلمانوں پر ظلم کرنے لگے گا۔

اتنے میں مسلمان سنیں گے کہ تمہارے پاس مددگار آ گیا ہے تو لوگ کہیں گے کہ یہ کسی ایسے شخص کی آواز لگتی ہے جس کا پیٹ بھرا ہے۔ زمین اللہ تعالیٰ کے نور سے روشن ہو جائے گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور ارشاد فرمائیں گے اے مسلمانو! اپنے رب سے ڈرو اور تسبیح بیان کرو۔ لوگ ایسا ہی کریں گے پھر وہ بھاگنے کا ارادہ کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ زمین کو ان پر تنگ فرمادیں گے پھر جب مقام لد پر پہنچیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملیں گے ان کو دیکھتے ہی کہیں گے کہ نماز پڑھائیے۔ دجال کہے گا اے اللہ کے نبی جماعہ کھڑی ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اے اللہ کے دشمن! اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ تو رب العالمین ہے تو نماز کس کے لیے پڑھا؟ پھر اس کو گرز سے ماریں گے اور قتل کر دیں گے۔

دجال کے ساتھیوں میں سے کوئی باقی نہ بچے گا جس چیز کے پیچھے ان میں سے کوئی چھپے گا وہ پکارے گی کہ اے مومن یہ دجال اس کو قتل کر دو۔ یہاں تک فرمایا کہ چالیس سال تک کوئی مرے گا اور نہ ہی بیمار ہوگا۔ ایک شخص اپنی بکریوں سے کہے گا آرام سے گھو پھرتی رہو بچے جنو اور سیراب ہو جاؤ، بھیڑ بکریاں وغیرہ کھیتوں کے درمیان سے گزریں گے۔ لیکن ایک خوشہ تک نہ کھائیں گے سانپ بچھو کسی کو تکلیف نہ دیں گے درندے گھروں کے دروازوں پر ہوں گے لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ ایک شخص ایک مومن سے

لے کر بغیر بل کے بودے گا اور اس سے سات سو دانے پیدا ہوں گے۔ اسی طرح زندگی گزرتی رہے گی یہاں تک کہ یا جوج ماجوج کی دیوار ٹوٹ جائے اور یا جوج ماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں خوب مساد پھیلائیں گے۔ لوگ اس سے بچنے کی زنجیریں مانگیں گے لیکن ان کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ طور سینا والے لوگ وہ ہوں گے جن کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ قسط ظہیر فتح کرائیں گے وہ دعائیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ زمین میں ایک کیڑا پیدا فرمادیں گے جس کی ٹانگیں بھی ہوں گی یہ کیڑے یا جوج ماجوج کے کانوں میں داخل ہو جائیں گے۔ صبح تک سب کے سب مر چکے ہوں گے اور ان کی لاشوں کی بو پوری زمین پر پھیلی ہوگی۔ اس بد بو سے لوگ بہت زیادہ پریشان ہوں گے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا بھیجیں گے اس میں کچھ گرد و غبار بھی ہوگا اور دھواں بھی۔ اس سے لوگوں کو زکام ہو جائے گا اور تین دن بعد یا جوج ماجوج کا معاملہ واضح کر دیا جائے گا کہ ان کی لاشوں کو سمندر میں پھینک دیا گیا ہوگا۔

پھر کچھ عرصہ بعد سورج مغرب سے طلوع ہوگا درحقیقت یہ ہے کہ (تقدیر لکھنے والے) قلم خشک ہو چکے ہیں اور صحائف کو پلیٹ کر رکھ دیا گیا ہے (یعنی یہ سب کچھ یقینی ہے) اب (یعنی مغرب سے سورج نکلنے کے بعد) کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ شیطان اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گر جائے گا اور آہ و زاری کرتے ہوئے کہے گا کہ اے اللہ مجھے حکم دیجیے کہ میں کس کو سجدہ کروں؟ جس کو آپ چاہیں گے اس کو سجدہ کروں گا۔ سارے شیطان اس کے آس پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے اے آقا! کس کے سامنے رو دھور ہے ہو؟ شیطان کہے گا کہ: ”میں نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن تک مہلت مانگی تھی اور اب سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے اور یہی وقت ہے قیامت کے آنے کو“۔ اس وقت تمام شیاطین لوگوں کو دکھائی دینے لگیں گے یہاں تک کہ ایک شخص کہے گا کہ یہ میرا دوست (شیطان) ہے جو مجھ بہکایا کرتا تھا۔ پس تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے اس کو ذلیل و رسوا کر دیا۔ شیطان بدستور سجدے ہی کی حالت میں پڑا رہا ہوگا یہاں تک کہ ”دابة الارض“ نکلے گا اور شیطان کو سجدے ہی کی حالت میں قتل کر دے گا۔

اس کے بعد چالیس سال تک مومن مزے سے زندگی گزاریں گے جو مانگیں گے دیا جائے گا یہاں تک کہ دلبہ کے بعد چالیس سال پورے ہو جائیں گے پھر دوبارہ موت آنی شروع ہوگی اور مومن نہایت تیزی سے مرنا شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ بچے گا۔ کافر کہیں گے ہماری توبہ نہیں قبول کی گئی اے کاش کہ ہم بھی مومنین میں سے ہوتے۔ پھر کافر گدھوں کی طرح سرعام زنا کریں گے حتیٰ کہ ایک شخص راستے کے بچوں بچ اپنی ماں کے ساتھ نکاح (زنا) کرے گا۔ ایک کھڑا ہوگا کہ دوسرا آ جائے گا جو شخص ان میں سے سب سے بہتر ہو گا وہ کہے گا: ”اگر تم راستے سے ذرا ایک طرف (ہو کر زنا کرتے) ہو جاتے تو بہتر ہوتا۔ لوگ ایسا ہی کریں گے“ نکاح سے کسی کی اولاد نہ ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ تیس سال تک تمام عورتوں کو بانجھ کر دیں گے۔ چنانچہ جو لوگ ہوں گے سب کے سب حرامی اور بدترین ہوں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔^①

ہمارے استاذ امام ذہبی نے ایک روایت حضرت حسنؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا دجال بادلوں تک جا پہنچے گا، سمندر اس کے گھٹنوں تک آئے گا، سورج اس کے مغرب کی طرف چلے گا، کیچڑ وغیرہ اس کے ساتھ ہوگی، اس کی پیشانی پر ایک

① الدر المنثور للسيوطی حدیث نمبر ۶۱/۳ الحدادی الفتاویٰ حدیث نمبر ۱۷۱/۲۔

سینگ ہوگا جس کا ایک کنارہ لوٹ ہوا ہوگا اس کے جسم پر اس طرح کے اسلحے کی صورتیں بنی ہوں گی یہاں تک کہ وہاں تلوار اور نیزے تک نہ ہوں گی۔^۱ میں نے ان سے پوچھا یہ درنہ کیا ہے؟ (روایت میں یہ لفظ آیات المرمیہ میں (دجال) کہتے ہیں ایک اور روایت ان میں نے کتاب الایمان میں حضرت حذیفہؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دجال کے پاس جو کچھ ہے میں خوب جانتا ہوں اس نے سنا تھا دوسری بیویں ان میں سے ایک دیکھنے والوں کو موتیں مارتی ہوئی دکھائی دے گی دوسری میں سفید پانی ہوگا تم میں سے جو اسے پائے اسے چاہیے کہ اپنی آنکھیں اس (سفید نہر) میں ڈبوئے اور اس میں سے کچھ پی بھی لے کیونکہ وہ نہر (جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوگی) درحقیقت ٹھنڈا پانی ہے وہاں دوسری سے بچنا وہ فتنہ ہے اور یہ بات جان لو کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر تحریر ہے جسے ہر شخص پڑھ سکے گا خواہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ اس کی ایک آنکھ مسخ شدہ ہے اس پر ایک جھلی سی ہوگی وہ اپنی آخری عمر میں اردن کی ایک وادی بطن افیق سے ظاہر ہوگا۔ اس وقت اردن میں سب لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں گے۔ دجال ایک تہائی مسلمانوں کو شہید کر دے گا اور ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے اور ایک تہائی باقی ہوں گے کہ رات آجائے گی۔ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے اب کس بات کا انتظار ہے کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے رب کی خاطر اپنے بھائیوں سے جاملو؟ جس کسی کے پاس کچھ فاضل کھانا وغیرہ ہے وہ اپنے بھائیوں کو دے دے۔ فجر کا وقت ہوتے ہی جلدی سے فجر کی نماز ادا کرو اور دشمن کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

پھر فرمایا کہ: ”فجر کی نماز کے لیے کھڑے ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ مسلمانوں کے امام فجر کی نماز پڑھائیں گے۔ نماز کے بعد پھر دشمن کی طرف متوجہ ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے اسی طرح میرے اور اللہ کے دشمن کے درمیان فاصلہ رکھو“ پھر فرمایا کہ: ”دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر یوں گھسنے لگے گا جیسے نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے مسلمان ان پر مسلط ہو جائیں گے اور خوب قتل کریں گے یہاں تک کہ درخت اور پتھر پکاریں گے اے اللہ کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی (چھپا بیٹھا) ہے اس کو قتل کر دو۔ مسلمان غالب ہو جائیں گے صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے جزیہ مقرر کیا جائے گا اسی دوران اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو چھوڑ دیں گے۔ ان کا ابتدائی حصہ سارا پانی پی جائے گا۔ سارا پانی خشک ہو جائے گا آخری حصے والے کہیں گے یہاں پانی کے آثار ہیں (شاید یہاں کبھی پانی بھی تھا) اللہ کے نبی اور ان کے ساتھی ان کے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ فلسطین کے ایک شہر میں جا پہنچیں گے جسے باب لد کہتے ہیں یہاں پہنچ کر یا جوج ماجوج کہیں گے ہم نے دنیا پر غلبہ حاصل کر لیا چلو اب آسمان والوں سے جنگ کریں اس کے بعد اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کے حلق میں ایک پھوڑا پیدا کر دیں گے لہذا سب کے سب مرجائیں گے اور ایک بھی باقی نہ بچے گا ان کی لاشوں کی بدبو مسلمانوں کو سخت تکلیف دے گی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایک ہوا بھیجیں گے جو یا جوج ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی۔^۲

۱ مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الفتن باب ما ذکر فی فتنہ الدجال حدیث نمبر ۶۵۸/۸ درمنثور سیوطی حدیث نمبر ۵۵/۱۵۔ ۲ بخاری کتاب احادیث الانبیاء ما ذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر ۷۳۰ مختصر ۱، مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفہ واما معہ حدیث نمبر ۲۹۴۷ ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال حدیث نمبر ۴۳۱۵۔

قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول:

سورۃ النسا میں اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ سُبُّهُ لَهُمْ وَإِنَّ الْذِّبْنَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَقُلْ شَكَّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا نَلْزَعُهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾

”اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے ہم مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ غلط خیال میں ہیں ان کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں بجز تخمینہ باتوں پر عمل کرنے کے اور انہوں نے ان کو یقیناً قتل کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔“

اس کی تفسیر میں ابن جریر طبری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا:

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾

(تو یہاں قبل موتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے)

”یعنی اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہیں رہتا مگر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دیں گے۔“

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں یا زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں:

ابو مالک فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا کہ: ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ“ تو یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت کی بات ہے جو اس وقت اللہ تعالیٰ کے پاس دنیاوی زندگی کے ساتھ زندہ موجود ہیں لیکن جب وہ نازل ہوں گے تو سب ان پر ایمان لے آئیں گے (اسے ابن جریر نے روایت کیا) ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت حسن سے اس آیت: ”وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ“ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اپنے پاس اٹھالیا تھا اور وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) قرب قیامت میں ایسی جگہ نازل ہوں گے جہاں ہر نیک و بد ان پر ایمان لے آئے گا۔ اسی طرح دیگر حضرات سے بھی مروی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مروی ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کی روایات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کی خوب وضاحت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا تھا۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ جاہل عیسائی سمجھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دی تھی، ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ وہ قیامت سے پہلے دوبارہ زمین پر آئیں گے جیسا کہ اس بات پر بہت سی متواتر احادیث شاہد

ہیں۔ جن میں سے بعض دجال کے بیان میں گزر چکی ہیں اور بعض کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آئے گا۔ مدد کرنے کا سر اور خود اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی پر بھروسہ ہے:

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِأَمْرِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْكَبِيرِ

اس میں یہ بھی یاد رہے کہ ایک قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تغیر میں یہ بھی مروی ہے کہ قبل موت سے مراد ”اہل کتاب کی موت“ ہے اگر یہ قول صحیح ہو تو اس قیام کے منافی ہوگا لیکن صحیح بات وہی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی ہے اور اس کی تفصیلی بحث ہم نے اپنی تفسیر میں بیان کر دی ہے۔

بعض دیگر احادیث:

امام مسلمؒ نے عاصم بن عروہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمروؓ کو یہ کہتے سنا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یہ کیا حدیث ہے جو تم بیان کرتے ہو؟ تم کہتے ہو کہ قیامت فلاں فلاں وقت تک آئے گی؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا ایسا ہی کوئی کلمہ کہا اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ آئندہ ہرگز کسی سے کوئی حدیث نہیں بیان کروں گا۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ عنقریب بہت جلد تم ایک بہت بڑے حادثے کا مشاہدہ کرو گے جو غم کی علامت ہے لیکن وہ حادثہ تمہیں ضرور پیش آئے گا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں دجال نکلے گا، چالیس دن یا چالیس مہینے چالیس سال تک رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھیجیں گے۔ دیکھنے میں حضرت عیسیٰ عروہ بن مسعود کی طرح لگتے ہوں گے، وہ دجال کو تلاش کریں گے اور ہلاک کر دیں گے۔ پھر سات سال لوگ ایسے گزاریں گے کہ کسی میں آپس میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے چنانچہ پوری دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا شخص زندہ نہیں رہے گا جس میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو، سب مرجائیں گے۔ یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی گھس گیا تو وہ ہوا و ہاں بھی پہنچ جائے گی اور اس کے اثر سے وہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔

پھر فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ پھر صرف بدترین لوگ باقی رہیں گے جو اللہ کے ہاں پرندوں کے پر سے بھی زیادہ حقیر ہوں گے۔ درندوں کی مانند ہوں گے، ان کو کسی بھلائی اور نیک کام کا پتہ نہ ہوگا اور نہ وہ کسی برے کام سے پیچھے ہٹیں گے۔ شیطان متمثل ہو کر ان کے سامنے آئے گا اور کہے گا تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ وہ کہیں گے کہ تم ہمیں کیا حکم دیتے ہو؟ شیطان ان کو بت پرستی کا حکم دے گا، وہ لوگ اسی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اسی حالت میں رزق حاصل کرتے رہیں گے۔ بہترین زندگی گزارتے رہیں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور کوئی ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو اپنی گردن اٹھائے یا جھکائے۔ پھر فرمایا کہ: ”سب سے پہلے صوری آواز جو شخص سنے گا وہ اپنے اونٹ کو پانی پلانے والے حوض کو چونا لگا رہا ہوگا، اسی حالت میں صوری کڑک کا شکار ہو جائے گا اور باقی لوگوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجیں گے یا فرمایا کہ بارش نازل فرمائیں گے گویا شبنم؟ یا سایہ (یہاں سند میں موجود راوی نعمان کو شک ہے کہ صحیح کیا ہے) اس کے اثر سے لوگ اس طرح اٹھنا شروع ہوں گے جیسے زمین سے اگ رہے ہوں، پھر دوسری مرتبہ صور پھونکا

جائے گا تو سب لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو! چلو اپنے رب کی طرف ”وقفہم انہم مسئولون“^① یعنی پھر کہا جائے گا کہ انہم سے لوگوں کو نکالو۔ عرض لیا جائے گا کہ تمہیں میں سے ”ارتداد ہوگا ہر ہزار میں سے نو“ و تالوے۔ پھر فرمایا یہی وہ دن ہوگا جب بچے بوڑھے ہو جائیں گے ”جعل الہ لدان شباً“ اور ”یوم یکشف عن ساق“ یعنی جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔

قیامت سے پہلے کے بعض عجائبات:

امام احمدؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہت نیک انصاف پسند اور صحیح فیصلہ کرنے والے عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے سلامتی لوٹ آئے گی تلواریں رکھ دی جائیں گی۔ ہروالی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ آسمان اپنا رزق اتارے دے گا زمین برکتیں باہر نکال دے گی یہاں تک کہ بچے اژدھوں سے کھیلیں گے لیکن وہ بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں گے بھیڑیے بکریوں کے چرتے ہوئے ریوڑ کی حفاظت کریں گے کوئی نقصان نہ پہنچائیں گے شیر اور گائے ایک ساتھ چریں گے لیکن شیر گائے کو نقصان نہ پہنچائے گا“^②

قیامت سے پہلے عبادت کم اور مال زیادہ ہو جائے گا:

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ: ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ ابن مریم علیہ السلام عادل حکمران بن کر نازل ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے مال و دولت اتنا عام ہو جائے گا کہ کوئی قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک سجدہ بھی ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہوگا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو:

﴿وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾^③

”اور اہل کتاب میں سے کوئی شخص نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کروالیتا ہے اور قیامت کے روز ان پر گواہی دیں گے۔“

ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ تم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے جو عادل اور منصف حکمران ہوں گے دجال کو قتل کریں گے خنزیر کو قتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے اور جزیہ ختم کریں گے اور مال و دولت کی کثرت ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے حضور کیا گیا ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔“^④ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر چاہو تو پڑھ لو:

① سورة الصافات آیت نمبر ۲۲۔ ② مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۲، درمنثور حدیث نمبر ۲/۲۳۲، میزان الاعتدال ذہبی حدیث نمبر ۹۹۰۰۔ ③ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم حدیث نمبر ۳۳۳۸، مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکم شریعہ منہاج محمد علیہ السلام حدیث نمبر ۳۸۸ اور ۲۳۲، ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم حدیث نمبر ۲۲۳۳۔ ④ بخاری کتاب البیوع باب قتل الخنزیر حدیث نمبر ۲۲۲۲، مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حدیث نمبر ۳۸۸ اور ۳۸۷، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۳۰۔

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾

”اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے گا۔“

یعنی یہاں موت سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہنے میں مرتبہ اس کو دہرایا۔ امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب کو مٹا دیں گے، ان کے لیے جماعت (نماز کی) کھڑی کی جائے گی، لوگوں کو اتنا مال دیں گے کہ کوئی قبول نہ کرے گا، خراج ختم کریں گے، روحاء پہنچ کر حج کریں گے، پھر وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں اکٹھے کریں گے۔“^① پھر حضرت ابو ہریرہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾

حفظہ کا خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے جو یہ فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان لے آئیں گے لہذا مجھے نہیں معلوم کہ یہ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان۔ امام احمد اور مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ”عیسیٰ علیہ السلام ضرور روحاء میں قیام کریں گے اور پھر وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں ایک ساتھ۔“^②

انبیاء کرام آپس میں علاقائی بھائی ہیں:

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ: ”اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا۔“^③ امام احمد نے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”انبیاء کرام آپس میں علاقائی بھائی ہیں۔“ ان کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے اور میں عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں کیونکہ میرے اور ان کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے وہ نازل ہونے والے ہیں سو جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد و قامت کے ہیں ان کا رنگ سرخی اور سفیدی مائل ہے انہوں نے دو رنگے ہوئے کپڑے اوڑھ رکھے ہوں گے۔ گویا کہ ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا اگرچہ گیلے نہ ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے، ان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے علاوہ تمام امتوں کو ہلاک کر دیں گے، انہی کے زمانے میں اللہ تعالیٰ دجال کو بھی ہلاک کر دیں گے، پھر زمین پر امن قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ اونٹ شیروں کے ساتھ چرے گا، چیتے گائے بھینسوں کے ساتھ گھومیں گے، بھڑیے بکریوں کے ساتھ پھریں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلا

① مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۹۰ الدر المنثور للسيوطی حدیث نمبر ۲/۲۹۰ اور تفسیر قرطبی حدیث نمبر ۴/۴۰۔ ② مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۹۰ الدر المنثور للسيوطی حدیث نمبر ۲/۲۹۰ اور تفسیر قرطبی حدیث نمبر ۴/۴۰۔ ③ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حدیث نمبر ۳۴۳۹ مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ ابن مریم حاکم حدیث نمبر ۳۹۰ الدر المنثور حدیث ۲/۲۴۲۔

کریں گے اسی طرح چالیس سال گزر جائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔^①
نبی کریم ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قربت:

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”میں ابن مریم علیہ السلام سے زیادہ قریب ہوں تمام انبیاء آپس میں علاقائی بھائی ہیں میرے امرا ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔“^②
محمد بن سفیان سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دنیا و آخرت میں زیادہ قریب ہوں۔ انبیاء آپس میں علاقائی بھائی ہیں ان کی مائیں الگ الگ ہیں لیکن ان کا دین ایک ہی ہے۔“^③
ابراہیم بن طہمان نے بھی اسی طرح ایک روایت نقل کی ہے چنانچہ کثرت طرق کی بناء پر یہ روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متواتر روایات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سے ہوئی۔“ پھر فرمایا کہ ”وہاں آپس میں قیامت کا تذکرہ ہوا تو بات کو حضرت ابراہیمؑ کے حوالے کیا گیا تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ مجھے اس سلسلے میں کوئی علم نہیں، پھر معاملہ حضرت موسیٰؑ کے سپرد ہوا انہوں نے بھی یہی جواب ارشاد فرمایا: پھر معاملہ حضرت عیسیٰؑ کے سپرد ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے وقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ اس سلسلے میں کیا ہے وہ یہ ہے کہ دجال نکلے والا ہے اس کے پاس دو نہریں ہوں گی۔ جب وہ مجھے دیکھے گا تو یوں پکھلے گا جیسے تابنا پگھلتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب وہ مجھے دیکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ درخت اور پتھر بھی پکاریں گے کہ اے مومن میرے نیچے کافر ہے آؤ اور اس کو قتل کر دو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔

پھر لوگ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں میں واپس چلے جائیں گے اسی دوران یا جوج ماجوج نکلیں گے ”وہم من کل حذب ینسلون“ یعنی ہر وہ اونچی جگہ سے پھسلے ہوئے آ رہے ہوں گے وہ ان کے شہروں کو روندیں گے ہر چیز کو کھا جائیں گے جہاں پانی دیکھیں گے پی جائیں گے۔ پھر فرمایا کہ لوگ دوبارہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے اور دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو ہلاک کر دیں گے یہاں تک کہ پوری زمین ان کی لاشوں کی بدبو سے اٹی ہوئی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جو ان کے جسموں کو لے جا کر سمندر میں ڈال دے گی۔ چنانچہ میرے رب نے مجھ سے اس سلسلے میں جو وعدہ کیا ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ قیامت کی مثال اس

① مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۵ وخرجا الامام فی مسندہ حدیث نمبر ۳۱۹/۲ اور حدیث نمبر ۲۸۲۸۔ ② بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ ”واذکرن فی الکتاب مریم“ حدیث نمبر ۲۴۴۳ مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۴ ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام حدیث نمبر ۳۶۷۵۔ ③ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ ”واذکرن فی الکتاب مریم“ حدیث نمبر ۲۴۴۳ مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۰۸۴ ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام حدیث نمبر ۳۶۷۵۔

وقت اس حاملہ عورت کی سی ہوگی جس کے حمل کی مدت پوری ہو چکی ہو لوگوں کو معلوم نہ ہوگا کہ کب قیامت آجائے۔^①

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامات:

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”معراج کی رات میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی ان کا قدم باور بال گھٹنگھریا لے ہیں“^② گویا کہ وہ از دشوۃ نامی قبیلے کے فرد ہوں۔ پھر فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا ان کی علامات یہ ہیں کہ ان کا رنگ سرخی مائل ہے گویا کہ وہ ابھی حمام سے نکل کر آ رہے ہوں۔^③ امام بخاری نے حضرت ابن عمرؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں حضرت موسیٰ“ حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ملا ہوں رہے عیسیٰ علیہ السلام تو ان کا رنگ سرخی مائل ہے چہرہ گول گوشت کم سینہ چوڑا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں رنگ فرجہ جسم اور سیدھے بالوں والے ہیں گویا کہ وہ زط قبیلہ کے آدمی ہوں۔

صحیحین نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ہدایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپؐ نے لوگوں کے درمیان مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے سنو مسیح دجال کی دائیں آنکھ کافی ہے جیسے انگور کا پھولا ہوا دانہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خانہ کعبہ کے قریب سوتے ہوئے خواب میں ایک خوبصورت آدمی دکھایا جیسے بہترین مرد ہوں ان کے لمبے بال ان کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے تھے بالوں میں کچھ گھٹنگھریا لاپن تھا ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ایک آدمی ان کے پیچھے دیکھا جو چھوٹے گھٹنگھریا لے بالوں والا تھا دائیں آنکھ سے کاٹا تھا دیکھنے میں جیسے ابن قطن لگتا ہوا اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے دونوں کندھوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔“^④

امام بخاریؒ نے ایک روایت حضرت عبد اللہ بن عمر کی اس طرح نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں خدا کی قسم آپؐ نے کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخی مائل نہیں فرمایا بلکہ آپؐ نے تو فرمایا کہ اس دوران کہ میں بیت اللہ کے طواف کے بعد وہیں سوراٹھا کہ: ”انے (خواب میں) دیکھا کہ ایک خوبصورت آدمی ہیں گندم گوں اور سیدھے بالوں والے ہیں جو دو آدمیوں کے درمیان آہستہ آہستہ چلتے ہوئے طواف کر رہے ہیں ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں یا پانی بہہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ

① مسند احمد حدیث نمبر ۱/۳۷۵، درمنثور حدیث نمبر ۱۵۲/۴، تفسیر ابن کثیر حدیث نمبر ۳/۴۰۹۔ ② مسند احمد حدیث نمبر ۱/۳۷۵، درمنثور حدیث نمبر ۱۵۲/۴، تفسیر ابن کثیر حدیث نمبر ۳/۴۰۹۔ ③ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ ”هل اتاک حدیث موسیٰ“ ”و کلم اللہ موسیٰ تکلیما“ حدیث نمبر ۳۳۹۴۔ ④ بخاری کتاب الایمان باب ذکر النبی ﷺ الانبیاء علیہم السلام حدیث نمبر ۴۲۳، ترمذی کتاب التفسیر باب من سورۃ بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۱۳۰۔

⑤ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قولہ تعالیٰ: ”واذکر فی الکتاب مریم اذا انتبذت من اہلہا“ حدیث نمبر ۳۲۳۹ اور حدیث نمبر ۳۲۴۰، مسلم کتاب

الفتن باب ذکر الدجال صفحہ ۷۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۷۵۔

ابن مریم علیہ السلام میں۔ اتنے میں میں نے دوسری طرف توجہ کی تو ایک اور شخص کو دیکھا کہ باپوڑا اور گھنگھر یا لے بالوں والا تھا جو دائیں آنکھ سے کان تھا جیسے گلو کا پھول، وہ اس میں سے پوچھا کہ یہ کون سا بتایا کیا کہ یہ یہاں لوگوں میں سے ہے یا نہیں؟

مشابہ ابن قطن ہے۔

زہری کہتے ہیں کہ ابن قطن بنو خزاعہ کا ایک شخص تھا جو زمانہ باطلیت ہی میں مر گیا تھا اور حضرت نو اس بن سمان کی روایت میں گزرا ہے کہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی مینار پر زرد رنگ لے دو کپڑوں میں نازل ہوں گے انہوں نے اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوں گے جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے پانی کے قطرے ٹپکیں گے اور جب اوپر اٹھائیں گے تو لعل و جواہر جھڑیں گے جس کا فریٹک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشبو پہنچے گی وہ مر جائے گا اور ان کی رفتار اتنی تیز ہوگی کہ جہاں تک ان کی نظر جائے گی وہیں ان کا قدم پڑے گا۔“^۱ علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ مشہور یہی ہے کہ: ”دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے لیکن میں نے بعض کتابوں میں یہ بھی دیکھا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر نازل ہوں گے ممکن ہے یہی محفوظ ہو یعنی ممکن ہے کہ روایت تو یوں ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید مشرقی مینار پر نازل ہوں گے لیکن راوی نے اپنی سمجھ کے لحاظ سے روایت میں تصرف کر دیا ہو کیونکہ (اب تک) دمشق میں ایسا کوئی مینار نہیں جو مشرقی مینار کے طور پر مشہور ہو علاوہ اس مینار کے جو ”جامع اموی“ کے مشرق میں ہے اور یہی زیادہ مناسب اور لائق ہے کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے فجر کی جماعت کھڑی ہوگی اور ان سے کہا جائے گا کہ اے مسلمانوں کے امام! اے روح اللہ آگے بڑھئے (اور نماز پڑھائیے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آپ ہی آگے بڑھیں کیونکہ جماعت آپ ہی کے لیے کھڑی کی گئی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ”تم میں سے بعض لوگ دوسروں کے امیر ہوں گے اللہ تعالیٰ اس امت کا اکرام فرمائیں گے۔“

یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ ہمارے اس زمانے میں سفید پتھر سے ایک مینار کی بنیاد رکھی گئی ہے یہ مینار بن بھی ان عیسائیوں کے مال سے رہا ہے جنہوں نے اسی جگہ موجود اس سے پہلے مینار کو جلا دیا تھا۔ ممکن ہے کہ یہ بھی نبوت کے دلائل میں سے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جس مینار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمانا ہے اس کو عیسائیوں ہی کے مال سے بنوایا لہذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو خنزیر کو قتل کر دیں گے، صلیب کو توڑ دیں گے ان سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا البتہ جو بھی اسلام لے آئے گا اس کا اسلام لانا قبول ہوگا ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا اس دن دنیا بھر کے سارے کافروں کا یہی حکم ہوگا۔ لہذا یہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی علامت کے باب سے یہی ہے رہی شریعت تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری اسی شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں گے اور جیسا کہ پہلے احادیث میں گزر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں نازل ہوں گے اور بعض روایات کے مطابق اردن میں اور بعض کے مطابق مسلمانوں کے لشکر میں جیسا کہ مسلم کی بعض روایات میں ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت پہلے گزر چکی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان لو گے وہ درمیانے قد کے سرفخی اور سفیدی کی طرف مائل ہیں انہوں نے زرد رنگ کے دو کپڑے اوڑھ رکھے

ہوں گے انہیں محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر قتل کر دیں گے، بڑیہ تمہر دیں گے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں گے اس کے رمانے میں اللہ تعالیٰ اسلام کے مآدود تمام ملتوں کو ہلاک کر دیں گے، اسی طرح، دجال کو بھی انہی کے زمانے میں ملک کہا جائے گا پھر دنیا میں امن و امان قائم ہو جائے گا یہاں تک کہ شیر اونٹ کے ساتھ چرے گا چیتا گائے کے ساتھ بھیسے بکریوں کے ساتھ اور بچے سانپوں کے ساتھ اھلیں گے لیکن یہ چیزیں انہیں نشان نہیں پہنچائیں گی چالیس سال تک یہی حال رہے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

ایک اشکال اور اس کا حل:

امام احمدؒ اور ابو داؤدؒ نے ایک روایت میں یہ نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں چالیس سال زندہ رہیں گے جب کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے یہ مدت صرف سات سال معلوم ہو رہی ہے تو دونوں روایات میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس سات سالہ مدت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کے بعد کی مدت پر محمول کیا جائے کیونکہ آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے آپ علیہ السلام کی عمر تینتیس سال تھی تو تینتیس سال آسمانوں پر اٹھائے جانے سے پہلے اور سات سال زمین پر دوبارہ نازل ہونے کے بعد تو یہ چالیس سال ہو گئے۔ یعنی امام احمدؒ اور ابو داؤدؒ نے کل عمر روایات میں بیان کی ہے اور مسلم نے صرف نازل ہونے کے بعد والی۔ خلاصہ یہ بھی صحیح روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے زمانہ مبارک میں یا جوج ماجوج نکلیں گے اور حضرت کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے جیسا کہ پہلے بھی گزرا اور آئندہ بھی آئے گا اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد حج بھی ادا فرمائیں گے۔

محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں کہ کتب منزلہ میں اس طرح ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے تو اصحاب کھف ان کے ساتھیوں میں سے ہوں گے اور ان کے ساتھ حج کریں گے۔ قرطبی نے ملاحم کتاب التذکرہ کے آخر میں آخرت کے حالات تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات مدینہ منورہ میں ہوگی، وہیں نماز جنازہ ہوگی اور حضرت عائشہ صدیقہ حبیبہؓ کے حجرے میں مدفون ہوں گے۔ اس کو ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کتاب المناقب میں حضرت عبداللہ بن مسام بنی النضرؓ کی روایت نقل کی ہے وہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ توریت میں نبی کریم ﷺ کی علامات تحریر کی ہیں اور یہ بھی تحریر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ساتھ ہی دفن ہوں گے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ابو داؤد نے کہا ہے کہ امام المؤمنینؓ کے حجرے میں ابھی ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔^۱

باجوج ماجوج کے خروج کا تذکرہ:

یاجوج ماجوج کے خروج کا واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں دجال کے قتل کے بعد پیش آئے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے سب کو ایک ہی رات میں ہلاک کر دیں گے جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں فرمایا ہے:

”یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ (کثرت کی وجہ سے) ہر بلندی سے نکلنے معلوم ہوں گے اور سچا وعدہ نزدیک آ پہنچا ہوگا تو بس پھر ایک دم سے یہ قصہ ہوگا کہ منکروں کی نگاہیں پھٹی پھٹی رہ جائیں گی (اور وہ یوں کہتے نظر آئیں

۱ ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ حدیث نمبر ۳۶۱۷۔

گئے) ہائے کمر سختی ہماری ہم اس (عبد) سے غفلت میں تھے کہ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہم ہی قصور وار تھے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور ذی القرنین کے قصہ میں ان قبلی نے سہ ماہی میں شام میں ایک

”یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان میں پہنچے تو دو پہاڑوں سے اس طرف جو کوئی بات سمجھنے کے قریب بھی نہیں پہنچے۔ انہوں نے (ذی القرنین سے) عرض کیا کہ اے ذی القرنین تو میرا بوج ماجوج (جو اس حالتی نے اس طرف رستے ہیں ہماری) اس سرزمین میں کبھی کبھی بڑا فساد مچاتے ہیں سو کیا ہم لوگ آپ کے لیے کچھ پندہ تع کر دیں اس شرط پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنادیں (کہ وہ پھر آنے نہ پائیں) ذی القرنین نے جواب دیا کہ جس مال میں میرے رب نے مجھ کو اختیار دیا ہے وہ بہت کچھ ہے (مال کی تو مجھے ضرورت نہیں) البتہ ہاتھ پاؤں سے میری مدد کرو تو میں تمہارے اور ان کے درمیان خوب مضبوط دیوار بنادوں گا۔ اچھا تو تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب ردے ملاتے ملاتے ان کے دونوں سروں کے بیچ کے خلا کو بھر دیا تو حکم دیا کہ دھونکو (دھونکنا شروع ہو گیا) یہاں تک کہ جب اس کو لال انگارہ کر دیا تو (اس وقت) حکم دیا اب میرے پاس گھسلا ہوا تانبا لاؤ (جو پہلے سے تیار کر لیا گیا ہوگا) کہ اس پر ڈال دوں۔ تو نہ تو یاجوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے ہیں اور (نہایت استحکام کے باعث) نہ اس میں نقب دے سکتے ہیں ذی القرنین نے کہا کہ یہ تیاری دیوار کی میرے رب کی رحمت ہے پھر جس وقت میرے رب کا وعدہ آئے گا (یعنی اس کی فنا کا وقت آئے گا) تو اس کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے اور اس روز ہم ان کی یہ حالت کریں گے کہ

ایک دوسرے میں گلدھ ہو جائیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

ہم اپنی تفسیر (تفسیر ابن کثیر) میں ذی القرنین کے قصے کے ذیل میں بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے لوہے اور تانبے کو پگھلا کر دو پہاڑوں کے درمیان ایک ٹھوس دیوار بنادی تھی اور پھر فرمایا: ”قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّن رَّبِّي“ یعنی یہ میرے رب کی رحمت ہے کہ زمین میں لوگوں کو اور اس فساد قوم کے درمیان رکاوٹ ڈال دی ہے۔ ”فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي“ جب میرے رب کا وعدہ آ جائے گا یعنی جب وہ وقت آ جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اس دیوار کا گر جانا لکھ رکھا ہے اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے یعنی یہ معاملہ ضرور ہو کر رہے گا۔ ”وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ“ ہم نے چھوڑ دیا ان میں سے بعض کو بعض میں اس دن موجیں مارتے ہوئے یعنی جس دن دیوار گرے گی تو یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور بھاگتے دوڑتے ہر اونچ نیچ سے گزرتے ہوئے نہایت تیزی سے لوگوں میں پھیل جائیں گے پھر بہت جلد ہی صور پھونکا جائے گا جیسے کہ دوسری آیت میں فرمایا:

”حتیٰ کہ یاجوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور ہر وہ اونچی جگہ سے پھسلے ہوئے آئیں گے اور اللہ کا سچا وعدہ قریب

آ جائے گا۔“ (الانبیاء آیت ۹۷-۹۶)

عرب کے قریب آچکنے والے ایک شرکی طرف اشارہ نبوی ﷺ:

صحیحین میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں آرام فرما ہوئے اور جب بیدار ہوئے تو چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا فرمانے لگے کہ ”عرب کے لیے ہلاکت ہے ایسے شر سے جو قریب آچکا ہے۔ آج کے دن یاجوج ماجوج کی دیوار

میں اتنا بڑا سوراخ ہو گیا ہے (بعض روایات میں ہے کہ آپؐ نے نوے یا ستر کا اشارہ فرمایا) حضرت نسب کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ ہیں؟ تو فرمایا کہ ہاں سب ہلاک ہو جائیں گے۔^①

یا جوج ماجوج کا خروج:

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”آج کے دن یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا بڑا سوراخ ہو گیا یہ فرما کر آپؐ نے نوے کا اشارہ فرمایا۔“^② مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ بے شک یا جوج ماجوج روانہ شد (دیوار) کو کھودتے ہیں پھر جب وہ سورج کی روشنی دیکھتے ہیں تو ان کا لیڈر کہتا ہے کہ لوٹ جاؤ کل مزید کھدائی کریں گے۔ چنانچہ جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔ (پھر ایک دن) ان کا لیڈر کہے گا کہ لوٹ جاؤ کل انشاء اللہ ہم مزید کھودیں گے چنانچہ وہ دوسرے دن آ کر کھودیں گے اور لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے (جہاں سے گزریں گے) پانی خشک کر دیں گے (یعنی پی جائیں گے) لوگ بچنے کے لیے قلعوں میں چلے جائیں گے تو وہ اپنے تیروں کو آسمان کی طرف چلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر نصف کیڑوں کی ایک قسم ہے) بھیجے گا جو ان کی گدی میں اثر کریں گے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ انہیں ختم کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، زمین کے کیڑے ان کے گوشت اور خون کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور شکر ادا کریں گے“^③ (یہی روایت مسند احمد ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے)

مسند احمد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: یا جوج ماجوج کو کھول دیا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے موافق ”وہاں سے اونچے ٹیلوں سے پھسلے“ نکل پڑیں گے لوگ ان سے ڈر کر شہروں اور قلعوں میں چھپ جائیں گے اور اپنے مال مویشی بھی لے جائیں گے۔ یا جوج ماجوج گشت کریں گے اور زمین کا پانی اس طرح پی جائیں گے حتیٰ کہ کبھی کوئی وہاں سے گزرے گا تو کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوتا تھا۔ پھر کوئی شخص ایسا نہ رہے گا جو قلعوں یا شہروں میں جا کر چھپ نہ گیا ہو تو یہ کہیں گے کہ اب زمین والے تو ختم ہو گئے آسمان والی باقی رہ گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ ان میں کوئی آسمان کی طرف تیر چلائے گا تو وہ تیر واپس خون میں رنگا آئے گا (آزمائش و فتنہ کے لیے) اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک بیماری (ناسور کی طرح) پیدا فرمادیں گے اس سے وہ سب مر جائیں گے۔ جب کوئی آہٹ وغیرہ ان کی سنائی نہ دے گی تو لوگ کسی کو تیار کر کے دشمن کو دیکھنے بھیجیں گے اور وہ توکل پر نکل پڑے گا اور اسے اپنے قتل کا یقین ہوگا مگر وہ انہیں مردہ حالت میں ایک دوسرے پر پڑا دیکھے گا تو آواز لگائے گا او مسلمانو! مبارک ہو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے تمہارے دشمن کے لیے کافی ہو گیا تو لوگ اپنے قلعوں وغیرہ سے نکل آئیں گے لیکن جانوروں کے چرنے کے لیے کوئی چراگاہ نہ ہوگی صرف انہی یا جوج ماجوج کا گوشت میسر ہوگا جسے کھا کر جانور اس طرح موٹے ہو جائیں گے جیسا کہ گھاس کھا کر ہو جاتے ہیں (اسی طرح یہ روایت ابن ماجہ میں بھی آئی ہے)

نواس بن سمعان کی حدیث میں مشرقی باب لد کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کے قتل کے ذکر کے بعد مذکور ہے

① بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۶۴، مسلم حدیث نمبر ۱۶۵۔ ② بخاری حدیث نمبر ۳۳۴۷، مسلم حدیث نمبر ۱۶۸۔

③ ترمذی تفسیر حدیث نمبر ۳۱۳۴۔

کہ اسی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو وحی فرمائیں گے کہ میں اپنے کچھ بندوں و نکال رہا ہوں جن کا مقابلہ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں البتہ میرے نیک بندوں کو طوع یا بظہر لے جا کر بندگان میں سے جو چاہو اپنا چہرہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے ساتھیوں میں سے چلے جائیں گے اور یہاں یا جوج ماجوج کی گردنوں میں بیماری پیدا ہو جائے گی جس سے وہ مرجائیں گے اور سب ایک ساتھ مریں گے۔ حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی یہاں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کچھ پرندے بھیجیں گے جو یا جوج ماجوج کی لاشیں اٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہوئی وہاں لے جا کر پھینک دیں گے۔ (کعب احبار فرماتے ہیں کہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ کے قریب مھیل نانی جگہ پر پھینک دیں گے) اور اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائیں گے جس سے کوئی نیل بوٹا نہیں بچے گا اور زمین بالکل بیابان ہو جائے گی۔ بارش چالیس دن تک برسے گی اور زمین کو کہا جائے گا کہ اپنا پھل اور برکت ظاہر کر۔ اس دن لوگ انا رکھائیں گے اور اس کے سائے میں رہیں گے (پھر طویل حدیث ہے) اسی دوران اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بغلوں کے نیچے ایک خوشبو پیدا کریں گے جو ہر مومن کی روح قبض کر لے گی۔ پھر فساد باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح زمین میں کودتے پھریں گے اور قیامت انہی لوگوں پر قائم ہوگی۔

موثر بن عفاذہ کی وہ حدیث جس میں حضرات انبیاء حضرت محمد ﷺ، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات اور قیامت کے تذکرے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو نقل کی ہے اس میں ہے کہ:

”قیامت کا وقت اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم اور جو مجھ سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے وہ یہ کہ دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جب مجھے دیکھے گا حتیٰ کہ پتھر اور درخت آوازیں دیں گے اے مسلمان میرے پیچھے کافر ہے اسے قتل کر اور اللہ انہیں ہلاک کر دے گا اور لوگ اپنے علاقوں میں واپس آجائیں گے۔ اس وقت یا جوج ماجوج نکل آئیں گے اور وہ ان کے شہروں کے روندیں گے کوئی چیز برباد کئے بغیر نہ چھوڑیں گے جہاں سے گزریں گے پانی بھی پنی کر ختم کر دیں گے۔ پھر لوگ لوٹ کر ان کی شکایت کریں گے چنانچہ میں یا جوج ماجوج کے لیے بدعا کروں گا اور اللہ انہیں ہلاک کر دے گا چنانچہ ان کی جسموں کی بدبو سے زمین بھر جائے گی پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے (جس کا سیلابی ریل) انہیں سمندر پھینک دے گا۔“

اللہ نے جو مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں یہ ہے کہ یہ سب کچھ ہوگا قیامت کی مثال پورے دن کی حاملہ کے جیسی ہے جس کا پتہ نہیں کب وضع حمل میں ہو جائے رات میں یا دن میں۔^① مسند احمد میں ابن حرمہ اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا آپ کے ہاتھ پر بچھو کے کانٹے کی وجہ سے اپنی پٹی بندھی تھی۔ آپ نے فرمایا تم کہتے ہو کہ تمہارا کوئی دشمن نہیں تم تو اپنے دشمنوں سے یا جوج ماجوج نکلتے تک لڑتے رہو گے جو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے بھورے بالوں والے ہوں گے (جو ہر گھائی سے پھسلے آئیں گے) ان کے چہرے گویا دوپٹے ہوئی ڈھال ہیں۔^② میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یا جوج ماجوج ترک نسل اور حضرت آدم کی اولاد میں سے دو قومیں ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے:

”اے آدم! آدم علیہ السلام کہیں گے میں حاضر ہوں“ اللہ تعالیٰ بلند آواز سے فرمائے گا کہ جنہی جماعت کو بھیج۔ وہ کہیں گے کتنے؟ فرمائے گا

① مسند احمد صفحہ ۷۲/۵۔ ② بخاری حدیث نمبر ۳۳۳۸۔

کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا اس وقت خوف اتنا ہوگا کہ بچہ بوڑھا ہو جائے گا اور حاملہ کا حمل گر جائے گا مگر کہا جائے گا کہ خوشخبری ہے تمہارے لیے کہ یہ نوح ماجوح کی قومیں تمہارا راندہ ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ کہا جائے گا کہ تم میں دو قومیں ہیں جو جس چیز میں داخل ہوں اسے بڑھادیں گے یعنی یا جوح ماجوح (آگے یہ حدیث اپنے تمام طرق اور الفاظ کے ساتھ آ رہی ہے)۔

یہ یا جوح ماجوح اماں حوائی اولاد ہیں ایک قول یہ ہے کہ یہ حواسے نہیں بلکہ صرف حضرت آدم سے ہیں وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کو احکام ہو گیا اور منی منی میں ملی اس ملعونے سے اللہ تعالیٰ نے یا جوح ماجوح کو پیدا فرمایا۔ یہ بات بلا دلیل ہے اور کسی ایسے شخص سے مروی نہیں جس کا قول قبول کیا جائے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ یہ حضرت نوح علیہ السلام سے ہیں اور یافث بن نوح کی اولاد ہیں یہ جہاں رہتے تھے دوسروں کو تکلیف دیتے تھے چنانچہ ذوالقرنین نے انہیں سد بنا کر محصور کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا یہ لوگوں کے سامنے نکل آئیں گے۔ یہ یا جوح ماجوح عام انسانوں کے مشابہہ ہیں اور اپنی جنس کے ترک نسل والوں کی طرح چھوٹی آنکھوں، چپٹی ناک، بھورے بالوں اور ان کی شکلوں اور رنگت والے لوگ ہیں۔ ایک خیال یہ ان کے بارے میں ظاہر کی جاتا ہے کہ ان میں کھجور کے درخت سے بھی لمبا اور چھوٹے سے چھوٹا انسان بھی ہوگا۔ ان کے دو بڑے کان ہوں گے ایک کو اوڑھیں گے اور دوسرے کو بچھا کر سونیں گے۔ یہ بات کسی بے علم نے گھڑی ہے اور بے دلیل بات کہی ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے ان میں سے ہر آدمی اس وقت نہ مرے گا جب تک اپنی اولاد میں سے ایک ہزار انسان نہ دیکھ لے اس حدیث کی صحت کو اللہ بہتر جانتا ہے۔

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”یا جوح ماجوح حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اگر انہیں کھلا چھوڑ دیا جائے تو وہ لوگوں کے معاش کو فساد کر دیں اور ان میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب اپنی نسل کے ہزار یا اس سے زائد افراد نہ دیکھ لے اور ان کے علاوہ ان کی تین قومیں اور ہیں تاویل مارس اور منک۔^① یہ حدیث غریب ہے اور ممکن ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر کا اپنا کلام ہو۔ ابن جریر نے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے بچوں کو کھیلتے ہوئے ایک دوسرے پر چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ یا جوح ماجوح اس طرح نکلیں گے۔

ذوالسویقتین کے ہاتھوں کعبہ شریف کی بربادی کی پیشین گوئی:

حضرت کعب بن احبار سے تفسیر ابن کثیر میں (یا جوح ماجوح کے تذکرے میں) مروی ہے کہ ذوالسویقتین کا پہلا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم کے زمانے میں ہوگا اور یہ یا جوح ماجوح کی ہلاکت کے بعد کا زمانہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سے آٹھ سو کے لگ بھگ لشکران کے مقابلے کے لیے بھیجیں گے جس وقت یہ لوگ سفر میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جس سے سب مومن مرجائیں گے اور صرف بے وقوف اور بے عقل رہ جائیں گے جو جانوروں جیسی حرکتیں کریں گے۔ کعب احبار کہتے ہیں کہ اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ میں (ابن کثیر) یہ کہتا ہوں کہ صحیح حدیث میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے

① طبرانی کبیر حدیث نمبر ۱۲۰۳۲/۱۱۔

بعد حج ادا فرمائیں گے۔

حج و عمرہ کرے والے یا جوج ماجوج کے بعد ہوں گے۔

مسند احمد میں حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر (سیت اللہ) کا حج لوگ (یا جوج ماجوج کے خروج کے بعد کریں گے)۔^۱

قیامت سے پہلے حج موقوف ہو جائے گا:

عبدالرحمنؓ نے شعبہ سے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب موقوف ہو جائے گا“۔ ابو بکر بزار نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج موقوف ہو جائے گا۔“^۲ اس کے بعد بزار نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حضرت ابوسعیدؓ کے علاوہ کسی اور صحابی کے حوالے سے ہمیں نہیں معلوم۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یہ دونوں قسم کی احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کیونکہ لوگ حج اور عمرہ یا جوج ماجوج کے خروج کے بعد (ان کی ہلاکت کے بعد) کریں گے۔ لوگوں کا اطمینان اور رزق کی کثرت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ خوشبودار ہوا چلا کر مومنوں کی ارواح قبض فرمائیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی۔ مسلمان انکی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں حجرہ نبویؐ میں رسول اکرم ﷺ کے قریب دفن کر دیں گے۔ پھر ذی السویتیین کے ہاتھوں کعبہ کی تباہی (ان واقعات کے بعد) ہوگی اگرچہ اس کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا جیسا کہ کعب احبار سے مروی ہے۔

انہدام کعبہ کی پیشین گوئی:

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ حبشہ کا ذوالسویتیین کعبہ کو تباہ کرے گا اس کا غلاف اتار لے گا اس کی زیب و زینت ختم کر دے گا گویا کہ میں ابھی اس گنبے اور ٹیڑھے جوڑ والے کو دیکھ رہا ہوں جو اپنے ہتھوڑوں اور کدالوں سے اسے مار کر (توڑ) رہا ہے۔^۳ (اس حدیث کی سند قوی ہے) سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: تم اہل حبشہ کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں چھوڑے رکھیں کعبہ کا خزانہ کوئی نہیں نکال سکے گا سوائے ذوالسویتیین کے جس کا تعلق حبشہ سے ہوگا۔^۴ مسند احمد میں حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: گویا کہ میں ابھی اس کالے ٹیڑھی ٹانگوں والے شخص کو (کعبہ کی) اینٹ اینٹ (کر کے) توڑتے دیکھ رہا ہوں۔^۵ حافظ ابو بکر بزار نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ حبشہ کا ذوالسویتیین کعبہ کو تباہ کرے گا۔^۶

قیامت سے پہلے فحطان سے ایک ظالم کے ظہور کی پیشین گوئی:

صحیح مسلم حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک فحطان سے

۱ بخاری کتاب الحج حدیث نمبر ۱۵۹۳۔ ۲ حوالہ گزر چکا۔ ۳ بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱ مسلم حدیث نمبر ۲۳۳۲ مسند احمد صفحہ ۲/۲۲۰۔ ۴ بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱ صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۳۳۲۔ ۵ صحیح بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۵۔ ۶ مسلم حدیث نمبر ۲۳۳۶ مسند احمد صفحہ ۲/۲۱۷۔

ایک (ظالم) شخص نہ نکل آئے جو لوگوں کو اپنی لامٹھی سے ہانکے گا۔^① بخاری میں بھی یہ روایت دوسری سند سے آئی ہے۔ مذکورہ شخص ممکن ہے ذوالسویقتین ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہو کیونکہ قحطان کا ہے اور ذوالسویقتین حبشہ کا ہے۔ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ”رات اور دن اس وقت تک ختم نہ ہوں گے جب تک کہ ایک غلام باہر شاہ نہ بن جائے جسے جھجھا کہا جائے گا۔“^② ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس سے بھی مراد ذی السویقتین حبشی ہو سکتا ہے (لیکن اسلامی تاریخ میں خلافت بنو عباس میں ایک حکمران کا ذکر ملتا ہے جس کا نام جھجھا تھا اور اس نے بھی مرکزی حکومت سے لڑ کر اپنی الگ سلطنت بنالی تھی مترجم) مسند احمد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”اہل مکہ مکہ سے نکل جائیں گے اور اس کے پاس سے کوئی گزرے گا بھی نہیں سوائے کم لوگوں کے پھر مکہ دوبارہ بھر جائے گا اور پھر اہل مکہ مکہ سے (دوبارہ) نکل جائیں گے اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئیں گے۔“^③

فصل

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا:

مدینہ منورہ (علیٰ ساکنہا الفضل الصلاة والسلام) کے بارے میں صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ دجال کے لیے مدینہ اور مکہ میں دخول ممکن نہ ہوگا اور یہ کہ مدینے کے راستوں پر فرشتے چوکیداری کریں گے تاکہ وہ داخل نہ ہو۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”مدینہ میں دجال داخل نہ ہو سکے گا اور نہ طاعون۔“^④ یہ بھی گزر چکا ہے کہ وہ اس کے قریب آئے گا پڑاؤ کرے گا اور مدینے والوں کو زلزلے کے تین جھٹکے دے گا چنانچہ منافق اور فاسق مرد و عورت اس کے پاس چلے جائیں گے اور مومن ثابت قدم رہیں گے۔ اس دن کو ”یوم الخلاص“ چھٹکارے کا دن یا ”چھٹائی کا دن“ کہا جائے گا۔ جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے کہ: ”یہ طیبہ ہے حبشہ کو نکال دے گا اور خوشبو کو پھیلانے گا۔“^⑤ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں۔ پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لیے اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لیے ہیں۔ یہ ان باتوں سے مبرا ہر جو لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں۔“ (سورۃ النور آیت نمبر ۲۶)

مذکورہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مدینہ میں ایام دجال میں آبادی ہوگی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی آبادی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ اس سے نکل جائیں گے جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ مسند احمد میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”(ایسا وقت آئے گا کہ) کچھ سوار مدینے کے قریب سے گزریں گے اور کہیں گے کہ یہاں کبھی مسلمانوں کی کثیر آبادی کرتی تھی۔“^⑥

① بخاری حدیث نمبر ۳۵۱۷، مسلم حدیث نمبر ۷۲۳۷۔ ② مسلم حدیث نمبر ۲۲۳۸، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۸، مسند احمد صفحہ ۳۲۹/۳۔

③ بخاری فضائل المدینہ حدیث نمبر ۱۸۸۰، مسلم حدیث نمبر ۳۳۳۷۔ ④ بخاری حدیث نمبر ۷۲۰۹، مسلم حدیث نمبر ۳۳۴۲۔

⑤ مسند احمد نمبر ۱/۲۰ صفحہ ۳۳۱/۳، مجمع الزوائد صفحہ ۱۵/۴۔

فصل

دابۃ الارض کا خروج:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور جب ان پر ہمارا قول واضح ہوگا تو ہم ان کے لیے ایک دابہ زمین سے نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔ بے شک لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں کرتے۔“ (سورۃ النمل آیت نمبر ۸۲)

ہم اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں اس موضوع پر کلام کر چکے ہیں اور وہاں اس کے متعلق احادیث بھی درج کی ہیں اگر وہ یہاں بھی آجائیں تو اچھا ہوگا۔ حضرت ابن عباس حسن اور قتادہ کہتے ہیں کہ ”باتیں کرنے“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان سے مخاطب ہوگا اور ابن جریر نے اس کو ترجیح دی ہے کہ وہ ان سے مخاطب ہو کر یہ کہے گا کہ ”لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے“ اور اس بات کو انہوں نے عطاء اور علی سے نقل کیا ہے۔ اس میں ذرا بحث ہے حضرت ابن عباس سے تکلیم کا معنی نکالنے کا مروی ہے کہ وہ لوگوں کی پیشانی پر لکھے گا مومن کے مومن اور کافر کی پیشانی پر کافر لکھے گا اور علی سے یہ بھی مروی ہے کہ باتیں بھی کرے گا اور لکھے گا بھی تو یہ قول دونوں اقوال کو جامع اور بہتر قول ہے۔ واللہ اعلم۔ اس سے پہلے حدیث مسند احمد اور صحیح مسلم اور سنن کے حوالے سے گزر چکی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو (۱) مغرب سے سورج کا طلوع ہونا (۲) دھواں (۳) دابہ (۴) یا جوج ماجوج کا خروج (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور دجال کی آمد (۶) تین جگہوں کا دھنسا (۷) ایک مغرب میں (۸) دوسرا مشرق میں (۹) تیسرا جزیرہ عرب میں (۱۰) قصر عدن سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو ہانکے گی اور جہاں لوگ رات گزاریں گے رات گزارے گی اور جہاں دن کو آرام کریں وہاں ان کے ساتھ ہوگی۔“

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”ان چیزوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ کرو دجال دھواں دابہ امر عامہ اور کسی خاص اپنے کام سے کام رکھنا۔ مسند ابو داؤد و طیالسی میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ”دابۃ الارض“ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”اس کا خروج تین مرتبہ ہوگا پہلے وہ کسی دیہات میں نکلے گا مگر اس کا تذکرہ مکہ میں نہ ہوگا۔ پھر لمبے زمانے کے بعد دوسری مرتبہ نکلے گا اس جگہ کے علاوہ اور دیہاتوں میں اس کا تذکرہ خوب ہوگا اور مکہ میں اس کا تذکرہ ہوگا۔“

اس کے بعد آپؐ نے مزید فرمایا کہ (تیسری مرتبہ) لوگ ایک وقت اللہ تعالیٰ کی عظیم مسجد، مسجد حرام میں ہوں گے اسی اثناء میں وہ رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان دوڑ کر آتا ہوا ظاہر ہوگا۔ اپنے سر سے مٹی جھاڑے گا، اسے دیکھ کر لوگ ادھر ادھر بھاگ جائیں گے کچھ اکیلے اور کچھ ٹولیوں میں۔ وہاں صرف سچے مومنوں کی جماعت باقی رہ جائے گی اور وہ جان لیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ یہ دابہ ان سے شروع کرے گا ان کے چہروں کو روشن کر دے گا حتیٰ کہ وہ چمکتے ستارے کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر یہ دوبارہ زمین میں نکل آئے گا۔ اس کو طلب کرنے والا اسے پکڑ نہ سکے گا اور بھاگنے والا اس سے بچ نہ سکے گا یہاں تک کہ ایک آدمی نماز میں اس سے پناہ مانگ رہا ہوگا کہ وہ پیچھے ہٹ کر اس سے کہے گا اب نماز پڑھے گا؟ پھر اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے پر نشان لگا دے گا پھر

چل پڑے گا۔ لوگ اموال میں آپس میں شریک بن جائیں گے، شہروں میں ساتھ رہیں گے اور مومن کافر کی پہچان ہونے لگے گی حتیٰ کہ مومن کافر سے یوں کہنا کرے گا کہ کافر میرا اخی مجھے دے دے اور کافر مومن سے یوں کہے گا کہ اے مومن میرا حق مجھے دے دے۔^۱ یہ حدیث مرفوعہ ہے مگر اس میں کچھ غرائب ہے ابن جریر نے اسے مرفوعاً نقل کیا ہے یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ہوگا البتہ اس کی سند میں کلام ہے۔ ابن ماجہ میں عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابنی الزم سنی قید مجھے لے کر ملے قریب دیہاتوں میں لے گئے اور وہاں ہم نے ایک خشک جگہ دیکھی جس کے گرد ریت تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اس جگہ وہ دابہ الارض نکلے گا۔^۲ ابن بریدہ کہتے ہیں کہ کئی سال بعد جب میں حج پر گیا تو وہ جگہ دیکھی تو وہ میری لاشی کے اتنے حصے کے برابر تھی (مطلب ان کا یہ تھا کہ مسلسل اس جگہ میں اضافہ ہوتا جائے گا حتیٰ کہ دابہ کے نکلنے کا وقت آجائے) عبدالرزاق المعمر نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ دابہ چھوٹے نرم بال والا ہوگا اس کے چار پاؤں ہوں گے یہ تہامہ کی ایک وادی سے نکلے گا۔

ابن ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ ”دابہ“ صفا کی ایک دراڑ سے گھوڑے کے دوڑنے کی طرح نکلے گا اور تین دن رہے گا تیسرے دن کا ٹٹ بھی نہیں نکلے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ یہ دابہ ایک چٹان کے نیچے سے نکلے گا مشرق کا رخ کر کے آواز نکالے گا پھر شام کا رخ کر کے آواز نکالے گا پھر یمن کی طرف آواز نکالے گا اور پھر مکہ سے چلا جائے گا اور عسکان جا پہنچے گا۔ ان سے پوچھا گیا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا مجھے نہیں معلوم۔ انہی سے ایک قول ہے کہ دابہ سدوم کے نیچے سے یعنی حضرت لوط کے شہر سے نکلے گا۔ بہر حال یہ متعارض اقوال مروی ہیں واللہ اعلم۔ ابوالطفیل سے مروی ہے کہ یہ دابہ صفایا مروہ سے نکلے گا۔ (بیہقی) ابن ابی حاتم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا ہے کہ ”دابہ میں ہر رنگ موجود ہوگا اور دونوں سینگوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک سواری بیٹھ سکے۔“ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالبؓ سے مروی ہے کہ اس دابہ کا سر ہے نرم بال ہیں پنجہ ہے دم ہے داڑھی ہے اور یہ بہترین گھوڑے کی چال سے تین دن نکلے گا اور تیسرے دن کا تہائی نہیں گزرے گا۔ (ابن ابی حاتم)

ابن جریر کہتے ہیں کہ ابوزبیر نے اس حلیہ کا یوں بیان کیا ہے کہ اس دابہ کا سر تیل جیسا، آنکھیں خنزیر جیسی، کان ہاتھی جیسے، سینک پہاڑی بکرے جیسے، گردن شتر مرغ جیسی، سینہ شیر جیسا، اس کا رنگ چیتے جیسا، اس کے کولہے بلی جیسے، دم دنبے جیسی اور پاؤں اونٹ جیسے ہیں جس کے ہر جوڑ کے درمیان بارہ ہاتھ کا فاصلہ ہوگا اس کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاشی، حضرت سلیمان کی انگوٹھی بھی نکلے گی اور یہ ہر مومن کے چہرے پر ”عصائے موسیٰ“ سے سفید نقطہ لگائے گا وہ پھیل جائے گا حتیٰ کہ اس کا چہرہ روشن ہو جائے گا اور ہر کافر کے چہرے پر سیاہ نقطہ لگائے گا وہ نقطہ پھیل جائے گا جس سے اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا حتیٰ کہ (اس پہچان کی وجہ سے) لوگ بازاروں میں خرید و فروخت کرتے وقت کافر کو کافر اور مومن کو مومن پکاریں گے حتیٰ کہ ایک ہی گھر کے لوگ جب دسترخوان پر بیٹھیں گے تو اپنے لوگوں میں کافر اور مومن کی پہچان کر لیں گے۔ پھر دابہ اس سے کہے گا اے فلاں مبارک ہو تو اہل جنت میں سے ہے اور اے فلاں! تو جہنمی ہے۔^۳

① الدر المنثور صفحہ ۱۱۶/۱۵ المطالب العالیہ ابن حجر حدیث نمبر ۲۵۵۵ تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۲۱/۲ اس سے آگے جو عبارت ہے اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ وہ جگہ اتنی تھی جتنی کہ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان جگہ ہوتی ہے۔ (مترجم) اور یہ بھی کہ وہ جگہ نرم تھی۔ ③ تفسیر طبری سورۃ النمل صفحہ ۱۱/۱۱۔

اس طرف اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اشارہ ہے:

”وَابْأَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمَطْعٌ لَّكُم مِّمَّا تَعْبُدُونَ“^۱۔
 ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے۔“

ابو نعیم نے اپنی تصنیف میں حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ یہ دابہ ابلیس کی نسل سے ہوگا اس قول کی صحت اللہ کو معلوم ہے۔
 صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ایک حدیث سنی جو میں کبھی نہیں بھولا۔ آپؐ نے فرمایا کہ:

”قیامت کی اولین نشانیاں سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دابۃ الارض کا چاشت کے وقت نکلنا۔ دونوں میں سے جو نشانی بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے بعد بہت ہی جلد ظاہر ہو جائے گی۔“^۲

اس حدیث سے مراد وہ نشانیاں ہیں جو مانوس نہیں یعنی ان سے پہلے دجال کی آمد، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول پہلے ہو چکا ہوگا کیونکہ یہ مانوس نشانیاں ہیں اور مشاہدے اور عادت کے اعتبار سے غیر مانوس نہیں البتہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور عجیب و غریب شکل کے جانور کا نکل آنا بھی غیر مانوس ہے۔ اسی طرح لوگوں سے بات چیت اور کفر و ایمان کی نشانیاں لگا دینا بھی غیر مانوس ہے۔ یہ زمین کی پہلی غیر مانوس نشانی ہے اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا آسمان کی غیر مانوس نشانی ہے۔

فصل

سورج کا مغرب سے طلوع ہونا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی نشانی آئے جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آئے گی تو اس دن کسی کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کما رکھی ہو۔ کہہ دو (اے محمدؐ) کہ انتظار کرو میں بھی کرتا ہوں۔“ (الانعام آیت نمبر ۱۵۸)

مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ”مذکورہ آیت سے مراد“مغرب سے سورج کا طلوع ہونا ہے۔“^۳
 صحیح بخاری میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ منقول ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا جب لوگ اسے دیکھیں گے تو کفر پر قائم لوگ ایمان لائیں مگر اس وقت ”کسی نفس کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا۔“ (پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی) ^۴ بخاری ہی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے اور جب طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں

① صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۰۹۷ ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۱۰۔ ② ترمذی حدیث نمبر ۳۰۷۱ مسند احمد صفحہ ۳/۳۔

③ بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۶۳۳۵، مسلم حدیث نمبر ۳۹۹، کتاب الایمان۔

گے اور اس وقت کسی کا ایمان لانا اسے فائدہ نہ دے گا پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔^① (یہی روایت مسلم میں بھی ہے) مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ تین چیزیں جب نکل آئیں تو رکین کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا ہواں سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کما رکھی ہو) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا دھواں ظاہر ہونا دابۃ الارض کا نکلنا۔^② (مسلم میں بھی یہ روایت آئی ہے) جس کو علم ہو وہ بات کرے جسے نہ ہو وہ خاموش رہے:

یہ حدیث کئی طرق سے کئی صحابہ سے مروی ہے۔ حضرت ابو شریحہ حذیفہ بن اسید سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو.....“ (باقی یہ حدیث ابھی چند احادیث سے پہلی گزری ہے)^③ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”چھ چیزوں سے پہلے اعمال صالحہ کر لو اور ان چھ میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا دھواں اور دابۃ الارض کا خروج شمار فرمایا۔^④ جیسا کہ گزرا۔ صحیحین میں حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ”تمہیں معلوم ہے کہ جب یہ سورج غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں تو فرمایا کہ رک کر عرش کے نیچے سجدہ کرتا اور اجازت مانگتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے یہ کہہ دیا جائے کہ جہاں سے آیا ہے وہیں لوٹ جا! (یعنی مغرب سے طلوع ہو جا) تو یہ اس وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی کما نہ رکھی ہو)“^⑤

مسند احمد میں ابو ذرؓ بن عمرو بن عمرو بن جریس سے مروی ہے کہ: ”چھ افراد مدینہ میں مروان کے ساتھ بیٹھے اور اس کی باتیں سنیں وہ قیامت کی نشانیوں کے بارے میں بات کر رہے تھے کہ ”قیامت کی پہلی نشانی دجال کا خروج ہے“ تو وہ لوگ وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کی بات نقل کی تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ مروان نے کچھ بنایا۔ مجھے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد یاد ہے کہ: ”بے شک اولین نشانیوں میں سے سورج کا طلوع ہونا دابۃ الارض کا نکلنا ہے دونوں میں سے جو نشانی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد واقع ہوگی۔“ پھر حضرت عبداللہ کہنے لگے یہ کتابیں پڑھتے رہتے تھے اور میرا خیال یہ ہے کہ ان میں سے پہلے مغرب سے طلوع شمس واقع ہوگا۔ یہ اس لیے کہ وہ جب بھی غروب ہوتا ہے عرش کے نیچے آتا ہے سجدہ کر کے واپسی کی اجازت مانگتا ہے تو اس کو واپسی کی اجازت مل جاتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے مغرب سے طلوع ہونے کا حکم دے۔ یہ اسی طرح چلتا رہے گا اور عرش کے نیچے آ کر سجدہ کر کے واپسی کی اجازت مانگے گا اس کو کوئی جواب نہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ رات کافی گزر جائے گی جتنی اللہ تعالیٰ چاہے اور سورج سمجھ لے گا کہ اگر اب اجازت بھی ملی تو وہ مشرق تک نہیں پہنچ سکے گا وہ کہے گا اے رب مشرق بہت دور ہے لوگوں کا میرے بغیر کیا ہوگا؟ حتیٰ کہ افق ایسا ہو جائے گا جیسے کہ زنجیر ہو پھر اسے کہا جائے گا اپنی جگہ پر لوٹ جا اور طلوع ہو جا! چنانچہ وہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

① بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۶۳۵، مسلم حدیث نمبر ۳۹۴، کتاب الایمان۔ ② اس کی تخریج گزری چکی۔ ③ اس کی تخریج گزری چکی۔

④ اس کی تخریج پہلے گزری چکی۔ ⑤ بخاری ابداً الخلق حدیث نمبر ۳۱۹۹، مسلم حدیث نمبر ۳۹۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۰۰۲۔

⑥ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث نمبر ۳۰۹، ابوداؤد کتاب الملاحم حدیث نمبر ۴۳۱۰۔

ابن مردویہ سے سفیان ثوری کی سند سے حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ: ”میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ مغرب سے طلوع عیش کی کیا نشانی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ

”وہ رات طویل ہو جائے گی اور دوراتوں کے برابر ہوگی۔ رات کو نفل پڑھنے والے بیدار ہو کر اپنے معمولات سرانجام دیں گے۔ مگر تارے دکھائی نہ دیں گے وہ اپنی جگہ سوچے ہوں گے۔ یہ لوگ بھی سو جائیں گے پھر انھیں گے نماز پڑھ کر سو جائیں گے پھر اٹھ کر نماز پڑھ کر سو جائیں گے اور پھر انھیں گے رات لمبی ہو جائے گی تو لوگ چیخ و پکار لریں گے صبح نہ ہوگی۔ اسی دوران یہ سورج کے مشرق سے طلوع ہونے کا صبح ہونے کا انتظار کر رہے ہوں گے کہ اچانک انہیں وہ مغرب سے طلوع ہوتا نظر آئے گا۔ جب لوگ اسے دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے مگر ان کا ایمان انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔“^①

حافظ ابو بکر بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ایک دن اپنے ہم نشینوں سے فرمایا کیا تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کیا ہے: ”(وہ سورج سڑی ہوئی کیچڑ کے ایک تالاب میں غروب ہو رہا تھا)“ (سورۃ الکہف آیت نمبر ۸۶) کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ: ”سورج جب غروب ہوتا ہے تو اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اس کی تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر عرش کے نیچے جاتا ہے وہاں پہنچ کر اللہ کو سجدہ کرتا اور تسبیح و تعظیم کرتا ہے اور پھر اجازت مانگتا ہے۔ پھر جب وہ دن آئیگا جس دن اسے روک لیا جائے گا تو اس دن یہ سجدہ کر کے تسبیح و تعظیم کرے گا اور اجازت مانگے گا تو اسے کہا جائے گا ”انتظار کر“ پھر اسے دوراتوں کے برابر روک لیا جائے گا (ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ) تہجد پڑھنے والے جزع فزع کریں گے۔ آدمی اپنے پڑوسی کو آواز دے گا کہ آج رات کو کیا ہو گیا؟ میں رات سو کر سیر ہو گیا نماز پڑھتے پڑھتے تھک گیا ہوں۔“ ادھر سورج کو کہا جائے گا جہاں سے غروب ہوا تھا وہاں سے طلوع ہو جا اور یہ وہ دن ہوگا (جب کسی کا ایمان نفع نہیں دے گا لآئینہ)^②

جب دشمن برسرِ پیکار ہو تو ہجرت کرنے والوں کی ہجرت مقبول نہ ہوگی:

مسند احمد ابن السعدی سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب تک دشمن لڑ رہا ہو ہجرت فائدہ نہیں دے گی۔“^③

حضرت معاویہؓ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عبداللہ بن عاصؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ ہجرت کی دو خصلتیں ہیں ایک تو یہ کہ برائی کو چھوڑ دیا جائے دوسری یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی جائے جب تک توبہ قبول ہوتی رہے گی ہجرت منقطع نہ ہوگی اور توبہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک قبول ہوگی اور جب طلوع ہو جائے گا تو ہر دل پر مہر کر دی جائے گی اور لوگوں کے لیے عمل کافی ہوگا۔^④ (وہ حدیث کی اسناد جید اور قوی ہیں مگر یہ مشہور کتب حدیث میں موجود نہیں) مسند احمد اور ترمذی میں حضرت صفوان بن عسالؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”اللہ تعالیٰ نے توبہ کے لیے مغرب کی سمت ایک دروازہ کھولا ہے جس کی چوڑائی ستر یا چالیس ہاتھ ہے وہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“^⑤

① ابن کثیر صفحہ ۳۶۸/۳، اللی المصنوعہ صفحہ ۳۱/۱، الدر المنثور صفحہ ۵۸/۳۔ ② تفسیر طبری، سورۃ الانعام صفحہ ۹/۵۔ ③ مسند احمد صفحہ ۱۹۲۔

④ مسند احمد صفحہ ۱۹۲، تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۷۱/۳، تاریخ کبیر بخاری صفحہ ۱۳/۶۔

⑤ ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر ۳۵۳۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۷۰، ابن کثیر صفحہ ۳۶۹/۳۔

چنانچہ یہ آیت کریمہ اور متواتر روایات ثابت کرتی ہیں کہ جو شخص سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ایمان لا یا تو یہ کی اب توبہ قبول نہ کی جائے گی اور پھر ایسا ہی رہے گا واللہ اعلم۔ کیونکہ یہ قیامت کی ان بڑی بڑی نشانیوں اور علامات میں سے ہے جو قرب قیامت پر دلالت کرتی ہیں۔ لہذا اس وقت میں بھی وہی معاملہ کیا جائے گا جو قیامت کے دن ہوگا یعنی ایمان اور توبہ کی عدم قبولیت۔ جیسے کہ سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ (الانعام: ۱۵۸)

”وہ لوگ انتظار نہیں کرتے مگر یہ کہ آجائیں ان کے پاس فرشتے یا آپ کا رب یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں گی، کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا۔“ اور سورۃ غافر میں فرمایا کہ:

”جب دیکھ لیا انہوں نے ہماری پکڑ (عذاب) کو تو کہنے لگے ہم صرف ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جن کو ہم شریک ٹھہراتے ہیں ان کا انکار کرتے ہیں کہ کوئی فائدہ نہیں پہنچایا (اس وقت) ان کو ایمان لانے نے۔“

اور سورۃ زحرف میں فرمایا کہ:

”یہ لوگ بس قیامت کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر دفعتاً آ پڑے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

نبیہیؐ نے حاکم سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی وہ دجال کا ظہور ہوگا پھر حضرت عیسیٰؑ ظاہر ہوں گے پھر یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا پھر دابہ نکلے گا پھر سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس لئے کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانا ہوگا وہ لاچکا ہوگا اور اس کے بعد کا ایمان معتبر نہ ہوگا اور اگر حضرت عیسیٰؑ کا نزول سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد ہوتا تب تو کوئی بھی کافر نہ رہتا۔

لیکن اس میں کچھ اشکال ہے کیونکہ اس دن دنیا والوں کا ایمان سب کو فائدہ نہ دے گا:

﴿وَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ (الانعام: ۱۵۸)

”کسی ایسے شخص کا ایمان اسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

چنانچہ جس نے مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد ایمان قبول کیا یا توبہ کی تو اس کا وہ ایمان اور توبہ مقبول نہ ہوگی جب تک وہ اس واقعے سے پہلے ہی توبہ نہ کر چکا ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان قرب قیامت میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں سورۃ نساء میں موجود ہے کہ:

﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾

”اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰؑ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا

ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل ہونے کے بعد وفات سے پہلے پہلے تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے یعنی اس ایمان جس میں وہ سمجھتے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں چنانچہ عیسائیوں کو اپنے جھوٹے ہونے کا علم ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں بنے نہیں جیسے ان کو مجرم سمجھا کرتے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنتیں اور غضب نازل ہو۔

قیامت سے پہلے دھوئیں کا ذکر:

سورۃ دخان میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”سو آپ (ان کے لئے) اس روز کا انتظار کیجیے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا۔ جو ان سب لوگوں پر عام ہو جائے یہ (بھی) ایک دردناک سزا ہے۔ اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجیے۔ ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔ ان کو (اس سے) کب نعمت ہوتی ہے حالانکہ (اس کے قبل) ان کے پاس ظاہر شان کا پیغمبر آیا ہے پھر بھی یہ لوگ اس سے سرتابی کرتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ (کسی دوسرے بشر کا) سکھلایا ہوا ہے دیوانہ ہے ہم چندے اس عذاب کو ہٹا دیں گے تم پھر اپنی اسی حالت پر آ جاؤ گے۔ جس روز ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے (اس روز) ہم (پورا) بدلہ لیں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

ان آیات کی تفسیر کے بارے میں ہم اپنی تفسیر ابن کثیر سورۃ دخان کے ذیل میں سیر حاصل گفتگو کر چکے ہیں۔ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے ان آیات کی تفسیر اس قحط سال سے کی جس میں قریش مبتلا ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی بددعا کی بدولت قریش اس قحط سالی میں مبتلا ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کا قحط اور بھوک کی وجہ سے یہ حال ہو گیا کہ جب یہ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے تو آسمان کے درمیان ان کو دھواں دکھائی دیتا تھا۔

حالانکہ یہ تفسیر غریب ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے کسی سے منقول نہیں ہے۔ اس لیے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں منقول ہے فرماتے ہیں کہ ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو چنانچہ ان دس نشانیوں میں دجالؑ دخان (دھواں) اور دابہ کا ذکر بھی فرمایا۔“^①

اسی طرح حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے فرمایا: ”چھ چیزوں سے نیک اعمال کے ذریعے بچو۔“^② چنانچہ ان چھ چیزوں میں دجالؑ دخان (دھواں) اور دابہ کا ذکر بھی کیا۔ یہ دونوں روایات امام مسلم نے مرفوعاً نقل کی ہیں۔ بظاہر قرآن کریم سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا یہ تو عام اور تحقیق شدہ بات

① مسلم کتاب الفتن باب فی بقیۃ من احادیث الدجال حدیث نمبر ۴۳۳۲ ابن ماجہ کتاب الفتن باب الآیات حدیث نمبر ۴۰۵۶ اور مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۳۔ اور حدیث نمبر ۲/۳۷

② مسلم کتاب الفتن باب فی الدیات الخ یكون قبل الساعة حدیث نمبر ۴۲۱۴، حدیث نمبر ۲۱۵ اور ابوداؤد کتاب الملام باب امارات الساعة حدیث نمبر ۴۳۱۱ مسند احمد حدیث نمبر ۷۱۴۔

ہے اس سے وہ تفسیر مراد نہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمائی ہے کہ بھوک کی شدت سے قریش کو حواں دکھائی دیتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ دخان آیت نمبر ۱۱ میں فرمایا ہے کہ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ﴾ یعنی سو آپ (ان کے لیے) اس روز کا انتظار کیجئے کہ آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہوگا۔ یعنی یہ نہایت واضح ہوگا کہ تم کا حیاں وغیرہ نہیں جو بھوک کی شدت کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح آگے بارہویں آیت میں فرمایا ﴿وَنَسْنَا انْكَشَفَ عَنَّا الْعَذَابَ اَنَا مُؤْمِنُونَ﴾ یعنی اے ہمارے رب ہم سے عذاب کو دور فرما دیجئے ہم ایمان لانے والے ہیں۔ یعنی اس زمانے کے لوگ یہ دعا مانگیں گے اور اس کے ذریعے اس سختی سے نجات حاصل کرنا چاہیں گے۔ کیونکہ وہ ایمان لا چکے ہوں گے اور ان معاملات کے انتظار میں ہوں گے جو قیامت سے پہلے ہونے ہوں گے۔ تاکہ اگر ان کے سامنے وہ معاملات ہوں تو دعا کر کے نجات حاصل کر لیں۔ واللہ اعلم

امام بخاری نے مسروق سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص ”کنذہ“ نامی جگہ پر بیٹھا ہوا حدیث بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئے گا اس دھویں کی وجہ سے منافقوں کی آنکھیں اور کان بے کار ہو جائیں گے اور مومنوں کو زکام ہو جائے گا (مسروق کہتے ہیں) ہم یہ سن کر گھبرا گئے اور فوراً حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس پہنچے۔ حضرت اس وقت تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے (ہماری بات سن کر) غصے سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے لوگو! اگر کسی کو کچھ معلوم ہے تو بتایا کرے اور جسے معلوم نہ ہو اسے صرف یہ کہنا چاہیے ”اللہ اعلم“ یعنی اللہ ہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ کیونکہ کسی بات سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے ”اللہ اعلم“ کہنا بھی علم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ:

﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ (سورۃ ص: ۸۶)

”آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس قرآن (کی تبلیغ) پر نہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جب اہل قریش نے اسلام قبول کرنے میں مسلسل سستی کا مظاہرہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے خلاف بددعا فرمائی کہ اے اللہ! میری ان سات چیزوں سے مدد فرما دیجیے جن سے حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد فرمائی تھی۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ کی بددعا کے نتیجے میں ان کا یہ حال ہوا حتیٰ کہ مردار اور ہڈیاں کھاتے کھاتے مر گئے اسی بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال ہو گیا تھا کہ ان کو بھوک کی شدت کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان دھواں دکھائی دیتا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوسفیانؓ رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی ”اے محمد! آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور یہ آیت پڑھی۔

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ رَبَّنَا انْكَشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اَنَا مُؤْمِنُونَ﴾ (سورۃ دخان)

”لوگوں کو یہ دردناک عذاب گھیر لے گا اے ہمارے رب ہم سے اس مصیبت کو دور کر دیجیے ہم ایمان لانے والے ہیں۔“ آخرت میں عذاب جب آئے گا تو ہم ان سے یہ عذاب ہٹا سکیں گے؟ دنیا کا عذاب تو ان سے ہٹا لیا اس لیے وہ اپنے کفر میں

۱۰۰۔ ہ۔ معنی: ”بندہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ﴾ (سورۃ الدخان ۱۶)

”جس روز ہم بڑی سخت پڑ پڑیں گے۔“

اور جنگ بدر کا دن تھا۔

”الْمَ اہل روم ایک قریب کے موقع میں مغلوب ہو گئے اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد غریب تین سال سے لے کر نو سال تک کے اندر اندر۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جیسے کہ پہلے گزر چکا ہے کہ چار نشانوں کا ظہور ہو چکا ہے۔ امام بخاری اور مسلم نے اُمّش کی روایت بیان کی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قمر دُخان روم اور نزام کی نشانیاں گزر چکی ہیں۔ امام بخاری نے مختلف الفاظ اور متعدد طرق سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابھی جس قصہ خواں کا ذکر پہلے گزرا ہے یہ دھواں قیامت سے پہلے ہوگا۔ یہ کہنا اچھا نہیں ہے اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شخص کا رد کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ دھواں قیامت سے پہلے اس طرح ظاہر ہوگا جیسے دابہ دُجال دُخان یا جوج ماجوج وغیرہ۔ جیسا کہ ابھی اس بارے میں ابوشرح اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرہم کی روایات گزری ہیں۔

ربیع وہ آگ جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی، صحیح روایات کے مطابق یہ آگ عدن کے محل سے نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف دھکیل کر لے جائے گی، جہاں یہ لوگ رات گزاریں گے تو یہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی۔ اور جہاں یہ لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے وہیں یہ آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جو شخص بھاگتے ہوئے لوگوں میں سے پیچھے رہ جائے گا اس کو کھا جائے گی۔

قیامت کے قریب بجلیاں کثرت سے گریں گی:

امام احمد نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب کثرت سے بجلیاں گریں گی، یہاں تک کہ ایک شخص اپنی قوم کے پاس آئے گا اور پوچھے گا کل کس پر بجلی گری؟ تو دوسرے جواب دیں گے فلاں فلاں پر بجلی گری ہے۔“ ①

قیامت سے پہلے شدید بارش کا ذکر:

حافظ ابوبکر بزار نے اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ایسی زبردست بارش نہ ہو جو کسی جگہ کو نہ چھوڑے نہ بالوں سے بنے گھر کو نہ خیموں کو۔ ② (یا نہ کچے گھروں کو اور نہ پکے گھروں کو)۔

① بخاری کتاب التفسیر باب و ما انا من المتکلفین حدیث نمبر ۳۸۰۹، مسلم کتاب صفات المنافقین باب الدخان حدیث نمبر ۶۹۹۷، اور حدیث نمبر ۶۹۹۸، ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب و فی سورۃ الدخان حدیث نمبر ۳۲۵۴۔

② مذکورہ بالا اور مسند احمد حدیث نمبر ۳/۹۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۴۰۶، درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۵، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۸۶، درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۲، مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۳۰/۳۳۱۷۔

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”قیامت کی نشانیاں ایسی ہیں جیسے سی لڑی میں سوئی پروئے ہوئے ہوں اور وہ لڑی ٹوٹ جائے تو وہ موتی پے روپے گرے چلے جاتے ہیں۔“ ❶

یعنی جس طرح لڑی ٹوٹ جانے سے موتی ایک ایک کر کے سارے گر جاتے ہیں اور بہت تیزی سے اور جلدی جلدی گرتے ہیں اسی طرح قیامت کی نشانیاں ایک کے بعد ایک اور مسلسل رونما ہوتی چلی جائیں گی۔

ان امور کا ذکر جن سے پہلے قیامت نہیں آ سکتی:

ان میں سے اکثر نشانیاں پہلے مختلف روایات میں گزر چکی ہیں ان میں سے کچھ ہم مزید ذکر کریں گے۔ وباللہ المستعان۔

بلند و بالا عمارات کی تعمیر بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے:

جیسا کہ پہلے گزرا کہ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ اونچی اونچی عمارتیں نہ بنائے لگیں گے“ اسی طرح اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک دو بڑی جماعتوں کی آپس میں جنگ نہ ہو، دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم چھین نہ لیا جائے، زلزلے کثرت سے نہ آئے لگیں، زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی اوقات میں بے برکتی ہو جائے گی) فتنے کثرت سے برپا ہونے لگیں گے اور کثرت سے ہرج (قتل) ہونے لگیں گے۔ اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک تمیں جھوٹے دجال نہ ظاہر ہو جائیں ان میں سے ہر ایک یہی کہتا ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ اسی طرح اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ ایک شخص ایک قبر کے پاس سے گذرے گا اور قبر کو دیکھ کر آرزو کرے گا کہ کاش یہ میری قبر ہوتی۔“

اسی طرح قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو، اور جب سورج مغرب سے نکل آئے گا تو لوگ اس کو دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ ”کسی ایسے شخص کو اس وقت نہ ایمان لانے کا فائدہ ہوگا جو ابھی تک ایمان نہ لایا تھا اور نہ کسی نیک کام کا فائدہ ہوگا۔“

اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تمہارے پاس مال کی بہتات نہ ہو جائے یہاں تک کہ مال والا حیران و پریشان

ہوگا کہ وہ کس کو مال دے۔“ ❷

امام مسلم نے اس روایت کو ایک دوسرے طریقے سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو بکر، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہم وغیرہم سے بھی یہ روایت گزر چکی ہے کہ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ترکوں سے

❶ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۱۹، مستدرک حاکم حدیث نمبر ۴/۴۷، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۳۳۔

❷ بخاری کتاب الفتن باب (۲۵) حدیث نمبر ۱۲۱۱، مسلم کتاب الایمان باب الاسلام ما هو بیان نضالہ حدیث نمبر ۹۹، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۵۳۔

جنگ نہ کرو، جن کے چہرے چوڑے ہوں گے ناک پتکے ہوں گے اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے بڑے بڑے مٹکے ہوتے ہیں، یہ بالوں کے جوڑے پائیں گے۔“ ۱

وہ لوگ قطعہ راکی اولاد ہوں گے، حضرت امیر المومنین علیؓ کی باندی تھی۔

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی علم کی کمی اور جہالت کی زیادتی بھی ہے۔

امام بخاری اور مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت عام ہو جائے گی، زنا عام ہو جائے گا، شراب پی جانے لگے گی، مرد کم اور عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ بچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔“ ۲

سرزمین عرب کا مال و دولت، خیر و برکت سے بھر جانا بھی قیامت کی نشانی ہے:

سفیان ثوری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رات دن اس وقت تک نہیں جائیں گے یہاں تک کہ عرب کی سرزمین خیر و برکت اور بحر و نہر سے نہ بھر جائے یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پھاڑ ظاہر ہوگا اور اس کی خاطر یہ آپس میں جنگ کریں گے، جس میں ہر سو میں سے نساؤں کے قتل ہو جائیں گے اور ایک بچے گا۔“ ۳

قیامت سے پہلے بعض عربوں کے مرتد ہونے کی طرف اشارہ نبویؐ:

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے چوتھو دوس کے سرکش ذی الخلقہ کے ارد گرد نہ حرکت کریں جو جاہلیت میں بتوں کی عبادت کرتے تھے۔“ ۴

امام مسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

- ۱ مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یر..... حدیث نمبر ۷۳۳۳ ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب فی قال الترمذی حدیث نمبر ۳۳۰۳ نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الترمذی حدیث نمبر ۳۱۷۷۔
- ۲ بخاری کتاب العلم باب رفع العلم وظہور الجہل حدیث نمبر ۸۱ مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقبضہ وظہور الجہل حدیث نمبر ۶۷۷۷ ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء فی اشراط الساعة حدیث نمبر ۲۲۰۵۔
- ۳ بخاری کتاب الفتن باب خروج النار حدیث نمبر ۷۱۱۹ مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یحمر..... حدیث نمبر ۷۳۰۳ ابوداؤد کتاب الملاحم والفتن باب حمر الفرات عن کنز حدیث نمبر ۴۳۱۳۔
- ۴ بخاری کتاب الفتن باب تفسیر الزمان حتی تعبد الادیان حدیث نمبر ۷۱۱۶ مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی تعبد..... حدیث نمبر ۷۲۲۷ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۔

فرمایا رات دن اس وقت تک نہ جائیں گے جب تک لات و عزلی کی عبادت نہ کی جائے۔“ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾

”(چنانچہ) وہ اللہ ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت کا سامان یعنی قرآن اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس

کو تمام (بقیہ) انہوں پر غالب کر دے گو شرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔ (توبہ: ۳۳-۳۴) (ترجمہ حضرت تھانوی)

تو میں یہ سمجھتی تھی کہ اب دین اسلام ہی کا بول بالا رہے گا۔ تو آپؐ نے فرمایا یہ سب کچھ جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے عنقریب ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجیں گے۔ اس ہوا کے اثر سے ہر وہ شخص وفات پا جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہی لوگ باقی بچیں گے جن کا بھلائی کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہوگا، تو وہ واپس اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔^①

جزء الانصاری نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ (درمنثور للسیوطی حدیث نمبر ۶/۶۲)

بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ اتنے میں ایک اعرابی آیا اور ایمان کے بارے میں آپؐ سے سوال پوچھا۔ پھر پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ جس سے یہ سوال پوچھا گیا ہے وہ سوال پوچھنے والے سے زیادہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا، لیکن میں عنقریب تمہیں اس کی نشانیاں بتاؤں گا، جب لوہڈی اپنے آقا کو جنے گی، ننگے پیر ننگے بدن گھومنے پھرنے والے، بکریاں چرانے والے لوگوں کے سردار ہوں گے، تو یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔ پانچ باتیں ہیں جن کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ

غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (سورۃ لقمان: ۳۴)

”بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا، بیشک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے۔ (ترجمہ

حضرت تھانوی)

پھر وہ شخص وہاں سے چلا گیا، آپؐ نے فرمایا کہ اس شخص کو واپس بلا کر لاؤ۔ صحابہ کرام دوڑے لیکن وہ کہیں دکھائی نہ دیا تو آپؐ نے فرمایا یہ جبریل تھے لوگوں کو دین کے معاملات سکھانے آئے تھے۔^②

① مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی یقدر..... حدیث نمبر ۲۲۷۷، متدرک حاکم حدیث نمبر ۲۲۶۱۱، حدیث نمبر ۵۴۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۳۳۴۔

② بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی عن الایمان..... حدیث نمبر ۵، مسلم کتاب الایمان باب الایمان ماہو؟ دریان خصالہ حدیث نمبر ۹۷۔

آپؐ نے جو فرمایا ”ان تسلد الامتہ ربتھا“ اس سے مراد یہ کہ آخری زمانے میں یہ باندیاں ہی عظمت و شہرت کا نشان ہوں گی۔ لہذا باندی صرف کسی بڑے آدمی کے پاس ہوگی کسی اور عام آزاد آدمی کے ماتحت نہ ہوگی چنانچہ اسی لیے اس کے ساتھ ہی فرمایا ”اور تو دیکھے گائے پیر اور بٹنگے بدن رہنے والے بڑی بڑی عمارتیں بنا کر رہیں گے یعنی یہ بڑے پرے انسان لوگوں کے سردار بن جائیں گے ان کے مال زیادہ ہو جائیں گے اور ان کی عظمت و وجاہت بڑھ جائے گی۔ اور ان کی یہ چودھراہٹ ان کے کسی کمال کی بنا پر نہ ہوگی بلکہ محض عالیشان عمارتیں ہی ان کی چودھراہٹ کا سبب ہوں گی۔ اور یہی مضمون ایک پہلی گزری ہوئی حدیث میں بھی ہے جس میں فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب دنیا سے سب سے زیادہ عیش و آرام حاصل کرنے والا وہ شخص نہ ہو جائے جو خود بھی کمینہ ہے اور اس کا باپ بھی کمینہ تھا۔“^①

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کسی کام کو نا اہل کے سپرد کر دیا جائے۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ ”جب کوئی کام کسی ایسے شخص کے سپرد کر دیا جائے جو اس کا اصل نہ تھا تو قیامت کا انتظار کرو۔“^②

ایک اور حدیث میں ہے کہ فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک ہر قبیلہ اپنے بدترین آدمی کو اپنا سردار نہ بنانے لگے۔“^③

بعض لوگوں نے اس روایت کی تشریح میں کہا ہے کہ یہ کثرت فتوحات کی وجہ سے ہوگی۔ لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ فتوحات کی کثرت تو اسلام کے ابتدائی زمانے میں ہو گئی ان کا علامات قیامت سے کیا تعلق؟ جو قریب قیامت میں ظاہر ہوں گی۔ واللہ اعلم حافظ ابو بکر بیہقی نے اپنی کتاب البعث والنشور میں حسن سے ایک روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں کہ ”میں علم کی طلب میں پھرتا پھرتا کوفہ پہنچا۔ وہاں اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ موجود تھے میں نے عرض کی اے ابو عبدالرحمن! کیا قیامت کی علامات کے بارے میں آپ کچھ جانتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لڑکا نافرمان ہوگا، بارش گرم ہوگی، راز کھل جائیں گے، جھوٹوں کی تصدیق کی جائے گی، خائن امانتدار سمجھے جائیں گے، امانت دار خائن سمجھے جائیں گے، ہر قبیلہ اپنے اندر سے منافق کو سردار بنائے گا، بازار فساد و فحار سے بھر پڑا ہوگا، محرابوں کو سجاایا جانے لگے گا، دل خراب (گندے) ہو جائیں گے، مرد مردوں پر گدرا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر فتنہ ظاہر ہوگا، سود کھایا جائے گا، خزانے اور آلات موسیقی ظاہر ہو جائیں گے، شراب پی جانے لگے، کثرت سے شرطیں لگنے لگیں گی، لوگوں کی برائیاں بیان کرنے والے اور غیبت کرنے والے بہت ہو جائیں گے۔“^④

① ترمذی کتاب الفتن باب السعد الناس لکھ ابن کعب حدیث نمبر ۲۲۰۹، مسند احمد حدیث نمبر ۳۸۹۱۵، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۷۶۔

② بخاری کتاب العلم باب من سئل علما حدیث نمبر ۵۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۲۳، سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۶/۵۰۔

③ مجمع الزوائد حدیث نمبر ۳۲۷۱، تفسیر ابن عدی حدیث نمبر ۶۴/۷۲، فتح الباری حدیث نمبر ۱۳/۸۔

④ طبرانی کی معجم الاوسط حدیث نمبر ۳۸۵۸، سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۵۲۱۶۔

امانتوں کا ضائع کیا جانا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے:

بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ ایک اسرائیلی آپس میں نبی کریم ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ”جب امانت کو ضائع کیا جانے لگے گا تو قیامت کا انتظار کرو۔“ دوبارہ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ امانت ایسے ضائع ہوگی؟ فرمایا ”جب معاملات نا اہلوں کے سپرد کیے جانے لگیں تو قیامت کا انتظار کرو۔“ (بخاری کتاب الرزاق باب رفع المائدہ حدیث نمبر ۶۲۹۶)

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے غالباً مرفوعاً نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے قریبی دنوں میں قتل بہت ہوگا، علم اٹھ جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۴۳۹/۱ حدیث نمبر ۴۷۹۰)

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں جنگی زبان میں ”ہرج“ قتل کو کہتے ہیں۔

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت ابوسعیدؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ حال نہ ہو جائے کہ ایک شخص اپنے گھر سے نکلے گا تو اس کے جوتے کا تمسہ یا اس کا کوڑا یا اس کا عصا اسے بتائے گا کہ تیری غیر موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۳/۸۹)

اسی طرح ایک اور روایت حضرت ابوسعیدؓ سے ہی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک درندے انسانوں سے باتیں نہ کرنے لگیں جب تک انسان کے کوڑے کی گرہ اس سے بات نہ کرے جب تک انسان کے جوتے کا تمسہ اس سے بات نہ کرے اور جب تک اس کی ران اس کو نہ بتا دے کہ تیری غیر موجودگی میں تیرے گھر والوں نے کیا کیا ہے۔“ (دلائل النبوة لابن تیمیہ حدیث نمبر ۱۳۲)

امام احمد نے ہی حضرت انسؓ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ قیامت اس وقت تک قائم ہوگی جب بارش کو روک لیا جائے زمین اپنی پیداوار بند کر دے اور پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہو اور ایک عورت اپنے شوہر کے پاس سے گزرے گی تو وہ اس کو دیکھ کر کہے گا کہ وہ اس عورت کا شوہر تھا۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۳/۲۸۶)

امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ روایت حماد نے حضرت انسؓ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اور ایسی ہی ایک اور روایت بھی حضرت انسؓ کے حوالے سے ہی اچھی سند سے بیان کی ہے۔

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت انس بن مالکؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب علم اٹھا لیا جائے گا جہالت ظاہر ہوگی، مرد کم ہو جائیں گے، عورتیں زیادہ ہو جائیں گی، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک ہی مرد ہوگا۔“ ❶

❶ بخاری کتاب العلم برفع العلم وظہور الجہل حدیث نمبر ۸۱، مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقبضہ..... حدیث نمبر ۶۷۲۷، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۹۸، حدیث نمبر ۳/۲۷۳، حدیث نمبر ۳/۲۸۹

امام احمد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت اس وقت آئے گی جب زمانہ قریب ہو جائے گا (یعنی وقت سے برکت ختم ہو جائے گی)“ سال اتنی جلدی گزرے گا جیسے مہینہ، اور پورا ہفتہ ایسے گزرے گا جیسے ایک دن اور دن اتنی جلدی گزر جائے گا جیسے ایک گھنٹہ اور گھنٹہ اتنی جلدی گزرے گا جیسے کوئی معمولی سی چیز فوراً جل جاتی ہے۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۱۶۳/۲)

ایک اور روایت امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ”دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس شخص کی مانند نہ ہو جائے جو خود بھی مکینہ تھا اور اس کا باپ بھی مکینہ تھا۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۴۶۶/۲)

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے ایسے سال ہوں گے جن میں دھوکہ عام ہوگا، سچ کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق، امانت دار خائن بٹھرایا جائے گا اور خائن امانتدار اور نہایت معمولی معمولی چیزیں بات کیا کریں گی۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۸۲)

امام احمد نے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بکریاں چرانے والوں کو لوگوں کا سردار بنا ہوا دیکھا جائے گا اور (انہی نشانوں میں سے) تو یہ بھی دیکھے گا کہ ننگے پیڑ اور ننگے بدن بھوکے رہنے والے اپنی عمارتوں پر فخر کریں گے اور لوٹدی اپنے (مرز) آقا یا (خاوند) آقا کو جنے گی۔“ ۴

امام احمد نے ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی پیدا نہ ہو۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۲۴۴۲)

امام احمد نے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک علم اٹھانہ لیا جائے، جہل عام نہ ہو جائے اور ہرج کثرت سے نہ ہونے لگے۔ عرض کیا گیا کہ یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا ”قتل“۔ ③

③ مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقبض حدیث نمبر ۶۷۲۷۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۹۸/۳ اور حدیث نمبر ۲۷۳/۳ اور حدیث نمبر ۲۸۹/۳۔

امام احمد نے ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم لوگوں میں مال کی ہتکت اور کثرت اتنی نہ ہو جائے کہ صاحب مال مالش کرے گا کہ کوئی ہے جو اس کے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) قبول کرے؟ اور اسی طرح قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم کو اٹھانہ لیا جائے۔ زمانہ قریب نہ ہو جائے (یعنی وقت سے برکت ختم نہ ہو جائے) فتنوں کی کثرت نہ ہو جائے۔ اور ہرج نہ پھیل جائے عرض کیا گیا کہ ”ہرج“ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ”قتل قتل“۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۴۱۶)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دو بڑے گروہوں کی آپس میں جنگ نہ ہو، جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور ان کے درمیان زبردست قتال ہوگا۔“^①

اور رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تقریباً تیس دجال جھوٹے نہ پیدا ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کا بھی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“^②

ایک اور جگہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو، سورج مغرب سے سورج طلوع ہوگا اور لوگ بھی اس کو دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب:

﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾

③ (سورة الانعام آیت ۱۵۸)

”کسی ایسے شخص کو اس وقت ایمان لانے کا فائدہ نہ ہوگا جو اس وقت تک ایمان نہیں لایا تھا اور نہ ہی کسی نیک کام کا فائدہ ہوگا۔“

حافظ ابو بکر النیروز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک اس میں حسف (دھنسا) اور قذف (جھوٹی تہمت) اور مسخ (چہروں کا بگڑ جانا) نہ ہو۔“

عرض کیا گیا کہ یہ کب ہوگا یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا جب تم عورتوں کو شرمگاہوں پر سوار دیکھو (یعنی شرمگاہ کی ہوس پوری کرنے میں مصروف ہوں) گانے بجانے والیاں زیادہ ہو جائیں۔ جھوٹی گواہی عام ہو جائے، مرد مردوں سے اپنی خواہش پوری کرنے لگیں اور عورتیں عورتوں سے۔“^④

① بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر ۳۶۰۹، مسلم کتاب الفتن باب اذا اتوا جہ المسلمان بسیفیہما حدیث

نمبر ۱۸۵، مسند نمبر ۳۱۳/۲۔ ② بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام حدیث نمبر ۳۷۶۱، مسلم کتاب الفتن لا تقوم الساعة حتی

صبر الرجل بقبر الرجل حدیث نمبر ۲۷۱۷، نمبر ۲۷۱۷، ترمذی کتاب الفتن باب ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج الکذابون حدیث نمبر ۲۲۱۸۔

③ بخاری ”کتاب التفسیر باب قل هل انتم شهداء کم“ حدیث نمبر ۳۶۳۶، مسلم کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی لا یقبل فیہ الایمان

حدیث نمبر ۳۹۴، اور نمبر ۳۹۵، ابوداؤد آداب الملاحم باب امارات الساعة حدیث نمبر ۴۳۱۲۔

طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ عقل غائب ہو جائے (یعنی نفس پرستی عام ہو جائے) اور رانائی کم ہو جائے۔“^①

امام احمد نے طارق بن شہاب سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہا کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی اور مسجد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب مسجد میں پہنچے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے اگلے حصے میں رکوع کی حالت میں ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ ہم نے بھی تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ پھر انہوں نے سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔ انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔ ہم نے سب کچھ ویسے ہی کیا جیسے انہوں نے کیا تھا۔ اتنے میں ایک شخص تیزی سے گزرا اور کہا۔ اے ابو عبد الرحمن! آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ”اللہ نے سچ فرمایا اور رسول اکرم ﷺ نے پہنچا دیا۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم واپس آئے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے اور ہم بیٹھ کر آپس میں باتیں کرنے لگے کہ تم نے سنا تھا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس شخص کو سلام کا جواب کس طرح دیا تھا؟ صدق اللہ و ابلغ رسولہ۔ تم میں سے کون اس بارے میں حضرتؓ سے سوال پوچھے گا؟ طارق نے کہا میں پوچھوں گا۔ چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ واپس تشریف لائے تو طارق نے سوال پوچھا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”قرب قیامت میں سلام خاص خاص لوگوں کو کیا جائے گا اور تجارت اتنی پھیل جائے گی کہ عورت اپنے شوہر کی معاون ہوگی قطع رحمی کی جائے گی، جھوٹی گواہی عام ہوگی، سچی گواہی کو چھپایا جائے گا اور جہالت کا دور دورہ ہوگا۔“^②

آخری زمانے والوں کی علامات:

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ زمین سے اپنا دین نہ اٹھالے، چنانچہ اس کے بعد زمین پر صرف کھینے

لوگ باقی رہ جائیں گے جو کسی نیکی کو نہ جانتے ہوں گے اور نہ کسی برائی کو وہ برا سمجھیں گے۔“^③

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے ایک دوسری مرفوع روایت میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی

جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں سے اپنا دین نہ اٹھالے۔“^④

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ:

”بعض بیانات جادو اثر ہوتے ہیں بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی اور وہ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے ہیں۔“^⑤

① کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۵۲۲/۱۴ اور حدیث نمبر ۳۸۵۲۳/۱۴۔ ② مندا احمد حدیث نمبر ۱/۴۰۷۔

③ مندا احمد حدیث نمبر ۱۰۲۔ ④ ایضاً۔ ⑤ مندا احمد حدیث نمبر ۳۱۳/۲، ۲۶/۲، ۳۳۵/۱۔

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: قیامت صرف بدرین اوٹوں پر قائم ہوگی۔^①

جیسا کہ پہلے حدیث میں گزر چکا ہے کہ ”مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا گنمان ایک ہی مرد ہوگا جو ان سب کی کفالت کرے گا اور وہ لگیوں کو پوں میں اس طرح ڈانکیا کریں گے جیسے جانور کرتے ہیں۔“^②

قیامت موحّد پر قائم نہ ہوگی:

امام احمد نے ایک روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دنیا میں ”لا الہ الا اللہ“ کہا جائے گا۔“^③

اسی روایت کو امام مسلم نے زہیر کے طریق سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تک زمین میں ”اللہ اللہ“ کہا جائے گا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔“^④

امام احمد نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”ایسے کسی شخص پر قیامت نہیں آئے گی جو ”اللہ اللہ“ کہتا ہوگا۔“^⑤

اسی طرح کی ایک اور روایت امام احمد نے ابن عدی کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر ”اللہ اللہ“ کہا جائے گا۔“^⑥

یہ امر ملحوظ خاطر رہے کہ یہ روایت نہ صرف ثلاثی ہے بلکہ شیخین کی شرط پر بھی ہے اور ترمذی نے مرفوعاً نقل کی ہے اور حسن کہا ہے۔

قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو نہ نیکی کا حکم دیتے ہوں گے اور نہ ہی برائی سے روکتے ہوں گے:

یہ جو گزشتہ روایات میں آیا ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر ”اللہ اللہ“ کہا جائے گا تو اس کی تشریح

① مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۳۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۳۹۳/۱، ۳۳۵۔

② تجارقی کتاب العلم باب رفع العلم وظہور الجہل حدیث نمبر ۸۱۔ مسلم کتاب العلم باب رفع العلم وقضه حدیث نمبر ۶۷۷۔

ترمذی کتاب الفتن باب جاء فی اشراط الساعة حدیث نمبر ۲۲۰۵۔

③ مسلم کتاب الایمان باب ذهاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳، حدیث نمبر ۳۷۴، مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۰۷، ۳/۱۶۲، ۳/۲۰۱، ۳/۲۶۸۔

مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۷۔ ④ ایضاً۔ ⑤ ایضاً۔

⑥ مسلم کتاب الایمان باب ذهاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳، حدیث نمبر ۳۷۴، ترمذی کتاب الفتن باب لایاتی زمان الذی بعدہ شرسہ حدیث نمبر ۲۲۰۷۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۰۷، ۳/۱۶۲، ۳/۲۰۱، ۳/۲۶۸۔

میں دو قول ہیں:

☆ اول: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو برائی ہوئی دیکھتے ہیں تو اس سے روکتے نہیں۔ کوئی ایک ہی کسی دوسرے کو جب برائی کرتے دیکھتا ہے تو ہرگز منع نہیں کرتا، اسی کو اس الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے، جب تک زمین پر ”اللہ اللہ“ کہا جائے گا۔ جیسے کہ ابھی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں گزرا ہے کہ:

”زمین میں گردوغبار کی طرح معمولی لوگ رہ جائیں گے جو نہ تو کسی برائی سے روکیں گے اور نہ کسی نیکی کا حکم کریں گے۔“

☆ دوم: دوسرا مطلب ہے کہ جب تک وہ وقت نہ آجائے کہ زمین پر اللہ کا نام لیا جائے اور نہ ہی کوئی اللہ کا نام جانتا ہو، یہ اس وقت ہوگا جب زمانے میں فساد برپا ہوگا اور نوع انسانی تباہ ہو چکی ہوگی، کفر، فسق و فجور اور نافرمانی بڑھ جائے گی، جیسے کہ حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک زمین پر ”اللہ اللہ“ کہا جائے گا۔^①

قیامت بدترین لوگوں پر آئے گی:

جیسے کہ پہلے حدیث میں گزر چکا ہے کہ ”ایک بوڑھا آدمی کہنے لگا کہ: ”میں نے لوگوں کو لا الہ الا اللہ کہتے دیکھا ہے۔“ پھر ان کا معاملہ آپس میں مشتبہ ہو جائے گا اور حال برا ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ترک کر دیا جائے گا بلکہ بھلا دیا جائے گا۔ چنانچہ دنیا میں کوئی بھی اللہ کو نہ جانتا ہوگا، یہی لوگ بدترین ہوں گے اور انہی کی زندگی میں قیامت آئے گی۔“

جیسا کہ پہلے حدیث میں گزرا ہے کہ: ”قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی۔“^②

دوسرے الفاظ میں یہ روایت اس طرح ہے کہ:

”بدترین لوگ وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔“^③

عبدالعزیز بن حبیب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”لوگوں میں بخل زیادہ ہوتا جائے گا، زمانے کی سختی بڑھتی جائے گی اور قیامت بدترین لوگوں پر ہی آئے گی۔“^④

امام احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ:

”اے عائشہ! تمہاری قوم سب سے پہلے مجھ سے ملے گی۔ فرماتی ہیں کہ جب آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے آپ نے آتے ہی ایسی بات ارشاد فرمائی ہے جس سے میں گھبرا گئی ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا بات ہے؟ فرماتی ہیں کہ میں نے جواب میں عرض کیا کہ آپ کا کیا خیال

① مسلم کتاب الایمان باب ذہاب الایمان آخر الزمان حدیث نمبر ۳۷۳۳ حدیث نمبر ۳۷۷۴ ترمذی کتاب الفتن باب لایاتی زمان الذی بعدہ شریعت حدیث نمبر

۲۲۰۷۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۱۰۷/۳۱۶۲/۳۲۰۱/۲۶۸۔

② مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۳۲۸۸ ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدۃ الزمان حدیث نمبر ۴۰۳۹۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳۹۳/۳۳۵۔

③ مسند احمد حدیث نمبر ۴۵۴/۴۵۴۔ ایضاً۔

ہے کہ میری قوم بہت جلد آپ سے ملنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں تو میں نے عرض کیا وہ کس بارے میں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان کی امیدیں بڑھ جائیں گی۔ میں نے دوبارہ عرض کیا کہ اس سے بعد لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ لوگوں کا یہ حال ہوگا کہ طاقتور کمزور کو کھانے لگیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت قائم ہوگی۔^①

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ”مجھے اور قیامت کو اس طرح (یعنی آگے پیچھے) بھیجا گیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت:

امام احمد نے ابوالمغیرہ کے طریق سے اسماعیل بن عبداللہ ابوالہبہ جرمشقی سے نقل کیا ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ولید بن عبدالملک کے پاس تشریف لائے، تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔“^② (یعنی جیسے انگوٹھے کے ساتھ والی دوا انگلیاں) دوسرا طریق:

امام احمد نے ہاشم کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔“^③ (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دوا انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی بڑی انگلی کو ملا کر دکھایا)

تیسرا طریق:

امام احمد نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔“^④ (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دوا انگلیوں کو ملا کر دکھایا) چوتھا طریق:

امام احمد نے محمد بن جعفر کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا۔“^⑤ (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دوا انگلیوں کو ملا کر دکھایا)۔

① مسند احمد حدیث نمبر ۶/۶۸۱/۹۰۔ کنز العمال حدیث نمبر ۳۱۴۱۶۔

② مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۴۳/۱۴۳۔ مستدرک الحاکم حدیث نمبر ۱۹۴/۴۔ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۳۷۔

③- ④ بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ انا والساعة کھاتین حدیث نمبر ۶۵۰۵۔ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۷۳۳۰۔ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۴۳/۱۳۰۔

⑤ مسند احمد حدیث نمبر ۳/۱۴۳/۱۳۱۔ ۲۸۳/۳۔

پانچواں طریق:

امام احمد نے یزید کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔“^① (اور انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا)

چھٹا طریق:

امام مسلم نے ابو غسان کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔“^②

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایات

پہلا طریق:

امام احمد نے مصعب بن سلام کے طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی تعریف اور ایسی حمد و ثناء بیان کی جس کا وہ مستحق ہے پھر فرمایا: ”اما بعد سب سے سچی بات تو اللہ کا کلام ہے اور سب سے بہترین ہدایت (راستہ) تو محمد ﷺ کی ہدایت ہے اور بدترین چیزیں وہ ہیں جو دین میں نئی ایجاد کی جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“^③

پھر آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور غصے کا اظہار ہونے لگا اور بلند آواز سے (اس طرح جیسے کسی لشکر سے ڈرارہے ہوں) فرمایا: ”قیامت تمہارے پاس آنے لگی ہے مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا۔“^④ اور اپنے ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا اگلے دن قیامت آجائے گی اور تمہیں پکڑ لے گی۔

اسی کو مسلم نسائی ابن ماجہ نے بھی جعفر بن محمد کے طریق سے نقل کیا ہے امام مسلم کے ہاں اس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

”مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔“^⑤

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایات:

امام مسلم نے سعید بن منصور کے طریق سے ابو حازم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے

① مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۷۳۳۴ مسند احمد حدیث نمبر ۱۹۳/۳۔

② بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی بعثت انا والساعة کھاتین حدیث نمبر ۵۶۰۴۔ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۳۳۴۔

ترذی کتاب الفتن باب ماجاء فی قول النبی بعثت انا والساعة کھاتین یعنی اسباب والوسطی حدیث نمبر ۲۲۱۴۔ مسند احمد حدیث نمبر ۲۷۵/۳۔

③ مسند احمد حدیث نمبر ۳۱۱/۳۔ ④ ایضاً۔

⑤ مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۷۳۳۴ ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشراط الساعة حدیث نمبر ۴۰۴۰۔

سنا کہ: ”میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے انگوٹھے کے ساتھ والی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا تھا اور فرما رہے تھے کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح آنے کی جیسے بھیجا گیا ہے۔“^۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات:

حافظ ابوالاعلیٰ موصی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔“ اور اپنی انگلیوں کو ساتھ ملا کر دکھایا۔

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”مجھے اور قیامت کو اس طرح آگے پیچھے بھیجا گیا ہے۔“^۲

امام ابوبکر ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو جیرہ بن الضحاک رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

”مجھے قیامت کے شروع میں بھیجا گیا ہے۔“^۳

باقی گزرے ہوئے زمانوں کی نسبت قرب قیامت کے بارے میں حدیث

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جبکہ آپ ﷺ منبر پر کھڑے تھے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

”تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کی نسبت تمہارا وقت صرف اتنا رہ گیا ہے جتنا عصر کی نماز سے غروب شمس تک۔ اہل توراۃ کو تورات دی گئی اور انہوں نے اس پر عمل شروع کیا اور جب دو پہر ہو گئی تو عاجز ہو گئے، تو ان کو بدلے میں ایک قیراط دے دیا گیا، پھر اہل انجیل کو انجیل دی گئی انہوں نے عصر کی نماز تک اس پر عمل کیا ان کو بھی ایک قیراط دے دیا گیا۔ پھر تمہیں قرآن دیا گیا اور تم نے سورج غروب ہونے تک اس پر عمل کیا اور تمہیں دو دو قیراط دیئے گئے تو اہل توراۃ و انجیل کہنے لگے کہ اے ہمارے رب! ان لوگوں نے ہم سے کم کام کیا ہے اور ان کو پھر بھی ہم سے زیادہ اجر دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں کچھ کمی کر دی ہے؟ بولے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دو۔“^۴

① مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۳۳۴۔

② بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ انا و الساعة کھاتین حدیث نمبر ۲۲۱۲۔ سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشرار الساعة حدیث نمبر ۴۱۴۰۔

③ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۳۳۱۔ الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۵۰/۶۔

④ بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ ﴿قُلْ فَاتُوا بِالْتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا﴾ حدیث نمبر ۷۵۳۳۔

امام بخاری نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”گزشتہ امتوں کی نسبت تمہارا مقررہ وقت اتنا باقی رہ گیا ہے جتنا عصر کی نماز اور سورج غروب کے درمیان ہوتا ہے۔“^①

پھر حدیث کو سابقہ حدیث کی طرح تفصیل سے بیان کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور طریق:

امام احمد نے مجاہد اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور سورج عصر کے بعد قعیقہ (نامی پہاڑی) کی چوٹی پر پہنچ چکا تھا تو آپ نے فرمایا کہ ”گزشتہ امتوں کے مقابلے میں اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے کہ جتنا وقت دن ختم ہونے میں باقی ہے۔“^②

ایک اور طریق:

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں عرفات میں کھڑا تھا میں نے سورج کی طرف دیکھا تو ڈھال کی مانند مغرب میں غروب ہو رہا تھا یہ دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بہت زیادہ رونے لگے تو ان کے پاس موجود ایک شخص نے عرض کی اے ابو عبد الرحمن! آپ کئی مرتبہ میرے ساتھ ٹھہرے ہیں لیکن پہلے تو آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! دنیا کی عمر گزشتہ وقت کے مقابلے میں صرف اتنی رہ گئی ہے جتنا وقت آج کا دن ختم ہونے میں باقی ہے۔“^③

تیسرا طریق:

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”سنو تم سے پہلی امتوں کی نسبت اس امت کی عمر صرف اتنی باقی رہ گئی ہے جتنا وقت عصر کی نماز اور سورج غروب کے درمیان ہوتا ہے۔“^④

حافظ ابوالقاسم طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر سے نبی کریم ﷺ کی روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ ان تمام روایات سے یہ

① بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۳۵۹۔

② مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۶/۲۔

③ ایضاً۔

④ مسند احمد حدیث نمبر ۱۲۳/۲۔

بات معلوم ہوتی ہے کہ گزرے ہوئے وقت کی نسبت قیامت آنے تک بہت تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہے لیکن اس تھوڑے وقت کی مقدار جن اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون اور کون معلوم نہیں ہے نہ ہی اس مقدار کے بارے میں صحیح سند سے کوئی روایت موجود ہے نہ اس کی طرف رجوع کیا جائے اور باقی ماندہ وقت کی مقدار معلوم کی جائے۔ لیکن یہ حال اتنا معلوم ہے کہ اب جو وقت باقی ہے ۷۰۰ بہت ہی کم ہے اور جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ اس سلسلے میں کوئی صحیح روایت بھی موجود نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ایسی آیات اور روایات موجود ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا کہ یہ علم اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی پاس رکھا ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا جیسا کہ اس کی مزید وضاحت اگلے جزء کے ابتدائی حصے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اپنے زمانے کے لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد کہ

”سوسال کے بعد ان میں کا کوئی فرد موجود نہیں رہے گا“

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے (اپنی حیات مبارکہ کی آخری) عشاء کی نماز ادا فرمائی، سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کیا تم نے آج یہ رات دیکھی ہے؟ آج جتنے لوگ بھی اس دنیا میں زندہ ہیں سوسال بعد ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا“^①

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ لوگ جناب نبی کریم ﷺ کی اس بات کے بارے میں مختلف باتیں کرنے لگے، حالانکہ آپ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی بھی آج اس دنیا میں موجود ہے سوسال کے بعد نہیں رہے گا یعنی اس صدی کے اختتام تک آج کل کے تمام لوگ وفات پا چکے ہوں گے۔

اس حدیث کی یہ تفسیر و وضاحت صحابی (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ) نے بیان کی ہے جو دیگر وضاحتوں سے زیادہ قابل توجہ ہے کہ آپ ﷺ یہ کہنا چاہتے تھے کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی اور آج سے سوسال کے ختم تک کوئی باقی نہ رہے گا۔ چنانچہ اس بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہوا ہے کہ آیا قول مبارک اسی صدی کے ساتھ خاص تھا یا کہ اس معنی میں عام ہے کہ کوئی بھی سوسال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا؟ دونوں طرح کے قول موجود ہیں لیکن اس قول مبارک کو اسی زمانے کے ساتھ ہی خاص کرنا بہتر ہے کیونکہ اگر دوسرے معنی لئے جائیں تو یہ بات تو مشاہدے میں ہے کہ بہت سے لوگ سوسال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے اور یہ لوگ بزرگوں میں سے ہیں جیسا کہ ہم نے

① بخاری کتاب مواقیب الصلوٰۃ باب من کثرہ ان ینال للمغرب العشاء حدیث نمبر ۵۶۲۴ مسند احمد حدیث نمبر ۸۸/۲۔

تاریخ میں بیان کیا ہے لیکن بہر حال کم ہیں۔ واللہ اعلم۔ اس حدیث کے اور بھی طریق ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے روایات سے ایک ہی نہ پہلے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ کے پاس ہے اور تم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں آج کے دن (زمین پر) ایک بھی فرد ایسا نہیں پاتا جو سو سال تک زندہ رہے۔“
(مسند احمد حدیث نمبر ۳۲۶/۳ اور حدیث نمبر ۳۳۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو وفات سے ایک ماہ پہلے فرماتے سنا کہ ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو حالانکہ اس کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی ایک بھی فرد ایسا نہیں جو آج زندہ ہو اور آئندہ سو سال تک زندہ رہے۔“^۱

قرب قیامت کا بیان:

امام مسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے۔ فرماتے ہیں عرب (دیہاتی) جب نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو قیامت کے بارے میں سوالات پوچھتے تو آپ نے ان (آنے والوں) میں سے سب سے کم عمر آدمی کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ ”اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے قیامت آجائے گی۔“ (مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۷۳۳۵)
اس کے علاوہ ایک اور روایت امام مسلم نے حضرت انسؓ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”ایک شخص نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ (جب اس شخص نے سوال کیا تھا تو آپ کے پاس انصار کا ایک لڑکا کھڑا تھا اس کا نام بھی محمد تھا) تو آپ نے اس نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو بہت ممکن ہے اس کے بوڑھاپے سے پہلے قیامت آجائے۔“ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۷۳۳۶)

حضرت انسؓ سے ہی امام مسلم نے ایک اور روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ یہ سوال سن کر آپ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر اپنے سامنے کھڑے ہوئے قبیلہ از دشمنوۃ کے ایک نوجوان کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ: ”اس نوجوان کی عمر بوڑھاپے تک پہنچنے سے پہلے قیامت آجائے گی۔“

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۷۳۳۷)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ان دنوں وہ نوجوان میرا دوست اور ہم عمر ساتھی تھا۔ اسی طرح امام مسلم نے حضرت انسؓ سے ہی ایک اور روایت نقل کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہ کا لڑکا سامنے سے گزرا وہ میرا ہم عمر اور ساتھی بھی تھا،

۱ مسلم کتاب الفضائل الصحابہ باب قوله لا تانی ماتہ سنة وعلى الارض نفس منفوسة اليوم۔ حدیث نمبر ۶۳۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۳۲۶/۳۔

اس کو دیکھ کر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اگر یہ کچھ عرصہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے قیامت آجائے گی۔“^①

اسی روایت کو امام بخاری نے عمودان معصم سے روایت کیا ہے۔ ان روایات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال اور جواب ایک سے زیادہ مرتبہ ہوئے ہیں اور ان میں جو لڑکے کے بوڑھے ہونے اور قیامت آنے کے بارے میں جو مقررہ وقت بتایا گیا ہے اس سے مراد اپنے زمانے کا ختم ہونا ہے جو زیادہ اس وقت موجود سب سے زیادہ کم عمری انتہائی عمر تک تھا جیسے کہ پہلے لڑکا اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو تو اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں آج کے دن جتنے لوگ زندہ ہیں وہ سو سال تک زندہ نہ رہیں گے۔“^②

اس کی تائید امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے فرماتی ہیں کہ: ”تم پر قیامت آگئی“ اور یہ اس طرح کہ مر گیا تو گویا کہ اس کی قیامت آگئی تو عالم برزخ عالم قیامت سے قریب ہے اور دنیا بھی اسی میں سے ہے لیکن وہ (یعنی عالم برزخ) آخرت سے زیادہ قریب ہے اور پھر جب دنیا کی مقررہ مدت پوری ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ قیامت کا حکم فرمادیں گے لہذا پہلی امتیں اور بعد والی امتیں سب جمع ہو جائیں گی جن کو ایک مقررہ دن میں جمع ہونا تھا جیسا کہ اس کا بیان کتاب دست سے آگے آئے گا۔

قرب قیامت کا تذکرہ

اور یہ کہ وہ بلاشبہ آئے گی اور اچانک آئے گی نیز یہ کہ اس کا معین وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورہ انبیاء کی پہلی آیت میں فرماتے ہیں:

”ان منکر لوگوں سے ان کا (وقت) حساب نزدیک آپہنچا اور یہ (ابھی) غفلت میں (پڑے) ہیں (اور) اعراض کئے ہوئے ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ نحل آیت نمبر میں ارشاد فرمایا:

”خداے تعالیٰ کا حکم آپہنچا سو تم اس میں جلدی مت مچاؤ۔“ (حضرت تھانوی)

اور سورہ احزاب کی آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد فرمایا:

”یہ (منکر) آپ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرمادیجیے کہ اس کی خبر تو بس اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو اس کی کیا خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی واقع ہو جائے۔“ (حضرت تھانوی)

سورۃ المعارج کی آیت نمبر ۱۱ میں ارشاد ہوتا ہے:

”ایک درخواست کرنے والا (براہ انکار) اس عذاب کی درخواست کرتا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے (اور) جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں (اور) جو اللہ کی طرف سے ہوگا جو کہ سیڑھیوں کا (یعنی آسمانوں کا) مالک ہے جن (سیڑھیوں)

① بخاری کتاب الادب باب ماجاء فی قول الرجل ویلک حدیث نمبر ۶۱۶۷، مسلم کتاب الفتن باب قرب الساعة حدیث نمبر ۷۳۳۸۔

② مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب قولہ ﷺ لا تانی ما یتسۃ علی الارض نفس منقوسۃ الیوم حدیث نمبر ۶۳۲۸، مسند احمد حدیث نمبر ۳۲۶/۳۔

سے فرشتے اور (اہل ایمان) کی روحیں اس کے پاس اٹھ کر جاتی ہیں۔ (اور وہ عذاب) ہوگا جس کی مقدار (دنیا کے) بچاؤ کے ہزار سال کے (برابر) ہے۔ آئیے۔ (ان کی مخالفت نہ کیے بغیر) جبرئیل کیجیے۔ ان کو اس کو کہہ دیجئے۔ اے میں اور جس کو قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس دن کہ آسمان (رنگ میں) تیل تپھٹ کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اڑتے پھریں گے) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا کو ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جائیں گے۔ (اور اس روز) مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی کو اور کنبدہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیہ میں دے دے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ قمر کی پہلی آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

”قیامت نزدیک آنے لگی اور چاند شق ہو گیا۔“ (حضرت تھانوی)

سورہ یونس آیت نمبر ۴۵ میں ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ (وہ ایسا سمجھیں گے) گویا وہ (دنیا یا برزخ میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے (بھی) واقعی (اس وقت سخت) خسارہ میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ (دنیا میں بھی) ہدایت پانے والے نہ تھے۔

سورہ شوریٰ کی آیت نمبر ۱۷۱-۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اللہ ہی ہے جس نے (اس) کتاب (یعنی قرآن) کو اور انصاف کو نازل فرمایا اور آپ کو (اس کی) کیا خبر! عجب نہیں کہ قیامت قریب ہے۔ (مگر) جو لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے اس کا تقاضا کرتے ہیں اور جو لوگ یقین رکھنے والے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ برحق ہے یاد رکھو کہ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں بڑی ذور کی گراہی میں (بتلا) ہیں۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ طہ کی آیت نمبر ۱۰۲-۱۰۳ میں فرمایا:

”جس روز صور پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت میں جمع کریں گے کہ (آنکھوں سے) اندھے ہوں گے چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم قبروں میں صرف دس روز رہے ہو گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ مؤمنون کی آیت نمبر ۱۱۲ تا ۱۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”ارشاد ہوگا:

(کہ اچھا یہ بتلاؤ) تم برسوں کے شمار سے کس قدر مدت زمین پر رہے ہو گے؟ وہ جواب دیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہوں گے (اور سچ یہ ہے کہ ہم کو یاد نہیں) سو گئے والوں سے پوچھ لیجیے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہوگا: کہ تم (دنیا میں) تھوڑی ہی مدت رہے (لیکن) کیا خوب ہوتا کہ تم (یہ بات دنیا میں) سمجھتے ہوتے۔ ہاں تو کیا تم نے تم کو یونہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ (خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے اس کے وقت پر اس کو اللہ کے کوئی اور خواہر نہ کرے گا۔ وہ آسمان اور زمین میں ہر جگہ ہوتا ہے (اس لیے) وہ تم پر جانک آئے گی وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر سکتے ہیں آپ فرما دیجیے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ النازعات آیت نمبر ۴۲-۴۴ میں فرمایا کہ:

”یہ لوگ آپ سے قیامت سے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ (سو) اس کے بیان کرنے سے آپ کا کیا تعلق اس (کے علم کی یقین) کا مدد صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ طہ کی آیت نمبر ۱۵-۶۱ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”بلاشبہ قیامت آنے والی ہیں۔ میں اس کو (تمام خلایق) سے پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ مل جائے۔ سو تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پائے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی (نفسانی) خواہشوں پر چلتا ہے کہیں تم (اس بے فکری کی وجہ سے) تباہ نہ ہو جاؤ۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ نمل کی آیت نمبر ۶۵-۶۶ میں ارشاد فرمایا کہ:

”آپ کہہ دیجیے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمینوں (یعنی عالم) میں موجود ہیں (ان میں سے) کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے اور (اسی وجہ سے) ان (مخلوقات) کو یہ خبر نہیں کہ وہ کب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے بلکہ آخرت کے بارے میں (خود) ان کا علم (بالوقوع ہی) نیست ہو گیا۔ بلکہ یہ لوگ اس سے شک میں ہیں بلکہ یہ اس سے اندھے بنے ہوئے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ لقمان کی آیت نمبر ۳۴ میں فرماتے ہیں کہ:

”بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے اور وہ مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ رحم میں ہے اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا‘ بے شک اللہ سب باتوں کا جاننے والا باخبر ہے۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

لہذا اسی لیے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک عرب دیہاتی کی صورت میں تشریف لائے اور آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”جس سے یہ سوال پوچھا گیا ہے وہ سائل سے زیادہ (اس بارے میں) نہیں جانتا۔“^①

① بخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی ﷺ من الایمان والاسلام والاحسان و علم الساعة حدیث نمبر ۵۰ صحیح مسلم کتاب الایمان باب الایمان ما حوا؟

وبیان فصالح حدیث نمبر ۹۷ مقدمہ ابن ماجہ باب فی الایمان حدیث نمبر ۶۲۔

یعنی قیامت کے معاملے میں سوال کرنے والے اور جواب دینے والے کا علم برابر ہے اس لیے کہ حدیث میں لفظ ”السائل“ اور ”المسئول“ آیا ہے تو ان دونوں لفظوں میں جو الف لام شروع میں ہے اس میں دو احتمال ہیں۔ اول تو یہ کہ اس الف لام سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور آپ ﷺ کی شخصیات مراد ہوں تو اس صورت میں سائل (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) اور مجیب (یعنی آپ ﷺ) دونوں علم میں برابر ہوں گے یعنی معنی یہ ہوں گے کہ دونوں ہی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔

دوم: یہ کہ اس الف لام سے مراد الف لام جنسی ہو تو اس صورت میں لفظ کے لحاظ سے معنی عام ہو جائیں گے۔ یعنی وقوع قیامت کا علم پوری دنیا میں کسی بھی سوال پوچھنے والے اور جواب دینے والے کو نہیں ہے۔

قرآن کریم میں بعض علامات قیامت کا ذکر:

اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزوں کی وضاحت فرما کر (جن کو اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا) فرمایا:

”بے شک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے“۔ (سورہ لقمان آیت نمبر ۳۴)

اسی طرح سورہ یونس آیت نمبر ۵۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور وہ (نہایت تعجب و انکار سے) آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی امر ہے آپ فرما دیجیے کہ ہاں قسم میرے رب کی وہ واقعی امر ہے اور تم کسی طرح خدا کو عاجز نہیں کر سکتے (کہ وہ عذاب دینا چاہے اور تم بچ جاؤ)۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ سبا آیت نمبر ۵۳ تا ۵۴ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آئے گی، آپ فرما دیجیے کہ کیوں نہیں قسم اپنے پروردگار عالم الغیب کی وہ ضرور تم پر آئے گی۔ اس (کے علم) سے کوئی ذرہ برابر بھی غائب نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی چیز (اس سے) بڑی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں (مرقوم) ہے تاکہ ان لوگوں کو صلہ (نیک) دے جو ایمان لائے تھے اور انہوں نے نیک کام کئے تھے۔ (سو) ایسے لوگوں کے مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی ہرانے کے لیے ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا دردناک عذاب ہوگا“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ سورہ تغابن ارشاد فرمایا کہ:

”یہ کافر (مضمون عذاب آخرت کو سن کر) یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ہرگز دوبارہ دوبارہ زندہ نہ کئے جائیں گے آپ کہہ دیجیے کیوں نہیں واللہ ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر جو کچھ تم نے کیا ہے تم کو سب جتلا دیا جائے گا (اور اس پر سزا دی جائے گی) اور یہ بعث (وجزا) اللہ تعالیٰ کو بالکل آسان ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ یہ تین آیات ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ لوگوں کے متعلق اللہ کی قسم کھائیں ان تین کے

علاوہ کوئی اور آیت ایسی نہیں ہے البتہ اس معنی میں اور بہت سی آیات ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ نحل آیت نمبر ۳۸ تا ۴۰ میں فرماتے ہیں کہ:

”اور یہ لوگ بڑے زور لگا لگا کر اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اس کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا کیوں نہیں زندہ کرے گا اس وعدے کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لازم کر رکھا ہے لیکن اکثر لوگ یقین نہیں لاتے تا کہ جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کیا کرتے تھے ان کے رب اور اس کا (بطور معاندانہ کے) اظہار کر دے اور تا کہ ہاں فر لوگ (پورا) یقین کر لیں کہ واقعی وہی جھوٹے تھے۔ ہم جس چیز (پیدا کرنا) چاہتے ہیں پس اس سے ہمارا اتنا ہی کہنا (کافی) ہوتا ہے کہ تو (پیدا) ہو جائیں وہ (موجود) ہو جاتی ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۃ لقمان آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد فرمایا کہ:

”تم سب کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا بس ایسا ہی ہے جیسا ایک شخص کا بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ متناسب کچھ دیکھتا ہے۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ مؤمن آیت نمبر ۵۷ تا ۵۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑا (کام) ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور اندھا اور آنکھ والا برابر نہیں اور نہ ایمان لانے والے نیکو کار اور بدکار (برابر ہیں)۔ (حقیقت یہ ہے) کہ تم بہت کم غور کرتے ہو۔ قیامت آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔“ (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری صاحب)

اسی طرح سورۃ نازعات آیت نمبر ۳۲ تا ۳۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”بھلا تمہارا (دوسری بار) پیدا کرنا (فی نفسہ) زیادہ سخت ہے یا آسمان کا اللہ نے اس کو بنایا (اس طرح سے کہ) اس کی چھت کو بلند کیا اور اس کو درست بنایا (کہ کہیں اس میں فطور شقوق نہیں) اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کے دن کو ظاہر کیا اور اس کے بعد زمین کو بچھایا (اور بچھا کر) اس سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس پر قائم کر دیا تمہارے اور تمہارے موشیوں کے فائدہ پہنچانے کے لیے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورۃ الاسراء آیت نمبر ۹۷ تا ۹۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور ہم قیامت کے روز ان کو اندھا گونگا بہرا کر کے منہ کے بل چلا دیں گے (پھر) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔ یہ ہے ان کی سزا اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا یوں کہا تھا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا کر کے (قبروں) سے اٹھائے جائیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ سورۃ اسراء ہی کی ایک آیت نمبر ۹۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”کیا ان لوگوں کو اتنا معلوم نہیں کہ جس اللہ نے آسمان اور زمین پیدا کئے وہ اس بات پر (بدرجہ اولی) قادر ہے کہ وہ ان جیسے

آدمی دوبارہ پیدا کر دے اور ان کے لیے ایک میعاد معین کر رکھی ہے کہ اس میں ذرہ بھی شک نہیں اس پر بھی بے انصاف لوگ بے انکار کئے نہ رہتے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ یسین آیت نمبر ۸۱ تا ۸۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ ان جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے ضرور وہ قادر ہے اور بڑا پیدا کرنے والا خوب جاننے والا ہے۔ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول تو یہ ہے کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جاؤ پس وہ ہو جاتی ہے تو اس کی پاک ذات ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا پورا اختیار ہے اور تم سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔“

اسی طرح سورہ احقاف کی آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد فرمایا کہ:

”کیا ان لوگوں نے یہ نہ جانا کہ جس خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں ذرا نہیں تھکا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے کیوں نہ ہو بے شک وہ چیز پر قادر ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ روم آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین میں سے بلا دے گا تم یکبارگی نکل پڑو گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ روم کی آیت نمبر ۲۷ میں فرمایا کہ:

”اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان و زمین میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ یسین آیت نمبر ۸۷ تا ۹۰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا، کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوصی) جب کہ وہ بوسیدہ ہو گئی ہوں کون زندہ کرے گا؟ آپ جواب دیجیے کہ ان کو دوبارہ زندہ کرے گا جس نے اول بار ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورہ حم السجدہ نمبر ۳۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور (اے بندے) یہ اسی کی قدرت کے نمونے ہیں کہ تو زمین کو بٹی ہوئی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو شاداب ہو جاتی اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو زندہ کیا وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری صاحب)

اس کے علاوہ سورہ الحج آیت نمبر ۵ تا ۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اے لوگو! تم (قیامت کے روز) دوبارہ پیدا ہونے سے شک (و انکار) میں ہو تو ہم نے (اول) تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ

سے (جو کہ غذا سے پیدا ہوتا ہے) پھر خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کہ (بعضی) پوری ہوتی ہے اور (بعضی) ادھوری
 کسی تادم سہارے سامنے (اپنی ندرت) ظاہر کر دیں اور ہم (میں کے) رحم میں کس (نطفہ) وچا ہے جس ایک مدت
 معین (یعنی وقت وضع) تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر ہم تم کو بچہ بنا کر بارہ ماہ تک میں پھرتا کہ تم اپنی بھری جوانی (کی عمر) تک
 پہنچ جاؤ اور بعضے تم میں وہ بھی ہیں جو (جوانی سے پہلے ہی) مر جاتے ہیں اور بعض تم میں وہ ہے جو کئی عمر (یعنی زیادہ
 بڑھاپے) تک پہنچا دیئے جاتے ہیں جس کا اثر یہ ہے کہ ایک چیز سے باخبر ہو کر پھر بے خبر ہو جاتا ہے اور (آگے دوسرا
 استدلال ہے کہ) اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک (پڑی) ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے
 اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اگاتی ہے۔ یہ (سب) اس سبب سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہستی میں کامل ہے اور وہی
 بے جانوں میں جان ڈالتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اور (نیز اس سبب سے ہوا کہ) قیامت آنے والی ہے اس میں ذرا
 شبہ نہیں اور اللہ تعالیٰ (قیامت میں) قبر والوں کو دوبارہ پیدا کر دے گا۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ مومنون آیت نمبر ۱۲ تا ۱۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی غذا) سے بنایا پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک
 محفوظ مقام (یعنی رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا۔ پھر ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں پر گوشت
 چڑھا دیا پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسری ہی (طرح کی) مخلوق بنا دیا۔ سو کبھی بڑی شان ہے اللہ کی جو تمام
 صناعتوں سے بڑھ کر ہے۔ پھر تم بعد اس (تمام قصہ عجیبہ کے) ضرور ہی مرنے والے ہوں۔ پھر تم قیامت کے روز دوبارہ زندہ
 کئے جاؤ گے اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور تم مخلوق (کی مصلحتوں) سے بے خبر نہ تھے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ جس طرح ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنجر زمین کو زرخیز بنا سکتے ہیں اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
 جسم کے فنا ہو جانے نکلنے نکلنے ہو جانے اور مٹی میں مل جانے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام
 مخلوقات بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کی جاسکتی ہیں۔

چنانچہ سورہ روم آیت نمبر ۲۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور وہی ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے نزدیک زیادہ آسان ہے اور آسمان وزمین
 میں اسی کی شان اعلیٰ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔“

اور سورہ عنکبوت آیت نمبر ۲۰ میں فرمایا کہ:

”آپ (ان لوگوں سے) کہئے کہ تم لوگ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول بار پیدا کیا پھر اللہ
 پچھلی بار بھی پیدا کرے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورہ زخرف آیت نمبر ۱۱ میں فرمایا کہ:

”اور جس نے آسمان سے پانی ایک اندازے سے برسایا پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو (اس کے مناسب) زندہ کیا اسی

طرح تم (بھی اپنی قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ فاطر آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور اللہ ایسا (قادر) ہے جو (بارش سے پہلے) سواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ (ہوائیں) بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح (قیامت میں آدمیوں کا) جی اٹھنا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اسی طرح سورہ طارق آیت نمبر ۵ تا ۷ ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور انسان کو قیامت کی فکر کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے (سو اس سے ثابت ہوا کہ) وہ اس کے دوبارہ زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے اور یہ دوبارہ پیدا کرنا اس روز ہوگا) جس روز سب قلعی کھل جائے گی پھر انسان کو نہ خود مدافعت کی قوت ہوگی اور نہ اس کا کوئی حمایتی ہوگا قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) چھٹ جاتی ہے۔ (آگے جواب قسم ہے) کہ یہ قرآن (حق و باطل میں) ایک فیصلہ کر دینے والا کلام ہے کوئی لغو چیز نہیں ہے ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ یہ لوگ (لفظی حق کے لیے) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی ان کی ناکامی اور عقوبت کے لیے (طرح طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں تو آپ ان کافروں (کی مخالفت کو) یوں ہی رہنے دیجیے اور زیادہ دن نہیں بلکہ ان کو تھوڑے ہی دنوں رہنے دیجیے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الاعراف آیت نمبر ۷۵ میں ارشاد فرمایا کہ:

”اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اپنے باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خشک کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھالیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک کر لے جاتے ہیں پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں یوں ہی ہم مردودوں کو نکال کر کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ ق آیت نمبر ۳۳ تا ۳۴ میں کافروں کے بارے میں فرمایا کہ:

”جب ہم مر گئے اور مٹی ہو گئے تو کیا دوبارہ زندہ ہوں گے یہ دوبارہ زندہ ہونا (امکان سے) بہت ہی بعید بات ہے ہم ان کے ان اجزاء کو جانتے ہیں جن کو مٹی (کھاتی اور) کم کرتی ہے اور ہمارے پاس (وہ) کتاب (یعنی لوح) محفوظ (موجود) ہے۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اور پھر سورۃ الواقعة کی آیت نمبر ۵۸ تا ۶۲ میں فرمایا کہ:

”اچھا پھر یہ بتلاؤ تم جو (عورتوں کے رحم میں) منی پہنچاتے ہو اس کو تم آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔ ہم ہی نے تمہارے درمیان موت کو (معین وقت پر) ٹھہرا رکھا ہے اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ اور تم جیسے (آدمی) پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں بنا دیں جن کو تم جانتے ہی نہیں اور تم کو اول پیداؤں کا علم حاصل ہے پھر کیوں نہیں سمجھتے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الانسان آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد فرمایا کہ:

”ہم ہی انسان کو پیدا کیا، ہم ہی انسان کے حاکم بنائے، ہم ہی انسان کو مرنے والے بنائے، اور ہم ہی انسان کو دوبارہ جیسا کہ انسان کی جگہ دلیں گے۔“

اور سورہ معارج آیت نمبر ۳۹ تا ۴۴ میں ارشاد ہوا کہ:

”یہ ہم نکر نہ ہوگا ہم نے انسان کو ایسی چیز سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو بھی خبر ہے پھر میں تم کھاتا ہوں، مشرق اور مغربوں کے مالک کی کہ ہم اس پر قادر ہیں کہ (دنیا ہی میں) ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ آئیں (یعنی پیدا کر دیں) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۹ تا ۵۲ میں ارشاد فرمایا کہ:

”اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرکر) ہڈیاں اور چورا ہو جائیں گے تو کیا ہم از سر نو پیدا اور زندہ کئے جائیں گے۔ آپ (جواب میں) میں فرمادیجئے کہ تم پتھر یا لوہا اور کوئی مخلوق ہو کر دیکھو جو تمہارے ذہن میں بہت ہی بعید ہو اس پر پوچھیں گے کہ وہ کون ہے جو ہم کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ فرمادیجئے کہ وہ وہ ہے جس نے تم کو اول بار پیدا کیا تھا اس پر آپ کے آگے سر ہلا بلا کر کہیں گے کہ (اچھا بتلاؤ) یہ کب ہوگا؟ آپ فرمادیجئے کہ عجب نہیں یہ قریب ہی آپہنچا ہو یہ اس روز ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم کو پکارے گا اور تم بالاضمیر اور اس کی حمد کرتے ہوئے حکم کی تعمیل کرو گے اور تم یہ خیال کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے تھے۔“ (ترجمہ تھانوی)

سورۃ النازعات آیت نمبر ۱۰ تا ۱۳ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں پھر واپس ہوں گے (پہلی حالت سے مراد قبل از موت ہے) کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (پھر حیات کی طرف واپس ہوں گے؟ اگر ایسا ہوا تو) اس صورت میں یہ واپسی (ہمارے لیے) بڑے خسارے کی ہوگی تو (یہ سمجھ رکھیں کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ) لیکن وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں بنی اسرائیل کے قصے کے دوران پانچ مرتبہ مردوں کو زندہ کرنے کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں (جب بنی اسرائیل نے بچھڑے کو پوجنا شروع کیا تو انہیں ایک دوسرے کے قتل کا حکم دیا گیا تھا)

چنانچہ سورہ بقرہ آیت نمبر ۵۶ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”پھر ہم نے تم کو زندہ کراٹھایا تمہارے مرجانے کے بعد اس توقع پر کہ تم احسان مانو گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور گائے کے قصے (آیت نمبر ۷۳) میں ارشاد ہوا کہ:

”اس لیے ہم نے حکم دیا کہ اس کے کوئی سے ٹکڑے سے چھو دو اسی طرح حق تعالیٰ (قیامت میں) مردوں کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے مظاہر قدرت تم کو دکھلاتے ہیں اسی توقع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور ایک ایک قصے (آیت نمبر ۲۴۳) میں فرمایا کہ:

”(اے مخاطب) تجھ کو ان لوگوں کا قصہ تحقیق نہیں ہوا جو اپنے گھروں سے نکل گئے تھے اور وہ لوگ ہزاروں ہی تھے موت

سے بچنے کے لیے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے (حکم) فرمادیا کہ مر جاؤ پھر ان کو جلا دیا بے شک اللہ تعالیٰ بڑے فضل کرنے والے ہیں۔ (اس کے حال) پر نگاہ کش ہوگئی کہ نہیں کہتے (اس بات میں غور کرو) (ترجمہ حضرت تھانوی) اور عزیز وغیرہ کے قصے میں ارشاد ہوا کہ:

”یہ تم کو اس طرح کا تم بھی معامد ہے جیسے ایک شخص تھا کہ ایک ہستی یا ایسی حالت میں اس کا منہ سمٹا کر اس نے دکانات اپنی پھتوں پر رکھے تھے کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اس ہستی (۷ مردوں) کو اس کے مرے پیچھے کس کیفیت سے زندہ کریں گے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مردہ رکھا پھر اس کو زندہ کر اٹھایا (اور پھر) پوچھا کہ تو کتنے (ذنبوں) اس حالت میں رہا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ ایک دن رہا ہوں گا ایک دن سے بھی کم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو (اس حالت میں) سو برس رہا ہے تو اپنے کھانے (کی چیز) اور پینے (کی چیز) کو دیکھ لے نہیں سڑی گئی اور (دوسرے) اپنے گدھے کی طرف نظر کر اور تاکہ ہم تجھ کو ایک نظیر لوگوں کے لیے بنادیں اور (اس گدھے کی) ہڈیوں کی طرف نظر کر کہ ہم ان کو کس طرح ترکیب دیئے دیتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ پھر جب یہ کیفیت اس شخص کو واضح ہو گئی تو کہہ اٹھا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔“ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۹ ترجمہ از حضرت تھانوی) اور سورۃ بقرہ ہی کی آیت نمبر ۲۶۰ میں فرمایا کہ:

”اور اس وقت کو یاد کرو جب کہ ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار مجھ کو دکھلا دیجیے کہ آپ مردوں کو کس کیفیت سے زندہ کریں گے؟ ارشاد فرمایا کہ کیا تم یقین نہیں لائے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لاتا لیکن اس عرض سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے قلب کو سکون ہو جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا تم چار پرندے لو پھر ان کو (پال کر) اپنے لیے ہلا لو پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک حصہ رکھ دو (اور) پھر ان سب کو بلاؤ (دیکھو) تمہارے پاس سب دوڑے (دوڑے) چلے آئیں گے اور خوب یقین رکھو اس بات کا کہ حق تعالیٰ زبردست حکمت والے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قصہ اور ان کے جاگنے کی کیفیت بیان فرمائی۔ یہ لوگ شمسی حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو نو سال مسلسل سوتے رہے۔ چنانچہ سورۃ کہف کی آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد ہوا کہ:

”اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان پر مطلع کر دیا تاکہ وہ لوگ اس بات کا یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں۔ وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اس زمانے کے لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑ رہے تھے سو ان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی عمارت بنوادو ان کا رب ان کو خوب جانتا تھا جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک مسجد بنادیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

دنیا کے جانے اور آخرت کے آنے کا بیان:

علامات قیامت کے ظاہر ہونے کے بعد سب سے پہلے دنیا والوں کو جس چیز سے سابقہ پڑے گا وہ صور ہے جو حضرت

اسرافیل علیہ السلام کے حکم سے پھونکیں گے۔ اس کو ”نفخۃ الفزع“ یعنی گھبراہٹ کی پھونک بھی کہتے ہیں چنانچہ اس پھونک کے بعد دنیا والوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ ہوگا جسے موت آئے۔ اس آواز کو جس پر تمام جہنم کی باتیں سب سے پہلے سنیں گی۔ یہ آواز نہ ہوگی جس سے دنیا کے معاملات میں الجھے ہوئے لوگ سخت پریشان ہو جائیں گے جیسا کہ سورۃ النحل کی آیت نمبر ۸۸ تا ۸۹ میں بیان ہے کہ:

”اور جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی سب جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے۔ اس گھبراہٹ سے اور (موت سے محفوظ رہے گا) اور سب کے سب ان کے سامنے دے دے دیکھ رہے ہیں اور تو جن پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے اور ان کو خیال کر رہا ہے کہ یہ (اپنی جگہ سے) جنبش نہ کریں حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے پھریں گے۔ یہ خدا کا کام ہوگا جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب افعال کی پوری خبر ہے اور اسی طرح سورہ ص آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد فرمایا کہ:

”اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے)۔“

جب کہ سورہ مدثر آیت نمبر ۸ تا ۱۰ میں ارشاد ہوا کہ:

”پھر جس وقت صور پھونکا جائے گا سو وہ وقت یعنی وہ دن کافروں پر ایک سخت دن ہوگا جس میں ذرا بھی آسانی نہ ہوگی۔“

اور سورہ انعام آیت نمبر ۷۳ میں فرمایا کہ:

”اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو باقاعدہ پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا کہ (حشر) تو ہو جاؤ وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا باثر ہے اور جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی وہ جانے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا ہے۔“

پھر اس کے کچھ عرصے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا چنانچہ اس صور کی وجہ سے علاوہ ان چیزوں کے جن کو اللہ چاہے گا باقی سب لوگ مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے اور دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو پوری نوع انسانی اپنے رب کے حضور حاضر ہونے کے لیے اٹھ کھڑی ہوگی جیسا کہ سورۃ الزمر آیت نمبر ۶۸ تا ۷۰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور (بے کیف) سے روشن ہو جائے گی اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کاموں کو خوب جانتا ہے۔“

اور سورہ یٰسین آیت نمبر ۴۸ تا ۵۴ میں فرمایا کہ:

”اور یہ لوگ (بطور انکار) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو یہ لوگ بس ایک سخت آواز کے منتظر ہیں جو ان کو آ پکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے۔ سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس

لوٹ کر جا سکیں گے اور (پھر دوبارہ) صور پھونکا جائے گا سو وہ سب ایک ایک قبروں سے (نکل نکل) اپنے رب کی طرف
 جلدی جلدی چلے گئیں گے۔ کہیں گے ہائے ماراں! مہلک تم قبروں سے اس نے انہیں ایسی ہی (قبروں سے) نکالے۔ جس
 نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبرؐ کہتے تھے۔ پس وہ ایک روز کی آواز ہوگی جس سے ایک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر
 کر دیئے جائیں گے پھر اس دن کسی شخص پر ظلم نہ ہوگا اور تم کو پس اپنے کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔“
 اس کے علاوہ سورۃ النازعات کی آیت نمبر ۱۳ تا ۱۵ میں ارشاد ہوا کہ:
 ”کہ ہم کو کچھ مشکل نہیں بلکہ وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آ موجود ہوں گے۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ قمر آیت نمبر ۵۰ میں اس بارے میں یہ فرمایا کہ:
 ”اور ہمارا حکم یکبارگی ایسا ہو جائے گا جیسے آنکھوں کا جھپکنا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)
 جب کہ سورہ کہف آیت نمبر ۹۹ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:
 ”اور ہم اس دن ان کی یہ حالت کریں گے کہ ایک میں ایک گڈ بھونک جائے گا اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم سب کو ایک ایک
 جمع کر کے جمع کر لیں گے۔“

اس کے علاوہ سورۃ الحاقة آیت نمبر ۱۳ تا ۱۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:
 ”پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جائے گی (مرافقہ اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھا
 لیے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے تو اس روز ہونے والی ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ
 جائے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جائیں
 گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے
 واسطے تم پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔“

سورہ نباء آیت نمبر ۱۸ تا ۲۰ میں اسی بات کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ:
 ”یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان کھل جائے گا۔ پھر اس میں دروازے ہی
 دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔“
 اور سورہ طہ آیت نمبر ۱۰۲ میں فرمایا کہ:

”جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت میں جمع کریں گے کہ (آنکھوں سے)
 اندھے ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ صور کیا
 ہے؟ ارشاد فرمایا کہ:

”ایک سینک ہے جس میں پھونکا جائے گا“۔^①

قیامت کا نمونہ میں آ جانا

اسی ذکر میں روایت کا بیان آیا ہے کہ ابی بنی اسد نے یہ روایت کی آیت نمبر ۸۔

﴿فَإِذَا نُفِرَ فِي النَّافُورِ﴾

”پھر جب وقت صور پھونکا جائے گا“۔

کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”کیا حال ہوگا جب کہ سینک (صور) والے نے اس کو منہ سے لگا رکھا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے وہ (فرشتہ) اس انتظار میں ہے کہ اسے حکم ملے اور وہ صور پھونکے“۔^②

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا کہ اس وقت تم یہ کلمات پڑھنا:

﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا﴾

”یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا خوب ذمہ دار ہے اور بھروسہ تو اللہ ہی کی ذات پر ہے“۔

اس روایت کو ابوبکر دینہ نے بھی روایت کیا ہے۔ امام احمد نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”کیا حال ہوگا جب کہ سینک (صور) والے (فرشتے) نے صور کو منہ سے لگا لیا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے اور اپنے کانوں کو (اللہ کے حکم کی طرف) متوجہ کر رکھا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ کب حکم ہو اور صور پھونکوں؟“ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت (یعنی صور پھونکنے جانے کے وقت اگر ہم ہوں تو) کیا پڑھیں؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت تم یہ کلمات پڑھنا:

﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا﴾

”یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ کیا خوب ذمہ دار ہے اور بھروسہ تو اللہ ہی کی ذات پر ہے“۔^③

اس روایت کو ابو عمر و اور خالد بن طہمان سے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے اور ہمارے استاد اور شیخ ابوالحجاج مزی نے ”اُطراف“ میں اس کو اسماعیل بن ابراہیم کی روایت سے بیان کیا ہے جب کہ علامہ ابوبکر ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ”کتاب الاہوال“ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”کیا حال ہوگا جب کہ سینک (صور) والے نے صور کو (پھونکنے کے لیے) منہ سے لگا لیا ہے اور اپنے چہرے کو موڑ رکھا ہے اور انتظار میں ہے کہ کب اس کو حکم ہو اور وہ صور پھونکے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس صورت میں ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ ارشاد فرمایا کہ اس وقت یہ کلمات پڑھنا: ”حَسْبُنَا اللَّهُ“

① ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ماجاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۴۳۱ مسند احمد حدیث نمبر ۱۶۲/۲ حدیث نمبر ۱۹۲/۲ مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۱۲/۲ اور حدیث نمبر ۵۶۰/۲۔ ② ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع باب ماجاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۴۳۱ مسند احمد حدیث نمبر ۱۶۲/۲ اور حدیث نمبر ۳۲۶/۲۔ ③ کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۷۴۳۔ ④ اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

وَنَعَمَ الْوَكِيلُ“ یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ خوب ذمہ دار ہے۔^①

ابو یعلیٰ موسیٰ نے مسند ابو ہریرہ (حضرت ابو ہریرہ) سے اور انہوں نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”کیا مال ہوگا یا فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا؟“ کہ سبک (صور) ۱۰۰ لے (فرشتے) نے صور کو منہ سے اگالیا ہے اور کان ستم الہی کی طرف اٹھا رکھے ہیں اور چہرے کو بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف) موڑ رکھا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ اب اس (فرشتے) کو حکم ہو اور وہ صور پھونکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس صورت میں ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ فرمایا کہ اس وقت یہ کلمات پڑھنا: ”حَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعَمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا“۔^②

امام احمد نے ابو معاویہ کے طریق سے حضرت ابوسعیدؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صور والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس کے دائیں طرف جبریل علیہ السلام ہیں اور بائیں طرف میکائیل علیہ السلام۔^③ ابن ماجہ نے نے ابو بکر بن ابی شیبہ کے طریق سے حضرت ابوسعیدؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”صور دو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے یا فرمایا کہ دو فرشتے ایسے ہیں جن کے پاس صور ہے وہ منتظر ہیں کہ کب انہیں اس میں پھونکنے کا حکم ملے“۔^④

امام احمد نے ابو ہریرہ کے طریق سے اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صور پھونکنے والے دونوں فرشتے دوسرے آسمان میں ہیں۔ ایک کا سر مغرب میں اور دونوں پیر مشرق میں ہیں (یعنی وہ فرشتے اس قدر عظیم الجثہ ہیں) اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ کب ان کو حکم ہو اور وہ صور پھونکیں۔^⑤

ان دونوں فرشتوں میں سے غالباً ایک سے مراد حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں جو صور پھونکیں گے جیسا کہ آگے تفصیل سے بیان ہوگا اور دوسرا وہ فرشتہ جو ناقور میں پھونکے گا۔ صور اور ناقور کا اسم جنس ہونا ممکن ہے یعنی مراد ان سے صور اور ناقور ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ ”الصُور“ اور ”الناقور“ میں الف لام عہدی ہو یعنی صور اور ناقور میں پھونکنے والے دو فرشتے اور پھر ہر ایک کے ماتحت بہت سے فرشتے بھی ہوں جو ان کے ساتھ مل کر صور پھونکیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ابن ابی الدنیاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”صور پھونکنے والے فرشتے کے حوالے جب سے صور پھونکنے کا کام کیا گیا ہے اس وقت سے آج تک اس نے کبھی پلکیں بھی نہیں جھپکائیں، اس کی آنکھیں دو چمکتے ہوئے ستاروں کی مانند ہیں اور وہ فرشتہ عرش کی جانب دیکھ رہا ہے۔ اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ صور پھونکنے کا حکم ہو جائے اور وہ پلکیں جھپکا رہا ہو یا پلکیں جھپکانے سے کہیں صور پھونکنے کے حکم کی تعمیل میں تاخیر نہ ہو جائے۔“

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جب سے صور پھونکنے کا کام

① ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، باب ماجاء فی شان الصور حدیث نمبر ۲۴۳۱، مسند احمد حدیث نمبر ۱/۳۲۶ اور حدیث نمبر ۴/۳۷۲، کنز العمال

حدیث نمبر ۳۹۷۴۔ ② ایضاً۔ ③ ابوداؤد کتاب الحروف والقرات حدیث نمبر ۳۹۹۹، مسند احمد حدیث نمبر ۱۰/۱۰۔ ④ ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر البعث

حدیث نمبر ۲۷۷۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۰۔ ⑤ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۱۹۲۔

لگایا ہے اس وقت سے اس نے نہیں اٹھایا اس خوف سے عرش کی طرف دیکھتا ہے کہ کہیں اس کے پتلیں بھونکنے سے پیدہ صور چھوٹنے کا حکم نہ دیا جائے۔ اس کی آکھیں اسی ہیں جیسے دیکھتے ہوئے۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۱۵۱۰۰)

صور کے متعلق تفصیلی روایت

ابو یعلیٰ موسیٰ نے اپنی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام غزوہ بدر کی ایک جہاد میں موجودگی میں آپؐ نے ہم سے حدیث بیان کی فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمانوں کے بعد صور کو پیدا کیا اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حوالے کر دیا۔ اب وہ صور کو اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور اس انتظار میں عرش کی جانب دیکھ رہے ہیں کہ کب ان کو حکم ہو اور وہ صور پھونکیں۔ فرماتے ہیں کہ: ”میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ: ”ایک سینکڑہ“۔ پھر عرض کیا کہ وہ کیسا ہے؟ فرمایا: ”بہت بڑا“ اور فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا، صور کے دائرے کی وسعت اتنی ہے کہ زمین اور آسمان اس میں سما جائیں اس میں تین پھونکیں ماری جائیں گی پہلی پھونک کو ”نفخۃ فزع“ (گھبرا دینے والی پھونک) کہتے ہیں۔ دوسری کو ”نفخۃ الصعق“ (موت کی پھونک) کہتے ہیں اور تیسری کو ”نفخۃ قیام“ (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والی) پھونک اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو پہلی مرتبہ پھونکنے کا حکم فرمائیں گے کہ ”نفخۃ الفزع“ کو پھونک دو چنانچہ اس (سے جو آواز پیدا ہوگی اس کو سن کر) تمام زمینوں اور آسمانوں والے گھبرا جائیں گے علاوہ ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھیں۔ اللہ کا حکم ہوگا اور یہ آواز بغیر کے طویل سے طویل تر ہوتی جائے گی اور اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

”اور یہ لوگ بس ایک زور کی چیخ کے منتظر ہیں جس میں دم لینے کی گنجائش نہ ہوگی (مراد اس سے قیامت ہے)۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی سورہ ص آیت نمبر ۱۵)

چنانچہ پہاڑ بادلوں کی طرح چلنے لگیں گے اور سراب کی مانند ہو جائیں گے زمین اہل زمین کو لے کر ایسے ڈولنے لگے گی جیسے سمندر میں کوئی کشتی ڈولتی ہے جیسے موجیں ادھر سے ادھر دھکیلتی ہیں اور اہل زمین کے ساتھ ایسے الٹ جائے گی جیسے عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیل جسے ارواح بلائی ہیں۔ سنو! اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے (سورۃ النازعات آیت نمبر ۸۶) میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

”جس دن بلا دینے والی چیز ہلا ڈالے گی (مراد فزع اولیٰ ہے) جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی (مراد فزع ثانیہ ہے)

بہت سے دل اس روز دھڑک رہے ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

چنانچہ زمین اہل زمین کو لے کر جھک پڑے گی دودھ پلانے والیاں اپنے کام سے غافل ہو جائیں گی، جتنی عورتیں حاملہ ہوں گی ان کا وضع حمل ہو جائے گا بچے بوڑھے ہو جائیں گے، ذرا اور گھبراہٹ کی شدت سے شیاطین اڑتے پھریں گے یہاں تک کہ ان کا سامنا فرشتوں سے ہوگا، فرشتے ان کے چہروں پر ماریں گے تو شیاطین لوٹ کر منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے ان کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا وہ ایک دوسرے کو پکار رہے ہوں گے اسی حالت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا:

”قیامت کا دن ایک دوسرے کو پکارنے کا دن ہے۔“

اسی دوران زمین میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پخت لڑ، مکڑے ہو جائے گی تو لوگ ایک ایسے زبردست اور عظیم معاملہ دیکھیں گے کہ اس جیسا پہلے بھی نہ دیکھا ہوگا۔ لوگوں کو ایسی تھیف اور خوف آجیے گا کہ جسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ آسمان کی طرف رکتیں گے تو وہ نہ رکتے کی طرح روپکا ہوگا پھر آسمان پر پتے پڑے گا۔ آسمان چھو جائیں گے پانچ سو سال بعد پتے پڑیں گے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جو لوگ ان واقعات سے پہلے مر چکے ہوں انہیں ان تمام حادثات و واقعات کا بالکل احساس نہ ہوگا۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے کن لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ سورہ نمل کی آیت نمبر ۸۷:

”جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی سو جتنے آسمان اور زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رکھنا چاہے گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے ان سے مراد شہداء ہیں کیونکہ گھبراہٹ صرف زندوں کو لاحق ہوگی اور شہید تو اپنے رب کے پاس نہ صرف یہ کہ زندہ ہیں بلکہ ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کو اللہ تعالیٰ اس دن کی گھبراہٹ سے بچالیں گے، وہ لوگ (یعنی شہداء) مامون ہوں گے اللہ کے اس عذاب سے جو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں پر نازل فرمائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورہ حج آیت نمبر ۲) ہے کہ:

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہے جس روز تم لوگ اس (زلزلہ) کو دیکھو گے تمام دودھ پلانے والیاں (مارے ہیٹ کے) اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل (پورے دن کا ہونے سے پہلے) ڈال دیں گی اور (اے مخاطب) تجھ کو لوگ نشہ کی سی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ (واقعہ میں) نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

لہذا لوگ جب تک اللہ چاہے گا اس عذاب میں مبتلا رہیں گے لیکن عذاب بڑھتا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ اسرائیل علیہ السلام کو حکم دیں گے تو وہ دوسری مرتبہ صور پھونکیں گے جس سے تمام اہل زمین و آسمان مرجائیں گے علاوہ ان لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا جب سب فنا ہو چکیں گے تو ملک الموت جناب باری میں حاضر ہو کر عرض کریں گے یا رب! زمین و آسمان والے سب لوگ مر گئے علاوہ ان لوگوں کے جن کو آپ نے بچایا۔ اللہ تعالیٰ دریافت فرمائیں گے (باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے) کوئی بچا؟ ملک الموت عرض کریں گے یا رب! صرف آپ ہی بچے ہیں کیونکہ آپ ہی ایسے ہیں جو ہمیشہ رہیں گے کبھی فنا نہ ہوں گے؟ اور (اس وقت) آپ کے علاوہ وہ فرشتے بھی ہیں جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور جبرائیل، میکائیل اور میں بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ جبرائیل اور میکائیل بھی مرجائیں۔ عرش عرض کرے گا اے اللہ جبرائیل و میکائیل بھی مر گئے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے خاموش ہو جائیں نے موت ہر اس موجود کے لازم کردی جو میرے عرش کے نیچے تھا لہذا جبرائیل و میکائیل بھی مرجائیں گے اور پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے اللہ جبرائیل و میکائیل بھی مر گئے صرف میں اور عرش اٹھانے والے فرشتے باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مرجائیں! لہذا وہ بھی مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کو حکم دیں گے تو وہ اسرائیل علیہ السلام سے صور واپس لے لے گا۔

پھر ملک الموت حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ یارب عرش اٹھانے والے فرشتے بھی مر گئے اللہ تعالیٰ جانے کے باوجود پوچھیں گے کہ اب کون چاہا ملک الموت جواب دیں گے اب اللہ سرف آپ باقی رہے ہیں کیونکہ آپ بتلا رہے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا کہ تو بھی میری مخلوق میں سے ہے اچھے بھی میں نے ہی پیدا کیا تھا سوا ب تو بھی مر جا چکا ہے اللہ تعالیٰ کی موت بھی مر جا جائے گی۔

لہذا جب اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو کہ کیا ہے، تنہا ہے، بے نیاز ہے، جو نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے وہی آخر ہوگا جس طرح اول تھا کوئی اور باقی نہ بچے گا تو وہ زمین اور آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دے گا جس طرح کتابوں کی فہرست لپیٹ دی جاتی ہے پھر اس کو کھول دے گا اور پھر تین مرتبہ لپیٹ دے گا اور تین مرتبہ ارشاد فرمائے گا میں ہی جبار ہوں، پھر اپنی شان کے مطابق تین مرتبہ ارشاد ہوگا: ”لَمَنْ الْمَلِكُ الْيَوْمَ“؟ (آج کس کی بادشاہی ہے؟) لیکن کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا۔ پھر خود اللہ تعالیٰ ہی ارشاد فرمائیں گے اللہ الواحد القہار (یعنی صرف اور صرف اللہ ہی کے لیے جو اکیلا ہے زبردست ہے) پھر اللہ تعالیٰ زمین اور آسمان کو تبدیل کر دیں گے اور دوسرے زمین و آسمان کو پھیلا دیں گے کہ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ دکھائی دے گی، پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ڈانٹیں گے تو مخلوق اس تبدیل شدہ زمین پر بھی ویسے ہی موجود ہو جائے گی جیسا کہ پہلی زمین پر بھی۔ اگر کوئی زمین کے پیٹ میں تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا اور کوئی اس کی پشت پر تھا تو وہ اسی طرح موجود ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر عرش کے نیچے سے پانی برسائیں گے اور پھر آسمان کو بارش برسانے کا حکم ہوگا چنانچہ چالیس دن تک بارش ہوتی رہے گی یہاں تک پانی ان کے سروں سے بارہ بارہ گز اوپر چلا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دیں گے تو وہ زمین سے یوں نکلیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے یہاں تک کہ جب مکمل طور پر نکل آئیں گے تو اسی حالت پر آ جائیں گے جس پر قیامت سے پہلے تھے۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل و میکائیل کو زندہ کر دیں گے اور ارواح کو طلب فرمائیں گے، روحیں چمکی ہوئی حاضر ہوں گی، موتیوں کی روحیں نور سے چمک رہی ہوں گی اور دوسری اندھیروں سے۔ اللہ تعالیٰ ان سب روحوں کو ایک ہی مرتبہ پکڑ کر صور میں ڈال دیں گے اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کو تیسری مرتبہ صور پھونکنے کا حکم ہوگا تو تمام روحیں شہد کی مکھوں کی مانند نکلیں گی اور زمین و آسمان کو بھر دیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہر روح اپنے جسم میں واپس جائے گی۔ چنانچہ تمام ارواح اپنے اپنے اجسام و اجساد میں واپس چلی جائیں گی۔ چنانچہ خیشوم میں داخل ہوں گی اور پھر پورے جسم میں سرایت کر جائیں گی جیسے زہر پورے بدن میں پھیل جاتا ہے، پھر زمین تم سے پھٹ جائے گی اور میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں گا جس کے سامنے سے زمین پھٹے گی، پھر سب لوگ بھاگتے ہوئے اپنے رب کی طرف روانہ ہوں گے۔

”دُرتے ہوئے پکارنے والے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے اور کافر کہیں گے یہ دن تو بڑا سخت ہے۔“ (سورہ القمر آیت نمبر ۸۱)

”ننگے پیر، ننگے بدن، دلوں پر قبض کی حالت طاری ہوگی اور ختنہ بھی نہ کیا گیا ہوگا پھر سب لوگ ایک جگہ پہنچ کر رک جائیں گے ستر سال تک رے رہیں گے، کوئی تمہاری طرف نہ دیکھے گا اور نہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، لوگ رونے لگیں گے یہاں تک کہ آنسو بھی ختم ہو جائیں گے اور آنسوؤں کی جگہ خون بہنے لگا، پسینہ بہنے لگے گا اور بہتے بہتے منہ تک یا ٹھوڑیوں تک آپہنچے گا پھر وہ شور مچانے لگیں گے

اور کہیں گے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہماری سفارش کرے کہ ہمارا فیصلہ کر دیا جائے؟ آپس میں ایک دوسرے سے کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے یہ دعوت کے دن کوئی آتی اس وقت کہنے کا حق نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آپس سے پیدا نہیں کیا اور ان کے جسد اطہر میں روح پھونکی اور ان سے گفتگو فرمائی۔ چنانچہ یہ سن کر سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور سفارش کی درخواست کریں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام انکار کر دیں گے اور ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں ہوں۔ چنانچہ ان کے بعد ہر نبی نے پاس سفارش کی درخواست کرنے جائیں گے۔ جس نبی کے پاس بھی جائیں گے وہ انکار کر دیں گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں تک کہ آخر میں میرے پاس پہنچیں گے میں روپڑوں کا اور فحش پر پہنچوں گا اور جہدے میں گر جاؤں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ”فحش“ کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عرش کے سامنے ایک جگہ ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے جو مجھے کندھے کے پاس سے پکڑ کر اٹھائے گا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمائیں گے اے محمد! میں عرض کروں گا اے میرے رب حاضر ہوں میں یا اللہ تعالیٰ (باوجود اس کے کہ سب کچھ جانتے ہیں) دریافت فرمائیں گے کہ تمہارا کیا حال ہے؟ میں عرض کروں گا اے میرے رب! آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا لہذا اپنی مخلوق کے بارے میں میری سفارش قبول فرمائیے اور ان کے درمیان فیصلہ فرمادیجیے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہاری سفارش قبول کی میں تم لوگوں کے پاس آؤں گا اس کے بعد تمہارے درمیان فیصلہ کروں گا۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ”پھر میں واپس لوگوں کے پاس آ جاؤں گا اسی دوران ہم آسمان سے ایک زبردست آواز سنیں گے چنانچہ آسمان والے دنیا پر اس طرح نازل ہوں گے جیسے زمین پر انسان اور جنات رہتے ہیں یہاں تک کہ جب وہ زمین کے قریب پہنچیں گے تو زمین ان کے نور سے منور ہو جائے گی؟ آتے ہی وہ لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں گے۔ ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ تعالیٰ بھی تشریف لے آئے؟ تو وہ کہیں گے کہ نہیں بلکہ وہ تشریف لا رہے ہیں۔ پھر اتنے میں اس سے دو گئے آسمان والے زمین پر نازل ہوں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ و تعالیٰ بھی بادلوں اور فرشتوں کے جلو میں تشریف لائیں گے۔ اس روز اللہ تعالیٰ کا عرش آٹھ فرشتوں نے اٹھا رکھا ہوگا (ورنہ عام طور پر) آج کل صرف چار ہی اٹھائے ہوئے ہیں ان فرشتوں کے قدم زمین کے انتہائی نچلے حصے میں ہوں گے۔ زمین و آسمان ان کی گود میں ہوں گے۔ عرش ان کے کندھوں پر ہوگا۔ نہایت بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کی یہ تسبیح بیان کر رہے ہوں گے:

سبحان ذی العزۃ والجبروت . سبحان ذی الملک والملکوت . سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت .

”پاک ہے وہ ذات جو عزت و جبروت والی ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کو کبھی موت نہ آئے گی۔ پاک ہے وہ ذات جو مخلوقات کو تو موت دیتی ہے لیکن خود اس کو کبھی بھی موت نہ آئے گی۔“

پھر اللہ تعالیٰ جہاں چاہے گا اس کا تخت و کرسی وہیں رکھ دیا جائے گا پھر اپنی شان کے مطابق ندا دے گا اور فرمائے گا: ”اے نبات و انسان کے گروہ! میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا ہے اس وقت سے لے کر آج تک خاموش رہا اور تمہاری باتیں سنتا رہا اور

تمہارے اعمال دیکھتا رہا اب خاموشی سے میری طرف متوجہ ہو جاؤ۔ یہ تمہارے ہی اعمال اور صحیفے میں جو تمہارے سامنے پڑے جائیں گے۔ چنانچہ تم میں سے اکثر کسی کے اعمال اور صحیفوں میں حیر اور حیرانی ہے تو وہ اللہ کی تدبیر اور حکمت اور ہوا اپنے کتب و امان میں اس سے عاودہ کچھ اور (یعنی برائی) پائے تو عاودہ کئی اور کمر اٹھاؤ گے۔

پھر اللہ تعالیٰ جنم کو حکم فرمائیں گے چنانچہ اس میں سے ایک مردن باہر آئے اور تاج اور سیاہ ہو گئے اور کہا جائے گا کہ (سورہ کہفین آیت نمبر ۶۳ تا ۶۹) اور اے مجرمو! آج (اہل ایمان) سے الگ ہو جاؤ اسے اولاد و اولاد میں نے تم کو تاکید نہیں کر دی تھی کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا راستہ ہے اور وہ (شیطان) تم میں ایک کثیر مخلوق کو گمراہ کر چکا ہے سو کیا تم نہیں سمجھتے تھے یہ جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا کرتا تھا۔ آج اپنے کفر کے بدلے میں اس میں داخل ہو جاؤ۔

پھر اس کے بعد لوگوں کو (جنتی اور جہنمی میں) ممتاز کر دیا جائے گا اور تمام امتوں کو پکارا جائے گا اور ہر قوم کو اپنے اعمال و صحائف کی طرف بلایا جائے گا اور حال یہ ہوگا کہ تمام اقوام خوف کی شدت سے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا:

”اور اس روز آپ ہر فرقہ کو دیکھیں گے کہ (مارے خوف کے) زانو کے بل گر پڑیں گے ہر فرقہ اپنے نامہ اعمال کے حساب کی طرف بلایا جائے گا۔ آج تم کو تمہارے کئے کا بدلہ ملے گا۔“ (سورہ جاثیہ آیت نمبر ۲۸ ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر اللہ تعالیٰ انسانوں اور جنات کے علاوہ تمام مخلوقات کے درمیان فیصلہ فرمادیں گے یہاں تک کہ جانوروں اور چوپایوں کے درمیان بھی فیصلہ فرمادیں گے حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری اور سینگ والی بکری کے درمیان بھی فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے فراغت کے بعد جب تمام جانوروں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ مٹی ہو جاؤ! سب کے سب مٹی (فنا) ہو جائیں گے یہ دیکھ کر کافر لوگ تمنا کریں گے اور کہیں گے:

﴿يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا﴾

”اے کاش کہ میں مٹی ہوتا۔“

اس کے بعد انسانوں کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ چنانچہ سب سے پہلے فیصلہ خون (قتل) کا ہوگا، ہر وہ مقتول حاضر ہوگا جو اللہ کے راستے میں قتل ہوا تھا (اس کے علاوہ) اللہ تعالیٰ قاتل کو بھی حاضری کا حکم فرمائیں گے (یعنی ہر قسم کے قاتل و مقتول حاضر ہوں گے۔ مترجم) چنانچہ وہ حاضر ہوگا اپنا سر اٹھائے ہوئے جس کی گردن کی رگیں کٹی ہوئی ہوں گی اور ان سے خون بہہ رہا ہوگا وہ پوچھے گا: اے میرے رب! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے (باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہو جائے) تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ: ”اے میرے رب میں نے اسے تیری عزت و عظمت کی خاطر قتل کیا تھا۔“ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے سچ کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو آسمانوں کے نور کی طرح روشن اور چمکدار بنادیں گے پھر فرشتے اس کو جنت کی طرف لے جائیں گے پھر اس شخص کو حاضر کیا جائے گا جس نے اللہ کی رضا کی خاطر قاتل نہ کیا ہوگا، مقتول پوچھے گا: اے میرے رب! اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ قاتل سے پوچھیں گے (باوجود علم کے تاکہ اتمام حجت ہو جائے) تو نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ اے میرے رب! میں نے اس کو اپنی عزت و عظمت کی خاطر قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو تباہ ہو جا۔ حتیٰ کہ کوئی مقتول ایسا نہ رہے گا جس کو

بدن نہ دوایا جائے گا اور نہ ہی کوئی نکلے گا۔ یہاں تک کہ جس کو بدن نہ دیا جائے گا یہ اللہ کی مرضی ہوگی جسے پاتے پاتے عذاب دے گا اور جس سے چاہے زخم فرمائے پھر اللہ تعالیٰ باقی لوگوں سے درمیان فیصلہ دے دیں گے یہاں تک کہ کوئی مظلوم معبر بدلتے نہ رہے نہ رستے کا یہاں تک کہ درود میں پانی نہ ملے دے گا یا باجائے گا کہ دے دے پانی نکالے۔

ان معاملات کے بعد ایک پکارنے والا پکارے گا جس کو تمام مخلوقات سنیں گے کہ ہر قوم اور امت اپنے خداؤں (جن و وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجتے تھے) کے پاس چلی جائے لہذا کوئی بھی شخص (جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پوجتا تھا) ایسا نہ رہے گا مگر اس کے سامنے اس کا معبود متشکل کر دیا جائے گا چنانچہ اس دن ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام کی صورت اختیار کر لے گا۔ اسی طرح ایک فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اختیار کر لے گا چنانچہ یہود و نصاریٰ (علی الترتیب) دونوں کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ چنانچہ یہ فرشتے (ان کے معبودوں کی صورت میں) ان کو لے کر جہنم میں پہنچا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الانبیاء کی آیت نمبر ۲۲ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”زمین (میں یا) آسمان میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور معبود (واجب الوجود) ہوتے تو دونوں درہم درہم براہم ہو جاتے سو (اس سے ثابت ہوا کہ) اللہ تعالیٰ ان امور سے پاک ہے جو کچھ یہ لوگ بیان کر رہے ہیں“۔ (ترجمہ تھانوی)

پھر جب مومنوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہے گا ان میں منافق بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ جس حال کو چاہے گا اسی حال میں ان کے سامنے اظہار فرمائے گا اور ارشاد ہوگا اے لوگو! باقی لوگ چلے گئے اب تم بھی اپنے خداؤں کے پاس (اور جن کو تم پوجتے ہو ان کے پاس) چلے جاؤ۔ لوگ کہیں گے کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے اعراض فرمائیں گے۔ پھر جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف متوجہ ہوگا ارشاد ہوگا اے لوگو! اور لوگ چلے گئے تم بھی اپنے خداؤں کے پاس (اور جن کو تم پوجتے ہو ان کے پاس) چلے جاؤ کہیں گے ہمیں اللہ کے علاوہ اور کسی کی ضرورت نہیں۔ ہم اللہ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ پھر ہنڈی کھول دی جائے گی۔^① اور لوگوں پر ایسی علامات واضح کر دی جائیں گی جس سے انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ ان کا رب ہے۔ چنانچہ تمام مومن منہ کے بل سجدے میں چلے جائیں گے اور ہر منافق گدی کے بل سجدے میں گرے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی پشتیں گائے کی سینگوں کی مانند بنادیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو اجازت دیں گے تو یہ لوگ سر اٹھائیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ جہنم کے اوپر پل صراط قائم فرمادیں گے بال برابر لمبا یا فرمایا بال کی گرہ کی طرح باریک اور تلوار کی طرح تیز دھار اس پر نوکیلے کنڈے اور کھونٹے ہوں گے اور سعدان نامی درخت کی طرح بڑے بڑے کانٹے ہوں گے۔

اس کے علاوہ ایک دوسرا پل ہوگا جو پھسلواں ہوگا اس پر چلنے والوں کے قدم پھسلیں گے۔ بہر حال لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے، بعض تو اتنی تیزی سے گزر جائیں گے جیسے پلک جھپکتی ہے، بعض بجلی کی چمک کی طرح، بعض ہوا کی طرح، بعض عمدہ گھوڑے اور سوار کی طرح اور بعض عمدہ انسان کی طرح گزر جائیں گے۔

① یہاں عربی عبارت یہ ہے کہ ”فیكشف عن ساقه“ جس کا ترجمہ متن میں موجود ہے۔ یہ متشابہات میں سے ہے اور اس کے صحیح معنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو مظلوم نہیں لہذا صرف لفظی ترجمہ پر اکتفا کیا گیا۔

چنانچہ پل صراط سے نجات پانے والے بعض ایسے ہوں گے جو بالکل صحیح سالم ہوں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو زخمی ہوں گے اور بعض کو منہ کے بل جہنم میں گرانا مائے گا۔

لہذا جب اہل جنت جنت کی طرف روانہ ہوں گے تو کہیں گے کہ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں جنت میں داخلے کی اجازت ملے پھر کہیں گے (سفارش لے لیے) تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے زیادہ متقی کون ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ان کے پاس بائیں گے وہ اپنے آپ کو انما کا رقصہ کرتے ہوئے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پہلے رسول ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سفارش کی درخواست کریں گے۔ حضرت نوح علیہ السلام کچھ یاد کر کے ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں۔ الہتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی ارشاد فرمائیں گے کہ میں اس قابل نہیں لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ جمع ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی ارشاد فرمائیں گے اور یہ بھی فرمائیں گے کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”پھر لوگ میرے پاس آئیں گے۔“ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے تین سفارشوں کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ میں جنت کی طرف آؤں گا اور جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر دروازہ کھلوانا چاہوں گا چنانچہ میرے لیے دروازہ کھولا جائے گا۔ مجھے سلام کیا جائے گا اور مرحبا کہا جائے گا۔ میں جنت میں داخل ہوں گا تو میری نظر اللہ تعالیٰ پر پڑے گی میں فوراً سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تعریف اور بزرگی کے کلمات واضح فرمائیں گے جو مجھ سے پہلے کسی مخلوق کو نہیں بتائے گئے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے ارشاد فرمائیں گے اے محمد! اپنا سر مبارک اٹھائیے اور سفارش کیجیے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ آپ مانگئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ پھر جب میں سر اٹھاؤں گا تو اللہ تعالیٰ باوجود علم ہونے کے دریافت فرمائیں گے کہ کیا حال ہے؟ میں کہوں گا اے میرے رب آپ نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ فرمایا تھا تو آپ اہل جنت کے لیے میری شفاعت قبول فرمائیے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے آپ کی شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔“

(اس موقع پر) آپ ارشاد فرما رہے تھے کہ: ”قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا تم لوگ اس میں اپنے گھروں اور گھر والوں کی اتنی پہچان نہیں رکھتے جتنی اہل جنت، جنت میں اپنے گھروں اور گھر والوں کو پہچانتے ہوں گے۔ لہذا اہل جنت میں سے ہر شخص اپنی بہتر (72) بیویوں کے پاس جائے گا، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حور بنایا ہے اور دو بیویاں انسانوں میں سے ہوں گی۔ ان کو اللہ تعالیٰ جس پر چاہیں گے فضیلت دیں گے۔ ان کی اس عبادت کی وجہ سے جو دنیا میں وہ کیا کرتی تھیں۔ جتنی ان میں سے ایک کے پاس جائے گا وہ یا قوت کے بنے ہوئے کمرے میں ہوگی، اس کا پھیر کھٹ سونے کا بنا ہوا ہوگا جس میں نعل و جواہر جڑے ہوئے ہوں گے۔ بہتر اس کا بہترین سندس و استبرق کا بنا ہوا ہوگا، جتنی اپنی بیوی کے کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اس کے کپڑوں کے پیچھے سے بھی اس کے سینے کا جلد اور گوشت دکھائی دے گا۔ اس کے علاوہ اس کی پنڈلیوں کے گوشت کی طرف دیکھے گا جیسے تم میں سے کوئی شخص یا قوتوں کی پروٹی ہوئی لڑی کو دیکھتا ہے۔ اس جنتی کا جگر اپنی بیوی کے لیے آمینہ کی مانند ہوگا اور اسی طرح اس کی بیوی کا جگر بھی اپنے شوہر کے لیے آمینے کی مانند

ہوگا۔ دونوں کو تھکاوٹ کا احساس تک نہ ہوگا۔ اتنے میں پکارا جائے گا کہ بے شک ہمیں معلوم ہے کہ نہ تم تھکو گے نہ وہ تھکے گی۔ ہاں اس سورت میں آدمی کی اور اسی یہ بیان ہوں۔ چنانچہ وہ سنتی اس کمرے۔ نہ کھلے کفر اور نہ اب کے پاس آئے گا اور جس جہنمی کے پاس بھی آئے گا وہ یہی کہے گی کہ خدا کی قسم جنت میں تم سے زیادہ حسین کوئی نہیں ہے اور نہ ہی جنت میں مجھے تم سے زیادہ کوئی محبوب ہے۔ پھر فرمایا کہ جب دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ”پھر میں کہوں گا اے میرے رب! میری امت میں سے جو دوزخ میں ہیں ان کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے جن کو تم پہنچاتے ہو ان کو نکال لو۔ چنانچہ ان کو نکال لیا جائے گا۔ یہاں تک ان میں سے ایک بھی دوزخ میں باقی نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے شفاعت کی اجازت دیں گے چنانچہ نہ کوئی نبی رہے گا اور نہ شہید مگر شفاعت ضرور کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو۔ چنانچہ ان لوگوں کو بھی نکال لیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرتے ہوئے حکم فرمائیں گے کہ ہر اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں چوتھائی دینار کے برابر ایمان ہے، پھر ایک چوتھائی کا اعلان ہوگا پھر ایک قیراط کا اور پھر رائی کے دانے کے برابر ایمان رکھنے والوں کی نجات کا اعلان ہوگا اور ان کو بھی نکال دیا جائے گا حتیٰ کہ ان میں سے بھی کوئی جہنم میں باقی نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص بھی جہنم میں نہ رہے گا جس نے کبھی بھی اللہ کے لیے کوئی نیک کام کیا ہوگا اور کوئی ایک بھی ایسا نہ باقی بچے گا جس کے لیے شفاعت کی گئی ہوگی یعنی ہر شخص کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت کو دیکھ کر ابلیس بھی مغفرت کی امید رکھے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ صرف میں رہ گیا ہوں اور میں تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ دوزخ میں ڈالیں گے اور جہنم میں اتنے لوگوں کو نکالیں گے کہ خود اللہ کے علاوہ کوئی ان کی تعداد سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ چھوٹے چھوٹے دانوں کی صورت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایک نہر میں ڈال دیں گے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نہر میں ڈالنے جانے کے بعد وہ اس طرح باہر نکلیں گے جیسے ایک دانہ بارش کے بہتے ہوئے پانی میں اس سہرے میں اگتا ہے جہاں دھوپ پڑتی ہے اور جہاں سایہ ہوتا ہے وہاں سے زرد بہر حال وہ اگیں گے اور موتیوں کی طرح ہوں گے۔ ان کی گردنوں پر یہ عبارت تحریر ہوگی:

الجهنميون عتقاء الرحمن عز وجل .

”یعنی دوزخی ہیں جن کو رحمن نے آزاد کیا ہے۔“

اہل جنت ان کی اسی تحریر سے پہچانیں گے ان لوگوں نے دنیا میں اللہ کی رضا کی خاطر کبھی بھلائی نہ کی ہوگی۔ بہر حال پھر وہ جنت میں رہیں گے۔^۱ ابوبکر العربی کی کتاب میں ابویعلیٰ سے اسی قدر مذکور ہے۔ یہ مشہور حدیث ہے بہت سے آئمہ نے اپنی کتب میں نقل کی

۱ تہذیبی کتاب البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی ”المطولات“ حدیث نمبر ۳۶، تفسیر طبری تفصیل والجمالی حدیث نمبر ۱۵/۲۵۰۲۵ اور

حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۳۔

ہے مثلاً ابن جریر نے اپنی تفسیر میں طبرانی نے معلومات میں حافظ بیہقی نے اپنی کتاب البعث والنشور میں حافظ ابوموسیٰ المدینی نے بھی ملاحظہ کیا ہے۔ یہ سہ طریق سہ اسمائیں ہیں۔ ارفع (اٹل) یہ کہتہ کہ (۱) نقل کیا۔ (۲) نسخی (۳) میں سے کچھ کچھ بھی لیا گیا ہے اور اس کے بعض طرق میں نکارہ اور اختلاف بھی ہے۔ میں نے اس روایت کے طرق کو ایک ایک جزو میں نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ احق بن راہب نے اس روایت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس روایت کو اسماعیل بن رافع نے ولید بن مسلم سے بھی روایت کیا ہے اور اس کی اس موضوع پر ایک تصنیف بھی ہے جس میں صحیح احادیث سے اس کے ثوابہ ذکر کئے ہیں۔ ہم انشاء اللہ اس پر فصل در فصل گفتگو کریں گے۔ وبالله المستعان۔

فصل

صور کا پھونکا جانا:

کل تین مرتبہ صور پھونکا جائے گا، پہلی مرتبہ کو فتنۃ الفزع کہتے ہیں۔ دوسری کو فتنۃ الصعق اور تیسری کو فتنۃ البعث کہا جاتا ہے جیسا کہ ابھی گزر چکا ہے۔ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”ہر دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس دن کی مدت ہوگی۔ پھر فرمایا میں نے ان باتوں سے انکار کیا جن کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔ پھر فرمایا چالیس مہینے۔ میں ان باتوں سے انکار کرتا ہوں جن کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں۔ پھر فرمایا چالیس سال پھر فرمایا آسمان سے پانی برے گا اور وہ ایسے اگیں گے جیسے سبزہ اگتا ہے اور پھر ارشاد فرمایا کہ (مرنے کے بعد) انسان بالکل باقی نہیں رہتا علاوہ ایک ہڈی کے (باقی بوسیدہ ہو جاتا ہے) اور وہ دم (ریڑھ کی ہڈی کا آخری کنارہ) کی ہڈی ہے اور اس سے قیامت کے دن مخلوق کھڑی ہوگی۔“^①

امام بخاری نے اسی روایت کو اعمش سے روایت کیا ہے اور یہی روایت امام احمد کی روایت سے بھی ثابت ہے جو انہوں نے عبدالرزاق کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ مسلم نے محمد بن رافع اور انہوں نے عبدالرزاق سے اس کو روایت کیا ہے۔ امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”آدم علیہ السلام کا ہر بیٹا (مرنے کے بعد) پرانا (یعنی بوسیدہ) ہو جائے گا۔ اور مٹی اس کو کھا جائے گی علاوہ عجب ذنب (ریڑھ کی ہڈی کے) آخری کنارے کے اسی سے دوبارہ پیدا ہو کر مخلوق اٹھ کھڑی ہوگی۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۲/۲۲۸)

یہ روایت مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور امام احمد اس میں منفرد ہیں۔ امام احمد نے ابراہیم الحجری کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ اس کے علاوہ امام احمد نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”مٹی انسان (کے جسم کی ہر چیز) کو کھا جائے گی علاوہ عجب ذنب (ریڑھ کی ہڈی کے آخری سرے) کے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ ارشاد ہوائرائی کے دانے کی طرح، یہیں سے (انسان حشر میں) دوبارہ زندہ ہو کر نکلیں گے۔“ (مسند احمد حدیث نمبر ۲۸/۳۸)

① بخاری کتاب التفسیر باب یوم یفخ الصور حدیث نمبر ۹۳۵، مسلم کتاب الفتن باب ما بین الفتن حدیث نمبر ۷۳۳۔

یہاں مراد دو مرتبہ صور پھونکنے کا ہے اور یہ بھی کہ ان دونوں مرتبہ کے درمیان یا تو چالیس دن کی مدت ہے یا چالیس مہینے یا چالیس سال کی مدت ہے۔ اور مرتبہ کا مطلب ہے دو مرتبہ یعنی دو دفعہ۔ یعنی دو مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام مخلوقات کی موت واقع ہو جائے گی اور تیسری مرتبہ جب صور پھونکا جائے گا تو سارے مردہ اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور اس کی پہل یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان آسمان سے پانی برسنے کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ جب ذنب سے انسان کی دوبارہ تخلیق کا بیان ہے کہ قیامت اسی جب ذنب سے انسان دوبارہ زندہ ہوں گے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد پہلی دو مرتبہ صور پھونکنے جانے کا درمیان واقعہ جو جس کے ذکر کا یہاں ارادہ تھا۔ بہر صورت دونوں مرتبہ صور پھونکنے جانے کے درمیان کا بیان ہے جس میں بڑے بڑے اہم امور اور واقعات و حوادث پیش آئیں گے۔

قیامت کی ہولناکی:

ان میں سے زلزلہ اور زمین کا اہل زمین کے ساتھ دائیں بائیں ڈولنا ہے جیسا کہ سورۃ الزلزال آیت نمبر 1 تا 3 میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ”جب زمین اپنی سخت جہنم سے ہلائی جائے گی اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی اور انسان کہے گا اس کو کیا ہوا“۔ (حضرت تھنوی) اسی طرح سورۃ الحج آیت نمبر 1 تا 2 میں فرمایا: ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت (کے دن) کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی جس روز تم لوگ اس زلزلے کو دیکھو گے اس روز تمام دودھ پلانے والیاں (مارے ہیبت کے) اپنے دودھ پیٹے کو بھول جائیں گی اور تمام حمل والیاں اپنا حمل (پورے دن ہونے سے پہلے) ڈال دیں گی اور اے مخاطب تجھ کو لوگ نشہ کی حالت میں دکھائی دیں گے حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت چیز“۔

اور سورہ واقعہ آیت نمبر 1 تا 7 میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ”جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں ہے تو وہ (بعض) کو لپیٹ دے گی اور (بعض کو) کو بلند کر دے گی جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے۔ چنانچہ جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا یعنی ”نفخۃ الفزع“ (ڈرانے والا صور) جو قیامت کی ابتداء کی علامت ہے اس پورے دن پر قیامت کا نام ٹھیک صادق آتا ہے۔

جیسا کہ امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”ضرور بالضرور (جب) قیامت آئے گی (تو) آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلایا ہوگا نہ اس کی خرید و فروخت کر سکیں گے اور نہ اس کو دوبارہ لپیٹ سکیں گے قیامت آجائے گی ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر واپس آئے گا لیکن اسے پی نہ سکے گا قیامت آجائے گی اور ایک شخص اپنے حوض لپ رہا ہوگا لیکن اس سے پانی نہ پی سکے گا قیامت آجائے گی اور ایک شخص نے کھانے کے لیے لقمہ منہ کے قریب کر لیا ہوگا لیکن اسے کھانے کا موقع نہیں ملے گا“۔

یہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے جانے کا واقعہ ہے جو قیامت کے بالکل شروع میں ہوگا اور جیسے کے پہلے گزر چکا ہے کہ یہ بالکل آخری زمانہ میں ہوگا اور قیامت بدترین لوگوں پر واقع ہوگی۔

نکلوا مگر بغیر زور کے نہیں نکل سکتے (اور زور ہے نہیں) سوائے جن وانس اتم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کے منکر ہو جاؤ گے۔
 تم دونوں پر قیامت نے (روز) آگ کا تعدد اور دھواں پیوزا جانے کا پھر تم (انس و) ہنسانہ سکو گے سوائے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور جیسے کہ مسند احمد صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے نوائے سے حضرت ابو شریحہ رضی اللہ عنہ کی روایت گزرتی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔“ پھر ان نشانیوں کا تذکرہ فرمایا کہ: ”سب سے آخری نشانی وہ آگ ہوگی جو عدن سے نکلے گی اور لوگوں کو ہنکاتی ہوگی میدان حشر تک لے جائے گی۔“^۱ یہ آگ آخری زمانے میں دنیا بھر کے لوگوں کو (ہر طرف سے) ہانک کر ملک شام میں جمع کر دے گی اور یہی وہ جگہ ہے جو میدان حشر بنے گی۔

لوگوں کو دھکیلنے والی:

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”لوگوں کو تین طریقے سے جمع کیا جائے گا شوق سے ڈرتے ہوئے ایک اونٹ پر دو دو اور تین تین اور دس دس سوار ہوں گے باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی چنانچہ جہاں وہ لوگ تھک کر آرام کریں گے وہیں یہ لوگ بھی ٹھہر جائے گی اور جہاں یہ رات گزاریں گے وہیں آگ بھی رات گزارے گی۔“^۲

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔“^۳

میدان حشر میں لوگوں کو تین گروپوں میں جمع کیا جائے گا:

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”لوگوں کو میدان حشر میں تین گروپوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا ایک گروپ پیدل چلنے والوں کا ہوگا ایک گروپ سواروں کا ہوگا اور ایک گروپ وہ ہوگا جو منہ کے بل چل کر جائے گا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس ذات نے ان کو نالگوں پر چلایا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ان کو منہ کے بل چلائے سنو! وہ منہ کے بل چلتے ہوئے بھی زمین کی ہر اونچ نیچ اور جھاڑ کانٹے سے بچیں گے۔^۴

۱ مسلم کتاب الفتن باب فی الایات التي تكون قبل الساعة حدیث نمبر ۲۱۵، مسند احمد حدیث نمبر ۱۴۱۔ ۲ بخاری کتاب الرقاق الحشر حدیث نمبر ۶۵۲۲، صحیح مسلم کتاب الجنت و نعمھا باب فناء الدنیا و بیان الحشر یوم القيامة حدیث نمبر ۱۴۱۳۔ ۳ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب خلق آدم و ذریہ حدیث نمبر ۳۲۲۹، مسند احمد حدیث نمبر ۱۳۶/۳۔ ۴ ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب (۱۸) سورۃ بنی اسرائیل حدیث نمبر ۳۱۴۲، مسند احمد حدیث نمبر ۳۵۴/۲، ابوداؤد الطیالسی حدیث نمبر ۲۵۶۶۔

امام ابو داؤد الطیالسی نے اپنی مسند میں حماد بن سلمہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جب کہ احمد نے عبدالرزاق کے طریق سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ سب تک مکریب ہجرت کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی لوگوں کو اس جگہ پر جمع کیا جائے گا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کے تشریف لے گئے تھے زمین پر صرف بدترین لوگ رہ جائیں گے ان کی زمین ان کو پھینک دے گی آگ ان کو بندوں اور خزیروں کے ساتھ بانٹے گی سب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جب وہ تھک کر آرام کریں گے تو آگ بھی رک جائے گی اور جوان میں پیچھے رہ گیا اس کو آگ کھا جائے۔^①

طبرانی نے اسی طرح کی روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے جب کہ حافظ ابو بکر البیہقی نے اپنی کتاب ”البعث والنشور“ میں حضرت ابو ذر غفاریؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 97 تلاوت فرمائی ”اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے بہرے گونگے اٹھائیں گے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب اس کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم ان کو عذاب دینے کے لیے اور بھڑکا دیں گے۔“ (فتح محمد جالندھری) اور پھر فرمایا کہ مجھ سے صادق المصدق ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو تین فوجوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا ایک فوج کھاتے پیتے، عمدہ لباس پہنے ہوئے اور سوار یوں پر سوار ہوگی ایک فوج (گروہ) پیدل چل اور دوڑ رہے ہوں گے اور ایک گروہ کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے۔

ہم نے عرض کیا (پہلے اور آخری) دونوں گروپوں کو تو ہم سمجھ گئے لیکن یہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا کیا معاملہ ہے؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پشت پر ایک آفت ڈالیں گے، حتیٰ کہ کوئی پشت والا باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ ایک شخص ایک اونٹنی کے بدلے ایک نہایت خوب باغ دے ڈالے گا جو قد میں اتنی چھوٹی ہوں گی کے اونٹ کے کوہان کے برابر ہوگی اس پر بہت کم سواری کی جاسکتی ہوگی اور اس نے دودھ دینا بھی بند کر دیا ہوگا۔^② (یہ مستدرک حاکم کے لفظ ہیں)۔

اسی طرح امام احمد نے یزید بن ہارون کے طریق سے روایت نقل کی ہے البتہ اس میں حضرت ابو ذر غفاریؓ کے آیت تلاوت کرنے کا ذکر نہیں کیا اور آخر میں یہ اضافہ ہے کہ: ”وہ شخص اس اونٹنی پر قادر نہ ہو سکے گا۔“

امام احمد نے حضرت معاویہ بن حمیدۃ القشیری سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”یہاں لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔“ (اور شام کی طرف اشارہ فرمایا) پیدل اور سوار ہو کر آئیں گے اور ایک گروہ منہ کے بل چل کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگا اور ان کے منہ پر بند ہوں گے (تاکہ وہ بول نہ سکیں)^③

ترمذی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔ بہر حال یہ چند روایات ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں موجود لوگوں کو میدان حشر میں پوری دنیا سے جمع کیا جائے گا یہ شام کی سرزمین ہوگی اور لوگ تین قسم کے گروہوں میں تقسیم ہوں گے چنانچہ ایک قسم ایسی ہوگی جو کھاتے پیتے، عمدہ لباس پہنے سوار یوں پر سوار ہوں گے اور ایک قسم ایسی ہوگی جو کبھی پیدل چلے

① مسند احمد حدیث نمبر ۱۹۹/۲ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۹۰ مسند احمد حدیث نمبر ۱۶۲/۵۔

② ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ما جاء فی شان الحشر حدیث نمبر ۲۴۲۴۔

گی اور کبھی سوار ہوا کرے گی یہ پیدل چلنے اور سوار ہونے کا سلسلہ ادنت پر ادنت کا جیسے کہ پہلے صحیحین کی روایت میں گزرا کہ بعض اونٹ ایسے ہوں گے جن پر دو افراد سوار ہوں اور آتش پر آتش پر آتش سوار ہیں کی تخت کی وہاں نہ جائیں گے۔ ان کے کہیں گے کہ یہ پہلے تفصیلاً بیان ہو چکا ہے اور باقی لوگوں (یعنی تیسرے گروہ) کو آگ مانگ کر حق کرے گی یہ وہ آگ ہوگی جو جہنم سے نکلے گی اور لوگوں کو پیچھے سے گھیرے گی اور ہر باب سے بائقی دہائیوں کی طرف لے جائے گی اور لوگوں میں سے جو پیچھے رہا اس کو یہ آگ کھا جائے گی۔

ان تفصیلات سے یہ معلوم ہوا کہ یہ سب دنیا کے آخری زمانے میں ہوگا مثلاً کھانا پینا سوار ہونا اور پیچھے رہ جانے والوں کو آگ کھا جانا (یعنی جل جانا) اور اگر ان واقعات کا ظہور تیسری اور آخری مرتبہ صورت پھونکے جانے کے بعد مان لیا جائے تو صحیح نہیں کیونکہ اس کے بعد نہ تو موت ہوگی نہ چلتی سوار نہ کھانا پینا اور نہ ہی وسیع صحنوں میں رہنا پیننا اور عجیب بات یہ ہے کہ حافظ ابو بکر اللہستانی نے (باوجود یہ کہ اس طرح کی اکثر روایات بیان کی ہیں) ان کو قیامت کے بارے میں محمول کیا ہے اور اس کو صحیح قرار دیا ہے اور جوہم نے بیان کیا اس کو ضعیف قرار دیا ہے وہ سورہ مریم کی آیت نمبر 85 تا 78 سے استدلال کرتے ہیں ”اور جس روز ہم متقیوں کو رحمن (کے درالنعیم) کی طرف مہمان بنا کر جمع کریں گے اور مجرموں کو دوزخ کی طرف پیاسا بانکیں گے (وہاں) کوئی سفارش کا اختیار نہ رکھے گا مگر ہاں جس نے رحمن کے پاس (سے) اجازت لی ہے“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

قیامت کے روز ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہوں گے:

اور ان کے اس دعوے کا صحیح ہونا کیسے ممکن ہے؟ جو انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں حدیث بیان کر کے کہا ہے کہ فرماتے ہیں کہ ”بعض اونٹوں پر دو اور بعض پر تین اور بعض پر دس سوار ہوں گے؟ باوجود اس کے کہ سوار یوں کی کمی کی تصریح بھی کی جا چکی ہے؟ اس سے بات نہیں بنتی۔ یہ جنت کی سواریاں ہوں گی جن پر مومن سوار ہوں گے اور وسیع صحنوں سے جنت کی طرف روانہ ہوں گے لیکن ان کی حالت ایسی نہ ہوگی جیسا کہ اپنی جگہ پر آئے گا۔

رہی وہ حدیث جو دوسرے طریق سے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے ان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا شامل ہیں ”بے شک تم کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں جمع کیا جائے گا اس حال میں کہ تم ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون ہو گے“۔^۱ سورہ انبیاء آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے کہ ”وہ دن بھی یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمون کا کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے جس طرح اس کی ابتداء کی تھی اسی طرح آسانی سے اس کو دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے اور ہم ضرور اس کو پورا کریں گے“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

① بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ واتخذ ابراہیم خلیلاً حدیث نمبر ۳۳۴۹، مسلم کتاب الجنۃ باب دماء الدنیا و بیان الحشر یوم القیامۃ حدیث نمبر ۵۱۳۰ ترمذی کتاب حقیۃ القیامۃ باب ما جاء فی شان الحشر حدیث نمبر ۲۴۲۳، مسند احمد حدیث نمبر ۵۳/۶۔

تو یہ حشر اس کے علاوہ بنیائے قیامت کا دن ہے آخری (تیسری مرتبہ) صور پھونکے جانے کے بعد لوگ اپنی قبروں سے ننگے پیر نئے بدن اور پیر کتوں (یعنی ان کا خاتمہ نہ ہوا ہوا) اٹھ کھڑے ہوں گے اور کافروں و جہنمی اسی صحنِ کرم میں صرف روانہ کیا جائے گا جتنی بیکاس کی حالت میں۔

سورہ اسراء کی آیت نمبر ۹۷ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور اللہ جس کو راہ پر لائے وہی راہ پر آتا ہے اور جس کو وہ بے راہ کر دے تو خدا کے سوا آپ کسی کو بھی ایسوں کا مددگار نہ پائیں گے اور ہم قیامت کے روز ان کو اندھا، گونگا، بہرہ کر کے منہ کے بل چلائیں گے (پھر) ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ جب ذرا دھیمی ہونے لگے گی تب ہی ان کے لیے اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یہ وہ وقت ہوگا جب انہیں آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا، میدانِ حشر سے جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تفصیل آگے بیان ہوگی اللہ ہی پر بھروسہ اور اعتماد ہے۔

جیسا کہ پہلے صورت کی تفصیلی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ جو لوگ قیامت سے پہلے مر چکے ہوں گے ان کو ان تمام ہونے والے واقعات کا کوئی احساس نہ ہوگا اور جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمایا ہے وہ صرف شہداء ہیں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے لہذا ان کو ان معاملات کا احساس ہوگا لیکن وہ ان سے گھبرائیں گے نہیں اسی طرح وہ فقہ صغیر سے بھی نہیں گھبرائیں گے۔

مفسرین کا اس میں اختلاف ہے کہ روایت میں مستثنیٰ کئے گئے افراد سے کون لوگ مراد ہیں؟ مختلف اقوال ہیں، ایک تو صحیح یہ ہے کہ وہ شہداء ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان سے مراد حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور ملک الموت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جنہوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے اور اس کے علاوہ بھی مختلف اقوال ہیں۔ واللہ اعلم۔

اور صورت والی تفصیلی حدیث میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ یہ مدت اہل دنیا کے لیے اتنی طویل ہوگی جتنی فزع (پہلے صور) اور فزع (دوسرے صور) پھونکے جانے کے درمیان وہ یہ تمام خوفناک حالات اور معاملات دیکھ رہے ہوں گے چنانچہ اس کی وجہ سے موجود لوگ مرجائیں گے خواہ وہ آسمان پر رہنے والے ہوں یا زمین پر انسانوں میں سے ہوں یا جنات و فرشتوں میں سے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہیں گے۔ چنانچہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہوں گے اور یہ بھی کہ ان سے مراد حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد شہداء ہیں اور اس کے علاوہ بھی۔ واللہ اعلم۔

سورہ زمر آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے کہ: ”اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی۔ سو تمام انسان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الحاقہ آیت نمبر 13 تا 18 میں فرمایا کہ: ”پھر جب صور میں یکبارگی پھونک ماری جائے گی (مراد فزع اولیٰ ہے) اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھائے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے اور آپ کے پروردگار کا عرش اس روز بالکل بودا ہوگا اور آنحضرت فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے واسطے تم پیش کئے

جاوے گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جیسا کہ پہلی صورت والی تفصیلی حدیث میں گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت اسرائیل علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ رشتہ الہی چھوڑ کر چنانچہ وہ (دوسری مرتبہ) سورج پھٹیں گے۔ چنانچہ اس کے اثر سے تمام زمین و آسمان والے مر جائیں گے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہیں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ (باوجود ہر بات معلوم ہونے کے) ملک الموت سے دریافت فرمائیں گے کہ اب کون باقی رہا؟ ملک الموت جواب میں عرض کریں گے اے اللہ! آپ باقی بچے ہیں آپ کو کبھی موت نہ آئے گی اور آپ کے علاوہ عرش اٹھانے والے فرشتے جبرائیل اور میکائیل باقی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جبرائیل و میکائیل کی روح قبض کرنے کا حکم دیں گے اس کے بعد عرش اٹھانے والے فرشتوں کی روح قبض کئے جانے کا حکم ہوگا اور پھر ملک الموت کو بھی مرجانے کا حکم ہوگا اور وہ تمام مخلوقات میں سب سے آخری مخلوق ہوں گے جس کو موت کا سامنا کرنا ہوگا۔^①

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ ملک الموت سے کہیں گے کہ تو بھی میری مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے میں نے تجھے پیدا کیا“ اب مرجا اور دوبارہ نہ زندہ ہونا۔^② محمد بن کعب نے اپنی اطلاع کے مطابق یہ اضافہ کیا ہے کہ: ”ملک الموت سے کہا جائے گا کہ اب مرجا اور اس کے بعد کبھی بھی پیدا نہ ہونا۔ چنانچہ ملک الموت ایسی زبردست چیخ ماریں گے کہ اگر اس چیخ کو زمین و آسمان والے سن لیتے تو خوف کی شدت سے مر جاتے۔“ حافظ ابوموسیٰ المدینی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں ان الفاظ کے لیے اسماعیل بن رافع کا کوئی متابع موجود نہیں ہے اور نہ ہی اکثر رواۃ نے ان الفاظ کو نقل کیا ہے۔

میرا (یعنی علامہ ابن کثیر مصنف تاریخ ہذا) کا یہ خیال ہے کہ بعض راویوں نے ان معنی کے ساتھ روایت کی ہے کہ ”مرجا اور اس کے بعد کبھی بھی زندہ مت ہونا“ یعنی اس کے بعد موت کا فرشتہ نہ رہے گا کیونکہ اس دن کے بعد کسی کو موت نہ آئے گی جیسے کہ صحیح روایات میں ثابت ہے کہ قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا اور جنت اور جہنم کے درمیان ذبح کر دیا جائے گا اور پھر کہا جائے گا اے اہل دوزخ! اب تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی۔“ اور اے اہل جنت! اب تم ہمیشہ رہو گے کبھی موت نہ آئے گی۔^③

اور اگر بالفرض یہ الفاظ جناب نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت بھی ہیں تو اس کا ظاہر مطلب یہی ہے کہ اس کے بعد کبھی موت نہ آئے گی اور یہ تاویل بھی حدیث کے صحیح ہونے کی صورت میں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فصل

جیسا کہ صورت کی تفصیلی حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ ”جب اس ذات بابرکات کے علاوہ کوئی نہ رہے گا جو اکیلا ہے“ واحد ہے فقہار ہے“

① بیہقی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۵/۳۳۵۔ ② مسند امام احمد حدیث نمبر ۱۶۲/۲ اور حدیث نمبر ۵۱۳/۲ مستدرک حاکم حدیث نمبر ۸۳۔ ③ بخاری کتاب التفسیر

باب (وانذرهم يوم الحسرة) حدیث نمبر ۴۷۳۲ ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ باب ماجاء فی خلود اہل الجنۃ و اہل النار حدیث نمبر ۲۵۵۸ مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۷۷۔

یکہ و تمبا ہے نیاز ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے وہی آخر میں ہوگا جس طرح اول میں تمنا زمین و آسمان کو پیٹ دے گا جیسے کتابوں کی ٹہرت کو پیٹ دیا جاتا ہے اور چہر ان و چہیل آفتاب سردے کا اور تین مرتبہ ان کو چھینا مروجہ سرے گا۔ اور تین مرتبہ فرمایا کہ میں ہی جبار ہوں پھر بکارے گا کون ہے آج حقیقی بادشاہ (تین مرتبہ پکارے گا) نہیں کوئی ایک بھی جواب دینے والا نہ ہوگا پھر خود کسی بواب دیتے ہوئے ارشاد فرمائے گا ”سرف اللہ“ کے لیے ہوا کی بات اور زبردست ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (سورۃ الزمر آیت نمبر 68) ہے کہ: ”اور (افسوس) کہ ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی (اس کی وہ شان ہے کہ) ساری زمین اس کی منہی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے دابن ہاتھ میں وہ پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور اسی طرح سورۃ الانبیاء آیت نمبر 104 میں ارشاد فرمایا کہ:

”وہ دن (بھی) یاد کرنے کے قابل ہے جس روز ہم (نفع اولی کے وقت) آسمان کو اس طرح پلیٹ دیں گے جس طرح لکھے ہوئے مضمون کا کاغذ پلیٹ لیا جاتا ہے اور ہم نے جس طرح اول بار پیدا کرتے وقت ہر چیز کی ابتداء کی تھی اسی طرح (آسانی سے) اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الحدید آیت نمبر 3 میں فرمایا کہ:

”وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے اور ظاہر ہے اور وہ مخفی ہے اور ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔“

اور سورہ غافر آیت نمبر 15 تا 17 میں ارشاد فرمایا کہ:

”(وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے۔ جس روز وہ نکل پڑیں گے۔ ان کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے۔ آج کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج بے انصافی نہ ہوگی بے شک خدا جلد حساب لینے والا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور صحیحین میں امام زہرہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی گئی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے قبضے میں لے لیں گے اور آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ سے پلیٹ دیں گے اور پھر فرمائیں گے کہ میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی جبار ہوں، کہاں ہیں دنیا کے بادشاہ؟ کہاں ہیں جبار اور متکبر لوگ۔“

صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ آسمان کو اپنے دائیں ہاتھ کی منہی میں لے لیں گے اور پھر فرمائیں گے کہ میں ہی شہنشاہ ہوں۔“ ❶

❶ بخاری کتاب الرقاق، باب یقیض اللہ الارض یوم القیامۃ حدیث نمبر ۶۵۱۹، مسلم کتاب صفات المنافقین باب کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار حدیث نمبر ۷۹۸۱، مقدمہ ابن ماجہ باب فیما اکرمت اللجمیۃ حدیث نمبر ۱۹۴۔

منہ احمد اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ آپ نے سورہ زمر کی آیت نمبر 67 منبر پر تلاوت فرمائی کہ: ”اور (انہوں) ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی چھوٹ سی عظمت نہ مانی تھی نہ اس کی عظمت کو ماننا چاہتے تھے (اس کی وہ نشان ہے کہ) ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو گئی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوں گے اس کے راستے ہاتھ میں۔ اور پاک اور پتہ ہے ان کے شرک ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اس طرح (اپنے ہاتھ کے اشارے سے) اس کو حرکت دیتے۔ کبھی آگے لے جاتے اور کبھی پیچھے اور فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کریں گے کہ میں ہی جبار ہوں، میں ہی متکبر ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی زبردست ہوں اور میں ہی کریم ہوں“ اسی دوران آپ ﷺ کا منبر کانپنے لگا حتیٰ کہ ہم سمجھ رہے تھے کہ منبر آپ ﷺ سمیت گر نہ پڑے۔^①

اس مقام سے متعلق دیگر بہت سی روایات ہم نے اپنی تفسیر کی کتاب میں اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں بیان کر دی ہیں اور وہاں تفصیل سے بیان کر دیا ہے اور تعریف تو اللہ ہی کے لیے ہے۔

فصل

حدیث صورت میں فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ اسی زمین کو تبدیل کر دیں گے اس کو پھیلادیں گے اور خوب ہموار کر دیں گے اور اس کو اس طرح وسیع کر دیں گے جیسے بازار میں کھال کھینچ کر وسیع کر دیا جاتا ہے۔ آپ اس میں کوئی اونچ نیچ نہ دیکھیں گے۔“

پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کو ایسی ڈانٹ پلائیں گے کہ وہ بھی زمین و آسمان کی طرح تبدیل ہو جائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جس روز دوسری زمین بدل جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی اور سب کے سب اللہ کے رو برو پیش ہوں گے۔“

(سورہ ابراہیم آیت نمبر ۴۸) (ترجمہ حضرت تھانوی)

صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ جس دن زمین و آسمان کو تبدیل کر دیا جائے گا تو لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا پل کے نیچے اندھیروں میں۔^②

اس تبدیلی سے مراد حدیث میں مذکور تبدیلی کے علاوہ کوئی اور تبدیلی ہے اور وہ یہ کہ دوسری اور تیسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان زمین کی علامات تبدیل ہو جائیں گی، پہاڑ ادھر ادھر اڑتے پھریں گے اور زمین ڈولنے لگے گی اور پوری زمین ایک ہموار زمین میں تبدیل ہو جائے گی نہ اس میں کوئی میڑھا پن ہوگا نہ گھاٹیاں نہ وادیاں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ طہ آیت نمبر 105 تا 107 میں ارشاد فرمایا کہ:

”اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا) سو آپ فرما دیجیے کہ میرا رب ان کو بالکل اڑا دے گا پھر زمین کو ایک ہموار میدان کر دے گا جس میں تو (اے مخاطب) نہ ہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی بلندی یعنی نہ

① بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ (لما خلقت ہیدی) حدیث نمبر ۴۱۳۲، مسلم کتاب صفات المنافقین باب کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار حدیث

نمبر ۲۹۸۲، مسند احمد حدیث نمبر ۲/۳۷۴-۳۷۵، مسلم کتاب الحیض باب بیان صفۃ منی الرجل والمرأة وان لوالد مخلوق من ما کھما حدیث نمبر ۷۱۴۰۔

گہرائی ہوگی اور نہ کوئی بلندی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ نیا آیت 3 میں ارشاد ہوا:

”اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔“

اور سورہ القارعہ آیت نمبر 5 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور پہاڑ دھنکی ہوئی رتکین اولن کی طرح ہو جائیں گے۔“

جب کہ سورہ الحاقہ آیت نمبر 14 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور زمین اور پہاڑ اٹھائے جائیں گے پھر دونوں ایک ہی دفعہ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔“

اور سورہ الکہف آیت نمبر 47 میں ارشاد فرمایا کہ:

”اور اس دن کو بھی یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑوں کو ہٹا دیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور ہم

ان سب کو جمع کر دیں گے اور ان میں سے کسی نہ چھوڑیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

فصل

جیسے کے صورت والی حدیث میں ارشاد ہوا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے چنانچہ یہ پانی چالیس دن تک برستار ہے گا یہاں تک کہ پانی کی سطح تمہارے سروں سے بھی بارہ ہاتھ اوپر تک جا پہنچے گی پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو حکم دیں گے کہ وہ اگیں (یعنی اٹھ کھڑے ہوں) چنانچہ لوگ اپنی قبروں سے اگیں گے جیسے ”طراہیث“ (کھیرے کی ایک قسم جو عام کھیرے سے چھوٹی ہوتی ہے) یا سبزہ۔

امام احمد اور مسلم کی روایت جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کی تھی اس میں یہ بھی گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”پھر صورت پھونکا جائے گا چنانچہ اس کی آواز سننے والا جو شخص بھی ہوگا وہ اس آواز کو توجہ سے سنے گا اور سر اٹھا کر غور سے دیکھے گا سب سے پہلے اس آواز کو جو شخص سنے گا وہ اپنے حوض کو لپ رہا ہوگا اور اسی حالت میں مرجائے گا۔ اس کو سننے والا کوئی بھی زندہ نہ بچے گا“ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجیں گے جیسے وہ شبنم کے قطرے ہوں یا سایہ چنانچہ اس کے اثر سے مخلوق کے جسم اگنے لگیں گے (یعنی اٹھ کے کھڑے ہونے لگیں گے) پھر دوبارہ صورت پھونکا جائے گا تو سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو! آ جاؤ اپنے رب کی طرف۔“^①

امام بخاریؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: پہلے اور دوسرے صورت کے درمیان چالیس کی مدت ہوگی۔“

لوگوں نے عرض کیا کہ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا چالیس دن؟ فرمایا: جس بات کا مجھے علم نہیں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہہ سکتا، لوگوں

① بخاری کتاب التفسیر باب (یوم یفزع فی الصور) حدیث نمبر ۴۹۳۵، مسلم کتاب الفتن باب ما بین الفتن حدیث نمبر ۴۳۴۰۔

نے پھر دریافت کیا، کیا چالیس سال؟ آپ نے فرمایا جس بات کا مجھے علم نہیں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ (قبر میں) انسان کا سارا جسم پرانا (یوسیدہ) ہو جاتا ہے علاوہ ریزھ کی ہڈی۔ انہوں نے کہا: اس سے متعلق دوبارہ پیرا ہوگی؟^①

امام مسلم نے اٹھس کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں تیسری بار یوحیٰ کے بعد دوبارہ اسی مذکورہ جواب کا اضافہ کیا گیا ہے یعنی ”جس بات کا مجھے علم نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا پھر فرمایا کہ ”پھر آسمان سے بارش برے گی تو لوگ اس طرح انہیں گے جیسے سڑا ہوا گوشت ہے اور انسان کے جسم میں کوئی چیز یوسیدہ ہوئے بغیر نہیں رہتی علاوہ ایک ہڈی کے اور وہ ”عجب الذب“ (یعنی ریزھ کی ہڈی کا آخری سرا) اور اسی سے مخلوقات دوبارہ زندہ ہوں گی۔

ابوبکر بن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ”اسوال یوم القیامت“ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں: قیامت کے دن سے پہلے چھ علامات ہوں گی لوگ ادھر ادھر بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی ختم ہو جائے گی ابھی لوگ اسی حیرت سے نہ نکلے ہوں گے کہ پہاڑ زمین پر گرنا شروع ہو جائیں گے۔ چنانچہ زمین ہلنے لگے گی اور آپس میں خلط ملط ہو جائے گی۔ کیا انسان کیا جنات سب گھبرا جائیں گے (اسی گھبراہٹ کی وجہ سے) چوپائے وحشی درندے اور پرندے آپس میں مل جائیں گے آپس میں ہڑ بونگ مچی ہوگی کسی کو دوسرے کا ہوش نہ رہے گا چنانچہ فرمایا:

﴿وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ. وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ.﴾

”یعنی جب وحشی جانور (گھبراہٹ کے مارے) جمع ہو جائیں گے اور جب دس مہینے کی گاہیں اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور

جب دریا بھڑکائے جائیں گے۔“ (سورۃ التکویر آیت نمبر 6۴4)

جنات انسانوں سے کہیں گے ہم تمہیں ایک خبر سناتے ہیں سمندر کی طرف چلو جب سمندر تک پہنچیں گے تو سمندر بھڑکتی ہوئی آگ میں تبدیل ہو چکا ہوگا۔ ابھی لوگ اسی حیرت اور پریشانی کے عالم میں ہوں گے کہ زمین ایک ہی جھٹکے میں ساتوں تہوں تک پھٹ جائے گی اسی طرح آسمان بھی اوپر ساتوں آسمان تک پھٹ جائے گا اسی دوران ایک ہوا چلے گی جس سے سب لوگوں کو موت آ جائے گی۔ ابن ابی الدنیا نے عطاء بن یزید السکسی کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ ایک پاک خوشبودار ہوا بھیجیں گے۔ یہ قرب قیامت کے دن ہوں گے۔ چنانچہ اس ہوا کے اثر سے ہر مومن کی موت واقع ہو جائے گی اور بدترین لوگ رہ جائیں گے۔ وہ لوگ گدھوں کی طرح شور مچائیں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ زمین پر ایک زلزلہ بھیجیں گے جس سے لوگوں کے قدم اکھڑ جائیں گے ان کے مکانات تباہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ تمام انسان جن اور شیاطین باہر نکل آئیں گے ہر ایک فرار کا راستہ ڈھونڈ رہا ہوگا۔ چنانچہ وہ مغرب کی طرف آئیں گے لیکن وہ بند ہو چکا ہوگا اور اس پر حفاظت کرنے والے فرشتے موجود ہوں گے لوگ پھر باقی لوگوں کے پاس آ جائیں گے اسی دوران قیامت آ جائے گی۔ ایک پکارنے والے کی پکار سنائی جائے گی جو پکار رہا ہوگا کہ اے لوگو! اَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ۔ (سورۃ النحل آیت نمبر ۱)

”یعنی خدا تعالیٰ کا حکم آ پہنچا سو تم اس میں جلدی مت مچاؤ وہ لوگوں کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔“

① بخاری کتاب التفسیر باب (یوم ینفخ الصور) حدیث نمبر ۴۹۳۵، مسلم کتاب الفتن باب ما بین النفختین حدیث نمبر ۷۳۴۰۔

پھر فرمایا کہ جس طرح ایک عام عورت اس پکار کو صحیح اور وضاحت سے سنے گی۔ اسی طرح اس کی گواہی میں موجود بچہ بھی اس پکار کو سنے گا اس کے بعد سور پھونکا جائے گا اس کے اثر سے تمام اہل زمین و آسمان و موت آجائے گی عداوتوں کو مٹائے گا من و احد تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔^①

اور علامہ ابن ابی الدنیا نے ابی ایک روایت فضالہ بن عبید اور عقبہ بن عامر کے حریق سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”مغرب کی جانب سے تم پر ایک سیاہ بادل ڈھال کی مانند آئے گا جو بلند ہوتا چلا جائے گا یہاں تک کہ مکمل طور پر چھا جائے گا اور ایک پکارنے والا پکارے اے لوگو! بے شک اللہ کا حکم آپہنچا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دو آدمی (خرید و فروخت کے لیے) کپڑے پھیلائے ہوئے ہوں گے لیکن پسینے کی نوبت نہ آئے گی اور ایک آدمی اپنے حوض کو لپ رہا ہوگا لیکن اس سے پسینے کی نوبت نہ آئے گی اور ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا لیکن اس میں سے ایک قطرہ بھی پسینے کی نوبت نہ آئے گی۔“^②

مخارب بن دثار نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت کے دن پرندے اپنی دم کے ذریعے اڑیں گے اور قیامت کے خوف سے وہ سب کچھ اگل دیں گے جو ان کے پیٹ میں ہوگا اور انہیں کوئی حاجت نہیں ہوگی۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب ”الابوال“ میں اس کو ذکر کیا ہے۔ ابن ابی الدنیا نے ہی حضرت ابن عمرؓ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو شخص چاہتا ہے کہ قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھے تو اس کو چاہیے کہ ”اذا الشمس کورت“ (سورۃ التکویر) ”اذا السماء انفطرت“ (سورۃ الانفطار) اور ”اذا السماء انشقت“ (سورۃ الانشقاق) پڑھا کرے۔ اس روایت کو امام احمد اور ترمذی نے عبد اللہ بن جبیرؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔“^③

تیسری اور آخری مرتبہ (نفخۃ البعث) صور کا پھونکا جانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ”اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی۔ سو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے (اور چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔ (سورۃ الزمر آیت نمبر 68 تا 70 ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ النبأ آیت نمبر 18 تا 20 میں ارشاد ہوا کہ:

”یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا۔ پھر تم لوگ گروہ گروہ آؤ گے اور آسمان کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیئے جائیں گے سو وہ ریت کی طرح ہو جائیں گے۔ سورۃ الاسراء آیت نمبر 13-14 میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

① ابن حجر کتاب الفتن باب تغیر الزمان حتی تعبد الاوثان حدیث نمبر ۱۳/۷۷۷۷ در منثور للسیوطی حدیث نمبر ۶۱/۶۱۔

② مستدرک حاکم حدیث نمبر ۵۳۹/۵۳۹ الدر المنثور للسیوطی حدیث نمبر ۱۱۰/۱۱۰ کنز العمال حدیث نمبر ۳۰۵۵۔

③ ترمذی کتاب التفسیر القرآن باب من السورۃ (اذا الشمس کورت) حدیث نمبر ۳۲۲۳۔ مسند احمد حدیث نمبر ۱۰۰/۲۲۷۔

”یہ اس زندہ کو کا کہ اللہ تعالیٰ تم کو یکارے گا اور تم (بالاضطرار) اس کی حمد کرتے ہوئے ظلم کی تعمیل کر لو گے اور تم نیاں کرو گے کہ تم بہت ہی کم رہے ہو۔“

سورۃ النازعات آیت نمبر ۱۳-۱۴ میں فرمایا کہ:

”بس وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں آمو جو ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جب کہ سورہ یٰسین آیت ۵۱-۵۴ میں ارشاد ہوا کہ:

”ہائے ہماری کم بختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبر جج کہتے تھے بس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں گے پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

صور والی مذکورہ روایت میں دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے جانے کے بعد اور تمام مخلوقات کے قیام اور ہمیشہ زندہ رہنے والی ذات کی بقاء (جو سب سے اول اور آخر ہے) اور یہ کہ وہ دونوں کے درمیان زمین و آسمان کو تبدیل کریں گے) کے بعد فرمایا تھا کہ پھر پانی کو برسنے کا حکم فرمائیں جس سے قبروں میں اجساد و اجسام دوبارہ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی قبروں ہی میں دوبارہ زندہ ہوں گے جیسے اپنی دنیاوی زندگی میں رہا کرتے تھے، یعنی صرف روحیں نہیں ہوں گی بلکہ دنیاوی زندگی کی طرح زندہ ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ حکم فرمائیں گے کہ عرش اٹھانے والے فرشتے زندہ ہو جائیں تو وہ زندہ ہو جائیں گے۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیا جائے گا وہ صور کو لے کر اپنے منہ پر رکھیں گے۔ پھر حضرت جبرائیل و میکائیل کو زندہ ہونے کا حکم دیا جائے گا وہ بھی زندہ ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ روحوں کو طلب فرمائیں گے، روحوں کو بلایا جائے گا مومنین کی ارواح نور سے چمک رہی ہوں گی اور دوسری روحیں اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہوں گی، اللہ تعالیٰ ان تمام ارواح کو پکڑ لیں گے اور صور میں ڈال دیں گے۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ صور پھونکا جائے چنانچہ وہ صور پھونکیں گے تو ارواح صور میں سے اس طرح نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور اپنی کثرت کی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان کو بھر دیں گی۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، میری عزت و جلال کی قسم ہر روح اس کے جسم کی طرف چلی جائے جس میں وہ دنیاوی زندگی کے دوران رہتی تھی۔ چنانچہ ارواح جسموں کی طرف آئیں گی اور ناک کے ذریعے پورے جسم میں اس طرح سرایت کر جائیں گی جیسے کسی ڈسے ہوئے کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے۔ پھر تم سے زمین پھٹ جائے گی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی (قبر کی) زمین پھٹے گی، پھر سب لوگوں قبروں سے نکل کر ڈرتے گھبراتے ہوئے اپنے رب کی طرف چل پڑیں گے۔ کافر کہیں گے کہ آج تو بہت سخت دن ہے۔ ننگے پیر ہوں گے، ننگے بدن ہوں گے اور غیر محتون ہوں گے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کافر مان مبارک ہے:

”جس دن قبروں سے نکل کر اس طرح دوڑیں گے جیسے کسی پرستش گاہ کی طرف دوڑے جاتے ہیں (اور) ان کی آنکھیں (مارے شرمندگی کے) نیچے کو جھکی ہوں گی (اور) ان پر ذلت چھائی ہوگی (بس) یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا

جاتا تھا“ (سورۃ المعارج آیت نمبر 43 تا 44 ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ قمر آیت نمبر 41 تا 44 ارشاد فرمایا کہ:

”اور فرض نمازوں کے بعد بھی اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا جس روز اس چیخنے کو ہالستین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا قبروں سے (نکلنے کا ہم ہی) (ابھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھر لوٹ کر آتا ہے جس روز زمین میں ان (مردوں) پرستے کھل جائے گی جب وہ دوڑتے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک ایک آسان جمع کر لینا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

جب کہ سورہ سورہ قمر میں ارشاد ہوا کہ:

”تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے جس دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلاوادے گا ان کی آنکھیں (مارے ذلت کے) جھکی ہوں گی (اور) (قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے جیسے مڈی دل پھیل جاتی ہے۔ (سورۃ القمر آیت نمبر 6 تا 7 ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ طہ آیت نمبر 55 میں فرمایا کہ:

”ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو (بعد موت) لے جائیں گے اور قیامت کے روز پھر دوبارہ اسی سے ہم تم کو نکالیں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی) سورۃ الاعراف آیت نمبر 25 میں فرمایا کہ:

”تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی سے پھر پیدا ہونا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ نوح آیت ۱۷-۱۸ میں فرمان مبارک ہے کہ: ”اور اللہ نے تم کو زمین سے ایک خاص طور پر پیدا کیا پھر زمین میں ہی لے جائے گا قیامت میں پھر اسی زمین سے تم کو باہر لے جائے گا۔“ سورہ نبا آیت نمبر: 18 میں ارشاد ہوا کہ:

”یعنی جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے۔“^① (ترجمہ حضرت تھانوی)

ابن ابی الدنیانے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ”ایک ہوا چلائی جائے گی جو نہایت تنہستہ اور ٹھنڈی ہوگی۔ یہ ہوا زمین پر کسی مومن کو نہ چھوڑے گی۔ پھر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی چنانچہ زمین و آسمان کے درمیان ایک فرشتہ کھڑا ہوگا جس کے پاس ایک صور ہوگا وہ صور پھونکے گا جس سے زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آ جائے گی۔ پھر دو دفعہ صور پھونکے جانے کے درمیان وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے۔ چنانچہ اسی پانی سے مخلوقات کے جسم اور گوشت بنیں گے جیسے سیرابی سے زمین اگتی ہے۔“ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ فاطر کی آیت نمبر 9 تلاوت فرمائی ”کذلک النشور“ یعنی اس طرح قیامت میں آدمیوں کا جی اٹھنا ہوگا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر فرشتہ صور لے کر زمین و آسمان کے درمیان کھڑا ہوگا اور صور پھونکے گا چنانچہ ہر روح اپنے جسم کی طرف بڑھے گی اور اس میں

① تہذیبی کتاب البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹ طبرانی کی ”ملولات“ حدیث نمبر ۳۶ طبرانی کی تفسیر مختصر و مطول حدیث نمبر ۱۵/۲۶۲۵ اور حدیث نمبر ۱۳۲/۱۳۳۔

داخل ہو جائے گی اور رب العالمین کے سامنے حاضر ہو جائے گی۔ (طبری کی تفسیر سورۃ فاطر حدیث نمبر ۱۱۹/۱۲)

دوباب منہ فرمائے ہیں۔ آنگہ قبروں میں بوسیدہ ہو جائیں گے چنانچہ بوجہ کی آوارش کے قیامت کے پہلے مسکوں کی طرف واپس آ جائیں گی یہاں تک کہ مذہبوں اور جوروں میں سما جائیں گی پھر جب دوسری مرتبہ صور پھونکے جانے کی آواز سنیں گے تو سب لوگ اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں گے اپنے سروں سے منی جھانڈ رہے ہوں گے مومنین کہہ رہے ہوں گے کہ اے اللہ! پاک ہے آپ کی ذات جیسے آپ کی عبادت کا حق تھا ویسے ہم آپ کی عبادت نہ کر سکے۔

دوبارہ زندہ ہونے سے متعلق احادیث:

سفیان ثوری نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ: ”پھر ہوا بھیجی جائے گی جس میں نہایت شدید ٹھنڈک ہوگی۔ چنانچہ زمین پر جو کوئی بھی مومن ہو گا وہ اس ہوا کے اثر سے وفات پا جائے گا پھر لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہو گا اور صور پھونکے گا چنانچہ اس صور کے اثر سے وہی ہو گا۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے لہذا لوگوں کے جسم اور گوشت اگے لگیں گے جیسے زمین میں سبزہ اگتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ فاطر کی آیت نمبر ۹ تلاوت فرمائی:

”اور اللہ ایسا قادر ہے جو بارشوں سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ ہوائیں بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم اس بادل کو خشک قطعہ زمین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعے سے زمین کو زندہ کرتے ہیں اسی طرح قیامت میں آدمیوں کا جی اٹھانے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر ایک فرشتہ زمین و آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہو گا اور صور پھونکے گا۔ چنانچہ ہر روح اپنے جسم کی طرف لپکے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ سب اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنے رب کے دربار میں حاضر ہو جائیں گے۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے؟ اور مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابورزین! کیا تو کبھی بنجر اور خشک زمین سے نہیں گزرا؟ اور جب تو دوبارہ گزرتا ہے تو وہ سرسبز لہلہا رہی ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی حضرت گزرا ہوں۔ فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کریں گے اور یہی مخلوقات میں اس کی نشانی ہے۔ (مسند احمد حدیث نمبر ۱۱۱ اور حدیث نمبر ۱۲/۱۴)

امام احمد نے عبدالرحمن بن مہدی اور غندر سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے جب کہ علی بن اخط کے طریق سے امام احمد نے ایک روایت حضرت ابورزین العقیلیؓ ہی کی نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مردوں کو کیسے زندہ فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا کبھی تو کسی قطرہ زندہ زمین سے گزرا ہے جب تو دوبارہ گزرتا ہے تو وہ سرسبز لہلہا رہی ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا جی ہاں گزرا ہوں تو آپ نے سورہ فاطر کی آیت نمبر ۹ تلاوت فرمائی:

﴿كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ﴾

”یعنی اسی طرح قیامت میں آدمیوں کا جی اٹھنا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یہ فرماتے ہیں کہ میں نے بار بار یہ چنا ہوا کہ اللہ کیسے قیامت میں آدمیوں کو آزمائے گا۔ اللہ کے لئے کوئی سبب نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یہ کہ تو شرک کرنے کی بجائے آگ میں جل جا یا پتھر کرے اور کسی بے لطف نفس سے محض اللہ کی رضا کے لیے محبت کرے اگر تو ان صفات سے منصف ہو جائے تو تیرے دل میں ایمان کی محبت ایسے داخل ہوگی جیسے پیا سے کے دل میں پانی کی محبت ہوتی ہے ایسے دن میں جب کہیں پانی دستیاب نہیں ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں مومن ہوں؟ ارشاد فرمایا کہ میرے امتیوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں یا کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اچھا عمل کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے اچھا عمل کیا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اچھا بدلہ دیں گے اور کوئی ایسا نہیں جو برا عمل کرے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے برا عمل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے اور وہ جانتا ہو کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معاف نہیں کر سکتا تو ایسا شخص مومن ہے۔

ولید بن مسلم جنہوں نے صور کے متعلق حدیث کے متعدد طرق اور آثار جمع کئے ہیں وہ ایک تیسری آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ بیت المقدس کی چٹان پر کھڑا ہوگا اور پکارے گا کہ اے بوسیدہ ہڈیو! اے ٹوٹے ہوئے جوڑو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ فیصلے کے لیے جمع ہو جاؤ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جن قبروں میں عذاب ہو رہا ہے ان کا عذاب صرف دوسری اور تیسری مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان اٹھایا جائے گا۔ چنانچہ اسی لیے جب کافر کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو وہ کہے گا ”ہائے تباہی ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھایا۔“ یعنی اسی درمیان وقفے کے دوران مومن اس کو کہے گا کہ ”یہی ہے وہ جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ کہا تھا۔“ ابوبکر بن ابی الدنیا نے معدی بن سلیمان سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ ابو محکم الجسری ایک حکیم وانا تھا اس کے بھائی بند دوست احباب اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ یہ آیت تلاوت کرتا کہ:

”کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی ہم کو قبروں سے کس نے اٹھا دیا۔ یہ وہی (قیامت) ہے جس کا رحمن نے وعدہ کیا تھا اور

پیغمبر سچ کہتے تھے۔“ (سورہ یٰسین نمبر 52 ترجمہ حضرت تھانوی)

تو روتا اور کہتا ہے کہ بے شک قیامت کی برائی سختی لوگوں کے دلوں سے نکل گئی ہے اگر واقعی لوگ سو رہے ہوں جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو قبر سے اٹھنے کے بعد پہلی ہی بار میں ”ویل“ ”ویل“ یعنی تباہی ہو تباہی ہونہ پکاریں اور حساب پیش ہونے کی جگہ توقف نہ کریں اور مگر یہ کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے عظیم الشان زبردست خطرے کا مشاہدہ نہ کر لیں قیامت اپنے جلیل القدر اور عظیم الشان حوادث و واقعات کے ساتھ قائم ہوگی لیکن چونکہ وہ ایک طویل عرصے سے برزخ میں تکلیف و عذاب بھگت رہے تھے۔ اس درد و عذاب کو ختم ہوتے وقت انہوں نے ”ویل“ ”ویل“ پکارا تھا کیونکہ یہ تو قبروں سے اٹھتے وقت پکارا تھا اور اگر ایسا نہ ہوتا یعنی آخری دو مرتبہ صور پھونکے جانے کے درمیان قبروں میں ان سے عذاب نہ ہٹا لیا جاتا تو مردے قبروں میں رہنے والے اس عرصے کو معمولی نہ سمجھتے اور اس عرصہ (قبروں میں

گزارا ہوا) کو سونے سے تعبیر نہ کرتے اور قرآن کریم سورۃ النازعات آیت نمبر 34 میں اس کی دلیل مذکور ہے۔

عِبْرًا لِّمَا جَاءَ بِطَافُتِ الْكُفْرَى

”یعنی سو جب وہ بڑا سنگامہ آئے گا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یہ کہہ کر ابو تکلم کسری اتار دئے کہ ان کی وار بھی تر ہو جاتی۔ ولید بن مسلمہ نے کہا: اللہ انکسری سے نقل کیا ہے کہ میں نے ابو ادریس خولانی کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں عراق اور شام کے درمیان لوگ اپنے بزرگوں کے پاس جمع ہوئے ان میں سے ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور بولے اے لوگو! تم لوگ عنقریب مرجاؤ گے اور پھر فیصلے اور حساب کے دن دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ اس کے بعد ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور بولا خدا کی قسم میں نے ایک آدمی کو دیکھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کبھی دوبارہ نہیں اٹھائیں گے، عرب کے موسموں میں سے ایک موسم میں اپنی سواری سے گر پڑا، اس کے اونٹ نے اس کو اپنے پیروں تلے کچل دیا اور چوپایوں نے اپنے کھروں سے اور لوگوں نے اپنے پیروں سے کچل دیا، یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا حتیٰ کہ اس کا کوئی انگلی کا پورہ بھی باقی نہ رہا۔ تو اس بزرگ نے اس شخص سے کہا کہ تم ایک ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہو جن کی عقلیں مقید ہیں، جن کے ایمان و یقین ضعیف ہیں، جن کے عمل قلیل ہیں اگر ایک لکڑ بھگلو اس ہڈی کو کھالے اور پھر خارج کر دے اور کوئی کتا آ کر اس کو کھائے اور فضلے کے ساتھ خارج کر دے اور پھر کوئی مرغی اس کو کھالے اور پیٹ کے ذریعے اس کو خارج کر دے اور پھر کوئی اس کو بانڈی کے نیچے آگ میں جلا دے اور ہوا اس کی راکھ کو ادھر ادھر بکھیر دے تب بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اصل حالت میں آنے حکم دیں گے تو وہ چیز اپنی اصل صورت میں آجائے گی پھر حساب کتاب کے لیے اس کو حاضر کر دیا جائے گا۔

ولید کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے حدیث بیان کی کہ زمانہ جاہلیت کے ایک معمر آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا اے محمد! مجھے تین باتوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ نے فرمائی ہیں حالانکہ وہ باتیں ایسی ہیں کہ کوئی بھی متقدمان پر یقین نہیں کر سکتا۔ (اول یہ کہ) مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ عرب اور ان کے آباؤ اجداد جس کی عبادت کرتے تھے اب انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے (دوم یہ کہ) آپ کہتے ہیں کہ ہم قیصر و کسریٰ کے خزانوں پر غالب آجائیں گے (سوم یہ کہ) آپ کہتے ہیں کہ ہم سب کو ضرور موت آئے گی اور مرنے کے بعد سب نے دوبارہ زندہ ہونا ہے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”پھر میں قیامت کے دن ضرور تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تجھے تیری یہ باتیں یاد دلاؤں گا۔“

وہ بوڑھا پھر بولا اچھا آپ مجھے مرنے کے بعد گم تو نہ کر دیں گے اور بھلا تو نہ دیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ: ”نہ تو مجھ سے گم ہوگا نہ میں تمہیں بھلاؤں گا۔“ پھر فرمایا کہ وہ بوڑھا طویل عرصہ زندہ رہا یہاں تک کہ رسول اکرم ﷺ نے رحلت فرمائی، اس بوڑھے نے آپ ﷺ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کا غلبہ اور قیصر و کسریٰ پر فتوحات دیکھیں اور اسلام قبول کر لیا اور بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا اکثر سنا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اس کو سلام کرتے اور خوب تعظیم و تکریم کرتے کیونکہ آپ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ تو مسلمان ہو گیا اور نبی کریم ﷺ نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تیرا ہاتھ پکڑیں گے اور ایسا کوئی نہیں ہو سکتا کہ آپ ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ لیں اور وہ کامیاب و نیک بخت نہ ہو۔ انشاء اللہ۔

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بوسیدہ اور بھر بھری ہڈی لئے ہوئے آیا اور بولا اے محمد! کیا اللہ اس کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اللہ تجھے موت دے خدا کی قسم پھر تجھے دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر جہنم میں داخل کرے گا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ:

”اور اس نے ہماری شان میں ایک عجیب مضمون بیان کیا اور اپنی اصل کو بھول گیا۔ کہتا ہے کہ ہڈیوں کو (خصوصاً) جب کہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں گی کون زندہ کرے گا۔ آپ جواب دیں گے کہ وہ ان کو زندہ کرے گا جس نے اول بار ان کو پیدا کیا ہے اور وہ سب طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے“۔ (سورہ یٰسین آیت نمبر 78-79 ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ واقعہ آیت نمبر 63 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

”اچھا پھر یہ بتاؤ کہ تم جو کچھ بولتے ہو اس کو تم اگاتے ہو“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اور تمہیں بھی پیدا فرمایا۔ پھر فرمایا کہ تم کیوں نہیں اس کی تصدیق کرتے؟^① ابوبکر الباقری سے منقول ہے کہ فرمایا: ”کہا جاتا تھا کہ حیرت ہوتی ہے اس شخص پر جو دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلائے حالانکہ وہ پہلی مرتبہ پیدائش کو دیکھ چکا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو جھٹلائے حالانکہ وہ ہر دن دوبارہ اٹھتا ہے۔“^②

ابوالعالیہ نے سورۃ الروم آیت نمبر 27 کی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت کی مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ مار کر دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ آسان ہے بہ نسبت پہلی مرتبہ کے (اور جب پہلی مرتبہ کچھ مشکل نہیں تو دوسری مرتبہ کیوں مشکل ہوگی) (رواہ ابن ابی الدنیا) امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بندے نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا اور میرے بندے نے مجھے برا کہا حالانکہ اس کے لیے یہ مناسب نہ تھا ہر میرے بندے کا مجھے جھٹلانا گواہ کا یہ کہنا (مجھے جھٹلانا ہے) جس طرح ہمیں پہلے پیدا کیا دوبارہ پیدا کر۔ رہا مجھے برا کہنا تو اس کا یہ کہنا (مجھے برا کہنا ہے) کہ اللہ کی اولاد بھی ہے۔ حالانکہ میں اکیلا ہوں بے نیاز ہوں جس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا اور جس کا کوئی ہمسر بھی نہیں۔“^③

یہ روایت صحیحین میں بھی ہے اس میں وہ قصہ بھی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلادیں اور اس کی آدھی راکھ خشکی میں نکھیر دیں اور آدھی پانی میں بہادیں اور اس شخص نے اپنے بیٹوں سے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر قادر ہو گیا تو یقیناً مجھے ایسا عذاب دے گا کہ مجھ سے پہلے پورے جہاں میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا ہوگا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے کبھی کوئی نیکی نہ کی تھی جب مر گیا تو اس شخص کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ ان کے باپ نے ان کو وصیت کی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اس کی ساری راکھ جمع کر دی اس کی ساری راکھ مل کر دوبارہ آدمی بن کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا تجھے اس حرکت پر کس

① ابن الجوزی نے زاد المسیر میں نقل کی ہے حدیث نمبر ۴۰/۷ ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے۔ ② ابن الجوزی نے زاد المسیر حدیث ۴۰/۷۔

③ بخاری کتاب الفسیر باب (وقالوا اتخذ الله ولدا سبحانہ) حدیث نمبر ۷۸۲/۷ مسند احمد حدیث نمبر ۳۱۷۔

چیز نے مجبور کیا تھا؟ اس شخص نے کہا اے میرے اللہ! آپ کے خوف نے اور آپ جانتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کی شش فرمادی۔

صالح المری کہتے ہیں میں عین دوپہر کے وقت قبرستان میں داخل ہوا میں نے قبروں کی طرف دیکھا تو مجھے یوں لگا کہ ایک قوم ہے جو خاموش ہے۔ میں نے کہا کہ سبحان اللہ کون ہے جو تمہیں زندہ کرے گا اور طویل عرصے تک بوسیدہ ہونے کے بعد تمہیں کون اٹھائے گا؟ اتنے میں انہی قبروں میں سے کسی پکارنے والا نے پکارا اے صالح! اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین میں سے بلائے گا تو تم یکبارگی نکل پڑو گے۔ (سورۃ الروم آیت نمبر 25) صالح کہتے یہ سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔

قیامت جمعہ کے دن آئے گی:

اس سلسلے میں بھی احادیث وارد ہوئی۔ چنانچہ امام مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تمام ایام میں بہترین دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دوران ان کو زمین پر اتارا گیا اسی دن ان کی توبہ قبول کی گئی اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت آئے گی اور کوئی چوپایا ایسا نہیں جو جمعہ کے دن (جب صبح سورج قیامت سے ڈرتا ہوا طلوع ہوتا ہے) تسبیح کرتا رہتا ہو علاوہ جنات اور انسانوں کے اور اسی جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے جو کسی مسلمان پر گزرتی ہے اس گھڑی میں وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ رہا ہوتا ہے تو اس کو ضرور دیا جاتا ہے۔“^۱

ابوداؤد نے اپنے الفاظ میں ترمذی نے امام مالک سے نسائی نے قتیبہ سے اسی روایت کو بیان کیا ہے اور یہ نسائی کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

قیامت کس وقت آئے گی:

طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ قیامت صرف اذان کے وقت آئے گی۔ امام طبری فرماتے ہیں کہ یعنی فجر کی اذان کے وقت قیامت آئے گی۔ امام شافعی نے اپنی مسند میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک چمکتا ہوا آئینہ لے کر آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ جمعہ ہے آپ کو اور آپ کی امت کو اس کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے باقی لوگ اس میں آپ کے پیروکار ہیں خواہ یہودی ہوں یا عیسائی آپ کے لیے اس میں خیر ہے اس میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی مومن

۱ سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب فضل یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ حدیث نمبر ۱۰۴۶ ترمذی کتاب ابواب الصلوۃ ماجاء فی فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۲۸۸ نسائی کتاب الجمعۃ باب ذکر فضل یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۱۳ موطا امام مالک کتاب الجمعۃ باب ماجاء فی الساعۃ الٹی فی یوم الجمعۃ حدیث نمبر ۲۴۶۔

اللہ تعالیٰ سے کسی بھلائی کی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے اس دن کو ہمارے ہاں ”یوم المزیہ“ کہتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا اے جبرائیل! یہ یوم المزیہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا بے شک آپ کے رب نے جنت الفردوس میں ایک وادی بنائی ہے جس میں مشک کی خوشبو پھیلائی ہے تو جب جمعہ کا دن ہوتا ہے جتنے فرشتے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے نازل ہوتے ہیں ارد گرد نور کے منبر بنے ہوئے ہوتے ہیں جہاں انبیاء کرام کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہے ان کے پاس دوسرے منبر ہیں جن پر سونا چڑھا ہوا ہے اور اس میں یا قوت اور زبرد جڑے ہوئے ہیں۔ ان پر شہداء اور صدیقین کے بیٹھنے کی جگہ ہے یہ شہداء اور صدیق انبیاء کرام کے منبروں کے ارد گرد ان مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں تمہارا رب ہوں۔ تم نے میرے وعدے کو سچا ثابت کر دیا لہذا اب تم جو چاہو مانگو میں تمہیں دوں گا تو وہ لوگ کہیں گے اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رضا مندی کے طلبگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں تم سے راضی ہو گیا اور تمہارا رے لیے وہ سب کچھ ہے جس کی تم خواہش کرو اور میرے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔ چنانچہ وہ لوگ جمعے کے دن کو پسند کریں گے کیونکہ ان کو اسی دن خیر اور بھلائی دی گئی تھی اور یہ دن ہے جس میں تمہارا رب اپنی شان کے مطابق عرش پر مستوی ہوا اسی دن حضرت آدم علیہ السلام بھی پیدا کئے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی“^①

پھر امام شافعی نے اسی روایت کو ابراہیم بن محمد کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ یہ حدیث انشاء اللہ تعالیٰ جنت کی خاصیات کے باب میں اپنے شواہد اور اسانید کے ساتھ آئے گی۔ وباللہ المستعان۔

انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو زمین کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی:

امام احمد نے اوس بن اوس الشافعی کی روایت نقل کی فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا رب سے افضل ترین دن جمعہ ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن وفات اسی دن صور پھونکا جائے گا اور لوگ مریں گے۔ چنانچہ اس دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! درود آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا جب کہ آپ تو قبر میں بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرام کے اجساد کو کھائے“^②

امام احمد نے ہی ایک روایت ابو امامہ بن عبد المذہب سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنوں سے زیادہ عظیم ہے یہاں تک کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ۔ اس میں پانچ صفات ہیں۔ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ اس دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے جس میں بندہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا ہے تو اس کو ضرور دیا جاتا ہے بشرطیکہ حرام چیز نہ مانگے اسی دن قیامت

① مسند شافعی حدیث نمبر ۳۱۰ کتاب الامام الشافعی حدیث نمبر ۲۰۸/۲ سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعہ حدیث نمبر ۱۰۴۶ نسائی کتاب الجمعہ باب اکثر الصلوٰۃ علی النبی ﷺ یوم الجمعہ ولیلۃ الجمعہ حدیث نمبر ۱۳۷۲ ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والنسب فیہا باب فی فضل الجمعہ حدیث نمبر ۱۰۸۵ کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ ودفنہ حدیث نمبر ۱۶۳۶۔

آئے گی، کوئی مقرب فرشتہ ایسا نہیں نہ ہی کوئی آسمان اور زمین نہ کوئی پہاڑ سمندر ایسا ہے کہ جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔^①

اس روایت کی تحریک طبرانی نے مسرت و برائند بن مسرت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ قیامت بعد کے دن فیر کی زبان کے وقت آئے گی۔^② ابو عبد اللہ القزطبی نے ”تذکرہ“ میں لکھا ہے کہ یہ جمعہ نصف رمضان المبارک کو ہوگا لیکن اس قول کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ ابو بکر ابن ابی الدین نے حضرت حسنؓ کے شاگردوں میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ دو دن اور دو راتیں ایسی ہیں کہ مخلوقات نے ان جیسے دنوں اور راتوں کے بارے میں کبھی نہ سنا ہوگا میت کی رات اہل قبور کے ساتھ جس نے اس سے پہلے کبھی ایسی رات نہیں گزاری اور وہ رات جس کی صبح قیامت آئے گی۔ وہ دن جس دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا جنت یا جہنم کی خوشخبری سنائے گا اور وہ دن جس میں نامہ اعمال دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ عامر بن قیس اور هرم بن حیان سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے کہ وہ اس رات کو بڑا سمجھتے تھے جس کی صبح قیامت آئے گی۔

ابن ابی الدین نے حمید سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ماہ رجب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسجد میں موجود تھے ان کے ہاتھ میں چھوٹا مشکیزہ تھا جس سے وہ پانی پیتے اور غرارے کرتے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک زبردست آہ بھری اور پھر رونے لگے اور اس شدت سے روئے کہ ان کے کاندھوں پر لرزہ طاری ہو گیا (جب ذرا حالت سنبھلی) تو فرمانے لگے کاش دل زندہ ہوتے کاش دلوں میں نیکی اور تقویٰ ہوتا ہائے تباہی وہ صبح بھی آتی ہے جس میں قیامت برپا ہوگی یعنی وہ رات جس کے گزرنے کے بعد آنے والی صبح میں قیامت آئے گی مخلوقات نے کبھی ایسے دن کے بارے میں نہ سنا ہوگا جس میں شرمگاہیں ظاہر ہوں گی اور آنکھیں رو رہی ہوں گی علاوہ قیامت کے دن کے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ اپنی قبر سے باہر نکلیں گے:

امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا اور میں ہی وہ ہوں گا جو سب سے پہلے قبروں سے نکلوں گا سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔^③

ہشیم نے حضرت ابوسعیدؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں لیکن اس بات پر فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلے قبر سے باہر نکلوں گا اس پر بھی فخر نہیں کرتا۔^④ ابو بکر بن ابی الدین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”صور پھونکا جائے گا زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو موت آجائے گی علاوہ اس کے جسے اللہ بچانا چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا اور میں سب سے پہلے

① سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب فی فضل الجمعة حدیث نمبر ۱۰۹۴۔ ② مجمع الزوائد للہیثمی حدیث نمبر ۳۳۱/۱۰۔ ③ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفصیل نبیہا ﷺ علی جمیع الخلائق حدیث نمبر ۵۸۰۰ سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء حدیث نمبر ۴۶۷۳۔ ④ صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفصیل نبیہا ﷺ علی جمیع الخلائق حدیث نمبر ۵۸۰۰ سنن ابی داؤد کتاب السنۃ باب فی التخییر بین الانبیاء حدیث نمبر ۴۶۷۳۔

کھڑا ہونے والا ہوں گا تو میں دیکھوں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے مجھے معلوم نہیں وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے کوہ طور پر ہونے والی بے ہوشی کے بدلے ان کو ہوش میں رکھا جائے گا۔^①

صحیح مسلم میں بھی اسی معنی پر مشتمل حدیث موجود ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن قرعہ سے اٹھ کھڑا ہوگا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام منبوطی سے عرش کے پائے کو پکڑے کھڑے ہوں گے سو مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا طور پر بے ہوش ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا؟

یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے تو شاید کسی راوی نے ایک حدیث کو دوسری میں ملا دیا ہے خصوصاً جو فرمایا کہ: ”ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا“۔^② ابن ابی الدنیا نے سعید بن المسیب کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک یہودی کے درمیان بحث ہوگئی یہودی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں میں سے چنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے تھپڑ مارا۔ اس کے بعد یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کہ اے یہودی! قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر کھلی گی اور میں کھڑا ہوں تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کو پکڑے کھڑے ہوں گے سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا کہ وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے یا طور کی بے ہوشی کے بدلے ان کو اس سے محفوظ رکھا جائے گا“۔^③

صحیحین میں یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ یہودی کی گفتگو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نہیں بلکہ کسی اور انصاری صحابی سے ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔ بہر حال سب سے بہترین طریق میں روایت اس طرح ہے کہ: ”جب قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ بے ہوش پڑے ہوں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو منبوطی سے عرش کے پائے پکڑے ہوئے دیکھوں گا سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا طور پر بے ہوش ہونے کے بدلے ان کو قیامت کے دن کی بے ہوشی سے محفوظ رکھا گیا ہے“۔^④

اور یہ حدیث (جیسے کہ آگے اس کا بیان آئے گا) اس بات کی متقاضی ہے کہ یہ بے ہوشی اس میدان میں ہو جس میں قیامت واقع ہوگی یہ بے ہوشی اس بے ہوشی کے علاوہ ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر آیا ہے۔ اس حدیث میں اس بے ہوشی کی وجہ اللہ تعالیٰ کا تجلی فرمانا ہے جس وقت اللہ تعالیٰ فیصلے کرنے کے لیے تشریف لائیں گے تو لوگ بے ہوش ہو جائیں گے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر بے ہوش

① بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین الی قوم فمتعنہم الی حین) (ولا تکن کصاحب اذ نادى وهو مکظوم) حدیث نمبر ۳۴۱۲، صحیح مسلم الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۷۱۰۲۔ ② بخاری کتاب الرقاق باب نفع الصور حدیث نمبر ۶۵۱۷، کتاب الخصومات باب ما یدکر فی الاشخاص والخصومة بین المسلم والیہود حدیث نمبر ۳۴۱۱، مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۳۔ ③ ایضاً۔ ④ بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین الی قوم فمتعنہم الی حین) اور (ولا تکن کصاحب اذ نادى وهو مکظوم) حدیث نمبر ۳۴۱۲، صحیح مسلم الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۷۱۰۲۔

ہو کر گر پڑے تھے۔ واللہ اعلم۔

ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ ”گویا کہ میں اپنے آپ کو اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اس کے بعد اس میں نے ادھر ادھر دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور دکھائی نہ دیا۔ وہ عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہیں سو مجھے معلوم نہیں کہ آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہے کہ صور پھونکنے کا اثر حضرت موسیٰ علیہ السلام تک نہ پہنچے یا ان کو مجھ سے پہلے اٹھایا جائے گا۔“^① یہ روایت بھی مرسل ہے۔

حافظ ابوبکر بیہقی نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”قیامت کے دن میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا لیکن اس پر مجھے فخر نہیں اور سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور میں کھڑا ہوں گا۔ میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا حتیٰ کہ حضرت آدم علیہ السلام بھی اس کے نیچے ہوں گے۔“^②

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”سب سے پہلے میری قبر کی زمین پھٹے گی اور میں کھڑا ہوں گا“ پھر ابوبکر پھر عمرؓ پھر میں جنت البقیع کی طرف چلوں گا“ باقی لوگ بھی میرے ساتھ چلیں گے۔ پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا وہ بھی میرے ساتھ جمع ہوں گے پھر میں حرمین کے درمیان ٹھہروں گا۔“^③

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے دائیں جانب تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں جانب تھے اور آپ دونوں کے ساتھ سہارا لگائے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا: ”اسی طرح ہم قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔“^④

ابن ابی الدنیا نے کعب الاحبار سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ جب بھی فجر طلوع ہوتی ہے ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں جو آپ ﷺ کی قبر مبارک کو گھیر لیتے ہیں اور اپنے پر پھڑا پھڑاتے ہیں اور آپ پر درود شریف پڑھتے ہیں یہاں تک کہ شام ہو جاتی ہے تو وہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں اور دوسرے ستر ہزار آ جاتے ہیں اور ایسا ہی کرتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین شق ہوگی آپ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے اور فرشتے آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم کر رہے ہوں گے۔

① بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ (وان یونس لمن المرسلین) الی قوم فمتعنہم الی حین) اور (ولا تکن کصاحب اذ نادى وهو مسکظوم) حدیث نمبر ۳۴۱۴، صحیح مسلم الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام حدیث نمبر ۶۱۰۲۔ ② ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ حدیث نمبر ۳۶۱۵، ابن ماجہ کتاب الزہد باب ذکر الشفاعۃ حدیث نمبر ۴۳۰۸۔ ③ ترمذی کتاب المناقب باب فی مناقب عمر بن الخطابؓ حدیث نمبر ۳۶۹۲، طبرانی معجم کبیر حدیث نمبر ۳۰۵/۱۲۔ ④ ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکر صدیق حدیث نمبر ۳۶۶۹، ابن ماجہ باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ وفضل ابی بکر صدیق حدیث نمبر ۹۹۔

ایک روایت یونس بن سیف سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”لوگوں کو میدان حشر میں پیدل جمع کیا جائے گا اور میں براق پر سوار ہو کر بائیں کا اور بائیں بائیں کا سامنے سرخ ٹوٹی پائیں لگاؤں گا۔ سب ہم تخت میں سنبھلیں گے قبائل اور ان دیں گے اور جب اشهد ان لا اله الا اللہ و اشهد ان محمد رسول اللہ پڑھیں گے تو سب سے اولین و آخرین اٹھائے جائیں گے ان کی تصدیق کریں گے۔“

قیامت کے دن لوگ ننگے پیر، ننگے بدن اٹھائے جائیں گے

امام احمد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن اور غیر مختون اٹھایا جائے گا۔“ فرمایا کہ پھر ام المؤمنینؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا ہوگا؟ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”ان میں ہر شخص کو اپنی ہی جانب سے ایسا مشغلہ: گا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔“ (سورعہس آیت نمبر 37 ترجمہ حضرت تھانوی) ^①

قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا

امام احمد نے سعید بن جبیر سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور نصیحت فرماتے ہوئے کہا کہ: ”اے لوگو! تم سب کو ننگے پیر، ننگے بدن غیر مختون حالت میں اللہ تعالیٰ کے پاس لے جایا جائے گا۔“ اور ہم نے جس طرح اول بار پیدا کرنے کے وقت ہر چیز کی ابتداء کی تھی اسی طرح آسانی سے اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سنو! قیامت کے دن سب مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، میری امت میں سے کچھ لوگ زندہ کئے جائیں گے اور ان کو بائیں جانب سے پکڑ لیا جائے گا، میں کہوں گا کہ یہ میرے امتی ہیں مجھے بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا شروع کر دیا (یہ سن کر) میں بھی ایک مرد صالح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی طرح کہوں گا اور میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھے اٹھالیا تو آپ ان پر مطلع رہے اور آپ ہر چیز کی پوری خبر رکھتے ہیں اگر آپ کو ان سزا دیں گے تو آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ ان کو معاف فرمادیں تو آپ زبردست حکمت والے ہیں۔ (سورۃ المائدہ آیت نمبر 117، 118 ترجمہ حضرت تھانوی) پھر کہا جائے گا کہ آپ کے جدا ہوتے ہی ان لوگوں نے ایڑیوں کے بل دین سے پھرنا شروع کر دیا تھا۔“ ^②

صحیحین میں شعبہ کے طریق سے اس روایت کی تخریج کی گئی۔ امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت مرفوعاً نقل

① بخاری کتاب الرقاق باب الحشر حدیث نمبر ۶۵۲، مسلم کتاب الجنة و نعيمها باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة حدیث نمبر ۱۲۷، مسند احمد

حدیث نمبر ۲۳۵۷۔ ② بخاری کتاب احادیث الانبياء باب قول اللہ تعالیٰ (واتخذ اللہ ابراهيم خلیلاً) وقول (ان ابراهيم كان امة قانتاً) (حدیث نمبر

۳۳۴۹، مسلم کتاب الجنة و نعيمها باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة حدیث نمبر ۱۳۰، مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۸۔

کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم لوگوں کو ننگے پیر ننگے بدن غیر محتون اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر کیا جائے گا“^۱ اسی روایت کو تباہی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ ”تمہیں ننگے بدن اور ننگے پیر مع لیا جائے گا ام المؤمنین سے دریافت فرمایا کہ کیا (ننگے ہونے کی وجہ سے) لوگ ایک دوسرے کی طرف نہ دیکھیں گے؟ فرمایا اے فلاں! ان میں ہر شخص کو اپنا ہی مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا“۔ (سورہ ہس آیت نمبر 37)

ابوبکر بن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو ننگے پیر ننگے بدن غیر محتون جمع کیا جائے گا۔ چالیس سال تک لوگ کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی۔ تکلیف کی شدت سے پسینے پسینے ہو رہے ہوں گے پھر کہا جائے گا ابراہیم کو لباس پہناؤ۔ چنانچہ ان کو جنت کے قطعی کپڑوں میں سے دو کپڑے پہنائیں جائیں گے۔ پھر رسول اکرم ﷺ کے لیے ندا لگائی جائے گی کہ حوض کو سامنے کیا جائے جو ”ایلہ“ سے لے کر مکہ تک (طویل) ہے۔ چنانچہ آپ اس حوض سے پانی پیئیں گے اور غسل کریں گے جب کہ باقی مخلوق کی گردنیں پیاس کی شدت سے گویا کٹی جا رہی ہوں گی۔

پھر فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”پھر مجھے جنت کے لباس میں سے لباس پہنایا جائے گا پھر میں کرسی کے بائیں یا دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ میرے علاوہ مخلوقات میں سے اس جگہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا پھر مجھے کہا جائے گا مانگئے دیا جائے گا شفاعت کیجیے قبول کی جائے گی۔“ اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپ سے عرض کیا کہ آپ اپنے والدین کے لیے بھی کچھ امید رکھتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کی شفاعت کروں گا خواہ قبول کی جائے یا نہ اور میں ان کے لیے کسی چیز کی امید نہیں رکھتا۔“^۲

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ یہ روایت اس آیت سے پہلے کی ہو جس میں آپ کو مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے منع فرما دیا گیا تھا۔ قرطبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پہلے حضرت خلیل (ابراہیم) علیہ السلام کو جنت کے قطعی کپڑوں میں سے دو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ ﷺ کو جنتی لباس پہنایا جائے گا اور آپ عرش کے دائیں جانب ہوں گے۔

قرطبی نے ”تذکرہ“ میں اور ابو نعیم اصبہانی نے ”تاریخ اصبہان“ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے خلیل کو لباس پہناؤ چنانچہ دو نرم باریک اور سفید کپڑے لائے جائیں گے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنچائے جائیں گے پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھیں گے پھر میرا لباس لایا جائے گا میں اسے پہنوں گا میں عرش کے دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں آج تک میرے علاوہ کوئی اور نہ کھڑا ہوگا میرے بارے میں تمام اولین و آخرین کے لوگ غبطہ کا شکار ہو جائیں گے۔“^۳

عباد بن کثیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ موزن اور ملسی قیامت کے دن اذان کہتے ہوئے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے انھیں گے۔ سب پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنتی لباس پہنایا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ کو پھر دیگر انبیاء کرام کو اور پھر

۱ اس روایت کی تخریج پہلے نزرنگی ہے۔ ۲ ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ حدیث نمبر ۳۶۱۱ کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۴۳۔

۳ ابو نعیم کی تاریخ اصبہان حدیث نمبر ۴۳۴۔

مؤذنون کو“^①

اس کے بعد قرطبی نے وہ دو بات ذکر کی ہیں جس کی بنا پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپ سے پہلے جنتی لباس پہنایا جائے گا چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تستر کے خیال سے شلوار پہنی یا یہ بھی ممکن ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالتے وقت غمزدہ رہنے کو اور یا تھا اس لیے ان کو پہلے لباس پہنایا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

تیسری نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے بدن، ننگے پیر اور غیر مختون جمع کیا جائے گا، انہیں پسینے کی لگام پہنائی گئی ہوگی یعنی پسینہ کان کی لوتک آ رہا ہوگا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہی برا منظر ہوگا، کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے فرمایا کہ لوگوں کو اس دن مشغول کر دیا جائے گا (انہیں اس طرف التفات ہی نہ ہوگا) (پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی):

”ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔“ (سورہ بئس آیت نمبر ۳۷)

ابوبکر بن ابی الدینا نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ لوگوں کو قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون جمع کیا جائے گا جس طرح وہ اپنی پیدائش کے وقت تھے۔ ام المومنین نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ فرمایا لوگوں کو مشغول کر دیا جائے گا۔ پھر عرض کیا کس چیز میں مشغول ہوں گے فرمایا نامہ اعمال کو چوبیسویں اور رائی کے دانوں کی طرح تقسیم کرنے (میں مشغول ہوں گے)^②

حافظ ابوبکر بزار نے عمر بن شیبہ کے طریق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن غیر مختون حالت میں جمع کیا جائے گا۔ بزار کہتے ہیں کہ: ”میرا خیال ہے کہ عمر بن شیبہ سے روایت بیان کرنے میں بھول ہوئی ہے انہوں نے ایک حدیث کو دوسری سند سے ذکر کر دیا ہے کیونکہ یہی حدیث سفیان الثوری عن زبیدہ عن مرہ عن عبداللہ بن مسعود ابن ابی الدینا نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور ساتھ یہ اضافہ ہے کہ ”قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔“^③

ابوبکر بن ابی الدینا نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ! مردوں کو کیسے جمع کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ننگے پاؤں اور ننگے بدن۔“

ام المومنین نے کہا ہائے قیامت کے دن کی برائی آپ نے فرمایا تم کس بارے میں پوچھ رہی ہو؟ مجھ پر یہ بات نازل ہوئی ہے کہ آپ پر لباس ہو یا نہ ہو لیکن آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچے گا۔ ام المومنین نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا نشانی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ:

① کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۸۸۱ بیہی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱/۳۲۷ اور سیوطی کی جمع الجوامع حدیث نمبر ۵۸۲۷۔ ② کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۹۴۷

بیہی کی مجمع الزوائد حدیث نمبر ۱/۳۳۳ سیوطی کی درمنثور حدیث نمبر ۶/۳۱۷ ابن حجر کی کتاب الرقاق باب الحشر حدیث نمبر ۱۱/۳۸۲۔

③ مسند احمد حدیث نمبر ۲۳۵ تاریخ صہبان لابی نعیم حدیث نمبر ۱/۲۷۶۔

”ان میں ہر شخص کا ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔“ (سورہ بئیس آیت نمبر ۳۷)

ابو بکر صلی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ لوگوں کو اس حالت میں منع لیا جائے گا جس حالت پر ان کی ماؤں نے ان کو جنا تھا۔ ننگے پاؤں، ننگے بدن، غیر محتون۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مردوں اور عورتوں سب کو اسی طرح؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (اسی طرح) ام المؤمنین نے کہا ہائے قیامت کے دن کی برائی تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر کی بیٹی! کس بات پر حیران ہوتی ہو؟ ام المؤمنین نے جواباً عرض کیا، آپ کی حدیث سے کہ مردوں اور عورتوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن، غیر محتون حالت میں جمع کیا جائے گا، وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ تو آپ نے ام المؤمنین کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اے ابوبکر! لوگوں کے پاس اس دن ادھر ادھر دیکھنے کا وقت نہ ہوگا۔ وہ ایک جگہ کھڑے ایک ہی جگہ دیکھ رہے ہوں گے، نہ کھائیں گے اور نہ کچھ پیئیں گے، چالیس سال تک مسلسل آسمان کی طرف ٹٹکی باندھے دیکھتے رہیں گے۔ ان میں سے بعض لوگ وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے قدموں تک ہوگا۔ بعض کا پنڈلیوں تک، بعض کا پیٹ تک اور بعض پسینے میں ڈوبے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ مقرب فرشتوں کو حکم فرمائیں گے۔

چنانچہ وہ فرشتے آسمانوں سے عرش اٹھا کر زمین پر لے آئیں گے اور سفید زمین پر ایسی جگہ رکھ دیں گے جہاں کبھی خون نہیں بہایا گیا اور نہ ہی اس جگہ کبھی کوئی خطا کی گئی ہوگی، وہ زمین ایسی ہوگی گویا کہ سفید چمکتی چاندی، پھر فرشتے اپنے پر پھیلانے ہوئے عرش کے ارد گرد کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ پہلا دن ہوگا جب کوئی آنکھ اللہ کی طرف دیکھے گی۔ پھر ایک منادی کو حکم ہوگا چنانچہ وہ ایسی آواز سے پکارے گا کہ تمام جن و انس سنیں گے وہ کہے گا کہاں ہے فلاں بن فلاں بن فلاں؟ لوگ یہ آواز سن کر پریشان ہو جائیں گے، بہر حال وہ شخص مجمع سے نکلے گا جس کو پکارا گیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں میں اس کا تعارف کرائیں گے، اس کے بعد کہا جائے گا کہ اس کی نیکیاں بھی نکل آئیں، اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو لوگوں میں بتائیں گے۔ پھر جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا، کہا جائے گا کہ ظالم لوگ کہاں ہیں؟ لوگ جواب دیں گے۔

پھر ہر ایک سے کہا جائے گا کہ تو نے فلاں پر ایسا ایسا ظلم کیا؟ کہے گا جی ہاں میرے رب یہی وہ دن ہوگا جس میں زبانیں ہاتھ اور پاؤں ان کے اعمال کے خلاف گواہی دیں گے۔ چنانچہ ظالم کی نیکیاں لے لی جائیں گی اور مظلوم کو دے دی جائیں گی، پھر کوئی دینار و درہم نہ بچے گا مگر یہ کہ ان کے بدلے نیکیاں لی جائیں گی اور برائیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ چنانچہ اسی طرح ظالم کی نیکیاں لے کر مظلوموں کو دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اس کی کوئی نیکی نہیں بچے گی۔

پھر وہ شخص کھڑا ہوگا جس کی نیکیوں سے کچھ کم نہ کیا گیا ہوگا وہ کہے گا یہ کیا بات ہے کہ دوسروں کو تو پورا پورا دے دیا گیا اور ہمیں روک دیا گیا؟ تو ان سے کہا جائے گا کہ جلدی نہ کرو۔ چنانچہ پھر ان کی برائیوں میں سے لے کر ظالم کی خطاؤں میں شامل کر دی جائیں گی یہاں تک کہ کوئی ایسا نہ بچے گا جس کو اس کے ظلم کا بدلہ نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ سارے کے سارے لوگوں کا تعارف کروائیں گے اور جب ظالم کے حساب سے فارغ ہو جائیں گے تو کہا جائے گا کہ اپنے ٹھکانے ہاویہ (جہنم کی ایک وادی) کی طرف لوٹ جاؤ۔ بے شک آج کوئی ظلم نہ کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نہایت تیزی سے حساب لینے والے ہیں۔ اس دن نہ کوئی بادشاہ ہوگا نہ کوئی نبی مرسل نہ کوئی

صدیق نہ شہید۔ لیکن شدت حساب کو دیکھ کر گمان کرے گا کہ آج تو بس وہی بچ سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔^① یہ روایت اس طریق سے غریب ہے کہ صحیح روایات میں اس کے بعض شواہد موجود ہیں جیسا کہ اس کا بیان انسہ اللہ تعالیٰ آگے آئے گا۔ بھر وسر اور اعتماد تو اللہ تعالیٰ ہی پر ہے۔

قیامت کے دن انسان اپنے عمل خیر یا عمل شر کے لباس میں اٹھایا جائے گا:

حافظ کہتے ہیں کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور پہنے پھر فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا فرمایا کہ مسلمان کو اسی لباس میں اٹھایا جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوگی۔^②

اس روایت کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حسن بن علی ابن ابی مریم روایت کیا ہے چونکہ یہ روایت پہلے مذکورہ روایات کے معارض واقع ہوئی ہے کیونکہ پہلے مذکورہ روایات میں یہ ہے کہ لوگ جب مرنے کے بعد دوبارہ انھیں گے تو ننگے پاؤں بدن غیر محتون ہوں گے جب کہ اس روایت میں انہی کپڑوں کا ذکر ہے جو موت کے وقت پہنے ہوئے ہوں گے۔ چنانچہ بیہقی اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

اول: تو یہ کہ کپڑے قبر میں طویل عرصے رہنے کے بعد پرانے اور بوسیدہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ قبروں سے انھیں گے تو وہ ننگے بدن ہوں گے پھر ان کو جنت کے کپڑے پہنادیئے جائیں گے۔

توجیہ دوم: دوسری توجیہ یہ ہے کہ جب انبیاء کرام کو لباس پہنائے جائیں گے پھر صدیقین کو پھر ان کے بعد لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق ہر انسان کا لباس اسی جنس میں سے ہوگا جس میں اس کی وفات ہوئی تھی تو پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں ان کو جنتی لباس پہنادیئے جائیں گے۔

سوم: یہ کہ کپڑوں سے مراد اعمال ہیں یعنی انسان کو اس کے ان اعمال کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو وہ مرتے وقت کر رہا تھا خواہ وہ اعمال خیر کے ہوں یا شر کے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف آیت نمبر 26 میں ارشاد فرمایا کہ:

”اور تقویٰ کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔“

اور اسی طرح سورہ مدثر آیت نمبر 4 میں فرمایا:

”اور اپنے کپڑوں کو پاک کرو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

قائد اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال کو خالص کرو۔ پھر اس آخری اور تیسرے جواب کی تائید میں بیہقی نے وہ روایت نقل کی ہے جو مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”ہر وہ شخص اسی حالت میں اٹھایا

① مسند ابویعلیٰ موصلی حدیث نمبر ۱۳/۵۴۲۹۔ ② سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب ما یسحب من تطہیر ثیاب المیت عند الموت حدیث نمبر ۳۱۱۴۔

جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوئی“۔^① فرماتے ہیں کہ ہم نے فضالہ بن عبید سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا: ”جو ان مردوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا تو اسی حالت میں اس کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا“۔^② ابو بکر بن ابی الدنیا نے عمرو بن العاص سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے مجھے اپنی اہلیہ کا خیال رکھنے کا کہا اور کہیں تشریف لے گئے لیکن ان کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ ہم نے ان کو دفن کر دیا اتنے میں حضرت معاذ بن جبلؓ واپس تشریف لائے ہم اسی ان کی اہلیہ کی تدفین سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا تم نے کس چیز میں ان کو تیار کیا ہم نے جواب دیا کہ انہی کپڑوں میں جو انہوں نے پہن رکھے تھے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کے کہنے پر ان کی قبر کھولی گئی اور ان کو نئے کپڑے کا کفن پہنایا گیا اور فرمایا کہ اپنے مردوں کے اچھے کفن بناؤ کیونکہ انہی میں ان کو اٹھایا جائے گا“۔^③

ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میتوں کو ان کے کفنوں میں جمع کیا جائے گا“۔ اور ابوصالح المزنی سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ ان کو اپنی قبروں سے ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کے کفن پھٹے پرانے ہوں گے، جسم بوسیدہ ہوں گے، چہرے بگڑے ہوئے ہوں گے، بال پرانہ ہوں گے، جسم کمزور ہوں گے، خوف سے دل سینوں اور حلق سے باہر آنے کو ہوں گے، ان کو اپنے ٹھکانوں کا اس وقت تک علم نہ ہوگا جب تک وہ میدان حشر سے فارغ نہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جنتیوں کا رخ جنت کی طرف اور دوزخیوں کا رخ دوزخ کی طرف ہو جائے گا۔ پھر بلند آواز سے پکاریں گے کہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے واپس لوٹنے کا اگر تو ہمیں اپنی رحمت و امرہ سے بچا نہ لیتا تو ہمارے سینے ہمارے بڑے بڑے گناہوں سے تنگ ہو جاتے اور ان گناہوں سے ہمارے سینے بند ہو جاتے جن کو آپ کے علاوہ کوئی معاف کرنے والا نہیں۔

قیامت کے بعض وہ ہولناک واقعات جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے:

سورۃ الحاقۃ آیت نمبر 15 تا 18 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

”تو اس روز ہونے والی ہو پڑے گی اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ (آسمان) اس روز بالکل بودا ہوگا اور فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جائیں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روبرو) حساب کے واسطے تم پیش کئے جاؤ گے (اور) تمہاری کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی (پھر نامہ اعمال ہاتھ میں دیئے جائیں گے) (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ ق آیت نمبر 41 تا 44 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور سن رکھو کہ جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا، جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب سن لیں گے یہ دن ہوگا (قبروں سے) نکلنے کا ہم ہی (اب بھی) جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف لوٹ کر پھر آتا ہے جس روز زمینان مردوں پر سے کھل جائے گی جب کہ وہ دوڑتے ہوئے ہوں گے یہ ہمارے نزدیک ایک آسان جمع کر لینا ہے“۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

① صحیح مسلم کتاب الجنة ونعيمها باب الامر لحسن الظن بالله تعالى عند الموت حديث نمبر ۱۶۱۱ ابن ماجہ کتاب الحدیث باب النبیۃ

حدیث نمبر ۳۲۳۰- ② مسند احمد حدیث نمبر ۱۹/۶- ③ بیہقی کی مجمع الرواۃ حدیث نمبر ۱۱۳/۱- ④ ترمذی الشریعۃ لابن عراق حدیث نمبر ۳۷۳/۲

سورہ مزمل آیت نمبر ۱۲ تا ۱۴ میں فرمایا کہ: ”ہمارے یہاں بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے اور گلے میں پھنس جانے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے جس روز کہ زمین اور پہاڑ ہٹے گئیں گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ) ایک رواں دبو جائیں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی) اور سورہ مزمل آیت نمبر ۱۸۔ ۲۱ میں فرمایا: ”سو اگر تم (بھی) پیچھے رسول کی نافرمانی اور (کفر کرو گے تو اس دن سے کسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا جس میں آسمان پھٹ جائے گا بے شک اس کا وعدہ ضرور ہو کر رہے گا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی) سورہ یونس آیت ۴۵ میں فرمایا کہ:

”اور ان کو وہ دن یاد دلائیے جس میں اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے جمع کرے گا کہ وہ ایسا سمجھیں گے کہ گویا کہ وہ دنیا یا برزخ میں سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے بھی۔ واقعی اس وقت سخت خسارے میں پڑے وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے پاس جانے کو جھٹلایا اور وہ دنیا میں بھی ہدایت نہ پانے والے تھے۔“

سورہ کہف آیت نمبر ۴۷ تا ۴۹ میں فرمایا کہ:

”اور اس دن کو یاد کرنا چاہیے جس دن ہم پہاڑ کو ہٹا دیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان پڑا ہے اور ہم ان سب کو جمع کر دیں گے اور ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ الزمر آیت نمبر ۶۷ تا ۷۰ میں ارشاد ہوا کہ:

”اور ان لوگوں نے خدا تعالیٰ کی کچھ عظمت نہ کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی حالانکہ ساری دنیا اس کی منہی میں ہوگی قیامت کے دن اور تمام آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے ان کے داہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک اور برتر سستی ہے اور (قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی سو تمام آسمان اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے مگر جس کو خدا چاہے پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو دفعتاً سب کے سب کھڑے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی“^①

سورہ المؤمنون آیت نمبر ۱۰۱ تا ۱۰۳ میں ارشاد ہوا کہ:

”پھر جب (قیامت میں) صور پھونکا جائے گا تو ان میں (جو) باہمی رشتے ناتے (تھے) اس روز نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا سو جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب (یعنی ناجی) ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا (یعنی وہ کافر ہوگا) سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ المعارج آیت نمبر ۸ تا ۱۸ میں فرمایا کہ:

”جس دن کہ آسمان (رنگ میں) تیل کی تپھٹ کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اڑتے

① روشن ہو جائے گی اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جائے گا اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ سب کے کاموں کو خوب جانتا ہے۔

پھریں گے) اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا۔ گو ایک دوسرے کو دکھا بھی دیئے جائیں گے اور (اور اس روز) مجرم (یعنی کافر) اس بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹوں اور بیوی کو اور بھائی کو اور ننبہ کو جن میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنا فدیہ میں دے دے پھر یہ اس کو (عذاب سے) بچالے یہ تم گزند ہوگا بلکہ وہ آگ ایسی شعلہ زن ہے جو کھال (تک) اتار دے گی وہ اس شخص کو بلائے گی جس نے حق سے پیٹھ پھیری ہوگی اور اطاعت سے بے رخی کی ہوگی اور جمع کیا ہوگا۔

سورہ یحییٰ آیت نمبر 33 تا 42 میں فرمایا کہ:

”پھر جس وقت کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور برپا ہوگا جس روز ایسا آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنی اولاد سے بھاگے گا ان میں ہر شخص کو ایسا مشغلہ ہوگا جو اس کو اور طرف متوجہ نہ ہونے دے گا اور بہت سے چہرے اس روز روشن اور خنداں و شاداں ہوں گے اور اس روز ظلمت ہوگی ان پر غم کی کدورت چھائی ہوئی ہوگی یہی لوگ کافر فاجر ہیں۔“ (ترجمہ تھانوی)

سورۃ النازعات آیت نمبر 34 تا 42 میں ارشاد ہوا کہ:

”سو جب وہ بڑا ہنگامہ آئے گا یعنی جس دن انسان اپنے کئے کو یاد کرے گا اور دیکھنے والوں کے سامنے دوزخ ظاہر کی جائے گی تو (اس روز یہ حالت ہوگی کہ) جس شخص نے (دق سے) سرکشی کی ہوگی اور (آخرت کا منکر ہو کر) دنیوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی سو دوزخ (اس کا) ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص (دنیا میں) اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو حرام خواہش سے روکا ہوگا سو جنت اس کا ٹھکانہ ہوگا۔ یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ فجر کی آیت نمبر 21 تا 30 میں ارشاد فرمایا کہ:

”ہرگز ایسا نہیں جس جس وقت زمین کو توڑ توڑ کر پرزہ پرزہ کر دیا جائے گا اور آپ کا پروردگار اور جوق در جوق فرشتے (میدان حشر) میں اتریں گے اور جہنم کو لایا جائے گا اس روز انسان کو سمجھ آئے گی اور اب سمجھ آنے کا موقع کہاں رہا۔ کہے گا کاش میں اس زندگی (آخری) کے لیے کوئی عمل آگے بھیج لیتا۔ پس اس روز تو خدا کے عذاب کے برابر کوئی عذاب دینے والا نکلے گا اور نہ اس کے جکڑنے کے برابر کوئی جکڑنے والا نکلے گا۔ اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح سے کہ کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش ہو پھر تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔“

اور سورۃ الغاشیہ آیت نمبر 10 تا 17 میں فرمایا کہ:

”آپ کو اس محیط عام واقف کی کچھ خبر پہنچی ہے بہت سے چہرے اس روز ذلیل اور مصیبت جھیلنے والے اور مصیبت جھیلنے سے خستہ ہوں گے اور آتش سوزاں میں داخل ہوں گے اور کھولتے ہوئے چشمے سے پانی پلائے جائیں گے اور ان کو بجز ایک خار دار جھاڑ کے اور کوئی کھانا نصیب نہ ہوگا جو نہ (تو کھانے والوں کو) فربہ کرے گا اور نہ ان کی بھوک کو دفع کرے گا۔ بہت سے

چہرے اس روز بارونق (اور) اپنے نیک کاموں کی بدولت خوش ہوں گے اور بہشت بریں میں ہوں گے جس میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔ اس (بہشت) میں بہتے ہوئے چشمے ہوں گے اور اس بہشت میں اونچے اونچے تخت بچھے ہیں اور رکھے ہوئے آغورے (موجود) ہیں اور برابر لگے ہوئے گدے تکیے ہیں اور سب طرف قالین پھیلے ہوئے ہیں تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ واقعہ آیت نمبر 12 تا 11 میں ارشاد ہوا کہ:

”جب قیامت واقع ہوگی جس کے واقع ہونے میں کوئی خلاف نہیں تو وہ پست کر دے گی (اور بعض کو) بلند کر دے گی جب کہ زمین کو سخت زلزلہ آئے گا اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہو جائیں گے پھر وہ پراگندہ غبار ہو جائیں گے اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجے کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی درجے کے ہیں وہ قرب رکھنے والے یہ مقرب لوگ آرام کے باغوں میں ہوں گے۔“

(ترجمہ حضرت تھانوی)

اس کے بعد ان تینوں اقسام کے لوگوں کو ان کے حاضر ہونے کے وقت جزاء کا ذکر کیا ہے جیسے ہم نے اس سورہ کی تفسیر کے آخر میں ذکر کیا ہے۔ پھر سورۃ القمر آیت نمبر 6 تا 8 میں ارشاد ہوا کہ:

”تو آپ ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کیجیے جس دن ایک بلانے والا فرشتہ ایک ناگوار چیز کی طرف بلائے گا ان کی آنکھیں مارے ذلت کے جھکی ہوئی ہوں گی اور قبروں سے اس طرح نکل رہے ہوں گے جیسے ٹڈی دل پھیل جاتی ہے (اور پھر نکل کر) بلانے والے کی طرف دوڑے چلے جا رہے ہوں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ ابراہیم آیت نمبر 48 تا 52 میں ارشاد ہوا کہ:

”جس روز دوسری زمین بدل دی جائے گی اس زمین کے علاوہ اور آسمان بھی اور سب کے سب ایک زبردست اللہ کے روبرو پیش ہوں گے اور تو مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھے گا ان کے کرتے قطران کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر لپٹی ہوئی ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ ہر مجرم کو اس کے کئے کی سزا دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ قرآن لوگوں کے لیے احکام کا پہنچانا ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے عذاب سے ڈرائے جائیں اور تاکہ اس بات کا یقین کر لیں کہ وہی ایک معبود برحق ہے اور تاکہ دانش مند لوگ نصیحت حاصل کریں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ مؤمن آیت نمبر 15 تا 17 میں ارشاد فرمایا کہ:

”(وہ) مالک درجات عالی اور صاحب عرش ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا اپنے حکم سے وحی بھیجتا ہے تاکہ ملاقات کے دن سے ڈرائے جس روز وہ نکل پڑیں گے ان کی کوئی چیز خدا سے مخفی نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہت ہے؟ خدا کی جو اکیلا اور غالب ہے۔“

اور سورہ طہ آیت نمبر 98 تا 111 میں فرمایا کہ:

”بس تمہارا حقیقی معبود تو جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ (اپنے) علم سے تمام چیزوں کو حاطہ کئے ہوئے ہے (جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا) اسی طرح ہم آپ سے اور واقعات کزشتہ کی خبریں بھی بیان کرتے رہتے ہیں اور ہم نے آپ کو اپنے پاس سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے (یعنی قرآن) جو لوگ اس سے روگردانی کریں گے سو وہ قیامت کے روز بڑا بھاری بوجھ عذاب کو لاوے گا۔ اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے روز ان کے لیے بڑا بوجھ ہوگا جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی اور ہم اس روز مجرم لوگوں کو اس حالت سے جمع کریں گے کہ آنکھوں سے کونجے ہوں گے چپکے چپکے آپس میں باتیں کرتے ہوں گے کہ تم لوگ قبروں میں صرف دو روز رہے ہو گے جس مدت کی نسبت وہ بات چیت کریں گے اس کو ہم خوب جانتے ہیں (کہ وہ کس قدر ہے) جب کہ ان سب میں صائب الرائے یوں کہتا ہوگا کہ نہیں تم ایک ہی روز (قبر میں) رہے ہو گے اور لوگ آپ سے پہاڑوں کی نسبت پوچھتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا۔ سو آپ فرمادیجیے کہ میرا رب ان کو بالکل ازادے گا پھر زمین کو ایک میدان ہموار کر دے گا جس میں تو (اے مخاطب) نہ ناہمواری دیکھے گا اور نہ کوئی پلندی دیکھے گا اس روز سب کے سب (خدائی) بلانے والے کے کہنے پر ہو لیں گے اس کے سامنے (کسی کا) کوئی میز ہا پین نہ رہے گا اور تمام آوازیں اللہ تعالیٰ کے سامنے (مارے مصیبت) دب جائیں گی سو تو (اے مخاطب) بجز پاؤں کی آہٹ کے اور کچھ نہ سنے گا اور اس روز کسی کو کسی کی سفارش نفع نہ دے گی مگر ایسے شخص کو کہ جس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اجازت دے دی ہو اور اس شخص کے واسطے بولنا“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ البقرہ آیت نمبر 281 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور اس دن سے ڈرو جس دن تم اللہ تعالیٰ کی پیشی میں لائے جاؤ گے پھر ہر شخص کو اس کا بدلہ پورا پورا ملے گا اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ البقرہ آیت نمبر 254 میں فرمایا کہ:

”اے ایمان والو! خرچ کرو ان چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ دن قیامت کا آجائے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہوگی اور کا فر لوگ ظلم ہی کرتے ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ آل عمران آیت نمبر 106 تا 107 میں فرمایا:

”اس روز بعض کے چہرے سفید ہو جائیں گے اور بعض کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ سو جن کے چہرے سیاہ ہو گئے ہوں گے ان سے کہا جائے گا کیا تم لوگ کافر ہوئے تھے۔ اپنے ایمان لانے کے بعد سوسزا چکھو بسبب اپنے کفر کے اور جن کے چہرے سفید ہو گئے ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ آل عمران آیت نمبر 161 میں فرمایا کہ:

① پسند کر لیا ہو وہ (اللہ تعالیٰ) ان سب کے اگلے پچھلے احوال کو جانتا ہے اور اس کو ان کا علم احاطہ نہیں کر سکتا اور اس روز تمام چہرے اس جی و قیوم کے آگے جھکے ہوں گے اور ایسا شخص تو ہر طرح ناکام رہے گا جو ظلم (یعنی شرک) کر کے آیا ہو۔

”اور نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ خیانت کرے حالانکہ جو شخص خیانت کرے گا، وہ شخص اپنی اس خیانت کی ہوائی چیمہ قیامت کے دن حاسر کرے گا پھر برائش والے سے لے گا اور بدلتے گا اور ان پر بائیں ٹھمنہ دوگا ان (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النحل کی آیت نمبر 89 میں فرمایا کہ:

”اور جس دن ہم ہر امت میں ایک ایک گواہ ہواں گی کہ ہوا ملا بہ میں قائم کریں گے اور ان لوگوں نے منائے ہیں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے کہ تمام دین کی باتوں کا بیان کرنے والا ہے اور اس مسلمانوں کے واسطے بڑی ہدایت اور بڑی رحمت اور بڑی خوش خبری سنانے والا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النحل آیت نمبر 84 تا 88 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور جس دن ہم ہر امت میں ایک ایک گواہ قائم کریں گے پھر ان کافروں کو اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کو حق تعالیٰ کے راضی کرنے کی فرمائش کی جائے گی اور جب ظالم یعنی کافر لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو وہ عذاب نہ ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ کچھ مہلت دیئے جائیں گے اور جب مشرک لوگ اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے پروردگار! وہ ہمارے شریک یہی ہیں کہ آپ کو چھوڑ کر ہم انہی کو پوجا کرتے تھے سو وہ ان کی طرف کلام کو متوجہ کریں گے کہ تم جھوٹے ہو اور یہ مشرک اور کافر لوگ اس روز اللہ کے سامنے اطاعت کی باتیں کرنے لگیں گے اور جو کچھ افترا پر دازیاں کرتے تھے وہ سب گم ہو جائیں گی جو لوگ کفر کرتے تھے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے ان کے لیے ہم ایک سزا پر دوسری سزا بمقابلہ ان کے فساد کے بڑھا دیں گے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ النساء آیت نمبر 87 میں فرمایا کہ:

”اللہ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں وہ ضرور تم سب کو جمع کریں گے قیامت کے دن میں اس میں کوئی شبہ نہیں اور خدا تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہوگی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الذاریات آیت نمبر 23 میں فرمایا کہ:

”ان سب کا معین وقت آسمان میں ہے تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہے گا کہ برحق ہے جیسا تم باتیں کر رہے ہو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ مائدہ آیت نمبر 109 میں ارشاد ہوا کہ:

”جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو (معہ ان کی امتوں کے) جمع کریں گے پھر ارشاد فرمائیں گے کہ تم کو (ان امتوں کی طرف سے) کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے کہ (ظاہر جواب تو ہم کو معلوم ہے لیکن ان کے دل کی) ہم کو کچھ خبر نہیں (اس کو آپ ہی جانتے ہیں)۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الاعراف آیت نمبر 96 تا 99 میں فرمایا کہ:

”پھر ہم ان لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے پھر ہم جو کہ

پوری خبر رکھتے ہیں ان کے روبرو بیان کر دیں گے اور ہم کچھ سب نے نہ تھے اور اس روز میں ان بھی واقع ہوگا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو وہ ناکام ہوں گے انہوں نے اپنا نقصان کر لیا۔ جب اس کے کہہ ماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ آل عمران آیت نمبر 30 میں فرمایا کہ:

”جس روز ایسا ہوگا کہ ہر شخص اپنے اپنے اچھے کئے ہوئے کاموں کو سامنے لایا ہو پائے گا اور اپنے برے کئے ہوئے کاموں کو بھی اور اس بات کی تمنا کرے گا کہ کیا خوب ہوتا کہ اس شخص کے اور اس روز کے درمیان میں دور دراز کی مسافت حائل ہوتی اور خدا تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نہایت مہربان ہے بندوں پر۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ زخرف آیت نمبر 38 تا 39 میں فرمایا کہ:

”یہاں تک کہ ایک ایسا شخص ہمارے پاس آئے گا تو اس شیطان سے کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان میں مشرق اور مغرب کے برابر فاصلہ ہوتا کہ تو میرا برسا تھی تھا اور ان سے کہا جائے گا کہ جب کہ تم دنیا میں کفر کر چکے تھے تو آج یہ بات تمہارے کام نہ آئے گی کہ تم (اور شیاطین) سب عذاب میں شریک ہو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ یونس آیت نمبر 28 تا 30 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور وہ دن بھی قابل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو میدان قیامت میں جمع کر دیں گے پھر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرو ہم ان (عابدین و معبودین) کے درمیان پھوٹ ڈالیں گے اور ان کے وہ شرکاء ان سے خطاب کر کے کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے سو ہمارے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ القیامتہ آیت نمبر 13 تا 18 میں ارشاد ہوا کہ:

”اس روز انسان کو اس کا سب اگلا پچھلا کیا ہوا جتلا دیا جائے گا (اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا کچھ اس جتلانے پر موقوف نہ ہوگا) بلکہ انسان خود اپنی حالت پر خوب مطلع ہوگا گو باقتضائے طبیعت اس وقت بھی اپنے حیلے پیش لائے (اور اے پیغمبر) آپ قبل اختتام وحی قرآن اپنی زبان نہ ہلایا کیجیے تاکہ آپ اس کو جلدی لیں ہمارے ذمہ ہے (آپ کے قلب میں) اس کا جمع کر دینا اور پڑھو ادینا جب ہم اسے پڑھیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورۃ الاسراء آیت نمبر 13 تا 14 میں فرمایا کہ:

”ہم ہر انسان کا نامہ اعمال اس کے واسطے نکال کر سامنے کر دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لے گا۔ اپنا نامہ اعمال خود پڑھ لے! آج تو خود اپنا آپ ہی محاسب کافی ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ ابراہیم آیت نمبر 44 تا 45 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جس دن ان پر عذاب آپڑے گا پھر یہ ظالم لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب

ایک مدت قلیل تک ہم کو (اور) مہلت دیجیے ہم آپ کا سب کہنا مان لیں گے اور پیغمبروں کا اتباع کریں گے (جواب میں ارشاد ہوگا) کیا تم نے اس کے تئیں تئیں نہ حافی تھیں کہ تم کو تئیں جاتا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ تم ان (پہلے) لوگوں کے رہے ہی جنگوں میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی ذات کا نقصان کیا تھا کہ ہم نے ان کے ہاتھ کیا نہ مچا کیا تھا، ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں۔ (ترجمہ تھانوی)

اور سورۃ الفرقان آیت نمبر 25 تا 29 میں فرمایا کہ اور جس دن آسمان ایک بدلی پرست پھٹ جائے گا اور فرشتے (زمین پر) بکثرت اتارے جائیں گے (اور) اس روز حقیقی حکومت (حضرت) رحمن (ہی) کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت دن ہوگا اور جس روز ظالم (یعنی آدمی عنایت حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا (اور) کہے گا کیا اچھا ہوتا میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (دین) کی راہ پر لگ لیتا۔ ہائے میری شامت (کہ ایسا نہ کیا اور) کیا اچھا ہوتا کہ میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اس کم بخت نے مجھ کو نصیحت آئے پیچھے بہکا دیا (اور ہٹا دیا) اور شیطان تو انسان کو (عین وقت پر) امداد کرنے سے جواب دے ہی دیتا ہے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الفرقان ہی میں آیت 17 تا 19 میں فرمایا کہ:

”اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (کافر) لوگوں کو اور جن کو وہ لوگ خدا کے سوا پوجتے تھے ان (سب) کو جمع کرے گا پھر ان (معبودین سے) فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خود ہی) راہ (حق) سے گمراہ ہو گئے تھے وہ (معبودین) عرض کریں گے کہ معاذ اللہ ہماری کیا مجال تھی کہ ہم آپ کے سوا اور کارسازوں کو تجویز کریں لیکن آپ نے (تو) ان کو اور ان کے بڑوں کو (خوب) آسودگی دی یہاں تک کہ وہ (آپ کی) یاد بھلا بیٹھے اور یہ لوگ خود ہی برباد ہوئے تمہارے ان معبودوں نے تو تم کو تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھہرا دیا سو (اب) تم نہ تو خود (عذاب کو) ٹال سکتے ہو اور نہ کسی دوسرے کی طرف مدد دیئے جاسکتے ہو اور جو ظالم (یعنی مشرک) ہوگا ہم اس کو بڑا عذاب چکھائیں گے۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ المرسلات آیت نمبر 35 تا 39 میں فرمایا کہ:

”اور جس دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کو پکار کر کہے گا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کو تم (ہمارا شریک) سمجھ رہے تھے جن پر خدا کافر مودہ ثابت ہو چکا ہوگا وہ بول اٹھیں گے۔ اے ہمارے پروردگار بے شک وہی لوگ جن کو ہم نے بہکایا ہم نے ان کو ایسا ہی بہکایا جیسا ہم خود بہکے تھے اور ہم آپ کی پیشی میں ان سے دستبرداری کرتے ہیں اور یہ لوگ ہم کو نہ پوجتے تھے اور (اس وقت ان مشرکین سے تحکما) کہا جائے گا کہ (اب) ان شرکاء کو بلاؤ چنانچہ وہ (افراد حیرت سے بالاضطرار) ان کو پکاریں گے سو وہ جواب بھی نہ دیں گے اور (اس وقت) یہ لوگ (اپنی آنکھوں سے) عذاب دیکھ لیں گے اے کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہ راست پر ہوتے (تو یہ مصیبت نہ دیکھتے) اور جس دن ان کافروں سے پکار کر پوچھے گا کہ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا۔“

اور سورۃ المرسلات آیت نمبر 35 تا 37 میں فرمایا کہ:

”یہ وہ دن ہوگا جس میں لوگ نہ بول سکیں گے اور نہ ان کو اجازت ہوگی سو عزربھی نہ کر سکیں گے اس روز حق کو جھٹلانے والوں کی بڑی خرابی ہوگی۔ (ترجمہ حضرت تھانوی)

یعنی وہ کوئی ایسی بات نہ کر سکیں گے جو ان کو فائدہ دے۔ اور پھر سورۃ الانعام آیت نمبر 23 تا 24 میں ارشاد فرمایا کہ:

”پھر ان کے شرک کا انجام اس کے سوا اور کچھ ہی نہ ہوگا کہ وہ یوں کہیں گے تم اللہ ہی اپنے پروردگار کی ہم شرک نہ تھے ذرا دیکھو ان

طرح جھوٹے بااثر اپنی جانوں پر اور جن چیزوں کو... جھوٹے معبود تھے ان کے تھے۔ سب غائب ہو گئے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الاحقاف آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوا کہ:

”جس روز اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا سو یہ اس کے روبرو بھی (جھوٹی) قسمیں کھا جائیں گے جس طرح تمہارا

سامنے قسمیں کھا جاتے ہیں اور یوں خیال کریں گے کہ ہم کسی اچھی حالت میں ہیں خوب سن لو یہ لوگ بڑے ہی جھوٹے

ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

تو کیوں دوسرے حال میں نہیں؟ جیسے اس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا جیسا کہ بخاری میں روایت نقل

کی گئی ہے اور سورۃ الصافات آیت نمبر 27 تا 37 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر جواب سوال (یعنی اختلاف) کرنے لگیں گے۔ (چنانچہ) تابعین کہیں گے کہ ہم

پر تمہاری آید بڑے زور کی ہوا کرتی تھی۔ مستوبین کہیں گے کہ نہیں بلکہ تم خود ہی ایمان نہیں لائے تھے اور ہمارا تم پر کوئی زور تو

تھا ہی نہیں بلکہ تم خود ہی سرکشاں کرتے تھے سو ہم سب ہی پر ہمارے رب کی یہ (ازلی) بات تحقیقی ہو چکی تھی کہ ہم سب کو مزہ

چکھنا ہے تو ہم نے تم کو بہکایا ہم خود بھی گمراہ تھے تو وہ سب کے سب اس روز عذاب میں (بھی) شریک رہیں گے (اور) ہم

ایسے مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو

تکبر کیا تھے۔“^① (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ یٰسین آیت نمبر 48 تا 54 میں ارشاد ہوا کہ:

”اور یہ لوگ (بطور اکارت) کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب ہوگا تم سچے ہو یہ لوگ بس ایک آواز سخت کے منتظر ہیں جو ان کو آ

پکڑے گی اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے سو نہ تو وصیت کرنے کی فرصت ہوگی اور نہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر

جاسکیں گے اور پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا سو وہ سب یکا یک قبروں سے (نکل نکل) پڑیں گے یہ وہی ہے جس کا رحمن نے وعدہ

کیا تھا اور پیغمبر سچ کہتے تھے۔ پس وہ ایک زور کی آواز ہوگی جس سے یکا یک سب جمع ہو کر ہمارے پاس حاضر کر دیئے جائیں

گے۔ پھر اس دن کسی شخص پر ذرا ظلم نہ ہوگا اور تم کو بس انہیں کاموں کا بدلہ ملے گا جو تم کیا کرتے تھے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الروم آیت نمبر ۱۴ تا ۱۶ میں فرمایا کہ ”اور جس روز قیامت قائم ہوگی۔ اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جائیں گے یعنی جو

لوگ ایمان لائے تھے اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے وہ تو باغ میں مسرور ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور

آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔“

اور سورۃ الروم آیت نمبر ۴۳ تا ۴۴ میں ارشاد ہے کہ ”سو تم اپنا رخ اس دین راست کی طرف رکھو قبل اس کے کہ ایسا دن آجائے

① ”اپنے معبود کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے بلکہ ایک سچا دین لے کر آئے ہیں اور دوسرے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں۔“

جس سے پھر اللہ کی طرف سے ہمانہ ہوگا اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ جو شخص کفر کر رہا تھا اس پر تو اس کا کفر پڑے گا۔ اور جو ایک اُن کر رہا ہے وہ ایک آپ کے لیے سامان کر رہا ہے۔ اور یہ سب حانویؑ

اور سورۃ الزمر آیت نمبر 70 میں فرمایا کہ ”اور جس روز قیامت قائم ہوگی مجرموں کو تمسک نہیں کے کہ وہ لوگ (یعنی عام برزخ) میں ایک جانتے سے زیادہ نہیں رہیں اس طرح اُس کے پڑتے تھے اور جس لوگ عام اور ایمان مند رہے۔ وہ انہیں کے کہ تم لوگوں خداوندی کے موافق قیامت کے دن تک رہے ہو سو قیامت کا دن یہی ہے لیکن تم یقین نہ کرتے تھے عرض ان دن کا لوگوں کا مذکرنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے خدا اپنی فحشی کا تدارک چاہے گا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورہ سبا آیت نمبر 41 تا 42 میں فرمایا کہ:

”وہ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں ہمارا تو آپ سے تعلق ہے نہ کہ ان سے بلکہ یہ لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر لوگ انہیں کے معتقد تھے۔ سو (کافروں سے کہا جائے گا) آج تم (مجموعہ عابدین و معبودین) میں سے نہ کوئی کسی کو نفع پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور نہ نقصان پہنچانے کا اور (اس وقت) ہم ظالموں (یعنی کافروں سے) کہیں گے کہ جس دوزخ کے عذاب کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ لقمان آیت نمبر 33 میں ارشاد ہوا کہ:

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کچھ مطالبہ کر سکے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی ہے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ کرے یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے سو تم کو دنیاوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکے میں نہ ڈالے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

سورہ ہود آیت نمبر 103 تا 108 میں فرمایا کہ:

”ان واقعات میں اس شخص کے لیے بڑی عبرت ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہو۔ وہ ایسا دن ہوگا کہ اس میں تمام آدمی جمع کئے جائیں گے اور وہ سب کی حاضری کا دن ہے اور ہم اس کو تھوڑی مدت کے لیے ملتوی کئے ہوئے ہیں۔ (پھر) جس وقت وہ دن آئے گا کہ کوئی شخص اس دن خدا کی اجازت کے بغیر بات تک (بھی) نہ کر سکے گا پھر ان میں بعض تو شقی ہوں گے سو جو لوگ شقی ہیں وہ تو دوزخ میں ایسے حال میں ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ پکار پڑی رہے گی (اور) ہمیشہ ہمیشہ کو اس میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین قائم ہیں۔ ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے۔ (کیونکہ) آپ کا رب جو کچھ چاہے اس کو پورے طور سے کر سکتا ہے اور گئے وہ لوگ جو سعید ہیں سو جنت میں ہوں گے (اور) وہ اس میں (داخل ہونے کے بعد) ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی) ^۱

اور سورۃ النباء آیت نمبر 17 تا 40 میں ارشاد ہوا کہ:

”بے شک فیصلوں کا دن ایک معین وقت ہے یعنی جس دن صورت پھونکا جائے گا پھر تم لوگ گروہ گروہ ہو کر آؤ گے اور آسمان

۱ قائم ہیں ہاں اگر خدا ہی کو (نکالنا) منظور ہو تو دوسری بات ہے وہ غیر منقطع عطیہ ہوگا۔

کھل جائے گا پھر اس میں دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) بنادینے جائیں گے سو وہ ریت کی ٹہریں بن جائیں گے۔ آگے اس ایم اے میں ہونے والا ہے۔ یقیناً بے یقینی رب تک اور ایک کھات کی جگہ سب سرکشوں کا ٹھکانہ ہے) جس میں وہ بے انتہا زمانوں میں بیڑے رہیں گے اور اس میں نہ تو وہ کسی ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کا بجز گرم پانی اور پیپ کے اور ان کو پورا پورا بندہ لٹے گا۔ وہ لوگ سب کا اندیشہ نہ رکھتے تھے اور ہر آیتوں کو خوب جھٹلاتے تھے اور ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے سو مزہ چکھو ہم تم کو سزا ہی بڑھاتے جائیں گے خدا سے ڈرنے والوں کے لیے بے شک کامیابی ہے یعنی باغ اور انور اور نوحاستہ ہم عمر عورتیں اور لبالب بھرے ہوئے جام شراب وہاں نہ کوئی بے ہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ یہ بدلہ ملے گا جو کہ کافی انعام ہوگا رب کی طرف سے جو مالک ہے آسمانوں کا اور ذی ارواح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوئے ہوں گے کوئی نہ بول سکے گا بجز اس کے جس کو رحمن اجازت دے دے اور وہ شخص بات بھی ٹھیک ہی کہے۔ یہ دن یقینی ہے سو جس کا جی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنا رکھے ہم نے تم کو ایک نزدیک آنے والے عذاب سے ڈرادیا۔“^۱ (ترجمہ حضرت تھانوی)

علاوہ ازیں سورۃ التکویر آیت نمبر ۱۴ میں ارشاد ہوا کہ:

”جب آفتاب بے نور ہو جائے گا اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب دس مہینے کی اونٹنیاں چھٹی پھریں گی اور وحشی جانور سب جمع ہو جائیں گے اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کئے جائیں گے اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ میں قتل کی گئی تھی اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے اور جب آسمان کھل جائے گا اور جب دوزخ اٹھائی جائے گی اور جب جنت نزدیک کر دی جائے گی ہر شخص ان اعمال کو جان لے گا جو لے کر آیا ہے۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

اور سورۃ الانفطار میں فرمایا کہ:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جب آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے جھڑ پڑیں گے اور جب سب دریا بہہ پڑیں گے اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا۔ اے انسان تجھ کو کس چیز نے تیرے ایسے رب کریم کے ساتھ بھول میں ڈال رکھا ہے جس نے تجھ کو بنایا پھر تیرے اعضاء کو درست کیا پھر تجھ کو اعتدال پر بنایا (اور) جس صورت میں چاہا تجھ کو ترکیب دے دیا۔ ہرگز نہیں ہونا چاہیے مگر تم باز نہیں آتے اور جزا دہ کو جھٹلاتے ہو اور تم پر سب اعمال یاد رکھنے والے معزز لکھنے والے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال کو جانتے ہیں نیک لوگ بے شک آسائش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) لوگ بے شک دوزخ میں ہوں گے۔ روز جزا کو اس میں داخل ہوں گے۔ اس سے باہر نہ ہوں گے اور آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے؟ پھر آپ کو کچھ خبر ہے کہ وہ روز جزا کیسا ہے؟ وہ ایسا دن ہے جس میں کسی شخص کا کسی شخص کے نفع کے لیے کچھ بس نہ چلے گا اور تمام تر حکومت اس روز اللہ ہی کی ہوگی۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

۱۔ جس دن ہر شخص ان اعمال کو دیکھ لے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں کئے ہوں گے اور کافر کہے گا کہ کاش میں مٹی ہو جاتا۔

سورۃ الانشقاق میں فرمایا کہ:

”یوم نصلب الدجال فی الجحیم: جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے رب کا حکم سن لے گا اور وہ اس کی ہر بات سے پہلے ہر بات سے پہلے کھینچ کر لے گا۔ وہی جائے گی اور وہ اپنے اندر کی چیزوں کو باہر اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کا حکم سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے۔ اسے انسان تو اپنے رب کے پاس پہنچنے تک کام میں کوشش کر رہا ہے۔ پھر اس سے ہاتھ ملے گا۔ جس شخص کا نام اعمال اس کے دابنہ ہاتھ میں ملے گا سو اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے متعلقین لے پاس خوش خوش آئے گا اور جس شخص کا نام اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے ملے گا سو وہ موت کو پکارے گا اور جہنم میں داخل ہوگا۔ یہ شخص اپنے متعلقین میں خوش رہا کرتا تھا اس نے خیال کر رکھا تھا کہ اس کو لوٹنا نہیں ہے کیونکہ نہ ہوتا اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا۔“ (ترجمہ حضرت تھانوی)

امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے تو اس کو چاہیے کہ ”اذا الشمس کورت“ اور ”اذا السماء انفطرت“ اور ”اذا السماء انشقت“ پڑھا کرے۔ (مسند احمد حدیث نمبر 36/2) میرا یہ خیال ہے کہ سورہ ہود کے بارے میں بھی فرمایا تھا جیسا کہ ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا: ”مجھے سورہ ہود اور اس جیسی دیگر سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے۔“ قرآن کریم کی اکثر سورتوں میں اس بارے میں متعدد آیات ہیں۔ ہم نے اپنی تفسیر کی کتاب میں ان تمام آیات کے ذیل میں ان روایات کو بیان کر دیا ہے جو قیامت کے ہولناک واقعات پر دال ہیں لیکن یہاں ہم ان میں سے چند ذکر کرتے ہیں اور مدد قوت اور توفیق تو اللہ کی طرف سے ہیں۔

فصل

قیامت کی ہولناکیوں اور اس میں پیش آمدہ بڑے واقعات پر دلالت کرنے والی آیات اور احادیث کا ذکر:

مسند احمد میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”قیامت کے دن لوگ اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ آسمان ان پر برس رہا ہوگا۔“ آپؐ کے اس ارشاد کہ: ”آسمان ان پر برس رہا ہوگا“ کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ حدیث کے الفاظ کے مطابق ”طش“ یعنی ہلکی بارش برس رہی ہو یا کہ اس دن شدید گرمی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ”کیا اسے گمان نہیں کہ یہ لوگ اٹھائے جائیں اس عظیم دن میں، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“

(المطففین آیات نمبر 6۳4)

ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ لوگ قیامت کے دن آدھے کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے اور ایک اور حدیث کے مطابق اپنے اپنے اعمال کے مطابق ڈوبے ہوں گے^۱ جیسا کہ پہلے گزرا۔ حدیث شفاعت میں ہے (جو آگے آرہی ہے) کہ قیامت کے دن سورج

۱ طبرانی کی معجم کبیر حدیث نمبر ۱۷/۲۸۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۸۶ اور حدیث نمبر ۲۵۸۷۔ ۲ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۷۳۲۔

لوگوں کے نزدیک ہوگا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کے فاصلے پر ہوگا چنانچہ یہی وقت ہوگا جب لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق اپنے میں تفریق و جہالت کے ^① اور کہا کہ مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن کا پسینہ زمین میں ستر سال رہے گا اور یہ لوگوں کے منہ تک یا فرمایا کانوں تک پہنچا ہوگا“ ^② (منہ تک یا کانوں تک اس میں تفریق و جہالت کو شک و شبہ) صحیح مسلم میں بھی اسی قسم کی روایت آئی ہے۔

مسند احمد میں سعید بن مسیر النصارى سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے پاس بیٹھا تو ان میں سے ایک نے دوسرے صحابی کو مخاطب کر کے پوچھا کہ تم نے رسول اکرم ﷺ سے اس بارے میں کیا سنا ہے کہ قیامت کے دن پسینہ کہاں تک ہوگا؟ انہوں نے کہا کہ کان کی لوت تک۔ دوسرے نے کہا کہ لگام ڈال دے گا۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے لکیر کھینچی اور ابوسعید نے کان کی لوت سے منہ تک اشارہ کیا اور فرمایا میں ان دونوں کو برابر سمجھتا ہوں۔ ^③

علامہ ابن ابی الدنیا نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ”قیامت کے دن سورج بندوں سے قریب ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک میل یا دو میل کے فاصلے پر آ جائے گا“۔ راوی سلیم کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کو کون سا میل مراد ہے زمین کی مسافت کا یا وہ میل (سرمہ دانی کی سلائی کو بھی عربی میں میل کہتے ہیں) جس سے آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ سورج ان کا پسینہ نکال دے گا حتیٰ کہ لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوب جائیں گے۔ بعض لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ پہنچے گا اور بعض کے گھٹنوں تک اور بعض کے کولہوں تک اور بعض کو تو گویا لگام ڈال دے گا (یعنی لگام کی طرح منہ تک پہنچ جائے گا) حضرت مقداد کہتے ہیں کہ یہ فرماتے ہوئے میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے دیکھا فرمایا اے لگام ڈال دے گا“۔ ^④

ابن المبارک نے عبید اللہ بن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں پاؤں اس طرح ہوں گے جیسے سخت بارش میں پتھر (پر پاؤں رکھنے) کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ وہ شخص خوش بخت ہوگا جو اس دن اپنے پاؤں رکھنے کی جگہ ڈھونڈ لے اور سورج ایک یا دو میل کے فاصلے پر آ جائے گا اور اس کی گرمی کی شدت میں ننانوے گنا اضافہ ہو جائے گا۔ ولید بن مسلم نے مغیث بن سہمی سے نقل کیا ہے کہ سورج چند ہاتھوں کے فاصلے پر آ جائے گا۔ جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور ان پر اس کی گرم ہوا اور جہنم کی پھونکیں آئیں گی حتیٰ کہ ان کے پسینے کی نہریں چل پڑیں گی جو گندگی سے زیادہ بدبودار ہوں گی اور دروازے دار خیموں میں عرش کے سائے کے نیچے ہوں گے۔ ابو بکر بزار نے حضرت جابرؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ”اس دن ایک شخص کو پسینہ خوب آئے گا حتیٰ کہ وہ کہنے پر مجبور ہوگا کہ اے رب تیرا مجھے جہنم میں بھیج دینا“ مجھے اس کیفیت سے ہلکا معلوم ہو رہا ہے حالانکہ وہ شخص شدت عذاب کو جانتا ہوگا“۔ ^⑤ (اس حدیث کی سند ضعیف ہے)

سات آدمی اللہ تعالیٰ کے سائے میں ہوں گے:

صحیح حدیث سے ثابت ہے حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد نبوی ﷺ نقل فرماتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ سات افراد کو اپنے سائے میں اس دن

① صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۱۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۳۲۱۔ ② صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۳۲، مسند احمد صفحہ ۲/۲۱۸۔

③ مسند احمد صفحہ ۳/۹۰۔ ④ صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۳۵، مسند احمد حدیث نمبر ۲۸۱۰۔ ⑤ مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/۳۳۶۔

من ضیق المقام يوم القيامة ❶

”قیامت کے دن کہیں کہیں سے آنے والی سختی سے اپنے آپ کو کہیں گے۔“

ابو بکر بن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ابوداؤد منذر الزہری سے نقل کیا ہے کہ ”لوگ اپنی قبروں سے نکلنے کے بعد ایک ہزار سال اندھیروں میں کھڑے رہیں گے اور اس دن زمین بالکل پانی ہوگی۔ اس میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہوگا جسے اپنے دونوں پاؤں رکھنے کے لیے جگہ مل جائے۔ نصر بن حرب کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ یوم حشر میں جب لوگ قبروں سے نکلیں گے تو ان کا شعاع لا الہ الا اللہ ہوگا اور ہر نیک و بد شخص سب سے پہلا جملہ ہی بولے گا ”اے رب ہم پر رحم کر“۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یوم حشر میں لوگ اس طرح آئیں گے یہ کہہ کر انہوں نے سر جھکایا اور اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھا۔ ابن ابی الدنیا نے شامی کا قول نقل کیا ہے کہ سب لوگ قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ وہ خوفزدہ ہوں گے تو ایک آواز دینے والا پکارے گا: ”اے بندو! آج تم پر کوئی خوف نہیں اور نہ آج تم غمگین ہو گے (یہ سورہ زخرف کی آیت نمبر 68 ہے) لوگ اس آواز سے خوش ہو جائیں گے مگر اس کے فوراً بعد یہ آواز آئے گی: ”وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلمان تھے (زخرف آیت نمبر 69)۔ یہ آواز سن کر غیر مسلم مایوس ہو جائیں گے۔“ ❷

مومنین کے لیے عظیم بشارت:

عبدالرحمان بن زید کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”لا الہ الا اللہ“ والوں کے لیے ان کی قبروں میں وحشت نہیں نہ جس دن انہیں اٹھایا جائے گا، گویا کہ میں لا الہ الا اللہ والوں کو سر سے منی جھاڑتے دیکھ رہا ہوں وہ کہہ رہے ہیں ”اللہ کا شکر ہے جس میں ہم سے غم کو دور کیا“۔ ❸ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ اس حدیث کی دلیل قرآن کریم میں موجود ہے: ”بے شک وہ لوگ جن کے لیے نیکی ہماری طرف سے سبقت کر گئی، وہ لوگ اس سے دور ہوں گے اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی پسندیدہ جگہ میں ہمیشہ رہیں گے ان کو بڑی فزاع (خوف) غمگین نہ کر سکے گی اور ان سے فرشتے ملاقات کریں گے (کہیں گے کہ) یہ وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس دن (کی فزاع) جس دن ہم آسمان کو کتابوں کو لپیٹنے کی طرح لپیٹ دیں گے جیسا کہ ہم نے پہلی مرتبہ اسے بنایا تھا لوٹا دیں گے، ہم پر یہ وعدہ رہا ہم بے شک یہ کریں گے (سورہ الانبیاء)

ابن ابی الدنیا نے ابراہیم بن عیسیٰ یشکری کا قول نقل کیا ہے کہ: ”ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ جب مومن کو قبر سے اٹھایا جائے گا تو دو فرشتے اس کا استقبال کریں گے۔ ایک کے پاس ریشمی تھیلہ اور دوسرے کے پاس جنت کا پیالہ ہوگا جس میں پینے کی کوئی چیز ہوگی۔ تھیلے میں مشک اور برف ہوگی جب وہ قبر سے نکلے گا تو فرشتہ مشک اور برف ملا کر اس پر چھڑک دے گا۔ دوسرا فرشتہ اسے پیالہ بھر کے شربت

❶ نسائی عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۸۷۷۔ ❷ تفسیر طبری سورہ زخرف صفحہ نمبر ۱۳/۹۵۔

❸ کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۲۸ الدار المشرقہ صفحہ ۴/۱۸۸، مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/۲۸۔

دے گا وہ اسے پئے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی حتیٰ کہ جنت میں داخل ہو جائے گا البتہ جو بد بخت لوگ ہوں گے ان کے لیے قرآن میں ارشاد ہے کہ:

”اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے) ہم اس پر ایک شیطان فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور یہ (شیطان) ان کو رستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ سیدھے رستے ہیں یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ اے کاش مجھ میں اور تجھ میں شرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو برا ساتھی ہے اور جب تم ظلم کرتے رہے تو آج تمہیں یہ بات فائدہ نہیں دے سکتی کہ تم (سب) عذاب میں شریک ہو۔“ (سورہ زخرف آیت نمبر 36 تا 39)

ہمیں اس آیت کی تفسیر یہ معلوم ہوئی ہے کہ جب کافر قبر سے اٹھے گا تو اپنے شیطان کو ہاتھ سے پکڑ لے گا اور اسی کے ساتھ رہے گا الگ نہ ہوگا حتیٰ کہ ان دونوں کو ایک ساتھ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ہر نفس ایک رہبر اور ایک گواہ کے ساتھ آئے گا۔“ (سورہ ق آیت نمبر 21)

یعنی ایک فرشتہ محشر تک لائے گا اور دوسرا اس کے اعمال پر گواہی کے لیے ہوگا اور یہ اصول ہر نیک و بد کے لیے عام ہے۔ کافر کو خطاب ہوگا:

”(اے انسان) تو اس دن سے غفلت میں تھا ہم نے تیری نظر سے پردہ ہٹا دیا چنانچہ تیری نگاہ آج کے دن لوہے جیسی (طاقتور) ہے اس کا ساتھی کہے گا یہ جو میرے ساتھ ہے میں نے اس پر اعتماد کیا تھا چنانچہ سائق اور گواہ کو حکم ہوگا کہ ”تم دونوں ہر کافر عنادی کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دو جو خیر کرو گئے والا سرکش اور فریبی ہے جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا بنائے رکھا چنانچہ پھینک دو اسے سخت عذاب میں۔ اس کا ساتھی کہے گا کہ اے ہمارے رب! میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا مگر یہ خود سخت گمراہی میں تھا۔ اللہ کہے گا میرے پاس جھگڑا مت کرو میں نے تو تمہیں پہلے ہی وعید بھیج دی تھی۔ میرے پاس فیصلہ بدل نہیں سکتا اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں۔ اس دن جب ہم جہنم کو کہیں گے کہ تو بھر گئی وہ کہے گی کیا اور بھی لوگ ہیں۔“ (سورہ ق آیت نمبر 23 تا 30)

قیامت کے دن متکبرین کی سزاؤں میں سے ایک سزا کا بیان:

مسند احمد میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے نبی کریم ﷺ کا ارشاد مروی ہے فرمایا کہ: ”متکبروں کو قیامت کے دن چیونٹیوں کے مثل انسانوں کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ ہر چھوٹی چیز ان سے اونچی ہوگی حتیٰ کہ وہ جہنم کی جیل میں داخل ہو جائیں گے جسے ”بولس“ کہا جائے گا اور آگ ہر طرف سے انہیں گھیرے ہوئے ہوگی انہیں ”طیۃ النجال“ پایا جائے گا جو جہنمیوں کا پسینہ ہوگا۔“^① (ترمذی اور نسائی میں بھی یہ روایت آئی ہے) مسند بزار میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ: ”متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں کی شکل میں لایا جائے گا۔“^② حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے اور بعض

① ترمذی حدیث نمبر ۲۳۹۲ و قال حسن مسند احمد صفحہ نمبر ۱۷۸/۱۔ ② ایضاً۔

صحابہ کے ساتھ چل رہے تھے تو آپ ﷺ نے یہ دو آیتیں بلند آواز سے تلاوت فرمائیں۔

”اے لوگو! قیامت کا کرکھ بہت بری چیز ہے۔ اس دن تم دیکھو گے کہ آدمی اپنے والی آپ اپنے کو پہنچ جائے اور وہ اس کے

حاصل ساقط ہو جائے اور تو لوگوں کو دیکھ کر تجھے کا کہہ دے گا کہ وہ نشتے میں ہیں مگر وہ نشتے میں نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب شدید ہے۔“

صحابہ نے اب یہ آیت سن کر سمجھ گئے کہ آپ کوئی بات کہنا چاہتے ہیں۔ پتا چلا اب رات کو یہ سب آپ کے کہنے کے آگے آپ نے فرمایا: ”لیا تمہیں معلوم ہے یہ کس دن ہوگا؟ اس دن ہم حضرت آدم علیہ السلام کے ان کا رب آواز دے گا کہ: ”اے آدمی! تمہیں کون سا جہنم دیا کہیں گے اے رب؟“ انہی کہتے ہیں: اللہ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ (یہ کہہ کر آپ نے اپنے صحابہ کو حیرت زدہ کر دیا اور کسی کے ہنسنے والے دانت بھی نظر نہیں آ رہے تھے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا: ”خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے تم دو اور مخلوقوں کے ساتھ ہو کہ وہ جس کے ساتھ ہوں گی اسے زیادہ کر دیں گی۔ ایک تو یا جوج ماجوج اور دوسرے انسانوں اور شیطان کی نسل کے ہلاک ہونے والے لوگ۔ (یہ سن کر وہ خوش ہو گئے) پھر آپ نے فرمایا جان لو اور خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے تم سب لوگوں میں تعداد کے اعتبار سے صرف اتنے ہو جیسے اونٹ کے پہلو میں کوئی تل یا چھوٹے جانور کا تل (رقمہ: اس کا حجم درہم کے برابر ہوتا ہے)۔ (ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث آئی ہے ترمذی نے اسے حسن ہے)“^۱

فصل

جب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو زمین کو اس حالت میں بدلی ہوئی دیکھیں گے جس پر انہوں نے اسے چھوڑا تھا کہ اب پہاڑ ریزہ زیرہ ہو چکے، چوٹیاں فنا ہو گئیں، احوال بدل چکے، نہریں ختم ہو گئیں، درخت غائب اور سمندر آگ بن چکے۔ اونچی اور پست زمینیں برابر ہو چکیں، اس کے شہر اور گاؤں کھنڈر ہو چکے اور زمین میں ایسے زلزلے آئے۔ اس نے اپنے بوجھ نکال دیئے۔ انسان حیرانی سے کہتا ہے اسے کیا ہوا؟ اسی طرح آسمان اور اس کے آس پاس کا علاقہ پھٹ چکا۔ اس کے آثار ریزہ ریزہ ہو گئے، سورج اور چاند بے نور ہو چکے، بلکہ رہن ہو چکے اور ایک جگہ جمع ہیں۔ پھر یہ لپیٹ دیئے جائیں گے بے نور کر کے اور آگ میں پھینک دیئے جائیں گے (جیسا کہ آگے آ رہا ہے) گویا کہ یہ مرے ہوئے بیل ہیں۔ ابو بکر بن عیاش نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: ”وہ لوگ قبروں سے نکل کر زمین کو اپنے دور کے اعتبار سے بدلا ہوا دیکھیں گے اور لوگ بھی وہ نہ ہوں گے جو ان کے وقت میں تھے۔“ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ شعر پڑھا:

فما الناس الذين عهدتم ولا الدار بالدار التي كنت اعرف

”نہ تو لوگ وہ رہے جن میں میں رہتا تھا اور نہ محلہ وہ محلہ رہا جسے میں جانتا تھا“

سورہ ابراہیم آیت نمبر ۴۰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”اس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور وہ سب ایک اللہ (قہار) کے سامنے حاضر ہوں گے۔“

۱ ترمذی، کتاب تفسیر القرآن حدیث نمبر ۳۱۶۸، نسائی صفحہ نمبر ۱۷۶/۱۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”فَإِذَا جَاءَ أَجَلُكَ لَمُوتٍ، فَاتَّقِ اللَّهَ! إِنَّكَ كُنتَ مِنَ الْفَٰرِثِينَ“ (سورہ بقرہ آیت نمبر 37-38)

اور فرمایا:

”پس جس دن وہ تقسیم و تقدر و نما ہوگا اور آسمان پھٹ جائے گا تو وہ اس دن مزدور نہ ہوگا اور فرشتے اس کے کناروں پر اترا آئیں گے اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ اس دن تم سب لوگوں کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔“ (الحاقہ آیت نمبر 15-18)

نیز ارشاد ہے:

”جب سورج بے نور ہو جائے گا اور ستارے ٹوٹ جائیں گے۔“ (التکویر آیت نمبر 2۴-2۵)

ایک صحیح حدیث میں حضرت سہل بن سعد سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا: ”قیامت کے دن لوگ بالکل سفید چٹیل زمین پر جمع ہوں گے جیسا کہ صاف ستھرا روئی کا ٹکڑا جس پر کوئی نشان نہ ہو۔“^① محمد بن قیس اور سعید بن جبیر کا قول ہے کہ: ”زمین سفید روئی میں بدل جائے گی اور مومن اپنے پاؤں کے نیچے سے لے کر اسے کھائے گا۔“ اعمش نے حضرت ابن مسعود کا ارشاد نقل کیا ہے فرمایا: ”قیامت کے دن زمین پوری کی پوری آگ ہوگی، جنت اس کے سامنے ہوگی تم اس کی حوروں اور بیٹوں کو دیکھو گے۔ لوگوں کو پسینہ آیا ہوگا منہ تک پہنچا ہوگا اور وہ حساب تک نہ پہنچے ہوں گے۔“ حضرت ابن مسعود ہی سے اس آیت (زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی) کی تفسیر یوں منقول ہے کہ زمین چاندی کی طرح بالکل صاف ہوگی جس پر نہ کوئی خون بہا ہوگا نہ اس پر کوئی گناہ ہوا ہوگا۔ محشر ان سب کو جمع کرے گا ایک منادی انہیں پکارے گا سب ننگے بدن، ننگے پاؤں کھڑے ہوں گے جیسے پیدا ہوئے تھے حتیٰ کہ پسینہ ان کو کام ڈال دے گا یعنی منہ تک پہنچ جائے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ! جب زمین دوسری زمین سے بدل دی جا رہی ہوگی تو لوگ اس وقت کہاں کھڑے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت میں مجھ سے یہ سوال اب تک کسی نے نہیں کیا؟ فرمایا لوگ پل صراط پر ہوں گے۔“^② ابن ابی الدنیاء نے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں نبی کریم ﷺ کا سر تھا وہ رو پڑیں تو آپ نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں مجھے یہ آیت یاد آگئی کہ: ”اس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور لوگ ایک اللہ قبار کے سامنے حاضر ہوں گے۔“ آپ نے فرمایا زمین کی تبدیلی کے وقت تو گ جہنم کے پل پر ہوں گے۔ فرشتے کھڑے یہ کہہ رہے ہوں اے رب محفوظ رکھ محفوظ رکھ مگر کچھ لوگ مرد و عورتیں (کٹ کر) جہنم میں گر بھی جائیں گے۔^③ (یہ حدیث صحاح ستہ میں نہیں آئی) مسند احمد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ: ”میں اس امت کی پہلی فرد ہوں جس نے نبی کریم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا“ اس دن

① بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۲۱، مسلم حدیث نمبر ۲۹۸۶، مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/۳۳۶، مسند احمد صفحہ نمبر ۱۰۱/۶۔

زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی۔ میں نے پوچھا کہ اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ تو آپ نے فرمایا: ”پل صراط پر“۔^① منہ احمد بن ابی بنی روایت پچھو اور الفاظ سے جی آتی ہے فرمایا کہ لوگ اس دن اندرون پیچھے پر ہوں گے۔^② صحیح مسلم میں حضرت قبان سے مروی ہے کہ ایک یہودی مدغم نے آپ سے پوچھا کہ ہم اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ”پل سے یہ ان پھرے میں“۔^③ ابن جریر نے حضرت ابویوب انصاری سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس ایک یہودی عام آیا اور اس سے آپ سے سوال کیا جس دن زمین تبدیل ہوگی اس دن اللہ کی مخلوق کہاں ہوگی؟ آپ نے فرمایا اللہ کے مہمانوں میں ان کو جو اس کے پاس ہے وہ عاجز نہ کر سکے گا۔“^④ (مصنف کہتے ہیں) اور یہ تبدیلی محشر کے بعد ہوگی اور یہ دوسری حالت پر پہلی حالت کے بعد تبدیلی ہے۔ ابی ابن الدنیانے بنو جاشع کے ایک عبدالکریم یا ابو عبدالکریم سے نقل کیا ہے کہ میں ایک خراسانی کے پاس مقیم ہوا اس نے مجھے بتایا کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی“۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں بتایا گیا کہ زمین اس دن چاندی سے اور آسمان سونے سے بدل جائے گا۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت انسؓ مجاہد بن جابر وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

روز قیامت کی طوالت کا ذکر:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور یہ تجھ سے عذاب جلدی مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی ہرگز نہیں کرے گا اور تیرے رب کے ہاں ایک دن تمہارے شمار کے اعتبار سے ہزار سال کا ہے۔“ (سورۃ الحج آیت نمبر 47)

بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے قیامت کا دن مراد ہے۔ سورۃ المعارج میں ہے:

”اس میں فرشتے اور روح الامین ایک دن میں چڑھتے ہیں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔“ (سورۃ المعارج آیت نمبر 4)

اس آیت کی تفسیر میں سلف و خلف کا اختلاف منقول ہے۔ لیث بن ابی سلیم وغیرہ نے مجاہد کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ: ”یہ مقدار جو پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے اس سے مراد عرش سے لے کر ساتویں زمین تک کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح تفسیر ابن عباس میں بھی ہے اور سورۃ سجدہ میں جو آیت نمبر 5 میں ہزار سال کا ذکر ہے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ: ”اس سے مراد آسمان سے زمین تک اترنے اور زمین سے آسمان تک (فرشتوں کا) جانا مراد ہے اس لیے کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔“ یہی قول ابن ابی حاتم کا ہے اور ابن جریر نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ فراء کا بھی یہی مذہب ہے اور ابو عبداللہ حلیمی نے بیہقی کی کتاب ”البعث والنشور“ سے نقل کیا ہے کہ ”فرشتہ اس مسافت کو دن کے کچھ حصے میں طے کر لیتا ہے کیونکہ انسان اس مسافت کو پانچ سو سال ہی میں طے کر سکتا ہے۔“

وہ کہتے ہیں کہ مذکورہ مقدار قیامت کے دن کی طوالت کی نہیں ہے اور حلیمی نے آیت (من اللہ ذی المعارج) ”وہ خدائے“

① السلسلۃ الصحیحہ للامام ابی حاتم حدیث نمبر ۵۶۱۔ ② صحیح مسلم حدیث نمبر ۶۹۸۔ ③ ترمذی حدیث نمبر ۴۱۲۱۔

④ منہ احمد صفحہ نمبر ۱۱/۶۔ ⑤ مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۷۷، تفسیر قرطبی صفحہ نمبر ۳۸۳/۹۔

صاحب درجات کی طرف سے نازل ہوگا“ کے تحت اس کا معنی علو اور عظمت بیان کیا ہے اور سورہٴ مؤمن کی آیت نمبر ۱۵ ”رفیع الدرجات“ و المعرات کا معنی یہی ہے۔ بحرہ شری نے آیت ”اور نرکے“ اور ”اور سن اس“ ایک دن اس بات سے ہیں (دن کا معنی مسافت بیان کیا ہے اور) جس کی مقدار پچاس ہزار سال سے کا معنی فاصلہ اور ای مدت میں اس کا یوں ہونا بیان کیا ہے۔ اس تفصیل کے مطابق دو قول ہوئے۔ سافت کا مکان کا اور مدت دنیا کا۔ ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کی عمر پچاس ہزار سال ہے اور اسی عمر کو اللہ تعالیٰ نے ایک دن سے تعبیر فرما دیا ہے۔ اسی لیے سورہٴ المعارج کی آیت میں ”دن“ سے مراد ”دنیا“ بیان کی ہے۔ (ابن کثیر) ^۱ عبدالرزاق نے مجاہد اور عکرمہ سے ”پچاس ہزار سال کے دن“ کا مطلب نقل کیا ہے کہ دنیا کی امت اول تا آخر پچاس ہزار سال کی ہے اور اللہ کے سوا کسی کو نہیں معلوم کہ کتنی گزر گئی اور کتنی باقی ہے۔ بیہقی نے بھی اسے ”معمز“ سے نقل کیا ہے اور یہ قول انتہائی غرابت والا ہے کتب مشہور میں نہیں ملتا۔ واللہ اعلم۔

تیسرا قول: اس مقدار سے مراد دنیا اور قیامت کے درمیان کی مدت ہے۔ یہ قول ابن ابی حاتم نے محمد بن کعب قرطبی سے نقل کیا ہے اور یہ بھی انتہائی غریب قول ہے۔

چوتھا قول: اس سے مراد قیامت کا دن ہے یہ قول ابن ابی حاتم نے سماک کے حوالے سے عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اس روایت کی سند صحیح ہے۔

ثوری نے سماک کے حوالے سے عکرمہ سے یہی نقل کیا ہے۔ حضرت حسن بصری کا بھی یہی قول ہے اور ابن زید کا بھی یہی قول ہے۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے زید الرشد سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: ”لوگ قیامت کے دن ایک ہزار سال کھڑے رہیں گے اور دس ہزار سال میں جا کر ان کا حساب کتاب مکمل ہوگا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ قیامت کا دن بدکاروں کے لیے پچاس ہزار سال کا بنا دیں گے۔ کبھی نے اپنی تفسیر میں ابوصالح سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ: ”اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور حساب کتاب کرنے لگے تو پچاس ہزار سال میں بھی فارغ نہیں ہوگا۔ بیہقی نے ذکر کیا ہے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تمہارا اس دن کے بارے میں کیا خیال ہے جب لوگ پچاس ہزار سال تک بغیر کھائے پئے اپنے قدموں پر کھڑے رہیں گے حتیٰ کہ پیاس سے گردیں ٹوٹ جائیں گی بھوک کے مارے ان کے پیٹ جل جائیں گے اور پھر جب انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا تو ابلتا ہوا پانی پلایا جائے گا۔“ ^۲ یہ مضمون متعدد احادیث میں آیا ہے۔ قیامت کا دن باوجود اپنی سختی اور طوالت کے مومن کے لیے فرض نماز کی ادائیگی سے زیادہ ہلکا ہوگا۔ مسند احمد میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے اس دن (قیامت) کی طوالت و درازی کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ دن مومن پر ہلکا ہوگا حتیٰ کہ دنیا میں پڑھی جانے والی فرض نماز سے بھی زیادہ آسان ہوگا۔ ^۳ اس روایت کو ابن جریر

۱ تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۴/۲۲۷۔ ۲ بیہقی کتاب البعث والنشور صفحہ نمبر ۶۱۰۔

۳ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۸۹ ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۵۸ مسند احمد صفحہ نمبر ۳۸۳۔

نے بھی یونس بن عبد اللہ کی سند سے دراج سے نقل کیا ہے مگر دراج ابوالسج اور اس کا شیخ ابوالایثم سلیمان بن عمرو خیواری دونوں ضعیف ہیں۔ ترمذی نے اس و دوسرے الفاظ سے تسنن کیا ہے کہ انہیں سادات بنییمان حضرت قیامت کے بیان کیا جو حاکمین میں سے تھے کہ میں سے ابوالسج و کسی شخص کو یہ حدیث سناتے سنا کہ حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کے دن کون شخص کھڑا ہوئے میں مضبوط ہوگا جس کے بارے میں ارشاد باری ہے جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ مومن پر یہ دن اتنا ہلکا ہوگا حتیٰ کہ اس پر فرض نماز کی ادائیگی جیسا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ مومنوں کے لیے قیامت کے دن نور سے بنی کریمیاں ہوں گی جن پر وہ بیٹھیں گے اور ان پر بادلوں کا سایہ ہوگا اور قیامت کا دن ان پر ایک دن یا اس کے کچھ حصے جیسا ہوگا (ابن ابی الدنیا نے اسے ابوالسج قیامت میں بیان کیا ہے)

زکوٰۃ دینے والوں کو عذاب:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”جو مال دار مال حق ادا نہیں کرتا (زکوٰۃ ادا نہیں کرتا) اللہ تعالیٰ جہنم میں اس پر نگران مقرر کریں گے جو اس کی پیشانی پہلو اور پیچھے پر لوہا گرم کے کے داغے رہے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے مابین اس دن فیصلہ فرمادے جو تمہارے شمار کے اعتبار سے پچاس ہزار سال کا ہے۔ پھر اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا یا تو جنت یا پھر جہنم۔“ (باقی حدیث میں بکریوں اور اونٹوں وغیرہ کی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا ذکر ہے) فرمایا کہ اس شخص کو ایک چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں وہ جانور اپنے کھروں ناخنوں اور سینگوں سے اس کو روندیں گے۔ جب گزر جائیں گے اسے پھر ٹھیک کر دیا جائے گا (اس طرح ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ خدا بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ فرمادے جو تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے پھر اس کا راستہ دکھا دیا جائے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔“

مسند احمد اور ابوداؤد میں شعبہ کی سند سے اور نسائی میں سعید بن ابی عروبہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ اپنی خوشحالی اور تنگی میں ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو یہ جانور قیامت کے دن دنیا کی حالت سے زیادہ موٹے تازے آئیں گے اور اس شخص کو چٹیل میدان میں لٹا دیا جائے گا جہاں یہ جانور اسے اپنے پاؤں سے روند ڈالیں گے اور اس شخص کو پھر اپنی پہلی حالت پر لوٹا دیا جائے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بندوں کا اس دن میں فیصلہ فرمادے جو کہ تمہارے حساب سے پچاس ہزار سال کا ہے اور پھر اسے اس کا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دکھا دیا جائیگا۔ جس شخص کے پاس گائے ہوں (اس کے بعد مذکورہ الفاظ ہی ہیں اور یہ کہ سینگ والی گائے اپنے سینگوں سے اسے مارے گی پھر آگے بکری کی زکوٰۃ کے بارے میں بھی انہی الفاظ سے وعید آئی ہے)۔“

یہی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس کے سوا کوئی احتمال نہیں ہے کہ اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے تمہارے حساب سے۔ واللہ اعلم۔

① ابوداؤد حدیث نمبر ۱۶۵۸ سنن نسائی حدیث نمبر ۲۲۵۳ مسند احمد صفحہ نمبر ۳۸۶۔

قیامت کا دن گناہ گاروں کے لیے مشکل اور طویل ہوگا اور تقویٰ والوں کے لیے طویل اور مشکل نہ ہوگا:

قیامت کا یہ دن گناہ گاروں کے لیے طویل اور مشکل ہوگا جیسا کہ سابقہ احادیث میں کثر البتہ مومن کے لیے کیسا ہوگا چنانچہ ابو عبد اللہ الحافظ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت ہاں مومنین کے لیے ظہر اور عصر کے درمیانی وقت کی طرح ہوگا۔“ ابو عبد اللہ نے اس حدیث کو محفوظ کہا اور ایک سند سے بھی اسے روایت کیا ہے۔ یعقوب بن سفیان نے اپنی سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس دن لوگ رب العالمین کے روبرو کھڑے ہوں گے۔ (المطففين آیت نمبر 6) پھر فرمایا کہ: ”تمہارا کیا حال ہوگا جب اللہ تمہیں یوں جمع کرے گا جیسے تیروں کو ترکش میں جمع کیا جاتا ہے اور پچاس ہزار سال تک تمہاری طرف دیکھے بھی نہیں۔“ ابن ابی الدنیاء نے اپنی سند سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ”قیامت کے دن نصف نہار اس وقت تک نہ ہوگا جب تک یہ لوگ اور وہ لوگ آرام نہ کر لیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: ”پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“ (الصافات آیت نمبر 68)

ابن المبارک کہتے ہیں کہ یہ الفاظ ابن مسعود کی قرات کے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے آیت نمبر 24، سورہ فرقان کی تفسیر میں یوں منقول ہے: ”اہلیان جنت اس دن بہترین ٹھکانے اور اچھی آرام دہ جگہ میں ہوں گے۔“ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: ”قیامت کا دن آدھا نہ ہوگا حتیٰ کہ یہ لوگ اور وہ لوگ آرام نہ کر لیں۔“

شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کا ذکر جس سے خاص رسول اکرم ﷺ کو نوازا جائے گا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”اور رات کو (اٹھ کر) تہجد پڑھ یہ تیرے لیے اضافی نماز ہے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر بھیج دے۔“

(الاسراء آیت نمبر 97)

صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”جو کوئی اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلٰوةُ الْقَائِمَةُ اَتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ .

”یعنی اے اللہ اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما

اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے اس سے وعدہ فرمایا ہے۔“^①

(اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی)

① کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۳۳۷ کشف الخفاء صفحہ نمبر ۵۳۹۔

② تفسیر حاکم صفحہ نمبر ۵۷۲/۳ کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۹۲۸۔

شفاعت ہی ”مقام محمود“ ہے:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے: ”آپ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ”قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچائے۔“ فرمایا: ”یہ شفاعت ہے۔“ (اس کی سند حسن ہے) وہ پانچ انعامات جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئے:

صحیحین میں حضرت جابر وغیرہ سے ارشاد نبوی مروی ہے: ”مجھے پانچ ایسے خواص دیئے گئے جو اور کسی نبی کو مجھ سے پہلے عطا نہیں ہوئے۔“ (۱) ایک ماہ کی مسافت تک رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (۲) میرے لیے مال غنیمت کو حلال کیا (۳) میرے لیے تمام زمین کو مسجد اور پاک (پاک حاصل کرنے کا ذریعہ) قرار دیا گیا لہذا جہاں کہیں میرے امتی کو نماز کا وقت ہو جائے وہ وہیں پڑھ لے (۴) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی (۵) پہلے ہر نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔^① مذکورہ ارشاد میں شفاعت سے مراد وہ شفاعت ہے جس کی پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے گزارش کی جائے گی، وہ فرمائیں گے میں فرمائیں گے میں (خود کو) اس کا اہل نہیں (سمجھتا) نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ وہ بھی اسی طرح فرمائیں گے وہ انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیج دیں گے اور وہ انہیں حضرت محمد ﷺ کی طرف بھیج دیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرمائیں گے میں اس کا اہل ہوں میں اس کا اہل ہوں۔ یہ واقعہ گناہگاروں کو جہنم سے نکالنے کے بیان میں احادیث شفاعت کے ذیل میں تفصیل سے آ رہا ہے۔ البتہ اس موضوع پر ہم نے صحابہ کرام کے اقوال مقدمہ کی روشنی میں اپنی تفسیر میں کافی بحث کی ہے جو اپنے موضوع کے لیے کافی ہے۔^② نبی کریم ﷺ قیامت کے دن تمام بنی آدم کے سردار ہوں گے:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا: ”میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میری قبر بقیع ہوگی میں ہی پہلا شافع اور مشفع ہوں گا۔“^③ مسلم ہی میں حضرت ابی بن کعبؓ سے القراءۃ علی سبعة احرف والی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اے میرے رب میری امت کی مغفرت فرما اور تیسری دعا کو اس دن تک مؤخر کر دیا گیا جس دن لوگ میری طرف بھاگ بھاگ کر آئیں گے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔^④ قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ نبیوں کے بھی امام ہوں گے:

مسند احمد میں حضرت ابی بن کعبؓ سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا: ”میں روز قیامت انبیاء کا امام اور خطیب ہوں گا اور ان کا شفاعت

① صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۳۸، مسلم حدیث نمبر ۲۱۱۶۳۔

② تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۴/۳۲۱ البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۷۱/۱۔

③ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۸۹۹۔ ④ مسلم حدیث نمبر ۱۹۰۱۔

کرنے والا ہوں گا اور اس میں مجھے کوئی فخر نہیں۔^① (ہذا حدیث حسن صحیح) مسند احمد میں عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا کہ: ”قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے میں اور میرے اسی اوپٹی جملہ پرہوں نے میرا رب مجھے بزمہ پہنائے گا اور مجھے اجازت دے گا تو میں جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہیں گے کہوں گا یہی ”مقام محمود“ ہے۔^② مسند احمد میں حضرت ابودرداءؓ سے ارشاد نبوی ہے فرمایا کہ: ”میں وہ پہلا شخص ہوں جسے قیامت کے دن جہدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں وہ پہلا شخص ہوں گا جسے سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی۔ چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا اسی طرح اپنے پیچھے دیکھوں گا اسی طرح دائیں دیکھوں گا“ (اور اپنی امت کو پہچان لوں گا) ایک شخص نے پوچھا نوح علیہ السلام سے آپ ﷺ کی امت تک اتنی زیادہ امتوں میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے اعضاء وضو سے چپکتے ہوں گے (وضو کے اثر سے) اور کوئی دوسرا اس طرح نہ ہوگا اور اس طرح بھی پہچانوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا اور اس طرح بھی کہ ان کی اولاد ان کے سامنے دوڑتی پھرتی ہوگی۔“^③

مسند احمد میں حضرت نصر بن انس سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اکرم ﷺ نے بیان کیا کہ ”میں پل صراط (کے مرحلے) کے بعد اپنی امت کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور کہیں گے کہ اے محمد! یہ انبیاء کرام آپ کے پاس درخواست لے کر آئیں گے یا فرمائیں گے کہ آپ کے پاس جمع ہونے آئے ہیں کہ اللہ سے دعا کریں کہ وہ تمام امتوں کو علیحدہ کر کے جہاں چاہے بھیج دے۔ لوگ منہ تک پسینے میں غرق ہیں۔ یہ کیفیت مومن کے لیے زکام کی طرح ہوگی اور کافر پر موت کی طرح شدید ہوگی۔

نبی کریم ﷺ فرمائیں گے کہ میرا انتظار کیجیے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ پھر اللہ کے نبی جا کر عرش کے نیچے کھڑے ہو جائیں گے اور وہ اعزاز پائیں گے جو کسی منتخب فرشتے اور نبی مرسل کو بھی حاصل نہ ہوا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیں گے کہ محمد کے پاس جاؤ اور کہو کہ سر اٹھائیں اور مانگیں آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کریں قبول کی جائے گی اور ہر نانوے میں سے ایک انسان کو نکال لیں، میں بار بار اپنے رب سے درخواست کرتا رہوں گا اور میں ابھی کھڑا بھی نہ ہوں گا کہ میری شفاعت قبول کر لی جائے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ عطا فرمادیں گے اور کہیں گے اے محمد! اپنی امت میں سے ان کو جنت میں لے جاؤ جس نے کسی ایک دن اخلاص کے ساتھ اس کی گواہی دی ہو کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اسی حالت پر اس کی وفات ہوئی۔“^④

مسند احمد میں حضرت ابن مسعود کی ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے کہ: ”اور بے شک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا“ ایک انصاری نے پوچھا مقام محمود کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس وقت جب تمہیں ننگے بدن، ننگے پاؤں لایا جائے گا اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ میرے خلیل کو کپڑے پہناؤ۔ دوسفید چادریں ان کو پہنائی جائیں گی، پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرا لباس لایا جائے گا میں اسے پہنوں گا اور ان کی دائیں

① مسند احمد صفحہ ۵/۱۳۷ ترمذی حدیث نمبر ۳۶۱۲۔ ② مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۳۵۶۔ ③ مسند احمد صفحہ نمبر ۱۹۹۔ ④ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۱۷۸۔

جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں کوئی اور کھڑا نہ ہوگا اور پہلے اور آخری لوگ میرے اس مرتبے پر فخر کریں گے۔“ پھر فرمایا کہ اور ان کے لیے پھر خوش کوثر کھوی جائے گی..... (اس نے بعد خوش کوثر کا بیان ہے جیسا کہ آئے آئے کا) مسند احمد میں ثابت بن انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”قیامت کا دن لوگوں پر طویل ہو جائے گا تو وہ ایک دوسرے کو کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو تاکہ وہ سفارش کرادیں کہ رب تعالیٰ حساب کتاب کرے۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر عرض معروض کریں گے تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں البتہ تم انبیاء کی بنیاد حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آ کر (شفاعت) سفارش کی درخواست کریں گے۔ چنانچہ وہ بھی فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا البتہ تم لوگ اللہ کے خلیل اور نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے تاکہ حساب کتاب شروع ہو مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا البتہ تم اللہ تعالیٰ کے کلیم موسیٰ علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کے لیے چنا تھا کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے مگر وہ فرمائیں گے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ چنانچہ ان کے پاس جا کر شفاعت کی درخواست کریں گے وہ فرمائیں گے میں یہ نہیں کر سکتا البتہ تم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس چلے جاؤ جن کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی گئی تھیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ بتاؤ! کہ اگر کسی برتن میں کوئی سامان ہو اور برتن پر سیل لگا دی جائے تو کیا سیل توڑے بغیر اس کے سامان میں تصرف کیا جاسکتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ فرمائیں گے کہ محمد رسول اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں (یعنی ان کے بعد انبیاء آنے پر سیل کر دی گئی تھی) ان کے پاس جاؤ چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ رب تعالیٰ سے شفاعت کر دیں کہ وہ ہمارا حساب کتاب کرے میں کہوں گا کہ ہاں! چنانچہ میں جنت کے دروازے پر آ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا پوچھا جائے گا کہ کون ہے؟ میں کہوں گا محمد! چنانچہ دروازہ کھول دیا جائے گا اور میں سجدے میں گر جاؤں گا اور اپنے رب کی ایسی حمد بیان کروں گا کہ ویسی اس سے پہلے نہ کسی نے حمد ہوگی اور نہ میرے بعد کوئی بیان کرے گا۔ چنانچہ رب تعالیٰ کہیں گے کہ اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی ناگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے رب! میری امت! میری امت! وہ کہیں گے کہ ان میں سے ہر اس امتی کو نکال لو جس کے دل میں ذرا برابر بھی ایمان ہو (نبی کریم نے فرمایا) چنانچہ میں انہیں نکال لوں گا اور پھر سجدے میں گر جاؤں گا۔“ (یہ روایت بخاری میں دوسری سند سے آئی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا چنانچہ آپ کو کھانے کے لیے دستی (کا گوشت) دیا گیا اور دستی کا گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا آپ نے اس میں سے کچھ گوشت توڑا اور فرمایا: ”میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا کیا تمہیں پتہ ہے کہ کیوں؟ اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو ایک ہی میدان میں جمع فرمادے گا۔ انہیں داعی سن رہا ہوگا اور بصیر دیکھ رہا ہوگا۔ سورج قریب آ جائے گا تو لوگوں کو وہ غم اور تکلیف پہنچے گی جو ان کی برداشت سے باہر ہوگی۔ چنانچہ آپس میں ایک

دوسرے کو کہیں گے کہ تم دیکھ رہے ہو جو تمہیں تکلیف اور پریشانی لاحق ہو رہی ہے؟ کیا تمہیں کوئی ایسا نظر آ رہا ہے جو تمہارے رب کے ہاں تمہاری سفارش کر سکے؟ لوگ کہیں گے کہ ہاں۔ تمہارے والد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر کہیں گے اے آدم! آپ ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے بنایا اور اپنی روح آپ میں بھونکی اور مائیکہ کو تسلیم دیا کہ کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ہماری تکلیف کو نہیں دیکھتے؟ اور دیکھتے نہیں ہماری کیا حالت ہو گئی ہے رب تعالیٰ سے ہماری سفارش کیجیے۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا رب اتنے غصہ میں ہے کہ اتنا پہلے نہ تھا اور نہ اس کے بعد ہوگا اس نے مجھے ایک درخت کا پھل کھانے سے منع کیا تھا مگر میں نے نادانی کی۔ نفسی نفسی نفسی (یعنی مجھے اپنی پڑی ہے) میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ جاؤ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام سے آ کر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اس نے آپ کو شکر گزار بندے کا خطاب دیا تھا ہماری حالت اور تکلیف آپ کے سامنے ہے لہذا آپ رب تعالیٰ سے سفارش کر دیجیے تو حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرا رب آج اتنے غصے میں ہے کہ جتنا پہلے کبھی نہ تھا اور نہ کبھی ہوگا اور میں نے تو اپنی قوم کے لیے بددعا کی تھی لہذا مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے اہل زمین میں سے خلیل تھے آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں لہذا آپ سفارش کر دیجیے وہ کہیں گے کہ مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکیم ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے شفاعت کر دیجیے مگر وہ کہیں گے کہ آج کے دن میرا رب اتنے غصہ میں جتنا پہلے نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہوگا اور میں نے تو ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہ تھا لہذا مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ کسی اور کے پاس جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔

چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے کہ آپ روح اللہ اور اللہ کا وہ کلمہ ہیں جسے انہوں نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا (آپ نے فرمایا وہ ایسے ہی ہیں) آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں آپ سفارش فرمادیجیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج کے دن میرا رب جتنے غصے میں ہے اتنا پہلے نہ کبھی تھا اور نہ کبھی ہوگا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کسی غلطی کا تذکرہ نہیں کریں گے) جاؤ کسی اور کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت محمد ﷺ کے پاس چلے جاؤ۔

چنانچہ وہ میرے پاس آ کر کہیں گے اے محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادیں۔ آپ رب تعالیٰ کی خدمت میں ہماری سفارش کر دیں۔ آپ ہماری حالت اور تکلیف دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ میں اٹھ کر عرش کے نیچے آ کھڑا ہوں گا اور اپنے رب عزوجل کو سجدہ کروں گا اللہ تعالیٰ مجھے اپنی محامد اور ثناء الہام کرے گا جو اس نے پہلے کبھی کسی کو الہام نہ کی ہوں گی۔ پھر مجھے کہا جائے گا اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی! مائیکہ تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں کہوں گا اے میرے رب میری امت! میری امت! اے میرے رب! میری امت! چنانچہ کہا جائے گا اے محمد! اپنی امت کے ان لوگوں کا جن کا کوئی حساب کتاب نہیں! جنت کے دائیں دروازے سے داخل کرو اور یہ لوگ دوسرے لوگوں

کے ساتھ دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے پھر آپؐ نے فرمایا کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ جنت کے دروازوں کے دونوں پہلوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور جبر کے درمیان (یا فرمایا) مکہ اور بصرہ کے درمیان ہے۔^① صحیحین میں ابن حبان کی سند سے یہ روایت آئی ہے اور ابن ابی الدنیا نے احوال قیامت میں یہ حدیث ابو جعفرؑ کی سند سے نقل کی ہے اس میں تمام انبیاء (سوائے نبی کریمؐ کے) کے الفاظ میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں مجھے آگ میں نہ چینک دیا جائے لہذا میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ! یہ اضافہ غریب ہے صحیحین میں موجود نہیں۔ واللہ اعلم۔

مسند احمد میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے میں نے اپنی اس دعا کو شفاعت کے لیے رکھ چھوڑا ہے۔ میں قیامت کے دن بنی آدم کا سردار ہوں گا اس میں کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے مجھے قبر سے نکالا جائے گا اس میں کوئی فخر نہیں، میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اس میں کوئی فخر نہیں۔ آدم اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء میرے جھنڈے تلے ہوں گے اس میں کوئی فخر نہیں۔

لوگوں پر جب قیامت کا دن طویل ہو جائے گا تو وہ آپس میں کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ہمارے ابا جان کے پاس چلو تاکہ وہ ہماری سفارش کریں تاکہ رب تعالیٰ حساب کتاب کریں۔ چنانچہ وہ حضرت آدم کے پاس آ کر کہیں گے کہ وہ آپ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے بنایا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا، آپ کو اس کے فرشتوں نے سجدہ کیا، ہمارے لیے اپنے رب سے سفارش کر دیں تاکہ وہ ہمارا حساب کتاب کرے تو وہ کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا میں جنت سے نکلا تھا اور آج مجھے اپنی پڑی ہے جاؤ انبیاء کی بنیاد حضرت نوح کے پاس چلے جاؤ (اس کے بعد سابقہ احادیث کی طرح الفاظ ہیں حتیٰ کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے) چنانچہ وہ کہیں گے اے محمدؐ! اپنے رب سے سفارش کیجئے تاکہ وہ ہمارا حساب کتاب کر دے چنانچہ میں کہوں گا ہاں میں یہ کر سکتا ہوں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے حکم دے دے۔

چنانچہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ کرنے کا ارادہ کرے گا ایک منادی آواز لگائے گا کہ احمد اور اس کے امتی کہاں ہیں؟ لہذا ہم آخری مگر اولین ہوں گے سب سے پہلے حساب دینے والے، چنانچہ دوسرے لوگ ہمارے لیے راستہ چھوڑ دیں گے اور ہم چمکتے اعضاء کے ساتھ جو وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے، گزرتے چلے جائیں گے دوسری امتیں کہیں گے۔ اس امت کے تمام لوگ سب کے سب انبیاء بن سکتے تھے۔ پھر جب جنت کے دروازے پر آؤں گا۔ (الحديث) ^②

اس کے بعد اس حدیث میں اس امت کے گناہگاروں کی شفاعت کا بیان ہے۔ یہ حدیث بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسی طرح مروی ہے جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔ مگر ایک بہت حیران کن بات ہے کہ ائمہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے بہت سے طریق لائے ہیں مگر شفاعت اولیٰ جو کہ حساب کتاب شروع کرانے کے بارے میں ہے اسے نظر انداز کر دیا جیسا کہ اس حدیث کے سابقہ تمام طرق میں واضح ہے اور اس مقام پر یہی مقصود ہے۔ اس حدیث کا سیاق یہ ہے کہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے پاس

① صحیح بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۴، صحیح مسلم حدیث نمبر ۴۷۹، مسند احمد صفحہ نمبر ۳۵/۲، صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۶۳۶۵۔

② مسند احمد صفحہ نمبر ۲۹۵۔

یہ سفارش لے کر جائیں گے کہ حساب کتاب شروع کروایا جائے تاکہ فیصد ہو اور اس کی شدت کی گہرائی اور تکلیف سے نجات ملے۔ جیسا کہ اس حدیث نے تمام حروف سے واضح ہے بسبب وہ حشر میں پتے ہیں جو محدثین کا ہزاروں کی شفاعت اور ان کو انہم سے نکالنے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ (یعنی حدیث مختصر کر دیتے ہیں)

اس اختصار کا مقصود خوارج اور معتزلہ کی تردید ہے کیونکہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ کسی شخص کو جہنم میں جانے کے بعد واپس نہیں نکالا جائے گا۔ وہ (محدثین) اتنی سی حدیث کو صرف اس لیے ذکر کرتے ہیں کہ اس میں اس بدعتی عقیدے کے خلاف صریح نص موجود ہے اور تصریح ان احادیث میں آئی ہے جو پہلے گزریں تفصیلی حدیث میں شفاعت اولیٰ (حساب کتاب) کا ذکر ہے یہ ہے: ”لوگ حضرت آدم علیہ السلام پھر حضرت نوح علیہ السلام پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور پھر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ جا کر عرش کے نیچے اس مقام پر سجدہ ریز ہو جائیں گے جسے فہم کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے (حالانکہ انہیں معلوم ہے) کہ کیا بات ہے؟ میں کہوں گا کہ: ”اے رب آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا تھا لہذا مخلوق کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرما لیجیے اور لوگوں کا حساب کر کے فیصلہ کر دیجیے۔“

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں نے تمہاری سفارش قبول کر لی سجدے سے سر اٹھاؤ اور لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ (اس کے بعد حدیث میں آسمان پھٹنے فرشتوں کی آمد کرسی لگائے جانے اور اللہ تعالیٰ کے اس پر جلوہ افروز ہونے کا ذکر ہے اور یہ کہ کرو بیان اور مقرب فرشتے مختلف تسبیحات پڑھ رہے ہوں گے) آگے فرمایا: ”جب کرسی زمین میں کسی جگہ لگ جائے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا خاموش رہا تمہاری باتیں سنتا رہا تمہارے اعمال دیکھتا رہا۔ اب تم چپ رہو اور خاموشی سے دیکھو یہ تمہارے نامہ اعمال ہیں تمہارے سامنے پڑھے جائیں گے۔ چنانچہ جو کوئی اس میں اچھی بات پائے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور پائے اسے چاہیے کہ اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہ کرے۔^① عبدالرزاق نے اپنی سند سے علی بن حسن زین العابدین سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے کہ: ”جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ زمین کو پھیلا دیں گے جیسے کھال کو پھیلا یا جاتا ہے حتیٰ کہ انسان کے لیے صرف پاؤں رکھنے کی جگہ بنے گی۔“ رسول اکرم ﷺ نے مزید فرمایا کہ: ”میں وہ پہلا شخص ہوں گا جسے پکار جائے گا جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے واللہ میں نے رب کو اس سے پہلے نہیں دیکھا ہوگا میں کہوں گا اے رب اس (جبرائیل) نے مجھے خبر دی تھی کہ آپ نے مجھے رسول بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہیں گے کہ اس نے سچ کہا پھر فرمائے گا شفاعت کرو تو میں کہوں گا ”اے رب تیری عبادت کرنے والے تیرے بندے اور تیری عبادت نہ کرنے والے بندے زمین کے اطراف میں موجود ہیں۔“

(مطلب یہ کہ وہ اطراف زمین میں کھڑے ہیں یعنی ایک ہی جگہ سب جمع ہیں ان میں مومن بھی ہیں اور کافر بھی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گے کہ حساب کتاب کر کے مومن اور کافر میں تصدیق کر دی جائے۔ کھڑے ہونے کی جگہ میں بھی اور مستقل ٹھکانے میں بھی)^②

① بیہقی کتاب البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹، طبرانی معجم ص ۳۶۔

② تفسیر ابن کثیر صفحہ نمبر ۱۰۸/۵، تحف سادۃ القنین صفحہ ۴۵۳/۱۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۰۹۔

اسی لیے ابن جریر نے لکھا ہے کہ: ”اکثر اہل تاویل نے قرآن کی اس آیت:

”عنقریب تیرا رب بکھو مقام تمود پر نہوت لرے گا“۔ (الاسراء آیت 79)

یہ مقام ہے جہاں رسول اکرم ﷺ لوگوں کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن کھڑے ہوں گے تاکہ ان کا رب انہیں اس عظیم دن سے نجات دے جو اس دن کی سختی کی وجہ سے ان پر آئی ہوئی ہوگی۔ بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ لوگ قیامت کے دن ہر امت کو ترغیب دیتے پھریں گے کہ وہ اپنے نبی سے شفاعت کے لیے کہے اور پھر یہ شفاعت کی درخواست نبی کریم ﷺ تک پہنچے گی اور آپ شفاعت کریں گے۔ یہ ہے وہ دن کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر لائیں گے۔^①

بھکاری کے چہرے سے قیامت کے دن گوشت اتار لیا جائے گا:

صحیح بخاری میں حضرت حمزہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے، فرمایا کہ: ”جو بندہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا بھی نہ ہوگا“۔ اور فرمایا کہ: ”قیامت کے دن سورج بہت قریب آجائے گا حتیٰ کہ پسینہ آدھے کانوں تک پہنچ جائے گا اور اسی دوران حضرت آدم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پھر حضرت محمد ﷺ سے فریاد کریں گے۔ (ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں) چنانچہ وہ (محمد ﷺ) شفاعت کریں گے کہ رب تعالیٰ مخلوق کا فیصلہ فرمادے گا حتیٰ کہ وہ دروازے کی کنڈی پکڑ کر کھڑے ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں مقام محمود پر لا کھڑا کرے گا وہاں جمع ہونے والے سب آپ کا شکریہ ادا کریں گے (یعنی حمد کریں گے)۔^②

اس حوض محمدی کا ذکر جس سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں سیراب فرمائیں گے:

حوض کوثر کا وجود متعدد مشہور احادیث سے اور کئی طرق سے ثابت ہے ایسے بے شمار لوگ مٹی میں مل گئے جو اس کے وجود کے منکر تھے ان کا انکار ان کے اور حوض کوثر پر آنے کے درمیان حائل ہے۔ جیسا کہ بعض سلف سے منقول ہے کہ جو شخص کرامت کا منکر ہو وہ حوض کوثر پر نہیں آسکے گا اور اگر حوض کوثر کا منکر ان احادیث پر مطلع ہو جائے جو ہم پیش کرنے والے ہیں تو وہ اپنے قول کے خلاف رجوع کر لے گا۔

سب صحابہ رضی اللہ عنہم حوض کوثر کی تصدیق کرتے اور اس کے وجود پر ایمان رکھتے تھے:

اور اس بارے میں احادیث بھی روایت کی ہیں: ”بے شمار صحابہ سے اس کے وجود کے بارے میں احادیث مروی ہیں منجملہ ان کے یہ گرامی قدر حضرات ہیں، حضرت ابی بن کعب، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت جندب بن عبد اللہ الجلی، حضرت زید بن ارقم، حضرت سلمان فارسی، حضرت حارثہ بن وہب، حضرت حذیفہ بن اسید، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت سمرہ بن جندب

① بخاری کتاب التفسیر حدیث نمبر ۴۷۱۸۔

② بخاری کتاب الزکاة حدیث نمبر ۱۱۲۷ اور نمبر ۱۳۷۵۔

حضرت سہل بن سعدؓ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ حضرت ابن مسعودؓ حضرت قتیبہ بن بدیسؓ حضرت مسرتؓ عقبہ بن عامرؓ حضرت نواس بن معانیؓ حضرت ابوامامہ باطلؓ حضرت ابوزرہؓ سلمیٰؓ حضرت ابوبکرؓ حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت ابوسعید خدریؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت ام سلمیٰؓ حضرت حمزہؓ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا و عنہا۔

حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث:

ابوالقاسم طبرانی نے اپنی سند سے حضرت ابی بن کعبؓ سے نقل کیا ہے کہ: ”رسول اکرم ﷺ نے حوض کوثر کا ذکر فرمایا تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ حوض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ: ”وہ دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا شہد سے زیادہ میٹھا مشک سے زیادہ خوشبودار۔ جس نے ایک گھونٹ پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو اس سے ہٹا دیا گیا کبھی سیراب نہ ہوگا۔“^۱ کتاب السنۃ میں ایک اور سند سے یہ روایت آئی ہے صرف اس میں قسم کھا کر بیان کرنے اور ستاروں سے زیادہ اس کے پیالوں کے ہونے کا ذکر آیا ہے۔^۲ اور یہ روایت صحاح ستہ یا مسند احمد میں نہیں۔

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث:

بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا کہ ایلہ اور صنعائین کے درمیان فاصلہ اور اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہیں (کذا رواہ مسلم)۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث:

بخاری میں ارشاد نبویؐ ہے کہ: ”میرے پاس (حوض پر) میرے کچھ ساتھی (امتی) آئیں گے اور میں ان کو پہچان بھی لوں گا مگر فرشتے مجھ سے انہیں دور کر دیں گے میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا بدعتیں ایجاد کیں۔“^۳ (رواہ مسلم عن محمد بن حاتم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی تیسری حدیث:

مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اگکھ آئی جب بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھایا (آپؐ سے حضرت انسؓ یا دوسرے صحابہ نے پوچھا) یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: ”مجھ پر ابھی ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے۔“ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم: ہم نے تجھ کو کوثر عنایت کی ہے (الی آخرہ سورۃ) سورت سنانے کے بعد پوچھا کہ ”کیا تمہیں پتہ ہے کہ کوثر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔“ فرمایا کہ: ”یہ ایک نہر ہے جو مجھے رب تعالیٰ نے جنت

۱ طبرانی المعجم الکبیر صفحہ ۸/۱۸۷۔ ۲ حوالہ سابقہ۔

۳ بخاری کتاب لرقاق حدیث نمبر ۶۵۸۰، مسلم حدیث نمبر ۵۹۵۰۔

میں عطا کی ہے۔ اس میں بہت بھلائی ہے، قیامت کے دن میری امت اس پر میرے پاس پانی پینے آئے گی۔ اس کے پیالے ستاروں جتنی تعداد میں ہیں۔ ایک ہندسے کو اس سے زبردست کیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ میرا کسی ہے تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں۔“ (یہ ثلاثی حدیث ہے اسے مسموعہ، اوداعہ، اور نسائی نے بھی محمد بن فضیل کی سند سے روایت کیا ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی چوتھی حدیث:

مسند احمد میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مدینہ اور صنعاء کے درمیان ہے اور عمان کے درمیان ہے۔“^① (مسلم شریف میں دو طرق سے یہ روایت آئی ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ خادم رسول ﷺ کی پانچویں حدیث:

مسند احمد میں حضرت انس سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے عبید بن زیاد کے پاس حوض کوثر کا تذکرہ کیا تو اس نے ان کا انکار کیا اور کہنے لگا حوض کیا ہے؟ یہ بات جب حضرت انس رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس کے پاس جا کر ضرور بات کروں گا۔ چنانچہ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ: ”تم حوض کوثر کے بارے میں بات کر رہے تھے؟ عبید اللہ نے کہا کیا آپ نے رسول اکرم ﷺ کو حوض کا تذکرہ کرتے سنا ہے؟ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ بہت زیادہ اور ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے یہ فرمایا کہ: ”میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ سے مکہ یا صنعاء سے مکہ کے درمیان فاصلے جتنا فاصلہ ہے اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔“

مسند احمد ہی میں حضرت انسؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”میرا حوض اتنا بڑا ہے اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو نہ پئے گا کبھی سیراب نہ ہوگا۔“^②

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی چھٹی حدیث:

مسند ابویعلیٰ میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیاد نے ان سے پوچھا: ”اے ابو حمزہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے حوض کے بارے میں تذکرہ سنا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں مدینے میں ایسی بوڑھی عورتوں کو چھوڑ کر آیا ہوں جو کثرت سے یہ دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت محمدؐ کے حوض سے (شربت) پلائے۔“^③

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ساتویں حدیث:

مسند ابویعلیٰ میں یزید الرقاشی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انسؓ سے عرض کیا: ”اے ابو حمزہ! کچھ لوگ ہمیں کفر و شرک سے متہم کرتے ہیں، حضرت انسؓ نے فرمایا کہ وہ بدخلق اور بدترین مخلوق ہیں۔ میں نے کہا اور حوض کوثر کو جھلاتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں

① صحیح مسلم الفضائل حدیث نمبر ۵۹۵۳ مسند احمد صفحہ ۱۳۳۔ ② مسند احمد صفحہ نمبر ۳۳۰۔

③ مسند ابویعلیٰ صفحہ نمبر ۶/۳۵۵۔

نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”یہ میرا ایک حوض ہے جس کا عرض ایلہ سے کعبہ کی مسافت کے برابر ہے (یا فرمایا کہ صنعا تک) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس میں آسمان کے ستاروں کے برابر برتن ہیں اس میں کئی پہاڑ کے بے بنت کی طرح سے بہتے ہیں جو اسے جھٹلائے وہ اس سے نہیں پی سکے گا۔“^۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی آٹھویں حدیث:

مسند بزار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا حوض اتنا اتنا بڑا ہے اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں، مشک سے زیادہ خوشبودار، شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے ایک مرتبہ پئے کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو نہ پئے گا وہ کبھی سیراب نہیں ہوگا۔^۲ حافظ بزار کہتے ہیں ان الفاظ سے ہمیں سوائے حضرت انس کے اور کسی سے روایت نہیں معلوم۔ یہ اسناد جدید ہیں۔ اس روایت کو صحاح ستہ یا مسند احمد میں نقل نہیں کیا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نویں حدیث:

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں نے اپنا حوض دیکھا، اس کے کنارے پرستاروں کی طرح برتن رکھے تھے میں نے اس میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ انتہائی خوشبودار و عطر کی طرح تھا۔“

حضرت بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند ابویعلیٰ میں حضرت بریدہ بن حصیب سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا کہ: ”میرا حوض عمان سے یمن تک کی مسافت جتنا بڑا ہے اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔“^۳ (اسی طرح حضرت بریدہ سے ابن صاعد اور ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے نقل کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں) ”میرا حوض عمان اور یمن (کی مسافت) کے برابر ہے اس میں ستاروں کی تعداد میں برتن ہیں، شہد سے میٹھا، دودھ سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم، جو شخص ایک مرتبہ اس سے پئے گا کبھی پیاسا ہوگا۔“^۴

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند احمد میں ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میں اپنے حوض پر ہوں گا اور اہل یمن میں سے کچھ لوگوں کو اس سے دور کر دوں گا اور اپنی لائھی سے ماروں گا حتیٰ کہ ان کو دور کر دوں گا۔“

رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس کی گنجائش کتنی ہے؟ فرمایا کہ: ”میری اس جگہ سے عمان تک اس میں دو پرنا لے ہیں جو اس

① السنۃ ابن ابی عامر صفحہ نمبر ۳۳۲۔ ② مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۱۰/۳۶۰ الترغیب والترہیب صفحہ نمبر ۴/۴۱۸۔

③ اتحاف سادات القیین صفحہ نمبر ۱۰/۱۵۰۰ الکامل فی الصغفۃ صفحہ نمبر ۵/۹۹۳ کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۱۷۔ ④ حوالہ بالہ۔

(شریت کو) لا ہے ہوں گے، گر رہے ہوں گے۔^①

مسند احمد میں اس مسرت قنادہ میں سر سے مروں ہے کہ نبی کریم ﷺ اس حوض کی چوڑائی کے بارے میں پوچھا کیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک۔^② عبدالرزاق نے نقل کیا ہے کہ: ”بصری اور صنعا کے فاصلے کے برابر یا مکہ اور المد کے فاصلے کے برابر۔“^③ یا فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک۔^④ اس کے شربت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”دودھ سے زیادہ سفید ہے شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس میں جنت سے دو پرنا لے کر رہے ہیں ان میں سے ایک سونے کا ہے دوسرا چاندی کا۔“^⑤

مسند ابویعلیٰ میں حضرت ثوبان سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”میں اپنے حوض کے پاس کھڑا ہوں گا اہل یمن کے کچھ لوگوں کو اس سے دور کر دوں گا اور اپنی لائچی سے ماروں گا حتیٰ کہ وہ حوض چھوڑ جائیں گے۔“^⑥ نبی کریم ﷺ سے اس حوض کی چوڑائی وغیرہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان تک جس کا فاصلہ ایک ماہ کا ہے یا اسی طرح کچھ اور۔“^⑦ پھر آپ سے اس کے شربت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ: ”وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں دو پرنا لے جنت سے آ کر گر رہے ہیں۔ ایک سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا۔“^⑧ (مسلم میں یہ روایت حضرت قنادہ سے مروی ہے)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت کا ایک اور طریق حضرت عمر بن عبدالعزیز کا خشیت و خوف:

مسند احمد میں حسین بن محمد یک سند سے عباس بن سالم نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابوسلام حبشی سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھنے کے لیے کسی کو روانہ کیا۔ چنانچہ وہ انہیں لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حضرت ثوبان سے سنا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”میرا حوض عدن سے عمان بلقاء کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں جو اس سے ایک بار پے گا وہ اس کے بعد کبھی پیا سانہ ہوگا اور سب سے پہلے حوض کوثر پر فقراء مہاجرین پہنچیں گے۔“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ تو فرمایا کہ: ”پراگندہ بالوں اور میلے کپڑوں والے مسلمان جو مالدار اور ناز و نعم میں پلے ہوئی عورتوں سے شادی نہیں کر سکتے اور نہ ان کے لیے دوستی کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔“ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز کہنے لگے کہ میں نے ناز و نعم میں پہلی ہوئی عورت سے شادی کی ہے اور میرے لیے دوستی کے دروازے کھلے ہوتے ہیں بس اب تو اللہ ہی مجھ پر رحم کرے۔ خدا کی قسم میں اپنے سر میں اب تیل نہ ڈالوں گا حتیٰ کہ میرے

① مسند احمد صفحہ نمبر ۲۸۰/۵۔ ایضاً۔ ② مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۲۰۸۵۲۔ ③ ایضاً۔

④ صحیح مسلم لفطائل حدیث نمبر ۵۹۳۶ مسند احمد صفحہ نمبر ۲۵۰/۵۔

⑤ مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۴۱۲/۲۔ ⑥ مسند احمد صفحہ نمبر ۲۸۰/۵۔

⑦ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۶ مسند احمد صفحہ نمبر ۵۲۰/۵۔

بال پر اگندہ ہو جائیں اور ان پہنے ہوئے کپڑوں کو نہیں دھوؤں گا حتیٰ کہ یہ بوسیدہ ہو جائیں۔^① ابو بکر بن ابی عاصم نے اپنی سند سے حضرت ثوبانؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے فرمایا کہ: ”میرا حوض عدن اور عمان کے درمیان (یعنی اس مسافت کے برابر) ہے دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کے پیالے آسمان کے تاروں کے برابر ہیں (تعداد میں) جو اس سے ایک مرتبہ پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس پر آنے والے اکثر لوگ فقراء، مہاجرین ہوں گے۔ (ہم نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو فرمایا) وہ الجھے بال اور میلے کپڑوں والے لوگ ہیں جو امیر زادیوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لیے دوستی کے دروازے نہیں کھلتے جو دوسروں کا حق ادا کر دیتے ہیں مگر ان کا حق انہیں نہیں ملتا۔“^② (سند کا یہ طریق بھی کچھلی روایت کی سند کی طرح جید ہے)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت:

مسند ابویعلیٰ میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ”میں حوض پر تم سے پہلے پہنچوں گا اور اس میں حوض کے دونوں کناروں میں فاصلہ، صنعا اور ایلہ کے فاصلے کے برابر ہے اور اس کے پیالے گویا ستارے ہیں۔“^③ مسلم میں بھی یہ روایت آئی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت:

مسند میں ابو زبیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے: ”میں حوض پر اپنے آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا۔ مجھ سے کچھ لوگوں کو دور کیا جا رہا ہوگا تو میں کہوں گا اے رب! یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال کئے یہ لوگ آپ کے بعد الٹے پیروں واپس ہوتے رہے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”حوض ایک مہینے کی مسافت برابر ہے اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کی مثل ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں وہ مشک سے زیادہ خوشبودار اور دودھ سے زیادہ سفید ہے جو اس سے ایک بار پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔“^④ (اس کی اسناد شرط مسلم پر ہیں مگر مسلم نے اسے روایت نہیں کیا بلکہ حضرت جابر سے چھ روایات نقل کی ہیں مگر مذکورہ روایت ان میں نہیں)

روایت جابرؓ رسول اکرم ﷺ امت کی کثرت پر فخر کریں گے:

مسند بزار میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ میں حوض پر تم سے پہلے موجود (انتظار میں) ہوں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ چنانچہ تم میرے بعد کافر مت ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ایک شخص نے حوض کی پیمائش پوچھی تو فرمایا ایلہ سے مکہ کے درمیان کی مسافت (حضرت جابر کا خیال ہے کہ مکہ کہا ہے) اس میں پینے کے برتن ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں۔ مومن ایک پیالہ اٹھا کر دوبارہ رکھنے نہ پائے کہ اسے دوسرا مومن بھائی اٹھا لے گا۔“^⑤

① ترمذی حقیۃ القیامۃ حدیث نمبر ۲۲۴۴ ابن ماجہ الزہد حدیث نمبر ۳۴۰۳ مسند احمد صفحہ نمبر ۵/۲۷۵۔ ② ترمذی حقیۃ القیامۃ حدیث نمبر ۲۲۴۴ ابن ماجہ ایضاً

مسند احمد صفحہ نمبر ۵/۲۷۵۔ ③ مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر ۵۹۵۸ ابن شیبہ صفحہ نمبر ۷/۳۱۲۔ ④ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۲۸ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۳۸۳۔

⑤ طبرانی کبیر صیغہ نمبر ۹۳/۸ فتح الباری صفحہ نمبر ۱۱/۳۶۸۔

حضرت جندب بن عبد اللہ بن الجحلی کی روایت:

بخاری میں حضرت جندب سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔“ (مسلم میں شعبہ کی سند اور مسند احمد میں سفیان بن عیینہ کی سند سے بھی منقول ہے)

حضرت جاریہ بن وہب رضی اللہ عنہ کی حدیث:

صحیح بخاری میں حضرت جاریہ بن وہب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حوض کوثر کا تذکرہ کرتے سنا فرمایا کہ جتنا فاصلہ مدینے اور صنعاء میں ہے (اتنا بڑا ہے) (ابن عدی نے حضرت جاریہ بن وہب کی روایت میں یہ اضافہ بنایا ہے) ان کا حوض صنعاء اور مدینے کے درمیان ہے۔ مستورد نے ان سے پوچھا کہ: ”تم نے انہیں برتنوں کا ذکر کرتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا نہیں تو مستورد نے ان سے پوچھا کہ ”تم نے انہیں برتنوں کا ذکر کرتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا نہیں تو مستورد نے کہا ہم نے اس میں یہ ذکر دیکھا ہے۔“ فرمایا: ”برتن ستاروں کی مانند ہیں۔“ (صحیح مسلم میں محمد بن عمرہ سے مروی ہے۔ اسی طرح محمد بن عبد اللہ کی سند سے بھی ہے۔ یہ مستورد ابن شداد بن عمرو فہری ہیں جو کہ صحابی ہیں۔ ان کی روایات بخاری و مسلم میں آئی ہیں اور سنن اربعہ میں بھی)۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث:

ابو سرحہ غفاری نے اپنی سند سے حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ: ”جب نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع سے لوٹے تو فرمایا کہ میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا۔ تم اس حوض پر آؤ گے جس کی لمبائی بصری سے صنعا کی مسافت کے برابر ہے۔ اس میں ستاروں کی تعداد کے برابر پیالے ہیں۔“ (یہ روایت صحاح ستہ اور مسند احمد میں نہیں آئی)

حضرت حذیفہ بن یمان عسبی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

ابو القاسم البغوی نے اپنی سند سے حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض الیمہ وعدن کے درمیانی فاصلہ سے بھی بڑا ہے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ میں اس سے کچھ لوگوں کو دوں گا جیسا کہ کوئی شخص اپنے حوض سے اجنبی اونٹ کو بھگا دیتا ہے۔“ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اس دن ہمیں پہچانیں گے؟ فرمایا: ہاں تم لوگ میرے حوض پر آثار و وضو سے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے اور یہ امتیاز کسی اور کو حاصل نہ ہوگا۔“ (مسلم اور بخاری میں بھی یہ روایت الگ الگ اسناد سے آئی ہے)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث:

مسند احمد میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”تم لوگ ان لوگوں کا لاکھواں حصہ

① صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۹۱، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۷۔

② کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۶۱۹ طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۶۵/۳۔

③ صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸۰، صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۸۲۔

بھی نہیں جواوگ میری امت کے میرے حوض پر آئیں گے۔“ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید سے پوچھا کہ ان دنوں تم مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا کہ سات یا آٹھ سو افراد تھے۔^①

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے والا جہنمی ہے:

یہی میں یزید بن حیان تہمی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن ارقم کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے عبید اللہ بن زیاد نے ان کے پاس پوچھنے بھیجا تھا کہ ”وہ احادیث کیا ہے جو تم رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہو؟ اور کیا تمہارا خیال ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا جنت میں کوئی حوض ہے؟ تو حضرت زید نے جواب دیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور ہم سے اس کا وعدہ بھی فرمایا تو عبید اللہ نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو لیکن تم ایک دماغ خراب بوڑھے شخص ہو تو وہ فرمانے لگے کہ میرے کانوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ: ”جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے“ اور میں رسول اکرم ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھ رہا۔^②

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

صحیح ابن خزیمہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی فضیلت رمضان پر ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں رسول اکرم ﷺ نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ: ”اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ آ گیا ہے (اس کے بعد طویل حدیث ہے پھر فرمایا) جو شخص اس مہینے میں روزے سے رہا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے (شربت) پلائیں گے جس کے بعد وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہوگا۔“^③

فصل

ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے حضرت سمرہ کی روایت:

ابوبکر بن عاصم نے اپنی سند سے حضرت سمرہؓ سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے فرمایا: ”ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور وہ حوض پر آنے والے لوگوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ آئیں گے۔“^④

(بذا حدیث غریب)

حضرت سہل بن سعد الساعدی کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت سہل بن سعدؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا: ”میں حوض پر تم سے پہلے موجود (تمہارے انتظار میں) ہوں

① سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۴۶۷ مسند احمد صفحہ نمبر ۳۷۲۔

② یہی سنن کبریٰ صفحہ نمبر ۲۷۶ دلائل النبوة صفحہ نمبر ۲۸۴۔

③ صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۸۷۷۔ ④ ترمذی حدیث نمبر ۲۴۳۳۔

ہوں گا جو آئے گا پی لے گا اور جو پی لے گا کبھی پیسا نہیں ہوگا اور میرے حوض پر اور تو میں آئیں گی جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانیں گے۔ پھر ان کے اور میرے درمیان آ کر ردی جانے کی۔ ابو حازم راوی نے کہا نعمان بن عیاض نے مجھ سے یہ روایت کی تو پوچھا کہ اتنی یہ روایت تم نے حضرت سہل سے سنی تھی؟ میں نے کہا ہاں تو انہوں نے کہا میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے یہ روایت سنی اور اس میں یہ الفاظ زائد تھے (فرمایا) ”میں کہوں گا کہ یہ مجھ سے ہیں تو کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات کیں تو میں کہوں گا دور کردو دور کردو اس شخص کو جس نے میرے بعد (دین) بدل دیا“۔^①

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مدنی کی روایت:

صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی تو قریش کے بعض سرداروں کو بھی دیا۔ اس پر بعض انصار ناراض ہو گئے تو آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ تم میرے بعد عنقریب دیکھو گے کہ تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی صبر کرو کہ تم مجھے حوض پر آ کر مل جاؤ“۔^②

حضرت عبداللہ بن عباس کی روایت:

مسند بزار میں عبداللہ بن عباس سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ”میں تمہارے دامن کو پکڑے کہتا رہوں گا کہ جہنم سے اور حدود کے تجاوز سے بچو۔ (تین مرتبہ فرمایا) اور اگر میں مر گیا تو تمہیں چھوڑ جاؤں گا اور تم سے پہلے حوض پر (منتظر) ہوں گا جو وہاں آئے گا کامیاب ہوگا۔ ایک قوم کو لایا جائے گا مگر انہیں بائیں والے فرشتے روک لیں گے میں پکاروں گا اے رب..... (حضرت ابن عباسؓ کا خیال ہے کہ یہ کہا ہے) کہا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد دین سے پھر گئے تھے۔“^③ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ: ”حوض کوثر وہ خیر کثیر ہے جو اللہ تعالیٰ رسول اکرم ﷺ کو عطا فرمائیں گے۔ ابو البشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ حوض جنت میں ایک نہر ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کوثر سے حوض تک دو پرنا لے ہیں ایک سونے کا اور ایک چاندی کا“۔^④

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت:

طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: ”میرا حوض ایک ماہ کی مسافت (کے برابر بڑا) ہے۔ اس کے چاروں طرف کوئے برابر ہیں اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ اس کا پانی برف سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو اس سے ایک مرتبہ پئے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی“۔^⑤

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تیسری روایت:

علامہ ابن ابی الدنیاء نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا رب تعالیٰ

① صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۸۹۔ ② بخاری حدیث نمبر ۷۳۳۱۔ ③ طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۱۱/۳۳۔ ④ طبرانی معجم الکبیر صفحہ نمبر ۱۱/۱۲۵۔

⑤ صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۷۷، مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۱، مسند احمد صفحہ نمبر ۲/۱۲۱۔

سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں کہ کیا وہاں پانی ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس میں ضرور پانی ہوگا ہے۔ تک اللہ کے اوہیا و انبیاء کرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ سرسبز فرشتے ایسے کا جس کے ہاتھوں میں آگ کی لٹھیاں ہوں گی وہ کافروں کو انبیاء کے حوضوں سے دور بنائیں گے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت ابن عمرؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا: ”(قیامت میں) تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہوگا جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے“۔^① (جرباء عمان کے قریب اور اذرح شام کا ایک علاقہ ہے) مسند احمد میں حضرت ابن عمرؓ سے یہی حدیث مروی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ تمہارے سامنے اتنا بڑا حوض ہوگا جتنا جرباء اور اذرح کے درمیان مسافت ہے۔ یہ دونوں شام کے علاقے ہیں جو شخص اس حوض سے ایک مرتبہ پئے گا اس کے بعد کبھی اسے پیاس نہیں لگے گی۔“^②

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت:

مسند احمد میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”میرا حوض اتنا بڑا ہے کہ جیسا مدینہ اور عمان کے مابین فاصلہ ہے۔ برف سے زیادہ ٹھنڈا، شہد سے زیادہ میٹھا، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی تعداد جتنے ہیں جو ایک مرتبہ اس سے پئے گا کبھی پیاس نہ ہوگا اور سب سے پہلے حوض پر آنے والے غریب مہاجرین ہوں گے۔ کسی نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ: ”ان کے بال پرانگندہ چہرے زرد اور کپڑے میلے ہوتے ہیں۔ ان کے لیے دوستی کا دروازہ نہیں کھلتا اور وہ مالدار عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ دوسروں کا حق ادا کر دیتے ہیں ان کا حق کوئی ادا نہیں کرتا۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک اور روایت:

مسند ابوداؤد طیالسی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: جب ”سورة انا اعطیناک الکوثر“ نازل ہوئی تو ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”کوثر جنت میں ایک نہر ہے اس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں۔ وہ موتیوں اور یاقوت پر چلتی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے۔“^③

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میرا حوض ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اس کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس سے پی

① صحیح بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۷۷، مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۱، مسند احمد صفحہ نمبر ۱۲۱/۱۔

② مسند احمد صفحہ نمبر ۱۳۲/۱۔ ③ ترمذی حدیث نمبر ۳۳۶۱، ابوداؤد طیالسی حدیث نمبر ۱۹۳۳۔

لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا“۔^①

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت:

مسند احمد میں سالم بن سرہت مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیادؓ نبی کریم ﷺ کے حوض کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اور حضرت ابو بکرؓ حضرت براءؓ بن عازبؓ عائذ بن عمروؓ اور ایک شخص سے پوچھنے کے بعد اس نے جھٹلانا شروع کر دیا تھا۔ پتا نہ چلا تو بھڑک کر کہہ اٹھا کہ میں اسے کہا کہ میں تجھے ایک حدیث ایسی نہ سناؤں جس میں اس سے شفاء حاصل ہو جائے۔ تمہارے باپ نے مجھے کچھ مال کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تھا، میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ملا انہوں نے مجھے ایک حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی اور بے حیائی کو پسند نہیں فرماتے یا فرمایا فحاشی اور فحاشی کو سے نفرت فرماتے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کھلم کھلا بے حیائی اور فحاشی ظاہر نہ ہو جائے۔ قطع رحمی، پڑوسی سے ظلم ظاہر نہ ہو اور جب تک امانت دار کو خائن اور خائن کو امانتدار نہ ٹھہرایا جائے اور مزید فرمایا: ”سنو تم سے میرے حوض کا وعدہ کیا گیا ہے جس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہے اور وہ ایلہ اور مکہ کے درمیان مسافت کے برابر ہے اور وہ ایک ماہ کی مسافت ہے۔ اس میں پیالے آسمان کے ستاروں کی مثل ہیں اس کا شربت چاندی سے زیادہ سفید ہے جو اس سے پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا“۔^② یہ سن کر عبید اللہ نے کہا کہ حوض کے بارے میں اس سے زیادہ اثبت اور سچی حدیث میں نے نہیں سنی۔ یہ کہہ کر اس نے وہ کاغذ جس پر حدیث لکھی تھی اپنے پاس رکھ لیا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت:

مسند بزار میں حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ”جنت میں میرا ایک حوض ہوگا جس کی مسافت ایک ماہ کی ہے۔ اس کے چاروں کنارے برابر ہیں۔ اس کی بومشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی چاندی جیسا اور پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک بار پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا“۔^③

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ایک اور روایت:

طبرانی میں حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”میرے حوض کے دو کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا ایلہ سے صنعا تک ہے۔ ایک ماہ کی مسافت ہے اس کی چوڑائی اس کی لمبائی جتنی ہے اس میں دو پرنا لے گرتے ہیں جو جنت سے نکل رہے ہیں ایک سونے کا ہے اور ایک چاندی کا دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں“۔^④ (یہ روایت طبرانی اور صحیح ابن حبان میں ابو الوزاع جابر بن عمروؓ سے مروی ہے)

① صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۵۹۳، مسلم حدیث نمبر ۵۹۲۸۔ ② مسند احمد صفحہ نمبر ۱۵۹/۲۔

③ مسند بزار حدیث نمبر ۳۳۷۹۔ ④ طبرانی اوسط حدیث نمبر ۳۴۰۸۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے پہلے حوض پر موجود (منتظر) ہوں گا۔“ بخاری ہی میں ایک اور سند سے روایت ہے فرمایا کہ ”میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور کچھ لوگ تم میں سے اٹھ کر آئے جائیں گے پھر مجھ سے دور کر دیئے جائیں گے۔ میں کہوں گا اے رب! یہ میرے ساتھی ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں پتہ کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی نئی باتیں نکالی تھیں۔ (اس حدیث کا ایک تابع حضرت حذیفہ کی حدیث ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت:

مسند احمد میں حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ ملیکہ کے دو بیٹے خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری ماں اپنے شوہر کی بڑی فرمانبردار اور اولاد پر بڑی مہربان تھی اور مہمانوں کی خدمت کرتی تھی مگر وہ جاہلیت میں انتقال کر گئی تو آپؐ نے فرمایا کہ: ”تمہاری ماں جہنم میں ہوگی۔“ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں واپس گئے تو غم کے مارے چہرے کالے پڑ گئے تھے۔ آپؐ نے انہیں دوبارہ بلوایا تو وہ دونوں خوشی خوشی لوٹ کر آ گئے اور امید کی کہ اب کوئی بات ضرور ہوگی۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں فرمایا کہ تمہاری والدہ میری والدہ کے ہمراہ ہوگی۔“ یہ سن کر ایک منافق بولا کہ یہ کیا اپنی والدہ کا کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ حالانکہ ہم اس کے پیچھے چل رہے ہیں۔ ایک انصاری نے کہا (اس شخص سے زیادہ سوال کرنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا تھا) یا رسول اللہ! کیا آپؐ سے رب تعالیٰ نے آپؐ کی والدہ یا ان دونوں کی والدہ کے بارے میں کوئی وعدہ فرمایا ہے؟ اس کا خیال تھا کہ کوئی ایسا جواب ہوگا جو پہلے بھی وہ سن چکا ہوگا مگر نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ”نہ تو میں نے رب سے سوال کیا اور نہ اس کی لالچ کی اور بے شک میں قیامت کے دن مقام محمود پر کھڑا ہوں گا۔ اس نے پوچھا مقام محمود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جب تمہیں ننگے سر ننگے پاؤں اور ننگے بدن لایا جائے گا تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پکڑے پہنائے جائیں گے۔ رب تعالیٰ کہے گا کہ میرے خلیل کو پکڑے پہناؤ۔ چنانچہ انہیں دوسفید چادریں پہنائی جائیں گی پھر وہ عرش کی طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرے کپڑے لائے جائیں گے میں انہیں پہنوں گا اور ان کی دائیں جانب ایسی جگہ کھڑا ہو جاؤں گا جہاں میرے سوا کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اولین و آخرین مجھ پر رشک کریں گے اور کوثر سے حوض کی طرف (پرنا لے) کھول دیئے جائیں گے۔

یہ سن کر منافق بولا کہ پانی ہمیشہ کالی مٹی یا کنکریوں پر چلتا ہے تو انصاری نے پوچھا یا رسول اللہ! پانی کالی مٹی (ریت) پر چلے گا یا کنکریوں پر؟ تو آپؐ نے فرمایا اس کی ریت مشک ہے اور کنکریاں موتی ہیں۔“ منافق نے پھر کہا کہ آج میں نے ایسی بات سنی جو پہلے نہیں سنی تھی پانی کہیں بھی چلے کچھ اگا تا ضرور ہے۔ انصاری نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ کوئی چیز اگائے گا بھی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں سونے کی شاخیں۔ منافق کہنے لگا کہ آج کی طرح میں نے پہلے بات نہیں سنی۔ جب کوئی شاخ (ٹہنی) اگتی ہے تو پتے نکلتے ہیں ورنہ پھل اگتے ہیں۔ چنانچہ انصاری نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس کا پھل بھی ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جو اہرات مختلف رنگ کے ہوں گے۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا جو ایک بار پی لے گا اس کے بعد اسے پیاس نہیں لگے گی اور جو محروم رہا وہ بعد میں سیراب

نہ ہو سکے گا“۔^① (تفرد بہ احمد وهو غریب جدا)

حضرت عقبہ بن عبد المطلبؓ کی حدیث:

طبرانی میں حضرت عقبہ بن عبد المطلبؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر پوچھا آپ کا حوض کیا ہے جس کے بارے میں آپ بتاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ ”بیضاء سے بھری کی درمیانی مسافت کی مسافت جتنا بڑا ہے انسان نہیں جان سکتا کہ اللہ نے کس سے بنوایا اس کے دونوں کنارے کہاں ہیں؟“^②

جو شخص سنت سے اعراض کرے گا فرشتے اس کے چہرے کو حوض سے پھیر دیں گے:

قرطبی میں حضرت عثمان بن مظعونؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”اے عثمان میری سنت سے اعراض مت برتنا“ کیونکہ جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا قیامت کے دن فرشتے اس کا چہرے میرے حوض (کی طرف) سے پھیر دیں گے۔“^③

حضرت عقبہ بن عامر کی روایت:

صحیح بخاری میں حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ شہداء کی نماز جنازہ پڑھ کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا اور میں تم پر گواہ ہوں گا بے شک واللہ میں اپنے حوض کی طرف ابھی دیکھ رہا ہوں اور بے شک میں واللہ میں تم پر اس سے خوف کرتا کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے اس کا خوف ہے کہ تم دنیا کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو گے۔“^④

مسلم کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ”بے شک میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور اس کا عرض ایلہ سے حجفہ کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے اور مجھے تم پر اس سے خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے میں تم پر دنیا سے ڈرتا ہوں کہ تم اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے سبقت کرو گے اور قتال کرو گے اور اپنے پہلے والوں کی طرح ہلاک ہو جائے گے۔“ (عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس وقت نبی کریم ﷺ کو آخری مرتبہ دیکھا تھا)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث:

بیہقی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”بے شک رسول اکرم ﷺ نے رجم (سنگسار) فرمایا حضرت ابو بکر نے رجم کیا اور میں نے رجم کیا اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو رجم دجال حوض کوثر شفاعت عذاب قبر اور لوگوں کے جہنم سے نکالے جانے کے منکر ہوں گے۔“

① مسند احمد صفحہ نمبر ۳۹۸/۱۔ طبرانی کبیر صفحہ نمبر ۳۱۲/۱۔

② تفسیر قرطبی صفحہ نمبر ۱۹/۱۹۔ اور صفحہ نمبر ۳۲۸/۹۔

③ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۹۰، مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۲۔

حضرت نواس بن سمان کی حدیث:

عمر بن محمد بحر البجری نے اپنی سند سے حضرت نواس سے ارشاد نبوی ﷺ نقل کیا ہے فرمایا کہ ”میرے حوض کا عرض و طول المیہ سے عمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے۔ اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں اور سب سے پہلے اس حوض پر وہ آسے جو سب پیاسوں کو پانی پلائے گا۔“^① (ضیاء نے کہا کہ میں اس حدیث کو بحیری کی تصحیح احادیث میں سے سمجھتا ہوں)

حضرت ابو امامہ باہلی کی روایت:

”النسۃ“ میں حضرت ابو امامہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے حوض کی پیمائش کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ: ”عدن سے عمان کی مسافت کے برابر (اور اپنے ہاتھ سے وسعت کا اشارہ فرمایا) اس میں دو پرنا لے سونے اور چاندی کے گرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کے حوض کا شربت کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ جو اس سے پئے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔“^②

حضرت ابو امامہ کی ایک اور روایت:

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابو امامہ باہلی سے نقل کیا ہے کہ ”رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کے حوض کا طول و عرض کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”عدن اور عمان کی درمیانی مسافت کے برابر۔“ (یہ کہہ کر آپ نے اپنے دست مبارک سے کشادہ ہونے کا اشارہ فرمایا) اور اس کے اندر سونے اور چاندی کے دو پرنا لے (پائپ وغیرہ) ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ اس کا شربت کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا، مشک سے زیادہ خوشبودار ہے جو شخص اسے ایک مرتبہ پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس کے بعد کبھی اس کا چہرہ سیاہ نہ ہوگا۔“^③

حضرت ابو ہریرہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

سنن ابوداؤد میں ابوطالوت عبدالسلام بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ کو عبید اللہ بن زیاد کے پاس آتے دیکھا۔ پھر مجھے ایک شخص نے (راوی اس کا نام مسلم بتاتا ہے) بتایا کہ جب عبید اللہ نے حضرت ابو ہریرہ کو دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ ٹھگنے قد کا شخص تمہارا محدث ہے؟ اس کی بات سن کر حضرت سمجھ گئے فرمانے لگے کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ کبھی محمد کا صحابی ہونے پر عار دلائی جائے گی تو عبید اللہ نے کہا کہ صحابیت تو آپ کے لیے زینت ہے عیب نہیں۔ پھر کہا کہ میں نے آپ کو اس لیے بلوایا تھا کہ میں آپ سے حوض کوثر کے بارے میں معلومات کروں کہ آپ نے اس بارے میں رسول اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے یا نہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں سنا ہے مگر ایک دو تین یا چار یا پانچ مرتبہ نہیں۔ جو شخص اس کی تکذیب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ حوض کوثر سے کچھ بھی نہیں پلائیں گے یہ کہہ کر غصے

① کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۱۵ و حدیث نمبر ۳۹۱۶۔ ② النسۃ لابن ابی حازم صفحہ نمبر ۳۲۵۔

③ الاولیاء لابن ابی الدنیا صفحہ نمبر ۷۔

میں باہر نکل گئے۔^①

حوض کوثر کو بھٹلا لے والے کو کوثر کا جام نہیں ملے گا:

علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے ابو جاحوت حمزہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”میرا ایک حوض ہے جو اس کی تکذیب کرے گا اللہ اس کو حوض سے شربت نہیں پائیں گے۔“^② (یہ روایت بیہقی میں ایک اور سند سے آئی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

ابو بکر بن عاصم نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ: ”میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا فرمایا: ”کہ میرے حوض کے دونوں کناروں کے درمیان ایلہ اور صنعاء کی درمیانی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ اور اس کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی کے مثل ہے اس میں سونے اور چاندی کے دو پرنا لے جنت سے آکر گر رہے ہیں۔ وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے پیالے آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو اس سے ایک مرتبہ پیئے گا اس کے بعد کبھی پیسا سانہ ہوگا اور جو کئی اسے جھٹلائے گا اس کو نہیں پلایا جائے گا۔“

حضرت ابو بکرہ کی حدیث:

علامہ ابن ابی الدنیا نے ”اہوال قیامت“ میں حضرت ابو بکرہ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں حوض پر تم سے پہلے موجود ہوں گا (استقبال کروں گا)

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیث:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خدمت نبوی ﷺ میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ: ”قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس کے برتن اندھیری رات کے آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں اور جنت کے برتن ہیں۔ اس میں جنت سے دو پرنا لے کر رہے ہیں جو اس کا شربت پئے گا کبھی پیسا سانہ ہوگا۔ حوض کا طول و عرض ایک جیسا ہے۔ عمان سے ایلہ کی مسافت کے برابر (اور) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔“^③

① ابوداؤد السنۃ حدیث نمبر ۴۷۴۹۔ ② موارد الطمان للبیہقی حدیث نمبر ۲۶۰۰۔

③ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۳۰۔

روایت حضرت ابوسعید

قیامت میں نبی کریم ﷺ کے پیروکار زیادہ ہوں گے:

ابن ابی عاصم نے اپنی سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: ”میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔ دودھ سے زیادہ سفید ہے اور قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروکار میرے ہوں گے۔“ (یہ روایت ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے) علامہ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے حضرت ابوسعید خدریؓ سے ارشاد نبوی نقل کیا ہے فرمایا کہ: ”میرا ایک حوض ہے جس کی لمبائی کعبہ سے بیت المقدس کی درمیانی مسافت کے برابر ہے (اس کا شربت) دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں۔ ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا۔ ہر نبی کا حوض ہوگا چنانچہ ان میں سے کسی کے پاس لا تعداد لوگ آئیں گے۔ کسی کے پاس چالیس تک آئیں گے اور کسی کے پاس دس کے قریب لوگ آئیں گے اور کسی کے پاس دو ہی آدمی اور کسی کے پاس ایک آدمی آئے گا اور کسی کے پاس ایک بھی نہیں آئے گا اور میرے پیروکار قیامت میں تمام انبیاء سے زیادہ ہوں گے۔“^①

روضہ نبویؐ اور منبر نبویؐ کی درمیانی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ:

تہنقی میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”میرے گھر اور منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔“^② (یہ روایت صحیح اور موطاء میں بھی دوسری اسناد سے آئی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوسعید کے الفاظ کے ساتھ روایت آئی ہے اس کے آخر میں ہے ”اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔“^③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری حدیث:

بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ: ”ایک مرتبہ میں سور رہا تھا کہ میں نے لوگوں کا ایک گروپ دیکھا حتیٰ کہ انہیں پہچان بھی لیا پھر میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلا اور کہنے لگا کہ چلو! میں نے کہا کہاں؟ اس نے کہا جہنم کی طرف۔ میں نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کیا کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ پھر ایک دوسرا گروپ دیکھا حتیٰ کہ میں نے انہیں بھی پہچان لیا، اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلا اور انہیں کہنے لگا کہ چلو! میں نے پوچھا کہاں لے جا رہے ہو انہیں؟ اس نے کہا جہنم کی طرف۔ میں نے پوچھا انہوں نے کیا کیا ہے؟ اس نے کہا ”یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے میں نہیں سمجھتا کہ ان میں

① صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۸۸/۸۔ ② صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ نمبر ۸۸/۸۔

③ بخاری حدیث نمبر ۱۱۹۵، صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۳۵۵۔ ④ بخاری حدیث نمبر ۱۱۹۵، صحیح مسلم حدیث نمبر ۳۳۵۶۔

سے کوئی چھٹکار پائے سوائے یہ کہ وہ گمشدہ اونٹ کی طرح ہو۔“ (بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تیسری روایت:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”میں اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو یوں دور کروں گا جیسے اجنبی اونٹ کو اپنے تالاب سے بنایا جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

حافظ ضیاء نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ: ”جب میری وفات ہو جائے گی تو میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں (وہاں ملوں گا) پوچھا گیا یا رسول اللہ! یہ حوض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی چوڑائی تمہارے اور جرباء واذرح کی درمیانی مسافت جتنی ہے۔ اس کی سفیدی دودھ کی طرح ہے۔ وہ شہد اور شکر سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں جو میرے پاس آئے گا وہ شربت پئے گا اور جو پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے گی۔ میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے جنہیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے۔ پھر ان کے اور میرے درمیان آڑ کر دی جائے گی (مجھ سے دور کر دیا جائے گا) میں کہوں گا کہ: یہ لوگ میرے امتی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ ﷺ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ پھر میں کہوں گا دور کرو دور کرو اس شخص کو مجھ سے جس نے میرے بعد دین بدل لیا تھا۔“^۱ حافظ ضیاء کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے علاوہ کہیں اور کسی حدیث میں ”شکر (چینی)“ کا لفظ نہیں دیکھا۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ شکر کا لفظ یہی کی روایت میں آیا ہے جو انہوں نے باب الوسمہ میں نقل کی ہے۔ رسول اکرم ﷺ ایک نکاح کی تقریب میں تشریف لائے۔ چنانچہ وہاں ایک طباق شکر اور انڈوں کا لایا گیا، جسے آپ نے بکھیر دیا اور لوگ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر انہیں اٹھانے لگے۔ (الحدیث) (ہو غریب جدا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن میرے ساتھیوں کا ایک گروپ میرے پاس آئے گا مگر انہیں حوض سے ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یا رب یہ میرے ساتھی ہیں تو وہ کہے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کیں۔ یہ لوگ الٹے پیروں دین سے پھر گئے تھے۔“^۲ اس روایت کے مختلف الفاظ بھی بعض روایات میں آئے ہیں مگر میں نے عموماً شیوخ کو انہیں تعلیقاً بیان کرتے دیکھا ہے اور اس طریقے سے مسند بیان نہیں کیا۔ سوائے یہ کہ بخاری میں ایک اور روایت میں اعتقاد بھم کے بجائے ادبار بھم کے الفاظ آئے ہیں۔ علامہ ابن ابی الدنیانے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ: ”گویا کہ میں ابھی تمہیں حوض پر آتے جاتے دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے کہ کیا تو نے پی لیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ ہاں پی لیا۔ ایک دوسرا شخص دوسرے سے مل کر پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے میری پیاس۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے فرمایا کہ: ”میرا حوض ایلہ سے عدن کے فاصلے سے بھی زیادہ بڑا

۱ صحیح بخاری حدیث نمبر ۵۰۵۰ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۶ مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۲۸۔ ۲ بخاری کتاب الرقاق حدیث نمبر ۶۵۸۵۔

ہے اور وہ برف سے زیادہ سفید ہے۔ شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں اس سے بعض لوگوں کو یوں دور کروں گا جیسا کہ بعضی اونٹ کو اپنے حوض سے بلایا جاتا ہے۔ صحابہ نے بوجھا مارا رسول اللہ اکبرؐ اس دن ہمیں پہنچائیں گے؟ فرمایا کہ ہاں تمہاری ایک نشانی ایسی ہوگی جو دوسری امتوں میں نہ ہوگی۔ تم میرے پاس حوض پر وضو کے اثر سے چمکتے اعضاء کے ساتھ آؤ گے۔“ (مسلم حدیث نمبر ۵۸۰)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کی روایت:

صحیح بخاری حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”میں حوض پر ہوں گا اور آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں گا کہ کچھ لوگ مجھ سے دور لے جائیں گے۔ میں کہوں گا یا رب یہ مجھ سے ہیں میرے امتی ہیں تو کہا جائے گا کہ کیا تمہیں پتہ ہے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا؟ واللہ یہ لوگ اٹے پیروں پھرتے رہے (مرتبہ ہو گئے)۔^① ابن ابی ملیکہ (راوی) کہتے ہیں کہ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم مرتد ہو جائیں یا اپنے دین میں فتنہ برپا کریں۔ (مسلم میں بھی یہ روایت دوسری سند سے آئی ہے)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

بیہقی میں ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حوض کوثر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ: ”یہ ایک حوض ہے جو تمہارے نبی کو جنت میں عطا کیا جائے گا اس کے دونوں کنارے (ایسے ہیں جیسے) موتی میں سوراخ (کے بعد اس کے کنارے لگتے ہیں) اور اس پر ستاروں کی تعداد میں برتن رکھے ہیں۔“^② صحیح مسلم میں عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے صحابہ کے سامنے یہ فرماتے سنا کہ ”میں حوض پر آنے والوں کا انتظار کروں گا۔ واللہ وہاں مجھ سے کچھ لوگ دور کئے جائیں گے تو میں کہوں گا اے رب یہ مجھ سے ہیں اور میرے امتی ہیں۔ وہ فرمائے گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے۔ یہ لوگ اٹے پیروں دین سے پھر گئے تھے۔“^③

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

صحیح مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں لوگوں کو حوض کوثر کا تذکرہ کرتے سنتی رہتی تھی لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں سنا تھا۔ چنانچہ ایک دن میری خادمہ میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”اے لوگو! یہ سن کر میں نے خادمہ سے کہا کہ تھوڑی دیر بٹھیر جا تو اس نے کہا آپؐ نے مردوں کو بلایا ہے عورتوں کو نہیں تو میں نے کہا کہ لوگوں میں میں بھی شامل ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میں تم سے پہلے حوض پر (منتظر) ہوں گا میں آنے والوں کو دیکھ رہا ہوں اور تم میں بعض لوگ مجھ تک آئیں گے تو انہیں مجھ سے یوں دور کر دیا جائے گا جیسے لاوارث اونٹ کو بھگا دیا جاتا ہے۔ میں کہوں گا یہ کس جرم میں؟ کہا جائے گا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کئے۔ چنانچہ میں کہوں گا دور کرو۔“^④

① بخاری حدیث نمبر ۶۵۹۳، صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر ۵۹۲۸۔ ② بخاری حدیث نمبر ۶۵۸۱۔

③ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۹۔ ④ صحیح مسلم حدیث نمبر ۵۹۳۰۔

خلاصہ:

ان کا مقصد یہ ہے کہ قیامت میں اس عظیم حوض کی جو شاخیں ہیں، ان کی بنیاد کا اندازہ ہو سکے۔ یہ وحش ذات کا نمبر ۱ ہے ہر کوڑے بھرے گاؤں دودھ سے زیادہ سفید سے شہد سے زیادہ میٹھا کرف سے زیادہ عمدہ مشک سے زیادہ خوشبودار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ اس کا طول و عرض برابر ہے چاروں طرف سے ایک راہ کی مسافت جتنا بڑا ہے، اس کی تہہ میں اس کی مٹی و شکبے اور کنکریں جوتی ہیں۔ پاس پاک ہے وہ ذات جسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی ان کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ہر نبی کا ایک حوض ہے اور ہمارے نبی کا حوض دوسرے انبیاء کے حوض سے بڑا ہے اور اس پر زیادہ لوگ پیاس بجھانے آئیں گے:

علامہ ابن ابی الدنیاء نے ”اہوال قیامت“ میں حضرت ابوسعید کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کعبہ اور بیت المقدس کی مسافت کے برابر بڑا میرا حوض ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں ہر نبی اپنی امت کو بلائے گا اور ہر نبی کا حوض ہوگا۔ چنانچہ بعض کے پاس لاکھوں آدمی آئیں گے، بعض کے پاس چالیس کے قریب لوگ آئیں گے، بعض کے پاس دس کے قریب، بعض کے پاس دو آدمی، بعض کے پاس صرف ایک آدمی اور بعض کے پاس کوئی ایک بھی نہیں آئے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا آپ نے اپنا فرض پورا کر دیا اور بے شک میرے پیروکاروں کی تعداد دوسرے انبیاء سے پیروکاروں سے زیادہ ہوگی۔“^۱

اللہ تعالیٰ کے اولیاء انبیاء کرام کے حوضوں پر تشریف لائیں گے:

حافظ ابن ابی الدنیاء نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ: ”نبی کریم ﷺ سے رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا اور پوچھا گیا کیا وہاں پانی ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس میں یقیناً پانی ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ اولیاء انبیاء کرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجیں گے جن کے ہاتھوں میں آگ کے ڈنڈے ہوں گے اور وہ انبیاء کرام کے حوضوں سے کافروں کو بھگائیں گے۔“ اس انداز سے یہ حدیث غریب ہے صحاح ستہ میں سے کسی میں نہیں البتہ اس قسم کی ملتی جلتی حدیث ترمذی کے حوالے سے گزر چکی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندبؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے فرمایا کہ: ”ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اس پر آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر آنے والوں کی تعداد ان سب سے زیادہ ہوگی۔“ (ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور انہوں نے اشعث بن عبد الملک سے جو مرسل روایت کی ہے وہ زیادہ صحیح ہے)

ابن ابی الدنیاء نے حضرت حسن بصری سے مرسل روایت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مجھے نہ پاؤ تو میں حوض پر تمہارا منتظر ہوں گا ہر نبی کا حوض ہوگا اور وہ اپنے حوض پر کھڑے ہوں گے ان کے ہاتھ میں عصا ہوگی وہ اس کے ذریعے انہیں بلائیں گے۔ جنہیں اپنی امت میں سے پہچانتے ہوں گے اور وہ اپنے پیروکاروں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے۔ قسم اس ذات کی جس

۱ ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۳۰ ابن ابی شیبہ کتاب الجنۃ صفحہ نمبر ۸۹/۸

کے قبضے میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ میرے پیروکاروں کی تعداد ان سب سے زیادہ ہوگی۔ (یہ حدیث مرسل ہے اور حسن ہے۔)
 یحییٰ بن عید قطن نے اس صحیح روایت لیا ہے اور وہ اس میں شریک نہیں ہے۔

فصل

حوض پر لوگوں کا ورود پل صراط سے پہلے ہوگا:

اگر کوئی شخص کہے کہ حوض پر لوگوں کا آنا پل صراط سے گزرنے کے بعد ہوگا یا پہلے؟ تو میں کہتا ہوں کہ ابھی جتنی احادیث گزریں وہ حوض کا واقعہ پل صراط سے گزرنے سے پہلے ہونے کا تقاضا کرتی ہیں کیونکہ حدیث کے مطابق بعض قوموں کو حوض سے دور کیا جائے گا جو مرتد تھے۔ چنانچہ جب یہ لوگ کافر ہیں تو کافر پل صراط پار نہیں کر سکے گا بلکہ ہنم میں منہ کے بل گر جائے گا اور اگر وہ ہٹائے جانے والے گناہگار ہیں تو وہ مسلمان تو ہیں اور پھر ان پر نشانی ہوگی کہ وضو کے آثار ان کے اعضاء سے چمکتے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں گزرا چنانچہ پل صراط صرف مسلمان ہی پار کر سکے گا اور اس قسم کے لوگوں کو حوض سے دور نہیں کیا جائے گا۔ بہر حال زیادہ واضح یہی بات ہے حوض پر ورود پل صراط سے پہلے ہوگا (باقی اللہ بہتر جانتا ہے)

باقی رہی وہ حدیث جو مسند احمد میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ آپ قیامت میں میری شفاعت کریں گے تو آپ نے فرمایا: ”ہاں میں کروں گا“ پھر حضرت انسؓ نے پوچھا قیامت کے دن میں آپ کو کہاں ڈھونڈوں؟ تو آپ نے فرمایا سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں وہاں آپ سے نڈل سکوں تو؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے منبر پر تلاش کرنا۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہاں بھی آپ کو نہ پاؤں تو؟ تو آپ نے فرمایا پھر میں حوض پر ملوں گا میں ان جگہوں کے علاوہ اور کہیں نہیں ہوں گا۔

یہ حدیث تفسیر ابن ماجہ میں اور ترمذی میں بدل بن بھر کی روایت سے مروی ہے۔ بخاری و مسلم نے ان دونوں حدیثوں کو ایک ہی حدیث قرار دیا ہے جب کہ الدارقطنی نے اس پر اعتراض کیا ہے۔ شیخ مزی کہتے ہیں کہ بے شمار لوگوں نے انہیں ایک قرار دیا ہے اور بے شمار نے ہی دو مختلف احادیث قرار دیا ہے اور یہی بات صحیح ہے۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ میں نے اس بارے میں کافی دوائی بحث کی ہے اور مقصود یہ ہے کہ اس حدیث کا ظاہر یہ کہتا ہے کہ حوض پل صراط کے بعد ہوگا اور اسی طرح میزان کے بھی بعد ہوگا اور میں ایسے کسی کو نہیں جانتا جس نے یہ قول کہا ہو۔ اس حدیث کے متقاضی کے بارے میں مجبوراً یہی کہنا پڑے گا کہ یہ حوض کا دوسرا مرحلہ ہے جس سے کسی کو دور نہیں کیا جائے گا۔ باقی انشاء اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

فصل

پھر جب گزشتہ تمام احادیث کا ظاہر یہ ہے کہ حوض کا واقعہ پل صراط سے پہلے ہے تو اس میں اختلاف ہے کہ فیصلے کے لیے کرسی رکھے جانے سے پہلے ہے یا نہیں؟ دونوں باتوں کا احتمال ہے اور فیصلہ کرنے والی کوئی دلیل مجھے نظر نہیں آتی اور حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

حوض میزان قائم ہونے سے پہلے ہے:

علامہ قرطبی نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حوض کے میزان سے پہلے ہوئے میں انصاف ہے۔ ابوالحسن قاضی کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حوض میزان سے پہلے ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ معنی بھی اس کا مقتضی ہے اس لیے کہ لوگ قبر سے پیاسے نکلیں گے چنانچہ پل صراط اور میزان پر مقدم ہوگا۔ امام غزالی نے ”علم کشف الاحرار“ نامی کتاب میں لکھا ہے کہ بعض سلف نے بعض اہل تصنیف سے حکایت کیا ہے کہ حوض پر پل صراط کے بعد آئیں گے یہ بات کہنے والے نے غلط کہی ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ حقیقت بھی وہی ہے جو غزالی نے فرمایا۔ اس کے بعد انہوں نے مرتدین کو حوض سے روکے جانے کی حدیث ذکر کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث اپنی صحت کے ساتھ سب سے بڑی دلیل ہے کہ حوض موقف (کھڑے ہونے کی جگہ میں) پل صراط کے مرحلے سے پہلے ہوگا اس لیے کہ پل صراط سے جو گزر گیا وہ جہنم میں جانے سے بچ گیا۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یہ وہی توجیہ ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

فصل

نبی کریم ﷺ نے فاصلے بیان کرنے میں مختلف جگہوں کا نام کیوں لیا؟

علامہ قرطبی کہتے ہیں کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ: ”آپؐ نے حوض کی حدود بیان کرنے کے لیے کبھی جرباء اور اذرح کا نام لیا۔ کبھی کعبہ سے بیت المقدس تک بیان فرمایا اور کبھی کوئی اور تو یہ اضطراب متن ہے۔“ (قرطبی کہتے ہیں کہ) یہ بات اس طرح نہیں ہے اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو بہت مرتبہ یہ بیان فرمایا اور ہر مرتبہ بیان کرنے میں اس جگہ کا نام لیا جسے مخاطب لوگ جانتے تھے اور حدیث صحیح میں اس کی تحدید ایک ماہ کی مسافت کی بھی آئی ہے۔ قرطبی کہتے ہیں کہ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ اسی زمین میں ہے بلکہ یہ مسافت اس زمین کی ہے کہ جو موجودہ زمین کو بدل کر بچھائی جائے گی اور وہ زمین سفید ہوگی چاندی کی طرح۔ جس میں کوئی خون نہ بہا ہوگا اور نہ اس میں کسی نے کسی پر ظلم کیا ہوگا۔

یہ زمین فیصلہ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزول کے لیے پاک کی جائے گی:

قرطبی کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ زمین کے چاروں کونوں پر چاروں خلفاء راشدین موجود ہوں گے۔ رکن اول پر حضرت ابو بکرؓ، رکن ثانی پر حضرت عمر فاروقؓ، رکن ثالث پر عثمانؓ اور رکن رابع پر حضرت علیؓ ہوں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے اسے ذکر کیا ہے۔ اس کی اتنا صحیح نہیں کیونکہ اس کے بعض رجال ضعیف ہیں۔

فصل

اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کرنے کے لیے نزول اجلال فرمانا:

پہلے حدیث میں جو گزر اوجب رسول اکرم ﷺ ہندوں کا حساب کتاب شروع کرنے کی شفاعت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور جائیں گے اور شفاعت کر چکیں گے تو فرشتے آسمان سے اتریں گے اور آسمان دنیا کے لوگ بھی اتریں گے جو اہل زمین کے جن و انس

کے برابر تعداد میں ہوں گے۔ ان کے گرد ایک دائرہ بنا دیا جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا آسمان پھٹے گا اور فرشتے اتریں گے جو اہل زمین کے بار بارندوں کے ان کے گرد بھی دائرہ کھینچ دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک ایک کر کے مائیں آسمان کھلیں گے اور ایک قوم کے گرد دائرہ کھینچ دیا جائے گا پھر اور فرشتے اتریں گے اور عرش کے حامل مقرب فرشتے اتریں گے جو تسبیح و تقدیس اور تعظیم کا ورد کر رہے ہوں گے۔ وہ کہیں گے:

سبحان ذی العزۃ والجبروت سبحان ذی الملک والمملکوت

”پاک ہے وہ عزت اور سطوت والی ذات پاک ہے وہ ملک اور عالم سکوت والی ذات“

سبحان الحی الذی لا یموت سبحان الذی یمیت الخلائق ولا یموت

”پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی پاک ہے وہ ذات جو مخلوق کو موت دیتی ہے اور خود اسے موت نہیں آئے گی“

سبحان قدوس سبحان قدوس سبحان ربنا الاعلیٰ رب الملائکۃ والروح

”پاک ہے مقدس ہے پاک ہے مقدس ہے پاک ہے ہمارا بلند و برتر رب جو فرشتوں اور روح الامین کا رب ہے“

سبحان ربنا الاعلیٰ یمیت الخلائق ولا یموت

”پاک ہے ہمارا بلند و برتر رب جو مخلوق کو موت دیتا ہے اور خود اسے موت نہیں آتی“

اہوال قیامت میں علامہ ابن ابی الدنیا نے لکھا ہے کہ مجھے حمزہ بن عباس نے اپنی سند سے حضرت عبداللہ بن عباس سے نقل کر کے بتایا کہ: ”قیامت کے دن زمین کو کھال کی طرح کھینچا جائے گا اور وسعت پیدا کی جائے گی تمام مخلوق ایک ہی میدان میں ہوگی جنت بھی انسان بھی۔ جب ایسا ہوگا تو اس دنیا کے آسمان کو کھینچ کر زمین پر پھیلا دیا جائے گا تا کہ اہل زمین اور اہل آسمان کے لیے گنجائش ہو جائے۔ چنانچہ جب لوگ آسمان والوں کو زمین سے اترتا دیکھیں گے تو ان سے التجائیہ انداز میں کہیں گے ”کیا تم میں ہمارا رب موجود ہے؟ اور ان کا یہ جواب سن کر آہ و زاری کریں گے کہ ہمارے رب کی ذات پاک ہے وہ ہم میں موجود نہیں اور وہ آنے والا ہے پھر سارے آسمان ایک ایک کر کے کھینچ لیے جائیں گے۔ ہر دوسرے آسمان والے پہلے آسمان والوں سے تعداد میں زیادہ ہوں گے اور زمین والوں سے بھی دگنے ہوں گے جب بھی کسی آسمان والے وہاں سے گزریں گے لوگ آہ و زاری کرتے ہوئے ان سے رب تعالیٰ کی موجودگی کا سوال کریں گے اور وہ ویسا ہی جواب دیں گے حتیٰ کہ سا تو اس آسمان بھی کھینچ لیا جائے گا اور اس کے رہنے والے باقی چھ آسمانوں اور زمین والوں سے دو گنے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان میں آئے گا اور ساری اقوام صفوف بنا کر کھڑی ہوں گی۔

ایک منادی پکارے گا کہ عنقریب تم جان لو گے کہ آج عزت والے کون ہیں؟ چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے جن کے پہلو اپنے بستر سے دور رہتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو خوف و امید میں پکارتے ہیں اور جو کچھ انہیں ہم نے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (السجدہ آیت نمبر ۱۶) چنانچہ وہ لوگ کھڑے ہو کر تیزی سے جنت کی طرف چلیں گے۔ پھر پکارے گا تم عنقریب آج کے دن عزت والوں کو جان لو گے۔ کہاں ہیں وہ لوگ ”جنہیں تجارت اور کوئی بیع اللہ کے ذکر نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی اور جو اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل اور نگاہیں الٹ پلٹ ہوں گی“۔ (النور آیت نمبر ۳۷) چنانچہ وہ لوگ بھی اٹھ کر تیزی سے جنت کی طرف چلے جائیں گے۔

ان کے جانے کے بعد جہنم سے ایک گردن نمودار ہوگی اور لوگوں کے اوپر معلق ہو جائے گی اس کے چہرے پر دو دھکتی آنکھیں اور چیخ زباں ہوگی۔ وہ کہے گی کہ مجھے تین قسم کے لوگوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ ایک قسم سے معاملہ عالم فضا پر مسلط کیا گیا ہے یہ کہہ کر وہ ان لوگوں کو اس طرح اچک لے گی جیسے پرندہ دانہ چکاتا ہے اور ان کو جہنم میں لے جائے گی۔ پھر نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دینے والوں پر مسلط کیا ہے۔ یہ کہہ کر انہیں بھی پرندے کی طرح چک لے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔ پھر تیسری بار نمودار ہو کر کہے گی کہ مجھے تصویر بنانے والوں پر مسلط کیا گیا ہے۔ یہ کہہ کر ان کو بھی صفوں سے پرندے کے چکنے کی طرح اٹھا لے گی اور جہنم میں لے جائے گی۔ اس کے بعد صحائف کھولے جائیں گے، میزان عدل قائم کئے جائیں گے اور مخلوقات کو حساب کتاب کے لیے بلایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ہرگز نہیں! جب زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور تیرا رب فرشتے صفوں کی صورت میں حاضر ہوں گے اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا تو اس دن انسان نصیحت پکڑے گا مگر اب نصیحت پکڑنے کی مہلت کہاں؟ (الفجر آیت نمبر 21 تا 23)
نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے ان کے پاس بادلوں کے سائے میں آئیں اور معاملہ چکاتا کر دیا جائے اور اللہ ہی کی طرف سارے امور لوٹیں گے۔“ (البقرہ آیت نمبر 210)
نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور زمین اپنے رب کے نور سے منور ہو جائے گی اور کتاب رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء کو لایا جائے گا اور ان سب (لوگوں) کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی۔ ہر نفس کو اس کے کئے کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور وہ (اللہ) زیادہ جانتا ہے جو کچھ وہ کہہ رہے تھے۔“ (الزمر آیت نمبر 69 تا 70)
نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور جس دن آسمان کھل جائے گا بادلوں سے اور فرشتے اتر آئیں گے۔ آج کے دن تجی بادشاہت (اللہ تعالیٰ) رحمن کے لیے ہوگی اور یہ دن کافروں کے لیے بہت مشکل ہوگا۔“ (الفرقان آیت نمبر 25 تا 26)

حدیث صورت میں آتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ جس جگہ چاہے اپنی کرسی رکھے گا۔^① اس کرسی سے مراد فیصلہ کرنے کی کرسی ہے یہ وہ کرسی نہیں جس کا ذی صبح ابن حبان کی اس روایت میں آیا ہے۔ ”ساتوں آسمان ساتوں زمینیں اور ان میں جو کچھ ہے اور دونوں کے درمیان جو کچھ ہے یہ چنیل زمین (بیابان) میں زنجیر کی طرح لٹکے ہوئے ہیں اور عرش میں جو کرسی ہے وہ بھی اس بیابان میں اس زنجیر کی طرح لٹکی ہوئی ہے اور عرش کی قدر (پیمائش) اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔^② کبھی کبھار اس کرسی کو عرش کہہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ جیسا صحیحین میں ہے: ”سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا الٰہی آخری۔“^③

① بیہقی، البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹، الدر المنثور صفحہ نمبر ۳۳۹۔ ② البدایہ والنہایہ صفحہ نمبر ۱۵۔ ③ بخاری حدیث نمبر ۶۶۰۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ سب بجلی کی کڑک سے بے ہوش ہو جائیں گے اور مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا تو میں حساب و کتاب کے پیش نظر اپنے پاس سے پائے پائے کے کھسکے گا۔ مجھے نہیں پتہ کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے یا کوہ طور کی تجلی کے وقت بے ہوشی کی وجہ سے انہیں اس بے ہوشی سے محفوظ رکھ جائے گا۔“^①

اس حدیث میں ”کوہ طور“ کی تجلی کے وقت بے ہوشی سے رخصت ملنے کے الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ قیامت میں ہونے والی کڑک سے بے ہوشی ہوگی اس کا سبب اللہ تعالیٰ کی تجلی ہوگی جو وہ اپنے بندوں کا حساب کتاب کرنے کے لیے ظاہر فرمائے گا۔ چنانچہ لوگ اس کی عظمت اور جلال کی وجہ سے بے ہوش ہو جائیں گے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کوہ طور پر بے ہوشی طاری ہوگئی تھی جس وقت انہوں نے رب تعالیٰ سے دیدار کی خواہش کی تھی اور تجلی ظاہر ہونے پر وہ بے ہوشی سے ہمکنار ہو گئے تھے لہذا قیامت کے دن کی تجلی میں یا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور کی تجلی کی وجہ سے بے ہوشی سے محفوظ رکھا جائے گا یا پھر بجلی کی یہ کڑک کوہ طور سے ہلکی ہوگی اس لیے وہ سب سے پہلے ہوش میں آجائیں گے۔ بعض احادیث میں آیا ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کی زیارت قیامت کے دن کر لیں گے جیسا کہ بخاری و مسلم میں آیا ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ بدر کی رات نکلے اور فرمایا کہ: ”بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھ لو گے جس طرح تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اس کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔“^②

بخاری کی روایت میں ہے کہ تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھ لو گے۔^③ ایک روایت میں آیا ہے کہ لوگ رب تعالیٰ کو دیکھ کر سجدہ کریں گے جیسا کہ ابن ماجہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوقات کو جمع کرے گا تو امت محمدیہ کو سجدہ کرنے کی اجازت مل جائے گی۔ چنانچہ وہ ایک طویل سجدہ کریں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ اپنے سراٹھاؤ میں نے تمہاری اس مدت کو جہنم سے آزادی کا فیہ قرار دے دیا ہے۔“^④ (اس حدیث کے اور بھی شواہد ہیں جیسا کہ آگے آ رہا ہے) مسند بزار میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی مروی ہے کہ: ”حتیٰ کہ تم میں سے کوئی اس طرف دیکھے گا تو وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا۔ چنانچہ سب لوگ سجدے میں گر جائیں گے اور منافقین کی کمریں لوٹ آئیں گی اور ہڈی سخت ہو کر مڑ نہ سکیں گی گویا کہ وہ گائے کی کمر کی ہڈی ہو۔“

حدیث صورت میں آتا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آواز دے گا کہ: ”میں نے جب سے تمہیں پیدا کیا ہے آج تک خاموش رہا ہوں۔ تمہارے اعمال دیکھتا رہا تمہاری باتیں سنتا رہا۔ چنانچہ اب تم میرے سامنے چپ رہو۔ یہ تمہارے اعمال اور صحیفے ہیں جو تم پر پڑھے جائیں گے جو شخص اس میں بھلائی دیکھے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور دیکھے اسے چاہیے کہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے۔“^⑤ مسند احمد میں عبد اللہ بن جابر سے مروی ہے کہ انہوں نے سواری کا جانور خریدا اور اس پر حضرت عبد اللہ بن انیس سے مل کر ایک حدیث سننے کے لیے ایک مہینہ کا سفر طے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”قیامت کے دن

① بخاری حدیث نمبر ۶۵۱، مسلم حدیث نمبر ۶۱۰۳۔ ② بخاری حدیث نمبر ۵۵۴، مسلم حدیث نمبر ۱۳۳۲۔ ③ بخاری کتاب التوحید حدیث نمبر ۷۳۵۔

④ ابن ماجہ کتاب الزہد حدیث نمبر ۴۲۹۔ ⑤ بیہقی البعث والنشور حدیث نمبر ۶۶۹۔

لوگوں کو جمع کیا جائے گا (یا بندوں کا لفظ کہہ کر ننگے بدن غیر محتون فرمایا) ان کے پاس کچھ نہ ہوگا۔ پھر انہیں ایک آواز دی جائے گی جسے دور والا کسی ایسے ہی سنے گا جیسا کہ قریب والا سنتا ہے۔ آواز آئے گی میں ہوں ہاں دیکھا ہر ایک کو اس کا دل دینے والا۔ کوئی جانی بھی اس وقت تک جہنم میں نہ جائے گا کہ اگر اس کا کسی جنتی پر حق ہو تو وہ اسے اس سے وصول نہ کر لے حتیٰ کہ تھپڑ (کا بدلہ بھی دیا جائے گا) سحابہ نے پوچھا ہم اللہ تعالیٰ کے پاس وہ چیزیں کس طرح لائیں گے۔ (حق ادا کرنے کے لیے) فرمایا کہ نیکیوں اور گناہوں سے بدلہ اتارا جائے گا“^①

صحیح مسلم میں حضرت ابو ذرؓ سے حدیث قدسی مروی ہے کہ جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں میں تمہارے سامنے انہیں شمار کرتا ہوں۔ چنانچہ جو اس میں اچھی بات پائے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو کچھ اور پائے وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے“^②

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بے شک ان سب میں یقیناً نشانی ہے اس شخص کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ یہ وہ دن ہے کہ اس میں اس کے لیے لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور یہ حاضری کا دن ہے اور ہم اسے مقررہ وقت سے مؤخر نہیں کریں گے۔ وہ دن جس میں کوئی شخص اللہ کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ لوگوں میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ہوں گے“۔ (سورہ ہود آیت نمبر 103-104)

پھر بد بختوں کے لیے جو عذاب اور خوش نصیبوں کے لیے جو انعام ہے اس کا ذکر فرمایا (سورہ ہود) ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”رحمن رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ لوگ اس سے بات کرنے کے مالک نہ ہوں گے۔ جس دن روح الامین اور فرشتے صف بن کر کھڑے ہوں گے بات نہیں کریں گے مگر وہ جس کو رحمان (اللہ تعالیٰ) اجازت دے دے اور بات سیدھی سچی کرے گا“۔ (النباء آیت نمبر 37-38)

صحیح حدیث میں آتا ہے کہ: ”اس دن رسولوں کے سوا کوئی بات نہیں کرے گا“^③ اور اسی موضوع پر امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب قائم فرمایا ہے جو کہ کتاب التوحید کے ذیل میں ہے۔ واللہ اعلم۔



① مسند احمد صفحہ نمبر ۳/۳۹۴۔ ② صحیح حدیث نمبر ۶۵۱۷۔ ③ صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۳۹۷۔